(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

سانت رس

المعروف

نغمات الاسرار

حضرت عارف باللہ صاحب السر شاہ محمد کاظم قلندر روح اللہ روحہ
بانی خانقاہ عالیہ کاظمیہ (کاکوری) کا ہندی کلام

حصہ اول

شرح اردو

از جناب مولانا حافظ شاہ مجتبیٰ حیدر صاحب کاظمی

(جملہ حقوق بحق شارح محفوظ ہیں)

سانت رس

المعروف بہ

نغمات الاسرار

حضرت عارف باللہ صاحب السرّ شاہ محمد کاظم قلندر روّح اللہ روحہ،
بانی خانقاہ عالیہ کاظمیہ (کاکوری) کا ہندی کلام

حصۂ اوّل

شرح اردو

از جناب مولانا حافظ شاہ مجتبیٰ حیدر صاحب کاظمی

انتساب

اس شرح کو میں

حضرت عارف باللہ صاحب السرّ شاہ محمد کاظم قلندر قدس سرہ الاطہر کی روح پرفتوح سے معنون کرتا ہوں اور آرزومند ہوں کہ میری یہ سعی آں حضرت روحی فداہ کی بارگاہ عالی میں مشکور ہو۔

آنانکہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بہ ما کنند

مجتبیٰ حیدر کان اللہ لہ

عرض شارح

غالباً ۱۹۳۲ء کا زمانہ تھا، اُس وقت میری عمر ساٹھ سال کی تھی کہ مجھے حضرت وارث الانبیا سلطان المحبوبین مرشد مرشدنا مولانا شاہ حبیب حیدر قلندر قدس سرہٗ نے آستانۂ عالیہ کاظمیہ پر قیام کا حکم فرمایا، اسی زمانے میں حضرت صاحب قدس سرہٗ کے حسب الحکم مولوی ضیاء الدین حیدر صاحب عباسی[1] پنشن لے کر آستانے پر قیام پذیر ہو چکے تھے، حضرت صاحبؒ روزانہ ان کی جائے قیام پر تشریف لے جاتے تھے، اُس وقت سوا مخصوص دو تین اشخاص اور کوئی نہ ہوتا تھا، اُس وقت یا تو حقائق و معارف بیان ہوتے تھے یا سانت رس کی ٹھمریاں حضرت صاحب خود پڑھتے اور معانی و مطالب بیان فرماتے، مولوی ضیاء الدین حیدر صاحب مغفور پر کیف و وجد کی جو حالتیں طاری ہوتی تھیں اُن کا سماں آج بھی نگاہ تخیل کے سامنے ہے، گریبانوں کی دھجیاں اُڑنا اور خون کے فوارے چلنا آج بھی نظروں کے سامنے ہے، اگرچہ میں اس وقت کم عمر اور ناسمجھ تھا لیکن مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ باوجود کچھ سمجھ میں نہ آنے کے بھی مجھے ایک خاص سرور محسوس ہوتا تھا، یہ شرح انھیں دنوں کی آواز بازگشت ہے، عرصے تک تو اپنی تعلیمی مشغولیت کی وجہ سے اس طرف متوجہ نہ ہو سکا اور آخر ۱۹۴۵ء میں میں نے لالہ شیام لال صاحب[2] نگم سے سانت رس کو سبقاً سبقاً پڑھنا شروع کیا، تقریباً نصف کتاب پڑھی تھی کہ لالہ صاحب بیمار ہو گئے اور یہ سلسلہ ختم ہو گیا، انھیں ایام میں میرے آقا و ولی نعمت اُستاذی و مرشدی مولانا شاہ علی حیدر قلندر قدس سرہٗ کی علالت کا سلسلہ شروع ہوا جس نے عقل و ہوش پراگندہ کر دیے، اور اگست ۱۹۴۶ء میں آپ کے وصال نے تو دُنیا ہم لوگوں کے لیے تاریک کر دی، دُنیوی افکار اور اُلجھنوں میں ایسا گرفتار رہا کہ عرصے تک اس کا خیال ہی

---

[1] مولوی ضیاء الدین حیدر صاحب عباسی مغفور کاکوری کے اعیان و اشراف میں سے تھے آپ کو حضرت مولانا حافظ شاہ علی انور قلندر قدس سرہٗ سے بیعت تھی۔ حضرت وارث الانبیاء کے مسترشدین خاص میں سے تھے، آپ کے مفصل حالات تذکرۂ حبیبی حصۂ دوم و تاریخ عباسیانِ کاکوری سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

[2] لالہ شیام لال نگم کاکوری کے کائستھ خاندان سے تھے، حضرت وارث الانبیاء قدس سرہٗ کی خدمت میں بڑے خلوص و عقیدت سے حاضر ہوتے تھے، مجھے یاد ہے کہ ایک بار میں بستی سے آستانے پر واپس آ رہا تھا راستے سے لالہ صاحب بھی ساتھ ہو گئے، جب آستانۂ شریفہ کے قریب پہنچے تو لالہ صاحب دوسری سمت مڑے، میں نے پوچھا آپ تکیہ شریف جا رہے تھے، کہنے لگے کہ حضور میں کبھی آستانے پر بغیر غسل و وضو نہیں حاضر ہوتا، جس زمانے میں حضرت مولانا حافظ شاہ علی حیدر قلندر حضرت وارث الانبیاء سے سانت رس پڑھتے تھے تو لالہ صاحب اور بابو اودھ بہاری لال صاحب بھی شریک درس رہتے تھے، آپ آخر دم تک اسی خلوص و عقیدت مندی سے آستانۂ شریف پر حاضر ہوتے رہے تقریباً پانچ سال ہوئے کہ آپ نے انتقال کر گئے۔

نہ آیا، گزشتہ سال حضرت عارف باللہ قدس سرہٗ کے عرس کے بعد خیال آیا کہ افکارات اور اُلجھنیں تو جاری ہی رہیں گی اس کام میں کیوں تاخیر ہو، اللہ کے بھروسے اور حضرت عارف باللہ کی توجہ پر یقین کر کے ترجمہ و شرح شروع کر دی جو بحمد اللہ ختم ہو گئی جس کا پہلا حصہ ہدیۂ ناظرین ہے، بعض ہندی الفاظ کی متصرفانہ شرح میں نے آخر کتاب میں لکھ دی ہے، لیکن یہ وضاحت جامع و مانع نہیں ہے، نہ ہر لفظ کے اتنے ہی معانی و مطالب ہوں گے جو میں نے اپنی فہم ناقص سے لکھے ہیں، نہ ہر جگہ وہ معنی و مفہوم چسپاں ہو سکتے ہیں، بعض جگہ لغوی و مجازی معنی ہی زیادہ بہتر ہیں، حضرت عارف باللہ نے سرخیوں میں جو اصطلاحات تصوف استعمال کی ہیں اُن کی شرح و تفصیل کے لیے مصباح التعرف ملاحظہ ہو۔

ٹھمریوں کی ترتیب میں نے وہی رکھی ہے جو حضرت عارف باللہ قدس سرہٗ نے اپنے دست مبارک سے بلحاظ نغمات لکھی ہے۔

انڈکس کی ضرورت اس وجہ سے محسوس ہوئی کہ چونکہ ٹھمریوں کی ترتیب ردیف و قوافی کے اعتبار سے نہیں ہے اس لیے اشعار کے تجسس میں دقت محسوس ہوتی تھی، اس اہم و مشکل کام کی ذمہ داری عمی مکرمی مولوی مرتضیٰ علی صاحب[3] علوی نے اپنے سرلی، اور بڑی محنت و جانفشانی سے انڈکس کو مرتب کیا، نغمات کی تفصیل و تشریح عم محترم نظام الدین حیدر صاحب[4] عباسی کے شوق و محنت کا نتیجہ ہے، اللہ تعالیٰ دونوں صاحبان کو اپنی یاد میں شاد رکھے اور بطفیل عارف باللہ اپنی معیت دائمی کا یقین و مشاہدہ عطا فرمائے۔

برادر مکرم منشی معین الدین حسن صاحب علوی ایم اے (جن کو حضرت عارف باللہ سے علاوہ نسبت خادمیت کے نسبی نسبت بھی حاصل ہے) اور مکرمی و محبی مولوی مقصود علی خاں صاحب کا بھی ممنون ہوں جنھوں نے ترجمہ میں میری مدد فرمائی، باری تعالیٰ دونوں کو دینی و دُنیوی فلاح عطا فرمائے ؎

از دست گدائے بے نوا ناید ہیچ
جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند

مجتبیٰ حیدر

---

[3] مولوی مرتضیٰ علی صاحب علوی کو حضرت مولانا حافظ شاہ علی انور قلندر قدس سرہٗ سے بیعت ہے حضرت وارث الانبیا قدس سرہٗ کے مسترشدین خاص میں سے ہیں، ریٹائرڈ ہونے کے بعد سے آپ پیر و مرشد کے آستانۂ شریفہ پر اقامت گزیں ہیں، اپنے مرشد و مرشدزادگان کے حضور میں مقبول و منظور بارگاہ ہیں، آپ کا حال تذکرۂ حبیبی حصہ دوم بضمن مسترشدین دیکھا جا سکتا ہے۔

[4] مولوی نظام الدین حیدر صاحب عباسی کاکوری حضرت وارث الانبیا قدس سرہٗ کے سب سے پہلے مرید ہیں اور محبوب گروہ مسترشدین خاص ہیں، آپ کو ایک خاص نسبت جسمی اپنے مرشد برحق سے ہے، آپ کے حالات تذکرۂ حبیبی حصہ دوم و تاریخ عباسیانِ کاکوری سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

مقدمہ :-

حضرت عارف باللہ شاہ محمد کاظم قلندر قدس سرہٗ
بانی خانقاہ کاظمیہ کاکوری

حضرت عارف باللہ اور ان کا عہد

اٹھارویں صدی عیسوی کا ہندوستان ایک محشرِ یاس و الم بنا ہوا تھا، انقلابِ زمانہ کے بے درد ہاتھوں نے سلطنتِ مغلیہ کا شیرازہ درہم و برہم کر دیا تھا، مختلف عناصر سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کی قوتیں آپس میں ٹکراتی رہیں، اس بیکسی و کس مپرسی کے عالم میں اخلاقی و روحانی، معاشرتی و تمدنی نقوش مٹنے لگے، جس طرح بارھویں اور تیرھویں صدی عیسوی میں سیلِ تاتار نے عالمِ اسلامی کی ملکی و معاشرتی نظام کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور متمدن سلطنتوں کو پارا پارا کر دیا، بالکل اسی طرح سیلِ فرنگ نے ہندوستان کے گل و گلزار کو پامال کر دیا، یہ وہ تاریک بھیانک دور تھا کہ زخم خوردہ انسانیت روح کو تسکین دینے والی ہستیوں کو ڈھونڈھ رہی تھی، معرفت و عرفان کے سوتے خشک ہو گئے تھے، نگاہیں ایسے عارفانِ کامل کو ڈھونڈھ رہی تھیں جن کی نگاہِ بصیرت افروز میں دلوں کے جوڑنے کے جملہ سامان مہیا ہوتے ہیں، عین اس عالمِ یاس اور قنوطیت میں، اس جمود و انحطاط کے دور میں اودھ کے قصبۂ کاکوری میں وہ شمعِ روحانیت فروزاں ہوئی جس کے فیضِ نظر نے ہزارہا ذرہ ہائے خاک کو اپنی اکسیرِ نظر سے کیمیا بنا دیا، جس کے سینۂ سوزاں کی تپش نے ہزاروں کے دل محبت سے زندہ کر دیے، جس کے سوزِ قلبی نے دلوں میں سازِ آرزو چھیڑ کر حق سے ملا دیا، اودھ کی سنسان دنیا نعرہ ہائے مستانہ سے گونج اٹھی، یہ تھے عارف باللہ صاحب السر شاہ محمد کاظم قلندر، بزمِ عرفاں کے صدر نشین، اور گلشنِ معرفت کے گلِ سرسبد۔

ولادت باسعادت، تعلیم و تربیت، ابتدائی حالات

حضرت عارف باللہ قدس سرہٗ شاہ محمد کاشف چشتی کے صاحب زادے تھے، یہ آفتابِ ہدایت ۱۷ رماہ

رجب روز دوشنبہ ۱۱۵۸ھ (مطابق ۱۷۴۵ء) بعہد محمد شاہ بادشاہ دہلی کاکوری میں طلوع ہوا۔ آپ نسباً علوی ہیں اور حسباً عباسی، آپ کے جدِ اعلیٰ حضرت مخدوم نظام الدین قاری ہندوستان کے جید علما میں شمار کیے جاتے تھے حضرت شاہ محمد کاشف بھی بظاہر سپاہیانہ زندگی اختیار کیے تھے لیکن بباطن ایک عارفِ کامل تھے حضرت عارف باللہ نے معقولی و منقولی تعلیم مولوی عبد العزیز کاکوروی، ملا حمید الدین محدث کاکوروی اور ملا حمد اللہ سندیلی نیز مولانا سید غلام یحییٰ بہاری سے حاصل کی۔ زمانۂ طالب علمی ہی سے ذوقِ تصوف تھا، ۸ سال کی عمر سے جب آپ کلام مجید ختم کر چکے تھے نماز و وظائف کے پابند ہو گئے، اگرچہ لڑکپن میں کھیلتے بھی تھے لیکن کبھی نماز قضا نہ ہوئی، نہ وظیفہ ناغہ ہوا، ایک بار بچپن میں اتفاق سے نمازِ جمعہ ناغہ ہو گئی آپ کو بہت رنج ہوا، اسی حالت میں سو گئے، خواب میں دیکھا کہ حضرت رسالت مآب کی مجلس انور ہے، نماز کی تیاری ہو رہی ہے۔ آنحضرت نے آپ سے پوچھا کہ کیا نماز پڑھ چکے ہو؟ عرض کیا نہیں، ارشاد ہوا کہ اچھا میرے ساتھ شریک ہو جاؤ، آپ نے صف کے پیچھے کھڑا ہونا چاہا تو حضرت علی مرتضیٰؓ نے اپنے برابر داہنی طرف کھینچ کر شریکِ صف کر لیا، اس قسم کے واقعات و مبشرات بکثرت آپ پر وارد ہوتے رہے۔

تعلیمِ ظاہری حاصل کرنے کے بعد آپ کے والد محترم نے آپ کو آپ کے ماموں نواب مظفر الدولہ تہور جنگ بخشی ابو البرکات خاں عباسی کے ہمراہ فوج میں نوکری کی غرض سے گورکھپور بھیج دیا، لیکن اس زندگی سے بھی آپ مطمئن نہ تھے، جس وقت موقع ملتا قرب و جوار کے فقرا اور درویشوں کی خدمت میں حاضر ہوتے، اسی اثنا میں ایک بزرگ شاہ مظہر حسین صاحب سے ملاقات ہوئی، انھوں نے حضرت کلیہ عرفاں سیدنا شاہ باسط علی قلندر الٰہ آبادی کا ذکر کیا، نام سنتے ہی حضرت کو عقیدت و محبت پیدا ہو گئی اور بے تاب بے قرار ہو کر پاپیادہ الٰہ آباد روانہ ہو گئے جیسے ہی حضرت کلیہ عرفاں کے روبرو پہنچے، آپ نے دیکھتے ہی فرمایا "بیا بیا دوران باخبر در حضور و نزدیکان بے بصر دور"۔ اور بڑی شفقت فرمائی، آپ نے بیعت کی درخواست کی، دوسرے روز سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کر لیا اور فرمایا کہ :-

ہنوزت شوق نغمہ ہست در دل — دل و جاں را کرشمہ ہست در دل
نگاہِ تو ز خوبانِ مجازی — ہمی دانم کند پیوستہ بازی

'مجاز' سے رستگاری کے لیے صبر آزما مجاہدے تجویز کیے جس سے تمام خواہشات یک قلم فنا ہو گئیں، مجاز کی دشوار گزار گھاٹیاں طرفۃ العین میں بتوجہ مرشدی پار ہو گئیں، لیکن شکستگیٔ قلب دائمی ہو گئی، آپ ہمہ تن اس

نیاز مندانہ حاضر ہوتے رہے، ان میں ٹھاکر پرشاد بھی تھے جن کو نسبت حبی کا فخر حاصل تھا، ان میں لالہ مجلس رائے بھی تھے اور لالہ منی رام بھی تھے جنھوں نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور آپ سے اخذ فیض کیا، شیخ طفیل علی علوی فوجدار۔ امیر عاشق علی خاں بہادر علوی سفیر اودھ۔ مفتی خلیل الدین خاں بہادر علوی سفیر اودھ و میر منشی گورنر جنرل۔ قاضی القضاۃ نجم الدین علی خاں بہادر، حافظ معز اللہ۔ شیخ زین العابدین منشی فیض بخش وغیرہ کے ایسے مشاہیر سربرآوردہ لوگ بھی تھے جو دل بیدار و دست بکار ہو کر دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال ہوئے یہ جملہ حضرات حضرت کی نگاہ توجہ سے خاک سے اکسیر بن گئے، اور ان کی ذات نے ہزارہا کو راہ ہدایت دکھائی اودھ کی فضا توحید پرستی سے معمور ہو گئی، علم و عرفان کے اس سوتے ہزاروں کی مٹی برباد ہونے سے بچالی، انکو محبت کا آب حیواں پلا کر حیات جاوید عطا کر دی۔

علم موسیقی وہبی تھا، اور خوش الحانی میں یگانۂ آفاق تھے۔ منشی فیض بخش مورخ مصنف تاریخ فرح بخش نے آپکے حالات میں ایک مثنوی باغ و بہار ۱۲۱۲ھ میں تصنیف کی تھی جس میں علاوہ آپکے دیگر حالات کے آپکی خوش الحانی و موسیقیت کے بھی چند واقعات نظم کیے ہیں، زمانۂ طالب علمی میں آپ کا معمول تھا کہ بعد فراغت درس اپنے مکان پر اکثر اوقات گایا کرتے تھے، ایک بار دریا کے کنارے گانا شروع کیا، گانے کے اثر سے ایک سانپ پانی میں سے نکل آیا جب تک آپ نغمہ سرا رہے وہ بیٹھا رہا، جب آپ خاموش ہو گئے تو وہ بھی اپنی پانی میں چلا گیا، ایک روز ملا قدرت اللہ بلگرامی (آپکے اُستاد اور مرید) رائے سوبنس رائے کے مکان پر بیٹھے تھے، آپ بھی اپنے احباب کے ساتھ آستین چڑھائے کمان ہاتھ میں لیے پہنچے اور پھاٹک میں کھڑے ہو کر دروازے پر ہاتھ رکھ کر ملار گانے لگے، گاتے گاتے ایسا بے خود ہو گئے کہ زمین سے پیر اُٹھنے لگے اور جسم کانپنے لگا، قریب تھا کہ بیہوش ہو کر گر پڑیں لیکن لوگوں نے سنبھال لیا، ایک بار پھاگن کے مہینے میں چاندنی رات میں آپ مع اپنے احباب کے شیخ جاراللہ ہفت ہزاری کے پھاٹک پر بیٹھے تھے کسی نے کہا گانے میں ایسا اثر ہونا چاہیے کہ پانی برسنے لگے، آپنے جوش میں آکر ملار شروع کی، آپکے نغمہ سرا ہوتے ہی ابر آگیا اور بوندیں پڑنے لگیں، گاتے وقت ولولۂ محبت حق بہت بڑھ جاتا تھا، ایسی مستی طاری ہو جاتی تھی کہ دو دو تین تین روز آپ کو ہوش نہ رہتا تھا، مرشد کامل کی تلاش و جستجو میں بے قرار رہتے تھے، فرمایا کرتے تھے کہ "مجکو دو چیزوں نے فقیر بنایا، گانے کے شوق اور موت کے خوف نے"۔ آپکے اسی ذوق نغمہ کے باعث آپکے کلام میں وہ رس ہے کہ سامع سر دھننے لگتا ہے اور وہ شعریت و موسیقیت ہے کہ وجدان صحیح سنتے ہی جھوم اٹھتا ہے، یہی سانت رس ہے جس کا حصہ اول

حدیث شریف کا مصداق ہو گئے کہ "اللہ شکستہ دلوں میں رہتا ہے"۔ کائنات کی ہر شئے حسن ازل کا پرتو بن گئی، حضرت پیر و مرشد کی عنایت توجہ بیان فرماتے ہیں ؎

جب سے بھئی ستگر کی کرپا　　پیا پایا ڈارے گرہا نہیں

پیم کی جب لاگی چلک　　پاتھر من پر ستگر کے سنگ

کیسے نہ ہوے مورے من دھیر　　آ سکے کب دُکھ کی بھیر
تیرے رحم و کرم سے پایا　　حضرت باسط علےؒ سا پیر
جاکے گیان کی اوکھد چاکھت　　گئی ہرے تن من کی پیر
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے کے بیٹھے　　کٹ گئیں بھرمن کی جنجیر
رکھ لے لاج دو دو جگ ما کاظم کی　　یہی آسکر بھئے فقیر

آخر کار بکسر کی فیصلہ کن جنگ کے موقع پر علائق دُنیوی کے بندھن ہمیشہ ہمیشہ کے لیے توڑ ڈالے، اس جنگ کی ہزیمت و شکست نے دل دُنیا سے بالکل متنفر کر دیا، دوبارہ حضور مرشد میں حاضر ہوئے سلوک و طریقت کی کٹھن گھاٹیاں طے کیں، خلافت کبریٰ سے سرفراز ہوئے، اور حضرت پیر و مرشد کی جانب سے "عارف باللہ" کا خطاب عطا ہوا (اس وقت آپ کی عمر شریف صرف اٹھارہ سال کی تھی) آپ بحکم پیر و مرشد وطن آکر اصلاحیت کے تزکیہ نفس اور تعمیر اخلاق میں مشغول ہو گئے، اولاً آپ نے پیر و مرشد سے درخواست کی آپ اجازت دیں کہ کسی گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر یاد حق کریں، لیکن پیر و مرشد نے اس راہبانہ زندگی بسر کرنے کی اجازت نہیں دی دوبارہ آپنے درخوست کی کہ تاعمر پیر و مرشد اپنے قدموں پر قیام کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں، پھر ارشاد ہوا "نہیں دو آفتاب ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے"۔ اور قیام وطن کا حکم فرمایا، آپ مجبوراً وطن میں آکر قیام فرما ہو گئے، اور رشد و ہدایت کے کار عظیم میں منہمک ہو گئے، آپ کی فیض صحبت نے ہزارہا قلوب کو متاثر کیا، اس عہد کے سربرآوردہ لوگ بھی آپ کی نگاہ توجہ سے خاک سے پاک ہو گئے، جن میں ہر قوم اور ملت کے افراد شامل تھے، مہاراجہ ٹکیت رائے جو آصف الدولہ کے وزیر تھے آپکے حلقہ ارادت مندان میں شامل ہوئے اور

ویئرناظرین ہے، اس حصہ میں تقریباً ڈھائی ہزار اشعار ہیں۔ (کل اشعار پانچ ہزار کے قریب ہیں)۔

سانت رس کے ادبی محاسن پر سرسری نظر

ہندی شاعری کی نزاکتِ تخیل اور لطافتِ بیان اس لیے اور بڑھ جاتی ہے کہ اظہار جذبات عورت کی زبان ہوتا ہے، عورت طالب ہے مرد مطلوب، برج بھاشا میں خاص طور پر بڑی مٹھاس اور رسیلا پن ہے۔ تخیل کی بلندی اور رعنائی، حالات و واردات قلب نظرا ایک طرفہ انداز سے حضرت عارف باللہ کے کلام لالہ رنگ میں جھلک رہے ہیں، سوز و گداز کی تب و تاب، ہجر و وصال کے بدلتے ہوئے تاثرات و احساسات کا بیان شیریں انداز میں ڈھل کر سامعہ نواز ہوتا ہے اور روح میں بالیدگی پیدا کرتا ہے، ٹھمریاں اور دوہے مختلف راگ اور راگنیوں کے دھن پر کہی گئی ہیں۔ ہولی۔ دیوالی۔ بسنت کی منظر کشی۔ محاکات۔ تجنیس خطی صنعت ایہام صنائع و بدائع کی اعلیٰ مثال۔ شکوہ و شکایت کی داستان غفلت و تغافل کے حرف و حکایات نمک و شیریں الفاظ میں ادا کیے ہیں۔ نعت میں ایک ٹھمری ملاحظہ ہو:—

صورت تیری پیاری پہ میں بلہاری

لال انکھین تیری لال بُنت ہے	کاری کاری بن انجن پیاری
مکھ سکھ تین اُس چھب بن آئی	جھ چھب پر لاکھن جیو واری
آد جوت تیرے گھٹ ما براجیت	تیری جوت سے ہے جگ اُجیاری
اَنیک درود سلام ہیں تم پہ	رب کی اُور سے اور ہماری
ارے لے رحم و کرم کے سمندر	لہر ہے ادھر تو اک باری
رکھ لے لاج دو و جگ ما کاظم کی	نے جو مانگے یہ درس بھکاری

کرشن جی کی سُریلی بانسری کی تانوں نے گوپیوں کے خرمن صبر و شکیب کو جلا کر پھونک ڈالا تھا، بندرابن اور گوکل کے جنگلوں میں وہ شوخی و شرارت سے معصوم و سادہ دل گوپیوں کے دلوں میں عشق کے شرارے بھڑکا رہے تھے، کبھی پنگھٹ سے واپس آتے ہوئے اپنے جلوۂ بے محابا سے انھیں بے خود کرتے، کبھی اُن کے ساتھ ہولی کھیلتے

لہ یہ تینوں موضوع دوسرے حصے میں آئیں گے۔

اور ان کی چندری شرابور کردیتے، پھر ایک وقت آیا کہ بندرابن سے دوارکا چلے گئے، اور انداز بے نیازی اختیار کرلیا، اس ہجر کی کلفت نے دلوں میں جو آگ لگائی ہے اس کا اظہار اس انداز سے کیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کوئی جلا بجھا دل مصروفِ فغاں ہے ؎

من موہن ہو کہاں جائے بسے

کھیل کرت رہے جو ان کنجن	بچھڑے پھر نہ ملے ہر سن
دھیر دھرے من برہن کو کب	ہوئے بچھڑے برس برس
بہت دنن ان کے سنگ کھیلے	جیو سکھ پایو رگھبر برسن
مدھوبن دیکھے جر دھیا ہمرو	رکت لگے انکھین برسن

حضرت عارف باللہ نے راہ سلوک میں بڑے سخت سے سخت ریاضات و مجاہدات کیے، اور توجہ مرشدی سے مقام محمود پر فائض ہوے۔ کائنات کی ہر شے حُسن حقیقی کا پَرتو ہے، شیشۂ دل پر محبت کی صیقل ہو چکی ہے۔ اپنی ذات ہستی حقیقی کا نقش ثانی بن گئی ہے، تصوف کے دقیق مسئلوں کو پانی کی طرح حل کر دیا ہے، وحدت الوجود کے مسئلے کو کس دلنشیں انداز میں ادا فرماتے ہیں ؎

گھر باہر اب وہی ہیں کاظم	ہم ناہیں ہم ناہیں ناہیں

جاکو بتادیں جگ سے نیارا	سو پایا ڈارے گر باتہیں
کون کہت اُلکھ نرنجن	گھٹ گھٹ بیچ سمایو ناہیں
کاظم کم نینن سوں دیکھو	وے آہیں وے آہیں آہیں

اپنے پیتم سنگ مل کے ہم ہوئے گئے واکے رنگ	ہم واکے وہ ہمرے رنگ مل دو و بھئے ایکے انگ

مظاہر کے الجھاووں سے یکسو ہو کر ہی عاشق اُس مقام پر پہنچتا ہے جہاں نیش غم اور نوش عیش، خلش خار اور راحتِ گل، لذت وصال اور کلفت فراق جب محو ہو جاتے ہیں تو وہ حق کو حق کی نگاہ سے دیکھتا ہے، جہاں تشت د

کوئی نہ آوے نہ جائے نہ کوئی　　　موہے بتادے پی کو ٹھکان

عاشق تیشۂ عشق سے نفس و خودی کے بندھن توڑ دیتا ہے، ترکِ ماسوا کرکے حق کو صرف حق کے لیے ڈھونڈھتا ہے، اور دیارِ عشق کی سختیاں سہتا ہوا لقائے حق سے سیرکام ہوتا ہے، اسی عالمِ سلوک میں حسن کی کرشمہ سنجیوں کے گوناگون پہلو نظر آتے ہیں، کبھی منظرِ عام پر آکر اُس کی تجلیاں دل کو تسکین دیتی ہیں، اور کبھی نگاہوں سے چھپ کر اعراض و تغافل سے محبت کی آگ بھڑکاتا ہے، غرض لطف و پیار کا انداز ہو یا غفلت و بے رخی کی ادا ہو یہ سب عشوہ و ناز عاشق کے دل کو زندہ رکھنے کے لیے ناگزیر ہیں، بقول غالب ؎

کھیل سمجھا ہے کہیں چھوڑ نہ دے، بھول نہ جائے
کاش یوں بھی ہو کہ بن میرے ستائے نہ بنے

شیام دلوں میں پریم لگن لگاکر بندرابن سے دوارکا چلے گئے ہیں، گوپیاں فراق میں ماہیِ بے آب کی طرح تڑپ رہی ہیں، ذرا اس بیتابی و بے قراری کا بیان ایک گوپی کی زبان سے سنیے ؎

کہاں گئے برج لال کنھیا　　　من موہن بنسی کے بجیا
کہاں چھپی جائے موہنی مورت　　　سگرے نگر کے من کی چھلیا
جون کرت رہو کھیل کنجن ما　　　کونے کنج چھپو اے دَیا
چھین چھین دَدھ مٹکی پھوڑ پھوڑ　　　برج اُجاڑ گا، برج بستیا

محاکات کی چند دلکش مثالیں ملاحظہ ہوں ؎

جائی کے ہم جمنا پچھتانی　　　آگ لگی ہیہے بھرتے پانی
گھاٹ پہ ٹھار رہو من موہن　　　چتوت ہی سُدھ مور بھلانی
اَب توگیو من ہاتھ سے مورے　　　موری چتون مورے موٹ بسانی
لوگ کہت سب موکو باوری　　　موہن لکھ کو ڈ رہت سیانی
جاکے لگے سُوئی جانے کاظم
کاہو کی پیر کوؤ کب جانی

خوبی، خیر و شر ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں، یہ وہ کیف و سرور کی آخری منزل ہے جہاں پر فائز ہوکر، انسان، انسانِ کامل ہوجاتا ہے ؎

کون کرے اب ہمرے تیرتھ کو ترمینی کاشی جائے
ٹھور ٹھور درسن ہیں ہم کا اُس بن آیو ڈھنگ

حضرت شاہ تراب علی قلندر قدس سرہٗ آپ کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"ایک بار دورانِ سلوک میں حضرت عارف باللہ پر بحث ذہنی الجھن اور انقباضی کیفیت طاری تھی، آپ نے شری کرشن جی کو خواب میں دیکھا، اُن سے کہا کہ موت چاہتا ہوں، کرشن جی نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ "نہیں! تم اَمر ہو" یعنی وہ کہ جس کا دل حسنِ ازل کی محبت سے روشن ہوگیا ہو، وہ زمان و مکان کی قید اور موت و حیات کی کشمکش سے آزاد ہے"۔

کرشن جی کی تعریف میں فرماتے ہیں:—

"کرشن جی کہ ہنگامہ و شورِ عشق بازی ان کی ذات سے تھا، اگرچہ وہ مجاز میں محبوب تھے لیکن ہم لوگ وحدت الوجود کے قائل ہیں ہمارے نزدیک جو کچھ تھا عین حقیقت تھا، کیونکہ کرشن جی عارف حقیقت شناس تھے"۔

بن پھاگے جن دھوم مچائی　　　پھاگ ماسو کا کچھ رنگ لائی
یہ سنوری مورت بانکی چتوں　　　مار راکھو برج لوگ لگائی
ہوں مُرلی دُئی ماری کی ماری　　　اَگے سُدھ بُدھ اپنی گنوائی
گروے لگو رہے شیام کاظم　　　اُن کا دیکھ موہے اچرج آئی

یہ تمام حالات مقامِ سلوک کی مختلف کیفیات ہیں، محبوب کے عالمِ تنزیہ میں قیام کے باعث مشاہدہ نہیں ہوتا تو دل میں سوز و گداز کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے، عاشق حیران و سراسیمہ سرگشتہ پھرتا ہے:

اے ری سکھی پیا مورے ڈھونڈ کونے دیساں　　　بیٹھے کرکے گمان مان
مست بھئی ہوں تن چھین بھیو رے　　　رہو پران سو ڈکھت ہے جان

ا؎ یہ عبارت فارسی زبان میں خود حضرت باللہ کے دستِ مبارک کی لکھی ہوئی ہے۔

اب سب جھوٹ کا ظلم آسرا   ہار گلے پڑو تورے من ہرا

بارنہ لاگے کا ہوں کاں تارت   ہر یو بار نہ لاؤ و بار

کل پہ نہ رکھ جو کل پیچھے جگ ما   آج لگاؤ من کل ہے گر تواں

فراق ووصال اور محبوب کے حسن وجمال کے تاثرات کی چند لطیف مثالیں پڑھیے ے

میگھا جھر جھر لاگے برسن   کھو جائے کوؤ رگھبر سن
تم تو رہو پردیسواں برسن   ہم مرمر درسن کاں ترسن
بیت گئی اُن کی جو آون سن   طب کہاں پھر ہمسن برسن
یا ہی اگن ہم جھر جھر جھر سن   کو کہے یہ دُکھ ہرے برسن
ترپں دیکھ واہی کے درسن   شدھ آوت لاگن کی گرسن
دُکھ پایا یہ چھب سُندرسن   نیکے رہو تم لاکھن برسن
ودّیہ نہ دیؤ کا ہو کو درسن   بے رمونت کا ظلم برسن

ساون آیو ہم کو جراون   گھر ناہیں مورے من بھاون
پیا بن انکھیاں بوند اگن بھری   اب لاگیں برساون
گھن گرجے نس کاری نہ بھاوے   بجلی لاگی ڈراون
مور کا شور، کوئل کی کوکیں   پپیہا لاگو ستاون
سوئن مندر کا ظلم کب بھاوے   بن پی کے گھر آون

میں ہیرت پی کے ہرائے گئی   سُدھ جاتے سُدھ اور بھئی
کون کہے مگ ہیرت پی کی   پران گئے اُن سُدھ نہ لئی

نین پیاسے ہیں، جیوں سدا رہے جل نانھ
جل جل ترسیں پی کے درس پاویں نہ درس کی چھانھ

ایک دن جل بھر کے میں گھر چلی سر پر گاگر بھار
مُور چھت بھٹی گری سر گاگر ہوتے آنکھیں چار
کون اتر گھر دے پنہاری

بہت دنوں کے بعد اور بڑے جتن کرنے کے بعد وہ محبوب دُولہا بن کر گھر آیا ہے، دُولھن کے مسرت بھرے جذبات ملاحظہ ہوں، معلوم ہوتا ہے کہ نغمہ وکیف کی فضا چھا گئی ہے ے

ہنسنگے مولن آیا میرا بنرا

ہا ہا کرت ہے، پنیاں پڑت ہے   کیسے نہ بولن آیا
رنگ رنگیلا، چھیل چھبیلا   بھلے سدّ ولن آیا
نیند کا ماتا رنگ مارا تا   ہولن ہولن آیا
مکھ موندوں اب کیسے کا ظلم   گھونگھٹ کھولن آیا

دراصل یہ سب استعارہ آمیز زبان اور مجازی انداز بیان، حسن وعشق کا ازلی معاملۂ راز ونیاز ہے، محبوب حقیقی کا جلوۂ بے محابا سے شادکام کرنا، محبت کا پیمان وفا لینا "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" کے سوال پر قَالُوا بَلٰی کا وعدہ لینا، پھر تشبیہ سے تنزیہ کی طرف رُخ کرنا، اور حجاباتِ کبریائی میں چھپ جانا، اس عالم آب وگل میں آکر روحیں اُسی حُسنِ ازل کی تلاش میں گرہیوں کی طرح سرگرداں ہیں، اور اپنے مدارج طے کرنے میں مشغول کہ پھر اپنی اصل سے جا ملیں، وہ اُسی حُسنِ کامل کو بے نقاب دیکھنے کے لیے سیماب آسا بے قرار ومضطرب ہیں جو ہنگامۂ عالم برپا کر کے ہر شے میں اپنی جلوہ گری کر کے نگاہِ ظاہر سے روپوش ہو گیا ہے.

تجنیس خطی ملاحظہ ہو ے

تو ہی تو ہے جگ کو رکھورا   دو نینن میں من میں نیرا

اب ذرا چند شعر طنز لطیف کے بھی پڑھیے اور لطف لیجیے ؎

برہم نہ جانے کہاے برہمن   تہہ سے بھلا رے داس چمار

ہیم بھگت بن مُلّا پانڈے   دیکھے دو وُ نپٹ گنوارا

تیں مُلنا ہم سے دے نگر کی   لاکھن جو جُن بات سُنائی ؎ کوس
نت رہے سنگ ہمارے صاحب   بید تو ہم کا یا ہی بتائی
آج تلک اُگیانؔ رہا تیں   تختے پڑھ پڑھ عمر گنوائی ؎ جاہل
جو بدھ ایسی بتاے تیری بدھ   پھر کا بوجھی کو سمجھائی

اِس مختصر مقدمے میں نہ تو آپ کے کلام پر نہ تو سیر حاصل تنقید کی جاسکتی ہے، نہ آپ کے مفصل حالات و کمالات و تعلیم لکھے جاسکتے ہیں، آپ کے مفصل حالات کتب ذیل سے معلوم ہو سکتے ہیں:—

(۱) اصول المقصود (فارسی) مولفۂ حضرت شاہ تراب علی قلندرؒ کاکوروی

(۲) باغ و بہار (فارسی)

(۳) چشمۂ فیض (فارسی) مولفۂ منشی فیض بخش مؤرخ اودھ

(۴) روض الازہر فی مآثر القلندر (فارسی) مولفۂ حضرت شاہ تقی علی قلندرؒ

(۵) انتصاح عن ذکر اہل الصلاح (فارسی) از حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ

(۶) اذکار الابرار (اُردو) مولفۂ حضرت مولانا شاہ تقی حیدر قلندرؒ

(۷) تاریخ مشاہیر کاکوری (اُردو) مولفۂ حضرت مولانا حافظ شاہ علی انور قلندرؒ

آپ کے تعلیمات میں علاوہ آپ کے کلام کے آپ کے فارسی مکاتیب ہیں جو مفاوضات کے نام سے حضرت مولانا شاہ حبیب حیدر قلندرؒ نے طبع کرائے تھے، ایک رسالہ "معمور داشتن اوقات" بھی ہے جو کئی بار طبع ہو چکا ہے، آخر بار تذکرۂ حبیبی حصۂ دوم میں شامل ہو کر طبع ہوا ہے۔

احقر
مجتبیٰ حیدر
کاکوری، ضلع لکھنؤ

ربیع الآخر ۱۳۰۶ھ

ایکو پگ چل دیکھا آوت ہے   دس پگ تیرے اُور دئی
مایا تج زر مل کر جی کوں   دیکھ پڑیں پھر دئی دئی
میں بل جاوں اپنے سنگر کے   جین نے آنکھیں مجھے دئی
نین کھلے نرکھت اب کاظم   نت پی کی چھب نئی نئی

کون جادوگر نگر میں آوا

جن گوکل متھرا کون چھل چھل   مُرلی پھونک پھونک بوراوا
چھب جادو، وا کی جیتون جادو   ہوئے نہ جادوگر پھر آوا
سب کو چھلے یہ بالک دیکھو   ابتک واکو نہ کاہوں چھلاوا
سُو نیں بھیّو کاظم کہ جاو   اُن کا وا پر ٹونا چلاوا

کلہہ تیں ہم کو ہنست رہی
اری اے گوالن

آج تنک مُرلی دھن سُنتے   پھرت سے ہے مدھ بن تہی تہی
مُرلی سُن بھوچک بھئی بوری   مُرلی والے کی کون کہی
جب جانوں موہن کے دیکھیں   سُدھ بُدھ نابھولے تو سہی
ماکھن دُودھ بھلاے گوالن   لاگے ٹیکارے دہی دہی
یہ موہن گوالن کے گھٹ میں   کاظم دیکھیں رہی وہی

موہنواں پھیر دے مورا منواں   کچھ نہیں مانگوں تہہ سے اور
گرہ نہ باندھ بست پرائی   تیری گرہ کی مانگوں تھوڑ
ہمرے من کا لیب سہج نہیں   کہاں سماے کو مُنہ کا کوڑ
تیں چوری کر من لیے ہم پے   برجوری یہ مورت توڑ

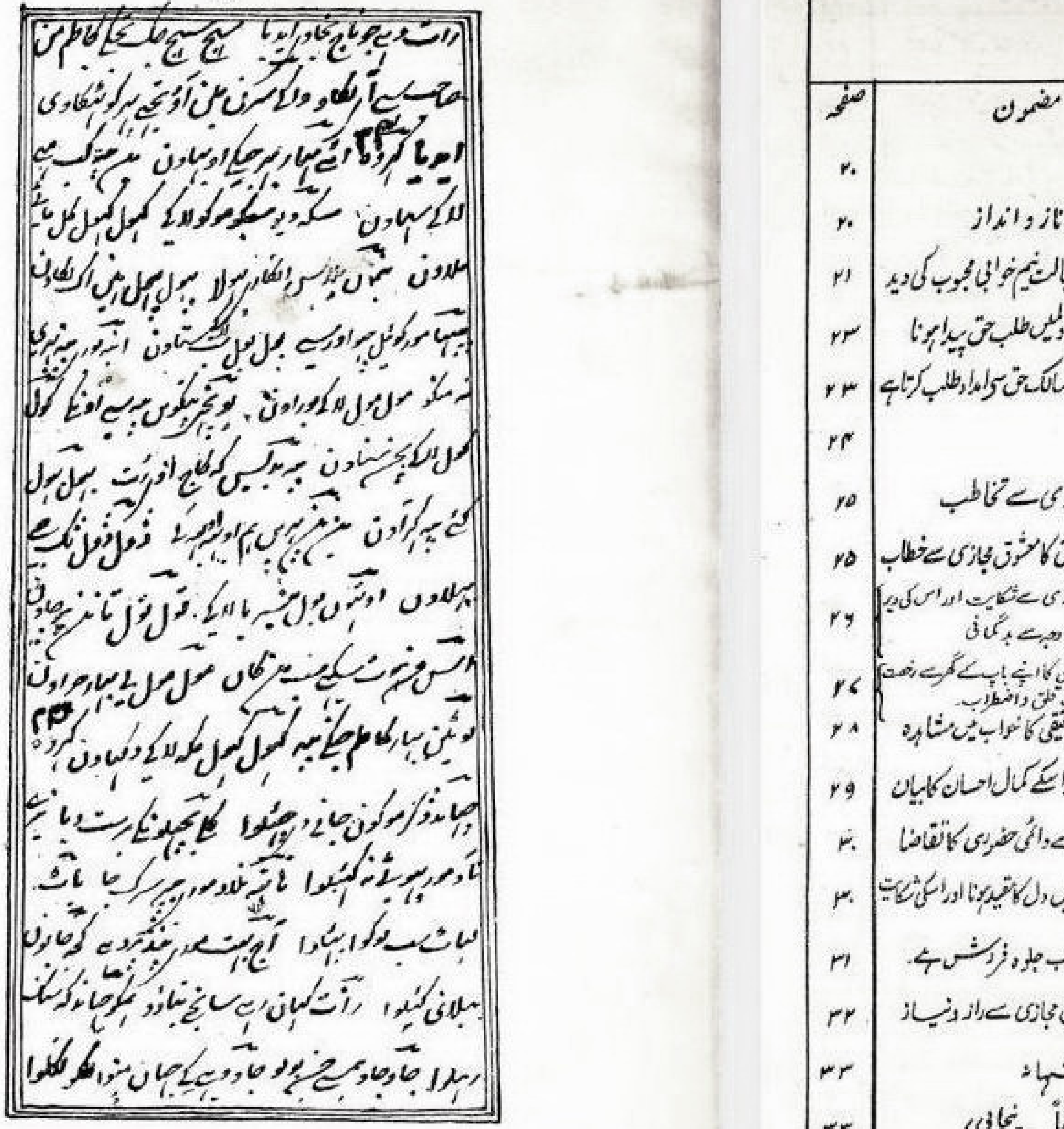

قلمی سانت رس کا ایک ورق بخط مصنف

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	ڈگری. نعت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلعم	۱	۲۲	وصول	۲۰
۲	نعت 〃	۲	۲۳	محبوب کا ناز و انداز	۲۰
۳	نعت 〃	۳	۲۴	سالک کو بحالت نیم خوابی محبوب کی دید	۲۱
۴	ٹھمریاں (بھجن)	۵	۲۵	سالک کے دلمیں طلب حق پیدا ہونا	۲۳
۵	طالب کو متوجہ کرنے کیلئے نصیحت	۶	۲۶	سلوک میں سالک حق سے امداد طلب کرتا ہے	۲۳
۶	بوجہ غفلت محبوب سے دوری	۸	۲۷	ایضاً	۲۴
۷	عارف کا خواب دردکی بیداری سے بہتر ہے	۹	۲۸	محبوب مجازی سے تخاطب	۲۵
۸	ایضاً	۱۰	۲۹	عاشق موافق کا معشوق مجازی سے خطاب	۲۵
۹	ایضاً	۱۰	۳۰	محبوب مجازی سے شکایت اور اس کی دیر میں آنے کی وجہ سے بدگمانی	۲۶
۱۰	ایضاً	۱۰	۳۱	بابل، دلہن کا اپنے باپ کے گھر سے رخصت ہوتے وقت قلق و اضطراب.	۲۷
۱۱	فعل الہٰی کی حکمت عالم میں	۱۱	۳۲	ٹھمری محبوب حقیقی کا خواب میں مشاہدہ	۲۸
۱۲	محبوب حقیقی سے مناجات	۱۲	۳۳	حمد الہٰی اور اسکے کمال احسان کا بیان	۲۹
۱۳	ایضاً		۳۴	محبوب حقیقی سے دائمی حضوری کا تقاضا	۳۰
۱۴	اگرچہ عشق مجازی کا بیان ہو لیکن عارف کے نزدیک سوا حقیقت کے کچھ ہے ہی نہیں	۱۳	۳۵	زلف محبوب میں دل کا مقید ہونا اور اسکی شکایت	۳۰
۱۵	عاشق مجازی کا اپنے معشوق سے ناز و نیاز گفتگو	۱۴	۳۶	ہر جگہ محبوب جلوہ فروش ہے.	۳۱
۱۶	محبوب حقیقی سے اپنے وصال کی طلب بوجہ کمال ہو	۱۵	۳۷	عاشق و معشوق مجازی سے راز و نیاز	۳۲
۱۷	محبوب حقیقی کا جواب	۱۶	۳۸	مشاہدہ	۳۳
۱۸	بغیر خود کو بے خود کئے وصال ممکن نہیں	۱۶	۳۹	ایضاً (پنجابی)	۳۳
۱۹	اس مقام سے جہاں سالک بوجہ نایافت سلوک میں تھک کر جاذبہ کا طالب ہوتا ہے	۱۷	۴۰	عشق مجازی	۳۳
۲۰	یافت حق اور اسمیں فنا ہونا اور ذکر و فکر سے فراغت پا	۱۸	۴۱	عشق حقیقی اور عاشق کی محبت میں ثابت قدمی	۳۴
۲۱	محبوب گھر میں نہاں دا پنے آپ میں، اور میں تلاش کرتا پھرا	۱۹			

نمبرشمار	مضمون	صفحہ
۴۲	ایضاً عشق مجازی	۳۵
۴۳	ایضاً عشق مجازی	۳۶
۴۴	بغیر اس کے کرم و عنایت کے ایک قدم کا راستہ برسوں میں نہیں طے ہو سکتا۔	۳۸
۴۵	محبوب کے لطف و کرم کی تعریف	۳۹
۴۶	افعال قدرت و ارادۂ محبوب	۳۹
۴۷	دیدار سے محرومی	۴۰
۴۸	گھنٹہ	۴۱
۴۹	موہنی	۴۲
۵۰	مجاز	۴۳
۵۱	چادر (ظلمت)	۴۷
۵۲	مناجات	۴۹
۵۳	ایضاً	۴۹
۵۴	مناجات و دعائے معیت دائمی	۵۰
۵۵	ایضاً محبوب کا دوام شہود	۵۱
۵۶	محبوب کی بے اعتنائی کی شکایت	۵۲
۵۷	ایضاً وصل محبوب	۵۳
۵۸	ایضاً عدم وصول۔ کمال تنزیہ	۵۴
۵۹	محبوب حقیقی سے محبت کی داد طلب	۵۴
۶۰	دلبر حقیقی کی دل ربائی کا کمال	۵۵
۶۱	محبوب مجازی کی بے نیازی	۵۶
۶۲	ایضاً مناجات و دعا	۵۷
۶۳	مناجات و دعا	〃
۶۴	ایضاً حقیقت عالیہ کا عوام سے مخفی رہنا	۵۸
۶۵	سرپردہ در مجاز	۵۹

نمبرشمار	مضمون	صفحہ
۶۶	سرپردہ۔ محبوب حقیقی کی بے نیازی	۶۰
۶۷	الہیہ	〃
۶۸	سرپردہ عاشق و معشوق کے درمیان اسرار	۶۱
۶۹	مناجات۔ سرپردہ	۶۲
۷۰	ایضاً۔ سرپردہ	۶۳
۷۱	الہیہ و عاشق کی ثنا و صفت	۶۴
۷۲	نغمۂ پردہ۔ محبوب وطن سے دوری	۶۴
۷۳	سرپردہ	۶۵
۷۴	ثنا۔ مناجات۔ دعا	۶۶
۷۵	ہجر و فراق (الہیہ)	۶۷
۷۶	سرپردہ	۶۷
۷۷	وصال محبوب حقیقی	۶۸
۷۸	الہیہ (فراق محبوب مجازی	۶۹
۷۹	نغمۂ دیوگری محبت مجازی	۷۰
۸۰	ایضاً محبت مجازی	۷۰
۸۱	الہیہ و مجاز	۷۱
۸۲	ایضاً مجازی	۷۲
۸۳	الہیہ	۷۲
۸۴	ٹھمری۔ اساوری	۷۳
۸۵	ایضاً پند و نصیحت	۷۳
۸۶	سلوک میں مجاذیب کے آنے سے پریشانی	۷۴
۸۷	تنبیہ۔ مغرور	۷۵

نمبرشمار	مضمون	صفحہ
۸۸	سب سے توڑ کر حق سے رشتہ جوڑ	۷۶
۸۹	محبوب کی طلب	〃
۹۰	ایضاً طالب صادق کا جواب	۷۷
۹۱	مناجات اور سر کامل کی شمار	۷۷
۹۲	ایضاً محبوب مجازی کی شکایت	۷۸
۹۳	محبوب مجازی کی دل ربائی	۷۹
۹۴	ایضاً رشک عاشق	۷۹
۹۵	ایضاً رسوم ظاہری کے ترک کرنے اور حقیقت کی طرف رجوع کرنے کی نصیحت۔	۸۰
۹۶	محبوب کی صورت پر فریفتہ ہونا۔	۸۱
۹۷	حسب مضمون گذشتہ	۸۱
۹۸	اعضائے جسمانی کے پھڑکنے سے محبوب	۸۲
۹۹	کے وصال کی فال لینا	
۱۰۰	محبوب کے ہر عضو پر نظر پڑنے سے عاشق	۸۳
۱۰۱	کی بے قراری	۸۳
۱۰۲	پند و نصیحت	۸۳
۱۰۳	بغیر امداد مرشد اور شرع کی پیروی کے وصول محال ہے	۸۴
۱۰۴	مناجات	۸۵
۱۰۵	ایضاً مرشد سے مناجات	۸۶
۱۰۶	ایضاً محبوب مجازی کے وصل کا انتظار	۸۷
۱۰۷	عشق حقیقی کا کمال اور مناجات	۸۷
۱۰۸	عمر گذشتہ جو بے حاصلی میں گذری	۸۸
۱۰۹	حقیقت کا مشاہدہ	۸۹
۱۱۰	ایضاً	۹۰

نمبرشمار	مضمون	صفحہ
۱۱۱	عاشق دردمند کے احوال کی پرسش	۹۰
۱۱۲	محبوب مجازی کی بے پروائی پر عاشق کا گلہ	۹۱
۱۱۳	عاشق صادق کا جواب	۹۲
۱۱۴	دنیا دوست عالم بے عمل کی مذمت	۹۳
۱۱۵	جب سالک واصل بہ حقیقت ہو جاتا ہے	۹۴
۱۱۶	محبوب مجازی کو سفر سے روکنا	۹۵
۱۱۷	محبوب مجازی کے فراق میں رنج	〃
۱۱۸	بلا امداد مرشد محبوب حقیقی کا وصال نہیں ہو سکتا	۹۶
۱۱۹	حق کی یافت اور وصول کے فوائد	۹۷
۱۲۰	نالۂ فراق محبوب مجازی	۹۸
۱۲۱	ایضاً	〃
۱۲۲	دادرہ۔ محبوب مجازی کے فراق میں شکوہ	۹۹
۱۲۳	سب سے ناتا توڑ کر حق سے جوڑنا	〃
۱۲۴	مرتبۂ بقا	۱۰۰
۱۲۵	سارنگ۔ نصیحت	۱۰۱
۱۲۶	فراق محبوب مجازی	〃
۱۲۷	فراق حق میں نالہ و زاری	۱۰۲
۱۲۸	محبوب مجازی کو سفر سے روکنا	〃
۱۲۹	ایضاً	۱۰۳
۱۳۰	مور کی آواز پر عاشق کی شورش	۱۰۴
۱۳۱	فراق	〃
۱۳۲	ٹھمریاں اور کہرے	۱۰۵

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۳۳	گرفتاری اور سوز	۱۰۶
۱۳۴	سوز و گداز	〃
۱۳۵	محبوب حقیقی کا مشاہدہ	۱۰۷
۱۳۶	محبوب مجازی کی دلربائی	۱۰۸
۱۳۷	ایضاً	〃
۱۳۸	شرائط سلوک اور اصول کی پابندی	۱۰۹
۱۳۹	سوز حقیقی	〃
۱۴۰	ایضاً	۱۱۰
۱۴۱	خوف خدا اور اپنے نفس کیوجہ سے شرمندگی	۱۱۱
۱۴۲	مشاہدۂ ذات بحت	۱۱۲
۱۴۳	دل کی شکایت	۱۱۳
۱۴۴	مجاز کا بیان ہے	〃
۱۴۵	سوز و گداز مجازی	۱۱۴
۱۴۶	وادی استغنا کی تجلیاں	۱۱۵
۱۴۷	سوز و گداز مجازی	۱۱۶
۱۴۸	عشق مجازی	۱۱۶
۱۴۹	ایضاً	۱۱۷
۱۵۰	مجاز	۱۱۷
۱۵۱	بغیر اسکی مدد کے حصول ناممکن ہے	۱۱۸
۱۵۲	وصل تفصیلی	۱۱۹
۱۵۳	اس کا قریب ہونا اور پھر بھی نہ پہچاننا	۱۱۹
۱۵۴	محبوب مجازی یا حقیقی کے فراق میں	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۵۵	محبت مجازی سے تاسف	۱۲۱
۱۵۶	محبوب مجازی کی محبت سے پشیمانی	〃
۱۵۷	معشوق مجازی کے فراق میں شورش	۱۲۲
۱۵۸	عاشق کو بہار دیکھکر شوق پیدا ہوتا ہے	۱۲۳
۱۵۹	معشوق کی بے توجہی	۱۲۴
۱۶۰	محبوب کو سفر سے روکنا	۱۲۵
۱۶۱	وادی حیرت	۱۲۶
۱۶۲	مقام قرب	۱۲۷
۱۶۳	انتہائی قربت	〃
۱۶۴	کمال قرب	۱۲۸
۱۶۵	غفلت کی شکایت	۱۲۹
۱۶۶	معشوق کا عاشق سے خطاب	۱۳۰
۱۶۷	غم عشق	۱۳۰
۱۶۸	حیرت شہود	۱۳۱
۱۶۹	فراق	〃
۱۷۰	معشوق کی ہر عضو پر عاشق کی محویت	۱۳۲
۱۷۱	اسکے عنایت و کرم سے ہی راستہ طے ہوتا ہے	۱۳۳
۱۷۲	طریقت اختیار کرنیکی ترغیب	〃
۱۷۳	فراق میں آہ و زاری	۱۳۴
۱۷۴	بغیر محبوب کے سب ہیچ ہے	۱۳۵
۱۷۵	حجاب کبریائی	〃
۱۷۶	ایضاً	۱۳۶
۱۷۷	محبوب حقیقی کی نظر دل پر ہے	۱۳۷
۱۷۸	اس کی حیرت	〃
۱۷۹	محبوب مجازی کی بے مروتی	۱۳۸
۱۸۰	مسافر کو دل دیکر اپنے کو تباہ کیا	۱۳۹
۱۸۱	کمال عنایت	〃
۱۸۲	اپنی حقیقت سے سوال اور جواب	۱۴۰
۱۸۳	بوجہ غلبۂ عشق دل ٹھکانے نہیں	〃
۱۸۴	دنیا کے فریب میں پھنسکر دل کا	〃

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	صفحہ
۱۸۵	یاد حق کی طرف متوجہ ہونا مشکل ہے	۱۴۱
۱۸۶	دل کے ایک جگہ نہ رہنے کا شکوہ	۱۴۲
۱۸۷	فراق اور اس کی شکایت	۱۴۳
۱۸۸	محبت میں آداب کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے	〃
۱۸۹	محبوب مجازی کی دلربائی	۱۴۴
۱۹۰	ایضاً ۔ پوربی	〃
۱۹۱	اس مبتدی کا حال	۱۴۵
۱۹۲	محبت مجازی	۱۴۶
۱۹۳	نصیحت	〃
۱۹۴	ایضاً	۱۴۷
۱۹۵	سالک کو غفلت سے باز رکھنے کی نصیحت	۱۴۸
۱۹۶	محبوب کے دیدار کی طلب	〃
۱۹۷	محبت اور طلب	۱۴۹
۱۹۸	خلق سے منقطع رہنے اور خلوص و نیاز سے	
۱۹۹	پیر کی خدمت میں حاضر رہنے کی نصیحت	۱۵۰
۲۰۰	کہرو ہ ۔ نصیحت اور سلوک	۱۵۱
۲۰۱	پوربی عنایت ازلی اصل چیز ہے	۱۵۲
۲۰۲	وہ طالب کہ جس کو تجلی نہ ہونے سے قلق ہو	〃
۲۰۳	〃 〃 〃	۱۵۳
۲۰۴	محبوب مجازی کی اٹکھیلیاں و ناز	〃
۲۰۵	اگر دونوں جہاں میں راحت و آرام چاہتا ہے	
۲۰۶	تو ذکر محبوب سے انس پیدا کر	۱۵۴

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	صفحہ
۲۰۷	ایضاً بیان جذبہ	۱۵۵
۲۰۸	ایضاً بیانِ طلب	〃
۲۰۹	ٹٹ راگ ۔ مناجات	۱۵۶
۲۱۰	نغمہ گوری ۔ ثنائے الٰہی اور اسکی بارگاہ میں مناجات	〃
۲۱۱	محبوب حقیقی سے محبتِ دائمی و گرویدگی	۱۵۷
۲۱۲	مجاز میں گرفتاری	۱۵۸
۲۱۳	محبوب کی دلربائی	〃
۲۱۴	محبوب مجازی کی مہربانی	۱۵۹
۲۱۵	محبوبِ مجازی کی شکایت	〃
۲۱۶	نغمۂ دھناسری ۔ عنایتِ مرشد سے ہی وصل الی اللہ	۱۶۰
۲۱۷	محبوب کی کمال مہربانی	۱۶۱
۲۱۸	اسکے ایک جذبہ میں سلوک کی مشکلیں آسان	
۲۱۹	ہو جاتی ہیں ۔	۱۶۲
۲۲۰	پند و نصیحت	〃
۲۲۱	طالبوں و غافلوں کو نصیحت	۱۶۳
۲۲۲	نغمۂ بہاگ ۔ مناجات	۱۶۴
۲۲۳	محبوب مجازی سے شکوہ	〃
۲۲۴	گرفتاری مجاز	۱۶۵
۲۲۵	حقیقت سے شکوہ اور ناز و نیاز	۱۶۶
۲۲۶	یافتِ حق	۱۶۷
۲۲۷	خواب غفلت سے چونکانا	〃
۲۲۸	مجاز و حقیقت دونوں پر صادق ہے	۱۶۸

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	صفحہ	نمبر شمار	خلاصہ مضمون	صفحہ
۲۲۹	ایضاً	۱۶۸	۲۵۱	محبوب کو سفر سے روکنا	۱۸۴
۲۳۰	محبوب مجازی سے شکایت	۱۶۹	۲۵۲	محبوب کے سامنے عجز ونیاز مندی	۱۸۵
۲۳۱	مجاز وحقیقت	۱۷۰	۲۵۳	ایضاً	״
۲۳۲	حقیقت سے پوچھ لیجئے ناز کے شکایت	״	۲۵۴	عرصہ تک جدا رہنے کی شکایت	۱۸۶
۲۳۳	علم حقیقت اور ذکر حق کے فوائد	۱۷۱	۲۵۵	فراق میں عاشق سب ہی سے خفا ہے	״
۲۳۴	حضرات صوفیہ کو مجاز میں حقیقت کا شبہ	״	۲۵۶	محبوب کے وصال کے ذکر کے سوا کچھ نہیں بھاتا	۱۸۷
۲۳۵	عاشق ومعشوق کے درمیان راز ونیاز	۱۷۳	۲۵۷	فراق میں ہر چیز سے خوف معلوم ہوتا ہے	״
۲۳۶	محبوب حقیقی سے طالب کی شکایت	״	۲۵۸	فراقِ مجازی اور حقیقت کیطرف رجوع	۱۸۸
۲۳۷	محبوب حقیقی سے شکوہ شیریں	۱۷۴	۲۵۹	فراق میں ہر چیز سے الجھن	۱۸۹
۲۳۸	نغمہ یمن ہاگ۔ محبوب حقیقی کی طلب میں سوز	۱۷۵	۲۶۰	فراق۔ اگر زبانی نہ ہو سکے تو مراقبہ کرتا رہے	״
۲۳۹	طلب وصال میں عاشق کی بیقراری	۱۷۶	۲۶۱	واصلین کے سامنے ہجر کا بیان لغو ہے	۱۹۰
۲۴۰	ملار۔ کنڈ سوہر۔ کمالِ حضوری اور مشاہدہ	״	۲۶۲	ذکر قلبی یعنی پاس انفاس	״
۲۴۱	عاشق مجازی کی فراق میں گریہ وزاری	۱۷۷	۲۶۳	فراق	۱۹۱
۲۴۲	وصالِ محبوب	۱۷۸	۲۶۴	فراق وانتظار	۱۹۲
۲۴۳	فراق	۱۷۹	۲۶۵	انتظار ومراقبہ	״
۲۴۴	ایضاً	״	۲۶۶	فراق	۱۹۳
۲۴۵	ایضاً	۱۸۰	۲۶۷	ہجر	״
۲۴۶	دیدار کی آرزو	۱۸۱	۲۶۸	بحالتِ وصال ہر چیز بھلی ہے	۱۹۴
۲۴۷	فراق	״	۲۶۹	فراق میں گریہ وزاری	۱۹۵
۲۴۸	ایضاً	۱۸۲	۲۷۰	ہجر وفراق	״
۲۴۹	اس عالم میں راستہ بھول جانیکی شکایت	۱۸۳	۲۷۱	سوز وفراق میں دعا ومناجات	۱۹۶
۲۵۰	فراق	۱۸۴	۲۷۲	بحالتِ وصال ہر چیز اچھی معلوم ہوتی ہے	۱۹۷

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	صفحہ	نمبر شمار	خلاصہ مضمون	صفحہ
۲۷۳	کمال عشق میں عاشق کو وصال کی خبر نہیں ہوتی	۱۹۷	۲۹۵	وصال میں ہر چیز اچھی معلوم ہوتی ہے	۲۱۲
۲۷۴	مراقبہ اور طالب کا انتظار	۱۹۸	۲۹۶	بحالتِ ہجر اچانک وصال ہونا	״
۲۷۵	نالۂ ودرد	۱۹۹	۲۹۷	ہجر	۲۱۳
۲۷۶	حالتِ وصال اور جدائی کا خوف	۲۰۰	۲۹۸	فراق	״
۲۷۷	فراق	۲۰۱	۲۹۹	شکوۂ فراق	۲۱۴
۲۷۸	ایضاً	״	۳۰۰	وصال	۲۱۵
۲۷۹	تجدید وصل	۲۰۲	۳۰۱	فراق ورشک	״
۲۸۰	طلب وصال	״	۳۰۲	وصل مجازی	۲۱۶
۲۸۱	قلق واضطراب	۲۰۳	۳۰۳	فراق	۲۱۶
۲۸۲	ایضاً	״	۳۰۴	ہجر میں نالہ وزاری	۲۱۷
۲۸۳	ملاح موہوم سے استمداد	۲۰۴	۳۰۵	بعد وصل ہجر میں گریہ وزاری	۲۱۸
۲۸۴	انتظارِ محبوب	۲۰۵	۳۰۶	امید وصال	״
۲۸۵	دھناسری۔ بغیر مشاہدہ اعمال ظاہر بیکار ہیں	״	۳۰۷	ہجر میں آہ ونالے	۲۱۹
۲۸۶	اپنے خشکی کی شکایت	۲۰۶	۳۰۸	وصلِ محبوب	۲۲۰
۲۸۷	ایضاً		۳۰۹	ایضاً	״
۲۸۸	تمام عالم کیطرف سے آنکھیں بند کرے	۲۰۷	۳۱۰	تھولہ۔ اپنے محبوب سے قربت	۲۲۱
۲۸۹	بحالتِ مشاہدہ عین وصال میں گریہ سرشری	״	۳۱۱	ملار	״
۲۹۰	دلربائی محبوب	۲۰۸	۳۱۲	ایضاً	۲۲۲
۲۹۱	حالتِ وصال میں محبوب شکایت	״	۳۱۳	ایضاً	۲۲۳
۲۹۲	نالہ ودرد	۲۰۹	۳۱۴	تھولہ	״
۲۹۳	قلق	۲۱۰	۳۱۵	محبوب کا انتظار	۲۲۴
۲۹۴	فراق	۲۱۱	۳۱۶	ذاتِ حق کی کمال توجہ	۲۲۵

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	صفحہ
۳۱۷	فراق	۲۲۵
۳۱۸	یار غمگسار کا فراق	۲۲۶
۳۱۹	ہجر	۲۲۷
۳۲۰	فراقِ مجازی	″
۳۲۱	ایضاً	۲۲۸
۳۲۲	نغمہ بہاگ۔ محبوب مطلق ہر جگہ موجود ہے	۲۲۹
۳۲۳	جذبہ سے نا امیدی اور طلب	۲۳۰
۳۲۴	مناجات	۲۳۱
۳۲۵	حق تم میں جلوہ گر ہے	۲۳۲
۳۲۶	اعیانِ ثابتہ ہیں میں تجھ میں گم تھا۔	″
۳۲۷	عارف کامل کے واسطہ سے مناجات	۲۳۳
۳۲۸	وہ نادان جو دوسروں پر طعن کرتا تھا	۲۳۴
۳۲۹	ذاتِ مطلق سے مناجات	″
۳۳۰	محبوبِ مجازی پھر ستانے لگا	۲۳۵
۳۳۱	مرشدان راہنما سے راہِ حق کی طلب	″
۳۳۲	عشق مجازی اور اُسکی قید	۲۳۶
۳۳۳	محبوب حقیقی کی محبت	۲۳۷
۳۳۴	امید وصال میں عاشق کی خوشی	۲۳۸
۳۳۵	بوالہوس کی بے خبری	″
۳۳۶	مناجات۔ ولیِ مادر زاد کی تعریف	۲۳۹
۳۳۷	نغمہ بہاگ۔ طلب وصال	۲۴۰
۳۳۸	حقیقت سے دوری کی شکایت	۲۴۱
۳۳۹	نغمہ پرج۔ سوہنی۔ جذبہ کی تعریف	۲۴۲
۳۴۰	محبوبِ مطلق کے شہود میں قیام	″
۳۴۱	عالم بمنزلہ اسکے زلف کے ہے	۲۴۳
۳۴۲	بحالتِ شباب توبہ کرلے	۲۴۴
۳۴۳	غفلت سے تنبیہ	۲۴۵
۳۴۴	ہمارے اعمال کی بغیر امدادِ حق کوئی حقیقت نہیں	″
۳۴۵	شہانہ	۲۴۶
۳۴۶	محبوب مجازی و حقیقی دونوں پر اطلاق ہے	″
۳۴۷	محبت اور فراقِ مجازی	۲۴۷
۳۴۸	معیت ہوتے ہوئے مشاہدہ نہ ہونا	۲۴۸
۳۴۹	مناجات	″
۳۵۰	بحالتِ مناجات قدرے تجلی ہونا	۲۴۹
۳۵۱	عاشق و معشوق کی معاملت	۲۵۰
۳۵۲	توجہ الی المجاز سے پشیمانی	″
۳۵۳	فراق میں آہ و نالے	۲۵۱
۳۵۴	معشوق مجازی سے طلبِ وصال	″
۳۵۵	سوہنی۔ محبوب مجازی سے شکوہ	۲۵۲
۳۵۶	محبوب مجازی کی دل ربائی	۲۵۳
۳۵۷	محبوب حقیقی کی تجلی برقی	″
۳۵۸	محبتِ مجازی جس میں حقیقت کا شمول ہو	۲۵۴
۳۵۹	عاشق کے دردِ عشق کو کوئی نہیں سمجھا	۲۵۵
۳۶۰	سوہنی۔ ذکرِ الٰہی سے بہتر کچھ نہیں	″

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	صفحہ
۳۶۱	پرج جبتک وصال نہ حاصل ہو روتا رہے	۲۵۶
۳۶۲	دیس۔ سورٹھ۔ جاجونتی۔ مرشدِ برحق کی تعریف	۲۵۷
۳۶۳	جسکو لوگ دور بتاتے ہیں میں نے اُسکو قریب پالیا	۲۵۸
۳۶۴	جسنے محبوب کو پالیا اسکو تیرتھ کی کیا ضرورت	″
۳۶۵	حق کا مشاہدہ اسی کی عنایت سے	۲۵۹
۳۶۶	محبتِ مجازی	۲۶۰
۳۶۷	عشق کا شغل بہتر ہے	″
۳۶۸	محبوب مجازی کے اعضا کی تعریف	۲۶۱
۳۶۹	ایضاً	″
۳۷۰	دردِ عشق کی طبوب کو کیا خبر	″
۳۷۱	عین بے طاقتی میں یکایک تجلی ہونا	۲۶۲
۳۷۲	عشق مجازی اور اس کی قید	۲۶۳
۳۷۳	اشتیاقِ ملاقات	″
۳۷۴	ایضاً	۲۶۴
۳۷۵	محبوب حقیقی سے شکوۂ شیریں	″
۳۷۶	مناجات	۲۶۵
۳۷۷	ایضاً	″
۳۷۸	شکایت مجازی	۲۶۶
۳۷۹	ایضاً	۲۶۷
۳۸۰	محبت حقیقی	۲۶۸
۳۸۱	محبت مجازی	″
۳۸۲	بیانِ حقیقت	۲۶۹
۳۸۳	حق سے مناجات	۲۶۹
۳۸۴	شہانہ	۲۷۰
۳۸۵	معرفت	″
۳۸۶	محبتِ مجاز	۲۷۱
۳۸۷	فراقِ محبوب مجازی	۲۷۲
۳۸۸	شکایتِ مجازی	۲۷۳
۳۸۹	تعریفِ مجاز	۲۷۳
۳۹۰	فراق میں آہ و نالے	۲۷۴
۳۹۱	دلِ ناداں کی شکایت	″
۳۹۲	تعریفِ دلربائی	۲۷۵
۳۹۳	محبوب حقیقی سے شکوہ	۲۷۶
۳۹۴	اشتیاق	۲۷۷
۳۹۵	آدابِ طریقت	۲۷۸
۳۹۶	تعریف	۲۷۹
۳۹۷	نصیحتاً اور مشاہدات پر ترغیب	″
۳۹۸	پہلے وہ متوجہ تھا اب لاپرواہ ہے	۲۸۰
۳۹۹	طرح طرح کی تجلیاں	″
۴۰۰	محبوب کا تغافل	۲۸۱
۴۰۱	بغیر یادِ الٰہی کے سب ہیچ ہے	″
۴۰۲	نہ ممکن واجب ہے نہ واجب ممکن	۲۸۲
۴۰۳	راہِ سلوک کی سختیاں	۲۸۳
۴۰۴	بے صورتی سے صورت میں آنا	۲۸۴

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	صفحہ
۴۰۵	غفلت پر تنبیہ	۲۸۵
۴۰۶	معشوق مجازی کو سفر سے روکنا	″
۴۰۷	عشق مجازی	۲۸۶
۴۰۸	غیرتِ عاشق	۲۸۷
۴۰۹	بعض حقیقی صفات	″
۴۱۰	سورٹھ۔ محبوب کی دلربائی	۲۸۸
۴۱۱	″ ۔ سوزمناجات	۲۸۹
۴۱۲	″ جذبہ ناتمام آیا اور ہوش گم کردیئے	۲۹۰
۴۱۳	ایضاً	″
۴۱۴	ایضاً	۲۹۲
۴۱۵	محبوب مجازی کے فراق میں آہ و نالے	۲۹۲
۴۱۶	سورٹھ۔ وادیٔ حیرت۔ ایضاً	۲۹۳
۴۱۷	عاشق کا اپنے معشوق سے رشک	۲۹۴
۴۱۸	طلب اور مناجات میں عجز و نیاز	″
۴۱۹	سورٹھ	۲۹۶
۴۲۰	کانگڑا۔ محبوب حقیقی کی تعریف	۲۹۷
۴۲۱	عاشق کا معشوق سے ناز	″
۴۲۲	پند و نصیحت اور سلوک کیلئے ہمت افزائی	۲۹۸
۴۲۳	فراق محبوب مجازی	۲۹۹
۴۲۴	بغیر مرشد کے یافت محال ہے	″
۴۲۵	صورت میں ابتلا اور حق سے رجوع	۳۰۰
۴۲۶	محبوب مجازی کی تعریف	″
۴۲۷	فراق میں گریہ و زاری	۳۰۱
۴۲۸	اصطلاحات تصوف (ہندی)	۳۰۲
۴۲۹	فرہنگ اصطلاحات سلیقی	۳۱۵
۴۳۰	انڈکس	۳۱۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹوڈی۔ نعتِ احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

(ابتدا نعت سے کی گئی ہے۔ چونکہ حضرت عارف باللہؒ نے اس میں سرگن (صفات) سے ابتدا کی ہے جس میں نرگن (ذات) بھی شامل ہے۔ اسی سرگن سے اظہار یعنی تفصیل شروع ہوئی جو مرتبۂ واحدیت بشرط شے (مرتبۂ تقید) ہے اور جس سے نرگن علٰحدہ نہیں اور یہی مرتبۂ جامع ہے۔ چونکہ بغیر رسول اللہ صلعم کی پیروی کے وصول نہیں ہو سکتا لہذا آپ ہی کا وسیلہ اختیار فرمایا۔ رسول اللہ صلعم کی نعت عین خدا کی حمد ہے اور وسیلہ و ذریعہ وہی اختیار کیا جاتا ہے جو باکیف۔ بارو۔ باجہت ہو۔ ذات بحت[1] من حیث اطلاق اس سے منزہ ہے اور من حیث تقید وہی صورت حقیقتِ محمدی ہے۔ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ۔

(شعلے ہست کہ تجنس الی الجنس میل ۔۔۔ ہر دل بروں من صورت انسان داری)

(۱) اپنے نبی پر میں بلہاری ۔۔۔ واری واری جاؤں تیری چھب پر پیاری

میں اپنے نبی پر قربان۔ آپ کی صورت اور سراپا پر میں ہزار جان سے صدقے۔

(۲) تیرو پاؤں جہ ٹھور پڑت ہے ۔۔۔ کاہو کی بدھ نہیں جات بچاری

جس مقام پر آپ کا قدم پڑتا ہے وہاں تک عقل کی رسائی ناممکن ہے (عقل سے اشیا مدرک ہوتے ہیں لیکن عقل آپ کے کمالات کے ادراک سے عاجز ہے۔ آپکا کمال لاانتہا ہے اور عقل محدود۔)

(۳) تورے پاؤں کو پہنچے پاوے ۔۔۔ موںڈ کوئی کیتو دے ناری

آپ کے قدموں تک (جہاں تک آپ کی رسائی ہے) کوئی نہیں پہنچ سکتا چاہے جتنا سر جھکے۔ (آپ کا مرتبہ اسقدر اعلیٰ ہے کہ آپکا کوئی مثل ہی نہیں۔ جو تجلی خاص آپ پر جناب باری تعالیٰ نے فرمائی وہ اور کسی پر نہیں ہو سکتی۔)

(۴) جس تیں کو جانے یہ جانا ۔۔۔ توری پہچان ما سب ہیں انا ری

جس نے بھی آپ کو پہچاننے کی کوشش کی آخر میں اُس نے یہی جانا کہ آپ کو کوئی پہچان نہیں سکتا (آپ کی

---

[1] اس مرتبہ میں ذات کے ساتھ اور کوئی اعتبار نہیں۔

حقیقت سے واقف نہیں ہو سکتا۔)

(؎ یہی جانا کہ کچھ نہ جانا ہائے   سو بھی اک عمر میں ہوا معلوم)

(۵) بہت بنائیں رب نے صورت   پر کچھ تیری بنی ہے نیاری
اگرچہ خدا نے بہت سی صورتیں تخلیق کی ہیں لیکن آپ کی صورت سب سے انوکھی ہے۔

؎ اشا ڈالیں بنا کر صورتیں آدم سے تا عیسیٰ   تب آیا راست نقشہ کلکِ قدرت سے ترے قد کا)

(۶) اور جو ہوت اگلی کوئی صورت   بس نہ کرت پھر کرت تیاری
اس سے پہلے اگر کوئی اور صورت ایسی بنی ہوتی تو آپ پر ختم نہ کرتا (خاتم النبیین آپ کی صفت ذاتی ہے)

(۷) رُپ ہے تیرا تہر پیارا   میں کا برنوں جیبھ تو ہاری
میں بھلا اپنی زبان سے آپ کی کیا تعریف کر سکتا ہوں۔ آپ کا بنانے والا خود آپ پر عاشق ہے۔

(۸) نرکھ ہے کا جو کہوں موہے تارو   وا ہو سے تم بن کو موہے تاری
آپ کے نزدیک دوزخ ہے ہی کیا جو کہوں کہ مجھے نجات دلوائیے (کیونکہ دوزخ محض حق کی شانِ جلال کا ظہور ہے) اور آپ کے سوا نجات دلانے والا کون ہے۔ (آپ ہی شافع محشر ہیں۔)

(۹) ایسی دَیا کرو جا سے کاظم   رہے سمائے توری چھب پیاری
اتنی عنایت فرمائیے کہ کاظم آپ میں فنا ہو جائے۔

ایضاً نعت

(۱۰) اپنے رنگ من موہے رنگ ڈارو   چرنن پر مورا تن من وارو
مجھے اپنے رنگ میں رنگ لیجئے۔ آپ کے قدموں پر میرا جسم و جان قربان ہے۔ (مجھے آپ کی ذات میں ایسی فنا حاصل ہو جائے کہ میں "میں" نہ رہوں۔ ہر کہ بیچو یدم او کی بیا بد ترا)

(۱۱) نجر کرم کی راکھے رہو مو پر   مایا بھرم سے جی کو نسارو
مجھ پر نگاہِ کرم رکھ کر میرے دل سے ما سوا اللہ کے خیال کو نکال دیجئے۔

(۱۲) پاپن کے تار بے کو تم کا   رب نے بنایا موہوں کو تارو
آپ کی تخلیق ہی گناہگاروں کو نجات دلانے کے لئے ہوئی ہے۔ مجھے بھی نجات دلائیے۔

(۱۳) اُستت تیری کون سکے کر   جَو پر ریجھا بناون ہارو
کوئی انسان آپ کی تعریف کیا کر سکتا ہے جب کہ خود بنانے والا آپ پر عاشق ہو گیا۔

(آئنہ بنا کے قد آدم   دیکھا ہے خدا نے اپنا عالم)

(۱۴) بچلے نہ مورا من بھولے نہ رب کو   بانہہ گہے رہو من کو سنبھارو
میرا دل بھٹکنے نہ پائے اور اپنے رب کو نہ بھولے۔ میری باہیں پکڑے رہئے اور میرے دل کو سنبھالے رہیے (کیونکہ میرا دل ڈانواں ڈول رہا کرتا ہے۔ قلبی یکسوئی بلا آپ کی توجہ کے ناممکن ہے۔)

(۱۵) کھینچے رہو جو حضور نہ چھوٹے   کاظم اب تن من سے ہارو
اپنی طرف کھینچے رہیے تاکہ حضوری قلب نہ جانے پائے۔ کاظم اب جسم و جان دونوں سے عاجز آ گیا ہے۔

ایضاً نعت

(۱۶) صورت تیری پیاری پہ میں بلہاری
لال انکھین تیری لال لبسٹ ہے   کاری کاری بن انجن پیاری
آپ کی پیاری صورت پر میں ہزار جان سے قربان۔ آپ کی مخمور آنکھیں جن میں محبوب جلوہ گر ہے بغیر سرمہ کے سرگیں ہیں۔

(۱۷) نکھ سکھ تیں اس چھب بن آئی   جو چھب پر لاکھن جیو واری
سرتاپا آپ کی صورت ایسی نکھ سکھ سے درست ہے جس پر ہزار جانیں قربان ہیں (آپ کا بنا بنایا سجا سجایا رنگ و روپ۔ ناک نقشہ ایسا کامل و اکمل ہے جس پر ایک چھوڑ ہزار جانیں قربان ہیں)

(۱۸) تن من جیو سب تیرو ہے نرمل   کون کرے اب جوڑ تہاری
آپ کا قلب اور جسم و جان ایسے پاک و مصفا ہیں کہ کوئی آپ کی ہمسری نہیں کر سکتا۔

(۱۹) آد جوت تیرے گھٹ ماہرا جت   تیری جوت سے ہے جگ اجیاری
نورِ اول ازل سے ہی آپ میں جلوہ گر ہے اور اسی سے تمام عالم منور ہے (حق کا پہلا تعین آپ کا ہی نور ہے اور آپ کے ہی نور سے کل عوالم ظاہر و روشن ہوئے اور آپ ہی کے سبب سے تمام عالم وجود میں آئے اور کونین جگمگا اٹھے۔ حدیث شریف ہے انا من نور اللہ وخلق کلھم من نوری)۔

(چوں محمد پاک بود از نار دود   ہر کجا رو کرد وجہ اللہ بود)

(۲۰) تُیں ہے سمندر اور ہیں سوتے   گت بھگت تیری سب سے نیاری

آپ کی مثال سمندر کی ہے اور سب مثل سوتے یا چشمے کے ہیں (آپ کی قدرت اور آپ کا تصرف سب سے نرالا ہے یعنی کل الکل آپ ہی وہ کل ہیں جس کے تمام انبیا و اولیا اجزا ہیں اور آپ ہی سے فیضیاب ہیں)

(باغ تنزیہ میں سرسبز نہال تشبیہ   انبیا جس کی ہیں شاخیں عرفا ہیں کوپل)

(۲۱) تیرو کہائے کا ڈر ہے نرکھ کا   پاؤں دھروں بھاجے ڈی ماری

جب میں آپ کا کہلاتا ہوں تو مجھے دوزخ کا کیا ڈر۔ اگر میں قدم رکھوں تو وہ خود بھاگ جائے۔

(۲۲) اننگ درود اور سلام ہیں تم پر   رب کی اور سے اور ہماری

بے شمار درود و سلام آپ پر ہوں خدا کی طرف سے اور ہماری طرف سے (ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما)

(۲۳) تنک دیکھ یہ اور تو جا سے   بھرم چھانڈ دے بات ہماری

ذرا میری طرف بھی نظر کرم ہو جائے تاکہ علائق دنیوی میرا راستہ چھوڑ دیں (علائق دنیوی راہ سلوک میں خلل انداز ہوتے ہیں اگر نظر عنایت ہو جائے تو یہ میرے سد راہ نہ رہیں اور راستہ پر چلنے میں خلل انداز نہ ہوں)

(۲۴) مورے اوگن کا دیکھ لجا ئیکے   جان بوجھ سدھ موری بساری

بنگاہ غیرت میرے نقائص کی طرف دیکھئے۔ آخر جانتے بوجھتے ہوئے آپ نے میری خبرگیری کیوں چھوڑ دی ہے اگر گناہ جاذب رحمت ہوتے ہیں پھر میرے گناہوں کے باوجود آپ نے میری خبرگیری کیوں چھوڑ دی آپ تو رحمۃ للعالمین ہیں)

(۲۵) ارے اے رحم و کرم کے سمندر   لہر بھیجے ادھر کو اک باری

آپ کا رحم و کرم مثل سمندر کے بے پایاں ہے۔ ۶۔ ایک موج کرم ادھر بھی آجائے۔ ہماری بگڑی بن جائے۔

(۲۶) تم بن پاپن کا دو جگ ما   ہے کو ایسا جو پار اتاری

آپ کے سوا گنا ہگاروں کا پار اتارنے والا دونوں جہان میں اور کون ہے

(۲۷) نرکھ پاپ اپنے نت یا سوں   مور توہیں آنکھیں کاری کاری

اپنے گناہوں کو دیکھ دیکھ کر اُکی ہیبت سے میری آنکھیں (روتے روتے) بے نور ہو گئی ہیں یا آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا ہے۔

(۲۸) نرکھ پاپ جنہیں رو وت ہوں   لال ہوت ہیں اور کھماری

(پھر اُسی کیفیت کو بیان فرماتے ہیں) کہ جس وقت اپنے گناہوں پر نظر پڑتی ہے تو میری آنکھیں روتے روتے سرخ اور بھاری ہو جاتی ہیں۔

(۲۹) مورے ما پاپ تورے ما آپ ہیں   دو ہو ہیں ایک نہیں کے ڈاری

مجھ میں گناہ سمائے ہیں اور آپ میں وہ خود جلوہ گر ہے۔ اُس نے مجکو اور آپ کو یکساں نہیں بنایا۔

(۳۰) رکھے لاج دو جگ ما کاظم کی   دے جو مانگے یہ درس بھکاری

دونوں عالم میں کاظم کی لاج رکھ لیجئے اور جو کچھ دیدار کا بھکاری مانگے اُس کو عطا کیجئے۔

ٹھمریاں جنکو ہندی میں بھجن کہتے ہیں

ان میں معارفت و حقائق۔ پند و نصیحت عشق و وصل و ہجر محبوب حقیقی و مجازی کا بیان ہے۔ ان نغموں کے پڑھنے سے بے ذوقی سے نجات مل سکتی ہے جو اکثر نفوس ناطقہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔

نغمۂ اول۔ بھیروں

(۳۱) توہی تو ہے جگ کو رکھو روا   دور نینن رہیں من ہیں نیرو ا

توہی تو عالم کا محافظ و نگہبان ہے۔ نگاہوں (ظاہری) سے دور اور قلب سے قریب ہے۔ عالم تجھ سے ہی قائم ہے۔ تو اس قدر قریب ہے کہ گویا ہر شئے میں موجود ہے اور کسی شے سے علیحدہ نہیں

(دل کے ہر پردہ میں ہر گوشہ میں وہ مستور ہے   اس قدر ناآشنا ہے وہ کہ کوسوں دور ہے)

(۳۲) کیسے کہوں مورے آؤ مندر وا   راکھ سدا سنگ اپنے پیروا

یہ کہنے کی میری ہمت نہیں پڑتی کہ میرے گھر آؤ۔ اے پیارے اتنا ہی کرو کہ ہر وقت مجھے اپنے ساتھ رکھو۔ (جب تم ہی مجھ میں جلوہ گر ہو تو یہ کیسے کہوں کہ مجھ میں سما جاؤ لیکن یہ چاہتا ہوں کہ اپنی جلوہ گری کا علم دیتے رہو

تاکہ تمہاری یاد سے غفلت نہ ہونے پائے۔ جزو کا یہ کہنا کہ کل اُس میں سما جائے چھوٹا منہ بڑی بات ہے جزو کی تکمیل ہی یہ ہے کہ کل میں محو ہو جائے۔)

(۳۳) گُن ٹوٹو ہمُو موری نَوڑ وا   تھانبھ لے نہیں ڈوبو منجھدھروا

میری کشتی کی رسی ٹوٹ گئی وہ بہی جا رہی ہے۔ جلدی سنبھال ورنہ ڈوب جائے گی۔

(۳۴) گھاٹ کہن کو تُہی گھاٹ لگاوے   تُہ سا ہے کو کیوٹ دو سَروا

گنہگاروں کو تو ہی بخشنے والا ہے۔ تیرے سوا اور کون ناخدا ہو (جو نفس و طبیعت کے پھندوں سے نکال کر ساحل مراد پر پہنچا دے۔)

(۳۵) اَب سب چھُوٹ کاظم سے آسَروا   ہار گلے پڑ و تورے مَن ہَروا

اب کاظم کے سب آسرے چھوٹ گئے۔ اے دلربا اب ہار تھک کے تیرے ہی گلے کا ہار ہوا ہے۔

(۳۶) مَن ہَر کے کا مُونہ دت دُورَوا   جھٹ پٹ کھول دے گھٹ کے کوروا

میرا دل تو تو نے چھین لیا اور اب مجھ سے منہ چھپاتا ہے۔ جلد ہی میرے دل کا دروازہ کھول دے۔

(چھینا ہے جی کا چین بھی اُس پہ پھری ہے آنکھ بھی   اتنا بنا ہوں لٹ کے جو بگڑی مری بنائے جا)

طالب کو متوجہ کرنے کیلئے نصیحت اور پھر تقدیر الٰہی پر رجوع

(۳۷) جاگ جاگ مایا کی نیند سوں   لال ہے تورے سَنمکھ ٹھار

غفلت کی نیند سے بیدار ہو۔ تیرا محبوب تیرے سامنے جلوہ افروز ہے (تو اپنی غفلت و لاپروائی کے باعث دیکھنے سے قاصر ہے کہ محبوب تجھ سے دور نہیں بلکہ قریب ہے)

(ادھر ہے تیرا خیال او دل یہ وہم کیا کیا سمائے ہیں   نظر اٹھا کر تو دیکھ ظالم کھڑے وہ کیا مسکرا رہے ہیں)

(۳۸) بُھوکھن بَسَن پہرے رنگ رنگ کے   اَیسے سِنگار کی دیکھ بہار

وہ محبوب رنگ برنگ کے لباس سے آراستہ اور زیور سے پیراستہ ہے۔ ایسی زینت و سنگار کی بہار تو دیکھ (تو غیریت میں پڑ کر دوئی میں نہ مبتلا ہو۔ تیرے محبوب کا ہر رنگ میں جلوہ ہے۔ اُسی کی چھب دیکھتا رہ۔)

(۳۹) سوئے سوئے بھولے اَگیانی   روئے روئے پچھتیہے سکار

اے ناسمجھ تو سو سو کر غافل ہو گیا ہے۔ صبح کو ہاتھ مل مل کر روئے گا (جس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔)

(۴۰) ڈھوئے ڈھوئے درسن سے ہاتھ کو   کھوئے کھوئے دئی نینس اکار

دید و جلوہ سے اپنی غفلت کی وجہ سے تو ہاتھ دھو بیٹھا (اپنے کو محروم کر لیا) جس کی وجہ سے ساری زندگی تیری اکارت گئی۔

(تجھی کو اگر جلوہ فرما نہ دیکھا   برابر ہے دنیا کو دیکھا نہ دیکھا)

(۴۱) اَبہوں کچھ نہ گیو ہے مُورکھ   سَتگُر سے لے بُوجھ بچار

اے ناسمجھ اب بھی کچھ نہیں گیا ہے۔ مرشد برحق سے علم حاصل کر کے سمجھ لے (ابتک خیر جیسی گذرنا تھی گذر گئی اب مرشد برحق سے راہِ حق دریافت کرے اور اُسی پر چل تاکہ غفلت سے نجات ہو)

(۴۲) آپ کو کھوئے جگ سے کر دھوئے   پیا سنگ جگ سوؤ پاؤں پسار

اپنے کو کھو کر اور دنیا سے علیحدہ ہو کر محبوب حقیقی کے ساتھ پاؤں پھیلا کر سو (یعنی اپنے نفس سے علیحدہ ہو کر اور ساری دنیا سے قطع تعلق کر کے محبوب حقیقی کی طرف متوجہ ہو جا تو پھر چین ہی چین ہے۔)

(۴۳) ناہیں تو کال لگ ہیرت تیری   کب ڈھہ پیچ کی آوے بار

اگر ایسا نہ کیا تو یاد رکھ کہ موت تیرا راستہ تک رہی ہے کیا معلوم کہ کس وقت آ پہنچے۔ اس لئے جو بھی حاصل کرنا ہے وہ جلد حاصل کرے۔

(۴۴) پھر پچھتیہے تو کا جو پنجر سُوں   اُڑ چلو پنچھی بولن ہار

موت کے بعد ہوشیار ہونے سے کیا فائدہ۔ جب یہ قفس سونا ہو جائے گا اور چہچہاتی چڑیا اُڑ جائے گی۔

(عالم ناسوت ہی مقام سلوک ہے۔ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ)

(۴۵) بُرھمہ نہ جانے کہائے برہمن   تِسے بھلا ریداس چمار

بغیر معرفت حاصل کئے اپنے کو برہمن (عارف) کہلانے لگا تجھ سے تو ریداس چمار ہی بہتر ہے۔

(۴۶) ہر کو بھجے سو ہے ہر کا   جات پانت جن بھول گنوار

جو خدا کی یاد کرے وہ اُس کا ہو جاتا ہے۔ حسب و نسب پر بھولنا گنوار پن ہے (ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم)

(۴۷) سَید سیکھ بھئے کا پائی   مُغل پٹھان ہوئے گئے بھٹیار

سید و شیخ ہونے سے کیا ملا۔ دیکھو نہ معلوم کتنے مغل اور پٹھان بھٹیارے ہو گئے۔

(۴۸) ہست چہت سے بھج نام کو نہیں   جنم مَرن سے ہوئے اُوبار

تن من سے اُس کی یاد کرتا رہ تو پھر مرنے اور جینے کے جھگڑوں سے نجات حاصل ہو اور دل و جان سے اُس کی اطاعت و عبادت میں معروف رہ تو موت و زندگی کی حالت یکساں ہو جائے بمصداق موتوا قبل ان تموتوا یعنی قبل موت بذریعۂ سلوک متعارفہ علائق دنیوی سے فنائے تامہ حاصل کرے۔)

(۴۹) نہیں کرپا اُو پر ہے جن کے   اُن کے ہے تنکے اوٹ پہاڑ

جن لوگوں پر اُس کی مہربانی نہیں ہوئی انکے لیے تنکے اوٹ پہاڑ ہے۔ (کار بہ عنایت است باقی بہانہ)

(۵۰) ان کی دیا سے بنی سب کاظم   جن کر نندا جیبھ سنبھار

اے کاظم ان کی عنایت سے سب کام بن جائیں گے۔ تم کسی کی عیب جوئی نہ کرو اپنی زبان بند رکھو۔

بوجہ غفلت محبوب سے دوری

(۵۱) یہ نیند یا کا ہیکو آئی موری بیرن   جاگ پڑت روئی پچھتائی

یہ کمبخت نیند (غفلت) جو میری دشمن ہے کا ہیکو آئی جب میں جاگی تو رو رو کر پچھتائی۔ (غفلت میں محبوب کی یاد نہیں رہتی)

(۵۲) رات آئے پیا بہت دِنن پر   پھر گئے جب موہے سووت پائی

رات بہت دنوں بعد میرا محبوب آیا اور مجھے سوتا دیکھ کر لوٹ گیا۔

(۵۳) تنک ٹھاڑھ ہو کہیکے گئے یہ   یا کی نیند کب دِنھ اُڑ جائی

ایک ذرا ٹھہر کر یہ کہہ گیا کہ نہ معلوم کب اس کی نیند (غفلت) اُڑے گی (یہ حقیقت کی تفرقہ سے گفتگو ہے کہ نہ معلوم غفلت کب دور ہوگی۔)

(۵۴) دُھن دُھن ری بِرہنیاں دُھن دُھن   کوئی دیکھے برہن کی سوائی

اے فرقت زدہ واہ ری تیری نیند۔ بھلا کوئی جدائی میں اس طرح بھی سوتا ہے۔

(۵۵) سووے سنجوگن جاگے بیوگن   آنکھ لگیں کیہوں آنکھ لگائی۔

جسے وصلِ محبوب حاصل ہے وہ تو چین سے سو سکتا ہے اور جو فرقت میں تڑپ رہا ہے اُس پر نیند حرام ہے۔

(۵۶) نیکے بھاگ جو ہوت سکھی مورے   پیا آوت موہے لیت جگائی

اے ہمدم اگر میرے بھاگ اچھے ہوتے تو میرا پیتم آتے ہی مجھے جگا لیتا۔

(۵۷) میں بلجاؤں کاظم کے بھاگ کے   بھلی بھئی پیا گھر اُن کی سمائی

اے کاظم میں تو تمہاری قسمت کے قربان۔ تم کو خوب محبوب کے گھر میں جگہ مل گئی۔ (اوپر تو مجبوری و فراق کا بیان ہے اسکے بعد اپنے کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ اے کاظم تمہاری قسمت ایسی ہے کہ اس پر قربان ہونا چاہیئے باوجود غفلت محبوب تمہارے قلب میں سما گیا اور تمہاری غفلت بھی عین یاد ہو گئی۔ محبوب کے پلٹ جانے سے مراد تفرقہ قائم رہنا ہے اور یہی دوری و مجبوری ہے۔ چونکہ تفرقہ محض خیالی ہے اس لئے اگر عنایت الٰہی سالک کے شامل حال ہو جائے اور تفرقہ کا خیال نہ رہے تو غفلت بھی یاد ہی ہے۔)

عارف کا خواب اوروں کی بیداری سے بہتر ہے

(۵۸) یہ نندیا جا کو سکھ کی آئی

تورے سنگ اُنھو پیتم   سو جاگیں تو ہے کنٹھ لگائی

یہ سکھ کی نیند جن کو اے پیتم تیرے ساتھ آئی، اور جاگنے کے بعد بھی انھوں نے تجکو اپنے گلے لگے پایا۔

(۵۹) سووے سے بھول ملیں سب پیا سے   جاگیں سو جیت ہو لی سوئی پائی

سو جانے کے بعد (بحالت سکر) اپنے کو بھلا کر سب پیا سے ملتے ہیں اور جاگنے کی حالت میں سوجھ بوجھ والا (سالک) ہی اپنے محبوب کو دیکھ سکے گا۔

(۶۰) جا کی باس نیک آوت رہی   من بھنورا چھو لے نہ سمائی

جس کی بھینی بھینی خوشبو آتے ہی بھنورا دل پھولے نہیں سماتا۔

(۶۱) سو پیو آئے بسو ہے مندر ما   اپنے بھاگ کے ہم بل جائی

وہ محبوب میرے خانۂ دل میں آ بسا ہے۔ میں اپنی خوش قسمتی کے قربان جاؤں۔

(۶۲) ہم کو تو اب نت پی کے درس ہیں   سبے بات ہمری بن آئی بنائی

ہمیں تو اب ہر وقت دیدار میسر ہے۔ ہماری خوب ہی بن آئی ہے۔

(۶۳) جو ہم نت ہیں ملے پیتم بسیں   سو چاہی وہو دنیھ بلائی

ہم کو تو اب اپنے پیا کی ہر وقت حضوری حاصل ہے اب اگر کوئی چاہے تو ہم اس کو بھی ملا سکتے ہیں۔

(۶۴) ہر گھٹ گپت جاگت او سووت   کاظم کاں یہ پرت دکھائی

ظاہر و باطن سوتے جاگتے کاظم کی نظروں کے سامنے اب بھی عالم ہے۔

(محبت میں جدھر دیکھو بہار جادوانی ہے   ہجوم رنگ و بو ہے حسن و نغمہ ہے جوانی ہے)

ایضاً

(٦٥) بٹوہیا بیر جائے کہیو اُس یار سوں اتنا سندیس ہمار

تا کے کشتم بہ مقدم خیر تو انتظار   کاظم گنہ چہ کرد کہ کردی خراب و زار

اے راہگیر بھائی اُس یار سے ہمارا اتنا پیام پہنچا دینا کہ آخر تیری تشریف آوری کا کب تک انتظار کروں۔ کاظم نے کیا گناہ کیا ہے کہ تو نے اُس کو خانہ خراب اور ملول کر رکھا ہے۔

ایضاً

(٦٦) جب سے لگے مورے نین پیا سوں   پی کی آس ن چیتا سب بھولا

جب سے میری آنکھ اُس محبوب سے لڑی ہے اُس کے ملنے کی امید میں میرا دل سب کچھ بھول گیا۔

(جب سے لڑی ہے آنکھ میری کجکلاہ سے   عالم کو دیکھتا ہوں میں ترچھی نگاہ سے)

(٦٧) جی کی بتھا موری کوئی نہ جانے   کاظم کیسے کا ہوئے مو ہے چین

میرے دلی درد و مصیبت کا حال کوئی نہیں جانتا۔ کاظم پھر کس طرح مجھے کل پڑ سکتی ہے (اگر کوئی غمگسار ملتا ہے تو دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ عرض حال سے طبیعت ہلکی ہو جاتی ہے)

(٦٨) نہ دن کو چین ہے نے شب کو خواب آنکھوں میں   بسا ہے جب سے وہ خانہ خراب آنکھوں میں

ایضاً

(٦٩) جب سے تم سے لگے مورے نین   کہاں نیند اور کیسی چین

جس وقت سے میری آنکھ تم سے لگی ہے نیند اور چین و آرام سب غائب ہو گئے (جب سے تم سے محبت ہوئی اور دل تمہاری نذر کیا آرام و چین سب رخصت ہو گیا کیونکہ عشق میں چین کہاں۔)

(٧٠) نین کے سین کی سدھ ہے آوت   کو و جانو ہنہت برچھی نین

جب تمہارے غمزۂ چشم کی یاد قلب میں آتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کسی نے برچھی چبھو دی۔

(دل سے تری نگاہ جگر تک اتر گئی   دونوں کو اک ادا میں رضامند کر گئی)

(٧١) باتن کی کا بات بتاؤں   کب بھولت وے میٹھے بین

تمہارا انداز گفتگو کیا بیان کروں تمہارے میٹھے میٹھے بول ہیں کیسے بھول سکتی ہوں۔

(سے عجب عالم ہے انکی وضع سادی شکل بھولی ہے   کبھی جاتی ہے دل میں کیا رسیلی نرم بولی ہے)

(٧٢) کا کہوں میں دن کیسے جات ہے   اور کٹت ہے کیسے رین

میں کیا بیان کروں کہ دن کیونکر کٹتا ہے اور رات کیسے بسر ہوتی ہے۔ کسی کروٹ چین نہیں ہے۔

(دن کٹا فریاد میں اور رات زاری میں کٹی   عمر کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری میں کٹی)

(٧٣) تن من جیو لیو کاظم اب کہہ   کا رہو لین کوں سوؤ دین

کاظم کا تن من سب تو تم لے چکے اب جو لینے کو باقی رہا ہو وہ بتلاؤ وہ بھی نذر کر دوں (جب جسم و جان سب کاظم کا تمہارا ہو چکا تو اب اُس کا اپنا رہا ہی کیا جو دیا جا سکے۔)

فعل الٰہی کی حکمت۔ عالم میں جو کچھ واقع ہوتا ہے عارف کے حال کے متعلق

(٧٤) تھوڑے تھوڑے مو پہ ہیں سب کے نہورے   جگ میں میت ہیں سب ہی مورے

مجھ پر تھوڑے بہت سب ہی کے احسانات ہیں۔ دنیا میں میرے لیے سب یگانے ہیں کوئی بیگانہ نہیں ہے

(٧٥) سب ہیں گرو ہم چیلا سب کے   گیان سکھاوت سانجھو بھورے

سب میرے گرو ہیں اور میں سب کا چیلا ہوں اس لیے کہ مجھے ہر ایک سے معرفت کا سبق ملتا رہتا ہے

(٧٦) پیت جوڑ کوئی میت کہائے   کوئی بیری ہم سے رہیں توڑے

کوئی تو محبت کا رشتہ قائم کر کے دوست کہلاتا ہے اور کوئی مخالفت پر کمر باندھ کر مخالف کہلاتا ہے۔

(٧٧) مونڈ نوائے رہیں کی اُٹھائیں   دوؤ کے آگیں ہم کر جوڑے

کوئی چاہے سر نیاز خم کئے ہو چاہے ہم سے مخالفت کا برتاؤ کرتا ہو ہم دونوں کے آگے ہاتھ جوڑتے ہیں۔

(٧٨) کا ہو کے توڑے سے کا ہوئے کاظم   جوڑے صاحب ہے تو کے اُورے

اے کاظم کسی کے تعلق توڑنے سے کیا ہوتا ہے تیرا مالک تو تجھ سے تعلق قائم رکھے ہے۔

ایضاً

محبوبِ حقیقی سے مناجات اور وصالِ کمال کی التجا

(ذوق و شوق۔ وصل و ہجر کے بعد سالک مقامِ عبودیت پر لوٹتا ہے اس لئے کہ اُس کا اصلی ٹھکانا وہی ہے۔)

(۷۹) بخشو گناہ مورے بخشنہار   دوؤ جگ ماموہے دِیو دیدار

اے بخشنے والے میرے گناہ بخشدے اور دونوں عالم میں اپنا دیدار عطا فرما۔

(۸۰) تَیں ہے سداں کاں تارنہار   مَیں ہوں جنم جنم کا گنہگار

تو ہی تو ہمیشہ کا نجات دینے والا ہے اور میں ہمیشہ کا گناہگار رہوں۔

(۸۱) بار نہ لاگی کاہو کاں تارت   ہم ریو بار نہ لاؤ بار

تجکو کسی کو نجات دینے میں دیر نہیں لگتی۔ مجھے بھی نجات دینے میں دیر نہ لگا۔

(۸۲) تَیں اُجیر جگ تھیسے اُجیر   مُو مَن کَیسَن ہوے اندھیار

تو تو سراسر نور ہی نور ہے اور عالم تیرے نور سے منور ہے پھر میرے دلمیں کیسے اندھیرا رہ سکتا ہے۔ (تو نورِ مطلق ہے۔ تو نے خود اپنی تعریف بیان فرمائی ہے کہ اللہ نور السمٰوٰت والارض یعنی اللہ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔)

(۸۳) دور کرو مَن سے اندھیاری   جو گھر باہر ہوئے اُجیار

میرے دل سے ظلمت دور کردے تاکہ اندر باہر (ظاہر و باطن) سب روشن ہو جائے۔

(۸۴) اَوگُن سگرے ہمارے میٹ کے   نیکے گُنَن اپنے رنگ ڈار

میرے تمام عیوب مٹا کے اپنی اچھی صفات میں رنگ دے (جو کچھ برائیاں مجھ میں ہیں انکو اوصافِ حمیدہ میں تبدیل کردے تاکہ میری خودی دور ہو اور "میں" نہ رہوں اور من و تو کا جھگڑا ہی مٹ جائے۔)

(۸۵) کاظم کا سنگت مل جگ ما   جیون مکت دِیو کرتار

اے میرے خالق کاظم کے ساتھ رہکر (اپنی معیت عطا فرماکر) جیون مکت عطا فرما۔ (موتوا قبل ان تموتوا) مجھے تمام خواہشات سے خواہ اچھی ہوں یا بُری یکسوئی عطا فرما۔ تاکہ سوا تیرے کوئی خواہش باقی نہ رہے۔ اس کے بعد التجا کرتے ہیں کہ کاظم کے ساتھ رہکر اُس کو تمام بکھیڑوں سے نجات دے تاکہ ایسی معیت اور عینیت حاصل ہو جائے کہ اپنا کرنا ہی کچھ نہ رہے بلکہ ہر فعل حق کا فعل معلوم ہو۔)

(گر گمان بریم کہ ایں جملہ فعل ماست   ایں ہم زنست بردہ پندار ما توئی)

ایضاً

(۸۶) میرے تو تمہیں اکیلے ہو پیارے

دوؤ جگ ما دوسر نہیں کوئی   تمرے تو ہیں ہم سے بہتیرے

اے محبوب میرا تو تمھارے سوا کوئی نہیں۔ چاہے یہ دنیا ہو یا وہ دنیا۔ اگرچہ میرے ایسے تمہارے چاہنے والے بہت ہیں۔

(۸۷) تیرا کرم سب ہی پہ بہت ہے   پاپ کرے کیوں نہ کوئی گھنیرے

تیرا لطف و کرم عام ہے اور سب ہی پر ہے۔ خواہ کوئی کتنا ہی زائد گناہگار کیوں نہ ہو تیرے رحم و کرم کے آگے کچھ حقیقت نہیں ہے۔ سبقت رحمتی علیٰ غضبی)

(شک اسکے کرم میں ہے گناہوں سے جھجکنا   مومن تو وہی ہے جسے رحمت کا یقیں ہے)

(۸۸) ربّ کریم کاظم سنگ نت رہ   بنتی کرت ہے سانجھ سویرے

اے رب کریم کاظم کو معیتِ دائمی عطا فرما۔ صبح و شام اُس کی یہی التجا ہے۔

ایضاً

اگرچہ عشق مجازی کا بیان ہے لیکن عارف کے نزدیک سوا حقیقت کے اور کچھ ہے ہی نہیں

(۸۹) میں واری واری واری

واری تہاری مراری   یہ چھب پر پیاری پیاری

اے مراری میں تیری پیاری پیاری چھب پر قربان۔

(۹۰) گاگت بھو نہیں پلکیں کو بڑنی — انکھیاں نپٹ کاری کاری

تیرے جوبن اور تیری ابرو اور مژگاں کے تیروں کی کیا تعریف ہو۔ اُس پر کالی کالی آنکھیں۔

(۹۱) کو ٹھہرے سنمکھ نینن کے — گھاؤ لگت کاری کاری

تیری نگاہوں کے مقابل کون ٹھہر سکتا ہے۔ بڑا گہرا اور جان لیوا گھاؤ لگتا ہے۔

(۹۲) کا کہوں کاظم تن من وا پر — او جیو بل کے ڈاری ڈاری

اے کاظم میں کیا کہوں (دل چاہتا ہے) کہ جسم وجان وقلب سب اُس پر نچھاور کر دوں۔

ایضًا

عاشقِ مجازی کا اپنے معشوق سے ناز اور نونک جھونک

(۹۳) میں ناہی ناہی ناہی — ناہی آئیہوں تیرے پاس
تیں تو چلت ہے کچال رے

میں ہرگز ہرگز تیرے پاس نہیں آؤنگی (تم بڑے وہ ہو) تمہارے تو ایسے وتیرے ہیں کہ جن سے قدم ڈگمگا جائیں۔

(۹۴) اَوَدھ بدی ہم سے آون کی — جاگ موئی رَیس تیری آس
تب ہوں نہ آئے نندلال رے

مجھ سے تو آنے کا وعدہ کر گئے تھے ساری رات میں نے آنکھوں میں کاٹی اور جاگتے جاگتے ہلکان ہوگئی تب بھی اے نندلال تم نہ آنا تھا نہ آئے۔

(۹۵) آسے آس کٹت ہے عمری — روئے روئے کے بارہو ماس
سُدھ دے رَس کے رَسال رے

ڈھارس ہی ڈھارس میری عمر بیتی جا رہی ہے۔ روتے روتے بارہ ماس گذرے جا رہے ہیں اے رسیوں کے رسیا میری خبر لے۔

(۹۶) اپنے چلن نہیں چھاندت کاظم — کوئی جئے کی رہے اُداس

یا ہی رہے نت حال رے

وہ اپنے چلن نہیں چھوڑتا چاہے کوئی مرے جائے غم سے اپنی جان ہلکان کر ڈالے اُس کے تو ہمیشہ کے یہی ڈھنگ ہیں۔

ایضًا

محبوبِ حقیقی سے ایسے وصال کی طلب جو بوجہ کمال ہو

(۹۷) ترسائے رکھیو جی کب تک
جو نکھ دیکھین نہ پاویں چھک چھک — درس دیت کا ٹنک ٹنک

کب تک میرے دل کو ترساؤ گے کہ جی بھر تمہارا مکھڑا دیکھنے کو نہیں ملتا۔ کیا تھوڑی تھوڑی دیر کے لیے اپنا جلوہ دکھاتے ہو (مجھ پر تجلی ذاتی کی جلوہ نمائی کرو کیونکہ صفات میں تو آنی فانی تجلی ہوتی ہے۔ اس سے طبیعت سیر نہیں ہوتی بلکہ بے قراری اور بڑھتی ہے)

(۹۸) پاتھر مَن پر ستگر کے سنگ — پریم کی جب لاگی چھنکاک

مرید کے سنگ آسا دل پر جب سچے گرو کی نظر کرم یا محبت پڑتی ہے اُس وقت اُس میں سے چنگاری اُٹھتی ہے۔ (پاتھر چقماق کی رعایت سے لائے ہیں۔ جس طرح پتھر میں چقماق کی رگڑ سے چنگاری پیدا ہونے کی صلاحیت ہوتی ہے اسی طرح مرید کے قلب میں بھی پیر کی نگاہ کرم یا محبت سے چنگاریاں اُٹھتی ہیں)

(۹۹) جوت چمک اُٹھی کہوں ٹنک سی — دیکھ جھلک لاگی چٹک

جب کہیں ذرا سی روشنی چمک اُٹھتی ہے تو اُس کی جھلک دیکھکر بھوچکا رہ جاتا ہوں۔ (تھوڑی بہت روشنی دیکھکر اور بھی بیقراری وطلب میں زیادتی ہو جاتی ہے۔)

(۱۰۰) پرکھ پرکھ کہاں جائے اب کاظم — بھٹک بھٹک کہوں اٹک ڈھٹک

جب جان لیا پہچان لیا پھر اب کاظم کہاں اِدھر اُدھر بھٹکتا پھرے۔

(۱۰۱) ایسی کرنگ رکھ دیکھے جھمک نت — آپہنچا دروا جے تلک

ایسی عنایت فرما کہ جس سے ہمیشہ جلوہ دیکھتا رہوں۔ اب تو تیرے دروازہ تک پہنچ ہی گیا ہوں۔

محبوب حقیقی کا جواب کہ وصلِ کمال بہت مشکل ہے۔ اگر ذرا دیر کے لئے بھی حاصل ہو جائے تو غنیمت سمجھ اور ذکر و مراقبہ میں بسر کرتا رہ

(۱۰۲) پھلک چمک کن دیکھا آج تک — جو تئیں چاہت دیکھن کوں جھلک جھلک

آج تک کس نے جی بھر کے دیکھا ہے جو تو یہ خواہش کر رہا ہے۔

(۱۰۳) دامن جیوں اُٹھے چمک چمک — واکی دیکھ جھلک جائے آنکھ جھپک

جیسے بجلی چمکتی ہے تو آنکھ جھپک جاتی ہے۔ اسی طرح اُس کی جھلک سے بھی آنکھ جھپک جاتی ہے۔

(۱۰۴) بیٹھا رہ ہیرے کے نیڑے — دُور نہ جا کہوں بھٹک بھٹک

اپنے قلب کا نگراں رہ اور خطرات غیر سے محافظت کر کیونکہ سالک کا یہی کام ہے اِدھر اُدھر تجھکو بھٹکنا نہ چاہیئے۔

(۱۰۵) واکی سوں واکی تُمرت جھمکے — وَہی ٹھور دیکھے پے سَک

میں محبوب کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اُسے یاد کرتے ہی اُسی جگہ اُس کی جھلک نظر آجاتی ہے (خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ خدا کی یاد کا یہ اثر ہے کہ جس وقت بھی اُس کو یاد کرو فوراً اُس کی جھلک دکھلائی دیتی ہے لہذا جہاں تک ہو سکے اُس کی یاد کرتے رہو اور غفلت نہ کرو تاکہ حضوری کے حصول کا سہارا رہے۔ فاذکرونی اذکرکم۔)

(۱۰۶) گرب سے دَرس نہ دے وہ کبھوں — کیتے مَرے تگ چل تھک تھک

اپنے تمکنتِ حسن کے باعث اپنا جلوہ نہیں دکھاتا۔ نہ معلوم کتنے اس راہ کے راہی تھک کر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

(۱۰۷) تپک تپک کیتے پیاسے درس کے — جل گئے باٹ واکی تک تک

نہ معلوم کتنے شربتِ دیدار کے پیاسے تشنہ کام رہ گئے اور اُس کے انتظار میں سلگ سلگ کر راکھ ہو گئے۔

(۱۰۸) نیارا جان اَلکھ کوں بھٹکے — سو رہو سر سے پاؤں تلک

اَن دیکھے محبوب کو اپنے سے غیر جانکر سالک بھٹک جاتا ہے۔ حالانکہ وہ تو رگ و پے میں جاری و ساری ہے۔ (خدا کو اپنے سے علیحدہ جان کر وہی بھٹکتے ہیں جنکو توحید حال نہیں ہوئی ہے۔ اور غفلت میں پڑے ہیں کیونکہ اصلی غفلت یہی ہے کہ حق کو اپنے سے دور جانے۔ درحقیقت حق تو از سرتا پا جاری و ساری ہے)۔

(۱۰۹) اَلکھ لکھے کا ناظم سب کھلک میں — نیارو دیکھے تو نا ہیں اَٹک

یوں تو تمام مخلوقات میں ناظم خالق کا ہی مشاہدہ کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ علیحدہ بھی نظارۂ محبوب کرنا چاہے تو اسے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔

ایضًا

بغیر خود کو بے خود کیے وصال ممکن نہیں اور اُسکے بعد پھر وصال ہی وصال ہے

(۱۱۰) آپ ہرائے کے پاؤں پیرو انیروا — جیوں تن بیچ جیروا

اپنے کو گم کر کے (خودی جزوی کو ختم کر کے) محبوب کو اپنے ہی میں پایا جیسے جسم میں جان ہے (جیسے روح جسم میں جاری و ساری ہے)۔

(۱۱۱) سب ہی ٹھور بھر پور رہے ناظم — ٹھورے لکھ مت دوڑ

ناظم قدم قدم پر اُس کا جلوۂ کامل جھلک رہا ہے یہیں دیکھو۔ دور کیوں دوڑتے پھرتے ہو۔
(چشم بکشا کہ جلوۂ دلدار — متجلی ست از در و دیوار)

(۱۱۲) دَوڑ دَوڑ بہتیرا کھوجا — پایا اُور نہ چھور

بڑی دوڑ دھوپ کی اور بہت تلاش و جستجو کی لیکن اُسکا اُور چھور نہ ملا۔

(۱۱۳) ہار تھکا من دَوڑ سے — پائی بَستُ ٹھور کی ٹھور

میرا دل دوڑتے دوڑتے اور تلاش کرتے کرتے اوبھ گیا اور ملا تو اپنے خانۂ دل میں۔

ایضًا

اس مقام سے فرماتے ہیں جہاں سالک بوجہ نایافت سلوک

میں تھک کر جاذبہ کا طالب ہوتا ہے تاکہ مراتبِ فنا و بقا مکمل ہو جائیں۔

(۱۱۴) آؤ بالماں ہم تم مل کچھ کری ایسا ڈھنگ   میں تورے رنگ مار لجاؤں تیں مل مورے رنگ

اے بالم آؤ ہم تم ملکر کچھ ایسا ڈھنگ رچائیں جس سے میں تمھارے رنگ میں رچ جاؤں اور تم میرے رنگ میں۔ ع

(تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری)

(۱۱۵) راکھ سنبھارے سانجھ سکارے کاظم پاس سدا رکھے

جو تو مورا سنگ نہ چھانڈے میں کب چھانڈوں تورا سنگ

کاظم کے ساتھ ہر وقت رہکر اُس کو سنبھالے رہو۔ اگر تم اُس کا ساتھ نہ چھوڑو تو وہ بھلا تمھارا ساتھ کیسے چھوڑ سکتا ہے۔

ایضًا

یافتِ حق اور اُس میں فنا ہونا اور ذکر و فکر سے فراغت پانا۔ (سالک کی فنا جب کامل ہو جاتی ہے تو قلب اور دیگر اعضا خود بخود ذاکر ہو جاتے ہیں اور مجاہدات کی ضرورت نہیں رہتی لیکن با ایں ہمہ عارف وہی ہے جو کسی حالت میں بھی مقامِ عبودیت اور اُس کے مقتضیات کو نہ چھوڑے۔)

(۱۱۶) اَپنے میتم سوں ہم مل کے ہو گئے وا کے رنگ

ہم وا کے وہ ہمرے رنگ مل دو ؤ بھئے ایکے انگ

ہم اپنے محبوب سے کیا ملے کہ بس اُسی کے رنگ میں رنگ گئے۔ ہم اُس کے اور وہ ہمارے رنگ میں ملکر دونوں ایک ہو گئے۔ (حدیث قدسی ہے کہ لایزال عبدی الخ جس میں حق تعالیٰ نے اپنی معیت بیان فرمائی ہے کہ جب بندہ میری طرف قرب ڈھونڈتا ہے تو میں اُس کو دوست رکھتا ہوں اور اُس کے کان اور آنکھ اور پیر ہو جاتا ہوں وہ مجھی سے سنتا اور مجھی سے دیکھتا اور چلتا ہے الخ)

(۱۱۷) کون کرے اب ہمرے تیرتھ کو تربینی کاشی جائے۔

ٹھور ٹھور درسن ہیں ہم کا اس بن آیو ڈھنگ

اب ہم کاہے کو تیرتھ کریں اور تربینی و کاشی کیوں جائیں (جب ہم اور وہ ایک ہو گئے) ہماری تو کچھ ایسی بن آئی ہے کہ اب ہر ہر قدم پر درشن ہی درشن ہیں۔

(۱۱۸) سُرت کی ڈور موڑ نا ٹوٹے نا مکھ موڑے پیا مورا

نا گرڈ نکے گڑا دے جگ ما پڑ ھو ہے من جیوں چنگ

اب یاد کا سلسلہ (جو قائم ہے) نہ ٹوٹنے پائے اور نہ محبوب اپنا مکھڑا مجھ سے چھپائے۔ (مستیِ عشق سے سرشار و بے خود ہو کر کہتے ہیں کہ) عشق کا ڈنکا شہر بھر میں بجا دے اِس وقت میرے سازِ دل کے تار چڑھے ہیں۔

(۱۱۹) کاٹھ کا مالا چھانڈا کاظم جبکے جاپ سمجھ جب نے

اَجپا جاپ سدا ہن جھپیا جیو جپے سو ہنگ

کاٹھ کا مالا جپنا جب سے کاظم نے چھوڑ دیا ہے اور معرفت حاصل کر لی ہے تو اب ہمیشہ اجپا جاپ سے (بے مددِ زبان) اُس کا قلب ذاکر رہتا ہے۔

ایضًا

محبوب گھر ہی میں تھا (اپنے آپ میں) اور میں تلاش کرتا پھرتا تھا جو اب بواسطہ مرشد حاصل ہو گیا۔

(۱۲۰) اَچرج دیکھو مور پیر وا   سدا رہے موے گھر ما نہیں

ذرا دیکھو تو کہ میرا محبوب ہمیشہ میرے خانۂ دل میں رہتا ہے۔

(۱۲۱) من اگیانی گھر نہیں کھوجے   یو نہیں بھٹکے جا نہیں تا نہیں

میرے انجان دل نے اُسے اپنے اندر نہیں ڈھونڈھا خواہ مخواہ اِدھر اُدھر بھٹکتا پھرا۔

(۱۲۲) مایا بھرم سوں بندھ رہو من   دیت چھوں وہ کب پر چھائیں

مایا جال (خودی) میں میرا دل بندھا تھا اس لیے اُس نے مجھے اپنے سایہ تک کی ہوا نہ دی۔

(۱۲۳) بھرمو کا کچھ دوش نہیں ہے   ہمری سُدھ بسرائی وا ہیں

میری خودی کا کچھ خطا نہیں ہے اس لیے کہ میری نگرانی خود اُس نے چھوڑ دی (اگر خبر گیری کرتا رہتا تو خودی میں گرفتاری ہوتی ہی کیوں۔ اُس کی بے نیازی ہی میری خودی میں گرفتاری کا باعث بنی)

(۱۲۴) جب سے بھئی سنگر کی کرپا   پیا پایا ڈارے گرے بانہیں

جب سے مرشدِ برحق کی عنایت بے نہایت شاملِ حال ہوئی میں نے پیا کی بانہیں اپنے گلے میں حمائل دیکھیں۔

(۱۲۵) گھر باہر اب وہی ہیں کاظم   ہم ناہیں ہم ناہیں ناہیں

اب اندر باہر پیا ہی پیا ہیں۔ میں کہاں۔ (وہی انائے حقیقی جاری و ساری ہے اور ظاہر و باطن میں وہی جلوہ گر ہے۔ ہماری جزویت اب باقی ہی نہیں رہی جو ہم "ہم" ہوں۔ من حیث جزویت وہی ذات حق بحیثیت کلیت موجود ہے۔)

وصول

(۱۲۶) مایا بھرم تجا نڈ ہم سادھو   پیا پایا اپنے گھر ما نہیں

اے سادھو ہم نے مایا بھرم چھوڑ کے پیا کو اپنے ہی گھر میں پایا۔

(۱۲۷) جا کو بتا دیں جگ سے نیارا   سو پایا ڈارے گر بانہیں

لوگ جس کو عالم سے ماورا کہتے ہیں میں نے اُس کو اپنے گلے میں بانہیں ڈالے پایا۔

(۱۲۸) کون کہت ہے الکھ نرنجن   گھٹ گھٹ بیچ سمایو ناہیں

کون کہتا ہے کہ وہ ذات پاک غیر مرئی ہے۔ کیا وہ ذات ہر جسم و جان میں سمائی ہوئی نہیں ہے۔

(۱۲۹) کاظم کے نینن سوں دیکھو   وے آہیں وے آہیں آہیں

کاظم کی نظروں سے جدھر دیکھو اُدھر وہ ہی وہ ہیں۔ (اینما تولوا فثم وجہ اللہ۔)

ایضاً

محبوب کا ناز و انداز اور پھر عاشق کی نالہ و زاری کی وجہ سے اُس پر مہربان ہو جانا

(۱۳۰) ہیں رے ہم سے درسن مانگت   موٹ ہے توری ریَر

تم ہم سے جلوہ کے طالب ہو یہ تمہاری بے وقت کی ضد ہے۔

(۱۳۱) گھونگھٹ کھول چہت مکھ دیکھن   رہو چہت ہے تیر

گھونگھٹ کھول کے میرا مکھڑا دیکھنا چاہتے ہو اور پاس رہنا بھی چاہتے ہو۔

(۱۳۲) درسن کارن دوارے پہ کیتے   مر گئے میر وزیر

نہ معلوم کتنے امیر و وزیر اس تمنا میں میرے در پہ مر مٹے۔

(۱۳۳) سو درشن ہیں تیرے مُنھ کا   جا پھر مانگ فقیر

میرا جلوہ دیکھنا چاہتے ہو۔ جاؤ ہٹو اپنی صورت تو دیکھو۔ آگے بڑھو۔

(چاہتے ہیں خوب رویوں کو اسد   آپ کی صورت تو دیکھا چاہیئے)

(۱۳۴) تب تو روئے کہا میں کا بھیو   سب موئے برہ کی پیر

تب میں نے رو کر کہا کہ "تو کیا ہوا ہزاروں عاشق غم جدائی برداشت نہ کر سکے اور سدھار گئے۔

(۱۳۵) بن درسن نا چھاڑوں دوارا   جو لے پران سر پر

اب میں تمہاری چوکھٹ بغیر تمہارا رخ زیبا دیکھے نہ چھوڑونگا۔ ع جان رہے یا جائے۔ اب تو دل میں یہی ٹھانی ہے۔

(۱۳۶) کر کے دیا بولا رے کاظم   روئے بہا وُ جن نیر

(محبوب کا دل پسیج گیا) کہا کہ اے کاظم اچھا بس اب نہ رو۔

(۱۳۷) جہاں دیکھ ہم سنگ ہیں تیرے   راکھ یہی من دھیر

(تسلی دے رہا ہے کہ) اپنے دل کو مطمئن رکھو۔ جدھر بھی نگاہ اٹھاؤ گے مجھے اپنے ساتھ پاؤ گے۔

ایضاً

سالک کو بحالت نیم خوابی محبوب کی دید ہوتی ہے اور ہوش میں آنے کے بعد وہ متحیر ہوتا ہے کہ خدا جانے وہ حالت یافت تھی یا نایافت

(۱۳۸) اَچرج سپنا مور سکھی سُن   رات آئے پیا مورے

اے سکھی میرا عجیب و غریب خواب سنو۔ رات میرا محبوب مجھے نظر آیا۔

(۱۳۹) بھول گئی صورت نا جانیوں   سانور رہے کہ گورے

دلیکن اب (صورت دھیان سے اتر گئی۔ خدا جانے سانولے سلونے تھے یا گورے چٹے

(۱۴۰) جاگت چت مَن ٹھور نہ پاؤں — جیسی اُٹھی بیں بھورے

جیسے ہی میں منھ اندھیرے سو کر اٹھی تو نہ دل میرے قابو میں تھا اور نہ ہوش و حواس بجا تھے۔

(۱۴۱) رہی بھوچھک بہُونیر نینن تیں — برھ کیُوات جُورے

میں ہکّا بکّا رہ گئی اور میری آنکھوں کے سوتے ابل پڑے۔ غم جدائی نے یہ ستم توڑا۔

(۱۴۲) کیسے کہوں سپنا۔ ٹھکت ہے — پی کی باس بچھُواُورے

میں اس حالت و کیفیت کو خواب و خیال کیسے کہوں جب کہ تا ایندم چاروں طرف بوئے یار پھیلی ہوئی ہے۔

(ابھی آتی ہے بو بالش سے اُسکے زلف مشکیں کی — ہماری دید کو خواب زلیخا عار بستر ہے)

(۱۴۳) سنگ کہہ نہ سکوں گھر سُونا — لکھ نیرے کیہوں ٹھورے

میں یہ نہیں کہہ سکتی کہ وہ میرے پاس ہے جبکہ میرا گھر سنسان پڑا ہے۔ خدا کے لیے کہیں آس پاس دیکھو اُلکا چھپا تو نہیں ہے)

(۱۴۴) کہا کروں کچھ بن نہیں آوت — تُوڑے بیت نہ جُوڑے

کیا کروں کچھ بن نہیں پڑتی۔ نہ تو محبت کی زنجیر توڑتے بنتی ہے نہ جوڑتے۔

(صورت ایسی ہے نہ چاہیں تو نہ چاہیں کیونکر — ستم ایسے ہیں نباہیں تو نباہیں کیونکر)

(۱۴۵) توڑوں پھر جوڑوں کِھکے سنگ — جوڑے ملت ہیں تھوڑے

(بفرض محال) اگر رشتہ محبت توڑ بھی دوں تو پھر یہ پریم کا ناتہ اور کس سے جوڑوں۔ قسمت سے ہی ایسا طرفہ محبوب ملتا ہے کہ جس سے پیار و محبت کا رشتہ جوڑا جاسکے۔

(۱۴۶) موری نشان کر ستگر تو ہی — پاؤں لگت ہوں تورے

اے میرے مرشد برحق اب آپ ہی میری ڈھارس بندھائیے۔ میں آپ کے پاؤں پڑتی ہوں۔

(۱۴۷) کہا اُکھ ماہی رہو کاظم — پائے پڑے نہورے

(مرشد نے) فرمایا کہ اے کاظم بے صورتی میں ہی رہو اور عجز و نیازمندی اختیار کیے رہو

ایضاً

سالک کے دل میں طلبِ حق پیدا ہونا اور دنیا کو ترک کر دینا۔

(۱۴۸) مُومَن آئے جُوگی سنگ جاؤں — لوک لاج پیچھے رہے کی جائے

میرے دل میں آتا ہے کہ جوگی کے ساتھ چل کھڑی ہوں۔ دنیا کا شرم و لحاظ بلا سے رہے یا جائے۔

(۱۴۹) اب مَن جو اُٹھا ایدھر سُوں — کب ٹھہرے ہے پاؤں

اب جو میرا دل دنیا سے اٹھ چکا تو اب پاؤں کیسے رک سکتے ہیں۔

(۱۵۰) رہت سدا جوگی سنگ بن بن — تجا نگر چھانڈا یہ گاؤں

اب تو سر میں یہی دھن سمائی ہے کہ جوگی کے ساتھ جنگل جنگل ماری ماری گھوموں اور اس نگر اور گاؤں کو چھوڑ دوں۔

(۱۵۱) راج کاج گھر بار لٹا ئیکے — سب تج لیوں صاحب کا ناؤں

اس جیون کے سارے کھٹراگ چھوڑ چھاڑ اور گھر بار لٹا کر اپنے "ہَر" کا نام جپتی رہوں۔

(۱۵۲) جُگت سیکھ جُوگن سے کاظم — جیو نرمل کر جُوت سماؤں

اے کاظم فقراء واصلین سے تزکیۂ قلب کا طریقہ سیکھ کر نور مطلق میں سما جاؤں۔

ایضاً

سلوک میں سالک حق سے امداد طلب کرتا ہے۔ یہ کسی رکاوٹ کی وجہ سے نہیں ہے

(۱۵۳) تنک موری گہہ لے رے بہنیاں — ہاں ہاں سیّاں میں پڑوں تورے پیّاں

اے میرے سیاں میں تیرے قدموں پڑوں ذرا میری باہیں تھام لے۔

(۱۵۴) بھاری گگر ہم کیسے سنبھاری — کیچ بہت رپٹوں نا سیّاں

میری گاگر بہت بھاری ہے میرے سنبھالے نہیں سنبھلتی کیسے سنبھالوں۔ کیچڑ بہت ہے کہیں پیر رپٹ نہ جائے۔

(١٥٥) گاڑھ پڑے کوئی کام نہ آوے　　　تم بِن مورے گُسّیاں

کٹھن گھڑیوں میں تمھارے سوا میرا کوئی مددگار نہیں ہو سکتا۔

(١٥٦) دُوُوجگ ماپیا موکو سنبھارو　　　چھانڈو نہ کبھو ٹھیّاں

دونوں عالم میں مجھے سنبھالے رہو کہیں مجھے بے سہارا نہ چھوڑ دینا۔

(١٥٧) کرکرپا کر سنگ رہ کاظم کے　　　تن من کی کر دور بلیّاں

مجھ پر نظرِ لطف و کرم رکھ اور میرے ظاہر و باطن کے کھوٹ دور کر دے۔

ایضاً

(١٥٨) پیا چھانڈ نہ دے موری بہنیاں

گلی پھِلوں گی سگرے نگر کی　　　رپٹ نہ جاؤں کبھو ٹھیّاں

اے میرے محبوب کہیں میری بانہیں نہ چھوڑ دینا (بے سہارا نہ کر دینا) ساری بستی کا راستہ پھِسلواں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں میرا پیر پھسل جائے۔

(١٥٩) اِندرِن کے بس ما من پڑگیو　　　ایسی ہیں مَن کی چھلیّاں

میرا دل محسوسات کے جنجال میں پھنس گیا ہے۔ ایسی ایسی دل لبھانے والی نہ معلوم کتنی چیزیں ہیں۔

(یہ فریبِ جلوہ ہے سربسر مجھے ڈر ہے اے دلِ بے خبر

کہیں جم نہ جائے تری نظر انھیں چند نقش و نگار پر)

(١٦٠) گئی سُو گئی موری بَیس اکارت　　　اَبہوں سنبھار گُسیّاں

غفلت میں جتنی عمر گزری اکارت گئی اے میرے مالک اب بھی وقت ہے مجھے سنبھال لے۔

(١٦١) سب تج کے کاظم تورے آگے　　　سر نائے پڑے پیّاں

اب سب چھوڑ چھاڑ کاظم تیرے سامنے سرِ نیاز خم کئے تیرے قدموں پر پڑا ہے۔

(١٦٢) اَوگن بخشو نِت درشن دیو　　　اور کرو دور بلیّاں

میری لغزشیں معاف کر۔ ہمیشہ اپنی دید سے شادکام رکھ اور ابتلا سے محفوظ رکھ۔

ایضاً

محبوب مجازی سے تخاطب

(١٦٣) موہن جاگو اُٹھو مُکھ دھوؤ　　　دوارے ٹھاڑھ ہیں لوگ لگائی

اے میرا من موہ لینے والے اٹھو ہاتھ منھ دھو ڈالو۔ دیکھو تو تمھاری چوکھٹ پر کتنی آنکھیں تمھاری منتظر ہیں۔

(١٦٤) بیر بھئی درسن کے پیاسیں　　　تڑپھ تڑپھ نس جاگ گنوائی

(دیکھو) کتنی دیر ہو گئی۔ تشنگانِ دیدار نے ساری رات تڑپ تڑپ کر اور جاگ کر گزاری ہے۔

(تم تو بھلا کے وعدہ کو شام سے پڑ کے سو گئے　　　جاگا کیا میں صبح تک حسرت و انتظار میں)

(١٦٥) جاگو نیند ہری یا نگر کے　　　تم کا کیسے نیند سُہائی

جاگو جاگو۔ تمام عالم پر تو نیندیں حرام کئے ہو آخر تم کو یہ نیند کیسے بھاتی ہے کہ چین سے پڑے سوتے ہو۔

(١٦٦) نیند ہری جن کی تم اُن کی　　　کا دُکھ نیندان نین سمائی

(یہ کیا بات ہے) کیا جن جن کی نیندیں تم نے چھین لی ہیں وہ سب تم نے اپنی ہی آنکھوں میں بھر لی ہیں۔

(١٦٧) جاگو اٹھو پیارے سب لوگن　　　ہم پہ رکھی تمھاری جگائی

اے میرے پیارے اب اٹھ بھی چکو۔ سب نے تمھارے جگانے کی ذمہ داری مجھ پر ہی ڈال دی ہے۔

(١٦٨) آنکھ کھول دیکھے کاظم کا ں　　　اُٹھ گرے لاگو کنور کنھائی

(اُس محبوب نے آواز سنتے ہی) آنکھیں کھول دیں اور کاظم کو دیکھتے ہی اُٹھ بیٹھا اور گلے لگا لیا۔

ایضاً

عاشق موافق ہیم کا معشوق مجازی سے خطاب

(عاشق جب عشق میں کامل ہو جاتا ہے تو عین معشوق ہو جاتا ہے۔ سالک جب اُس مقام پر پہنچتا ہے جہاں تنزیہ عین تشبیہ اور تشبیہ عین تنزیہ ہو جاتی ہے تو سالک عین مطلوب ہو جاتا ہے اور حق

طالب ہو کر خطاب فرماتا ہے اسی لیے عاشق موافق لائے ہیں۔)

(۱۶۹) موہن پیارے دئی کے سنوارے　　جاگو اٹھو بلجاؤں تمھارے

اے پیارے منموہن حق کے سجائے اٹھو جاگو میں تمھارے صدقے قربان

(گلے لگائیں بلائیں لیں تم کو پیار کریں　　جو بات مانو تو منت ہزار بار کریں)

(۱۷۰) من بھاون ٹک نکسو بھون سے　　کیتے درس کا ٹھاڑے ڈوارے

اے میرے دل لبھانے والے ذرا گھر سے باہر تو آؤ دیکھو تو کتنے طالب دیدار تمھارے منتظر کھڑے ہیں

(۱۷۱) بیگ کھلت نہیں نیند کے ماتے　　رس بھرے نین بانکے متوارے

نیند کی ماتی رسیلی انکھڑیاں ایسی بوجھل ہیں کہ جلدی کھل نہیں پاتیں۔

(۱۷۲) نیند کے بس ہو تھ آنکھیں لال کی　　جو جگ بس کرے آنکھ لبھالے

میرے محبوب کی آنکھیں نیند کے بس میں ہیں۔ وہ آنکھیں جو جاگنے کے بعد ایک عالم کو مسحور کر لیتی ہیں۔

(۱۷۳) کی ہے بالک جانے نہیں نیہہ کی　　کی جانے اپنے رہت سنبھارے

یا تو اپنے الھڑپن کی وجہ سے محبت کو سمجھتا نہیں کرکیا ہے یا پھر اپنے تمکنت حسن وغرور کا بھرم رکھنے کے لئے اس چنگاری کو دل میں دبائے بیٹھا ہے۔

(عشق کو یہ گلہ رہا اُس پہ کوئی اثر نہیں　　حسن یہ جو گذر گئی عشق کو کچھ خبر نہیں)

(۱۷۴) چتر سجان جانے سب رس کی　　تب ہی ہیں گو رس یہ پیارے

وہ تو بہت شوخ و چلبلا ہے۔ محبت کی ساری گھاتیں خوب جانتا ہے اسی لیے تو عاشقوں کو چھیڑنے میں اُسے خاص لطف آتا ہے۔

(۱۷۵) بیر بھئی ہم کا گھہرا وت　　نہیں جاگت گہرائے ہمارے

اب تو آواز دیتے دیتے بڑی دیر ہو گئی۔ ہماری آواز پر جاگتا ہی نہیں۔

(۱۷۶) جاگ اٹھے گرے لاگے کاظم کے　　جب وے موہن کہہ کے پکارے

جب کاظم نے موہن کہہ کے پکارا تو جاگ پڑے اور خوش ہو کر اُسے گلے لگالیا۔

ایضاً

محبوب مجازی سے شکایت اور اُس کے دیر میں آنے کی وجہ سے بدگمانی

(نہ ہم سمجھے نہ آپ آئے کہیں سے　　پسینہ پوچھئے اپنی جبین سے)

(۱۷۷) پیا آئے کیوں نہ رات
تورے لئے جاگ جاگ
روئے روئے موئی

(۱۷۸) بھانورا پھرت گلی گلی پھول پھول جیو　　جانو بھول بھول گئی گئی تو ہو جات

پیا رات کو کیوں نہیں آئے۔ تیرے انتظار میں جاگتے جاگتے روتے روتے میں مری جاتی ہوں جس طرح بھنورا کلی کلی، پھول پھول گھومتا پھرتا ہے، اُسی طرح تم بھی گلیوں گلیوں ٹہلتے گھومتے پھرتے ہو۔

(۱۷۹) سانچی سانچی بات تیری دیکھی ہم نا کبھو　　جھوٹی جھوٹی باتیں پیا کہے نا لجات

کبھی بھولے سے بھی تو تم سچ نہ بولے۔ باتیں گڑھتے تمھیں شرم نہیں آتی۔

(۱۸۰) چار دنا نیکے ہم سے نہہ سے نبھاؤ　　موسے تیرا جیو نہ جانو پھر کاہے ارسات

شروع شروع ہم سے تم سے خوب نبی پھر اب تمھارا دل مجھ سے کیوں ارساتا ہے۔

(غلط ہے جذب دل کا شکوہ دیکھو جرم کس کا ہے　　نہ کھینچو گر تم اپنے کو کشاکش درمیاں کیوں ہو)

(۱۸۱) تم سے تورے پیا سے کاظم نیکی جیسی بنی رہت
جیو ہار دا اپنے پیا سے دیسے ہی للچات

اے کاظم جس طرح تم سے اور تمھارے پیا سے بن رہی ہے میرا دل دیکھ دیکھ للچاتا ہے کہ کاش میری بھی اپنے پیا سے اُسی طرح نبی رہے۔

بابل

دولھن کا اپنے باپ کے گھر سے رخصت ہوتے وقت قلق و اضطراب جیسے کہ موت کی یاد کے وقت اس عالم کے دوستوں سے جدائی کا غم ہوتا ہے۔ (مجازاً)

(۱۸۲) آج بھئیں پر بس ہم بابل　　ایسی پڑ گئیں اور کے پالے

آج میں پرائے بس میں ہو گئی اور غیر کے پالے پڑ گئی۔

(۱۸۳) ہائے چھٹی یہ دھری ہم سے　　ان پہچان کے بھئیں حوالے

ہائے آج مجھ سے پیہر چھوٹا اور ایک انجان کو میں سونپ دی گئی۔

(۱۸۴) مَیا نہ چھانڈ سُن موری مَیا　　چلت اُٹھت ہیں جی میں شُعلے

اے میری ماں میرا خیال و محبت نہ جانے پائے دمِ رخصت میرے دل میں لوکے اٹھ رہے ہیں۔

(۱۸۵) پال کے کچھ دن ہم کا راکھے　　جوئیں اورنکاں دیکھالے

ادولھن تنکا پیٹا کہتی ہے) ہمیں کچھ دنوں پال پوس کے رکھا اور اب ہمیں غیروں کے حوالہ کرتی ہو۔

(۱۸۶) پڑا بھئے نیہر کے لوگوا　　جب ہم بُڑ ھکے چلے چُوا بے

جب میں پالکی میں بیٹھ کر روانہ ہوئی تو میکے والے اُلٹے پاؤں واپس گئے۔

(۱۸۷) کونیہر کو اب سنگ لا گے　　ہم کا اکیلے دیت نکالے

ہم کو تن تنہا رخصت کئے دیتے ہیں سب میکے والے رفاقت سے منہ موڑے لیتے ہیں۔

(۱۸۸) ساس نند کے بول اب ہم سے　　دیکھیں کیسے جائنہ سنبھالے

مستقبل کا خیال ستمار ہا ہے۔ کہتی ہے) ساس نندوں کے کڑوے بول اور طعنے۔ دیکھیں ہم سے کیسے سہے جائیں گے۔

(۱۸۹) جا سے کاج سو دُکھ مارا کھے　　کید عوں سُکھ دے کرے نہالے

اب جس کا جیون ساتھ ہوا ہے نہ معلوم وہ سُکھ دیتا ہے یا دکھ۔

(۱۹۰) داں بہت سُندر آدر ہیں　　سُسُرے چلت اَس ہوت بے حالے

مانا کہ داں دھنیر بہت اچھا ہے۔ لیکن سسرال جاتے وقت پھر بھی دھڑکا لگا ہے۔

(۱۹۱) جن کے نہ ہوئے کچھ اُن پر کاظم　　کا دُکھ بیتے اپنے جا بے

جن کی بے بضاعتی و بے سروسامانی مسلم ہے اُن پر اے کاظم دمِ رخصت خدا معلوم کیا گذرتی ہوگی۔

ٹھمری

محبوب حقیقی کا خواب میں مشاہدہ اور عاشق کی بے قراری اور وصال تفصیلی کی طلب

(۱۹۲) اَنجُروا ہمارا بھجووَت　　آنسُوَن کی بُوندیں

میری آنسوؤں کی جھڑی نے میرا سارا آنچل بھگو دیا۔

(۱۹۳) پیا سووت سپنے بل جھوٹے　　جاگ پڑی میں رووَت

پیا نے سوتے میں جھلک دکھائی اور چلد یئے۔ میں روتی ہوئی جاگ پڑی۔

(تا پھر نہ انتظار میں نیند آئے رات بھر　　آنے کا وعدہ کر گئے آئے جو خواب میں)

(۱۹۴) پی کے آون جاگت رہی نیکے　　سو آئے مورے سووَت

میں اپنے محبوب کے انتظار میں بڑی دیر تک جاگتی رہی جب میری آنکھ جھپک گئی تب آئے۔

(۱۹۵) نیر بہے نینن سے آنجروا　　نِس دِن بیتے نچووَت

میری آنکھوں سے اتنی آنسوؤں کی بارش ہوئی کہ سارا دن مجھے دامن نچوڑتے گذر گیا۔

(۱۹۶) چھُوٹ ملو نہ ملو کوئی ہم ہن　　پریت سے کب کر دھووَت

چاہے ملنا گوارہ کرو یا نہ کرو کوئی ہجو رکھلا محبت سے کیسے ہاتھ دھو سکتی ہے

(۱۹۷) دِکھیے کاں اپنے جیاؤ کاظم کاں　　مار مار کا کھووَت

اپنے دیدار سے کاظم کو زندہ رکھو اپنی غم جدائی سے کیوں ہلکان کئے ہو۔

ایضاً

حمدِ الٰہی اور اُس کے کمال احسان کا بیان جو ہمہ وقت ہے

(۱۹۸) چھن چھن پل پل گھڑی پہر　　نِس دِن مو پہ ہیں تورے نہورے

اے میرے محبوب مجھ پر رات و دن ہر ہر گھڑی تیرا احسان و کرم رہتا ہے۔

(۱۹۹) ایسی دُنیا پہ جو کچھ ہوتا　　ہم تو بل کے دارت تورے

تیری عنایت بے نہایت کے شکریہ میں اگر میرے پاس کچھ بھی ہوتا تو تجھ پر میں نچھاور کر دیتی۔

(۲۰۰) کہنے کا جیو تن من دھن سب ہے　　پے نہیں ناہیں ایکو مورے

کہنے کو تو میرے پاس تن من دھن دولت اور جان سب ہی کچھ ہے لیکن سچ پوچھو تو میری اپنی ایک چیز بھی نہیں ہے۔

(۲۰۱) کاظم کے جو ہے سو ہے تورے　　توڑ نہ واسوں رہ نت جوڑے

کاظم کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ تو تیرا ہی ہے اُس سے ناتہ نہ توڑ رابطہ قائم رکھو۔

ایضًا

محبوب حقیقی سے دائمی حضوری کا تقاضا

(۲۰۲) چھن پل گھڑی نس دن تم پیارے ۔۔۔ سنگ رہو جیو آگے مورے
(میری دلی آرزو ہے) اے میرے پیارے تو آٹھ پہر میں ایک گھڑی بھی میری نگاہوں سے اوجھل نہ ہو۔

(۲۰۳) سمرن ٹور چھوٹے نا موسے ۔۔۔ کبہوں سوئے اور جاگے مورے
تاکہ تیری یاد سے میرا دل سوتے جاگتے کبھی غافل نہ ہو۔

(۲۰۴) نیکی بنکی چھب بھلی بھلی آن بتیں ۔۔۔ سدا رہو سنگ لاگے مورے
اپنی پیاری پیاری چھب اور بانکی اداؤں کے ساتھ ہر وقت میرے ساتھ رہ۔

(۲۰۵) کہا ہوت جگ نا پلٹے سوں ۔۔۔ ہوت ہے کا جگ تیاگے مورے
میرے دنیا میں آلودہ ہونے یا نہ ہونے سے کیا ہوتا ہے۔ (اصل چیز عنایت ہے اثر فعل میں نہیں ہوتا بلکہ موثر حقیقی عطا فرماتا ہے۔)

(۲۰۶) اُن کی کب کرپا بن کاظم ۔۔۔ نیکیے ہوں گن ناگے مورے
بغیر انکی نظر کرم کے کب میری برائیاں نیکیوں سے بدل سکتی ہیں۔

ایضًا

زلف محبوب (عالم امکان) میں دل کا مقید ہونا اور اُسکی شکایت

(۲۰۷) مَن زُلفن ما پھنس پھنس کے ۔۔۔ موہے بتاؤ کب نکس سکے
مجھے ایسی تدبیر بتاؤ کہ میرا دل دام زلف سے کیسے نکل سکے۔

(۲۰۸) بھونہیں کماں پلکن کے بان لے ۔۔۔ نینن چور لوٹیں دھنس کے
بھوؤں کی کمان اور پلکوں کے تیروں سے مسلح ہو کر اس کی چور آنکھیں میرے دل کو لوٹے لے رہی ہیں۔

(۲۰۹) رس بھرے میٹھی بتین مکھ کی ۔۔۔ بات ما جی بتیں لیئے ہنس کے
اُس کے رسیلے اور میٹھے بولوں نے بات کی بات ہنسی ہنسی میں میرا دل چھین لیا۔
(دل لے چکے وہ ناز سے شوخی سے ادا سے ۔۔۔ اب اُن کی بلا آنکھ ملاتی ہے کسی سے)

(۲۱۰) سگری چھبے نکھ سکھ سے تیری ۔۔۔ پھانسے ہے کوئی بچے کس کے
تیری نوک پلک سے درست چھب ہی دل کو پھانسے ہے بھلا کوئی کیسے بچے

(۲۱۱) ان آنن بتیں گھر آئے بس بس ۔۔۔ من لیے کاظم کا بس کے
ان تمام دلفریب اداؤں کے ساتھ تو آکر کاظم کے دل میں بس گیا اور دل کو ہر لیا۔

ایضًا

ہر جگہ محبوب جلوہ فروش ہے اور ہر سمت دل ربائی کر رہا ہے۔ ایسی حالت میں کیسے دل نہ دوں

(ڈالکر باہیں گلے میں دل اگر مانگے کوئی ۔۔۔ ناصحا پھر کون سا پہلو رہے انکار کا)

(۲۱۲) پیت نہ کیسے لگائی
میرو سب ٹھور ہے پیارا
میں کیسے نہ اُس سے دل لگاؤں جبکہ میرا محبوب ہر جگہ مصروف جلوہ پاشی ہے۔

(۲۱۳) پیت ہی سے سنسار بنو ہے ۔۔۔ پیت چھانڈ کہاں جائی
نہیں وا سوں چھٹکارا
"محبت کی خاطر یہ دنیا بنی ہے" محبت چھوڑ کے اور کہاں جاؤں اس سے مفر ہی نہیں۔

(۲۱۴) برہ اگن ما جرت ہوں نس دن ۔۔۔ واہی یہ چنگی دِکائی
جو دن دن ہوت انگارا
رات و دن جدائی کی آگ میں پھنک رہی ہوں۔ اس نے میرے دل میں ایک چنگاری رکھدی جو دہکتے دہکتے انگارا ہو گئی ہے۔

(۲۱۵) صاحب آپ بچو نہیں پیت سے ۔۔۔ اور کا کیسے بچائی

رہے کوؤ کیسے نیارا

جب وہ خود محبت سے اپنا دامن نہ بچا پائے تو پھر دوسرے کو کیا بچاتے۔ ایسی صورت میں کسی کا محبت سے بچنا ممکن نہیں۔ (فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق)

(۲۱۶) آد انت سب پیت سوں بیندھا   پھندا یہ کیسے چھٹائی
ارے مارا رے مارا

ازل سے ابد تک محبت کا جال پھیلا رکھا ہے۔ اس لئے یہ پھندا کیسے توڑا جا سکتا ہے۔ ہائے مار ڈالا۔

(۲۱۷) پیت لگائے مکھ موندے۔ کاظم   ہیو جو کرے ٹھرائی
توکا بندی کا چارا

اے کاظم اگر وہ دل میں محبت کی آگ بھڑکا کے منہ چھپائے اور اٹھلا اٹھلا کر کنائی کاٹے تو بے چارہ مجبور عاشق کیا کرے۔

ایضاً

عاشق و معشوق مجازی کے راز و نیاز

(۲۱۸) میں تیرے بل جاؤں   ارے اے ہر کے من بسیا

ارے اے میرے دل کو قبضہ میں لے کر اس میں بسنے والے میں تیرے قربان

(۲۱۹) سب کو ہری ہر لیتیں من ہر کا   کس ہر کے دوارے پھنسیا

میرے دل کو لے کر محبوب نے سارے عالم کی طرف سے میرا دل کھٹا کر دیا۔

(تو نے اپنی یاد دلائے کے مجھے ما وراسے بھلا دیا

مرے دل کو سب سے چھڑا کے فقط ایک طرف کو لگا دیا)

(۲۲۰) کہہ گن کاظم شیام لبھانے   رادھا ہر کے جیئے دھنسیا تو

معلوم نہیں وہ کون سی باتیں اور کیا ترکیبیں تھیں جن سے کاظم نے شیام کو لبھا لیا وہ شیام جو رادھا کے دل کو قبضہ میں کر کے اس میں بس گئے تھے۔

شہانہ

(۲۲۱) منجھلے مولن آیا میرا نبرا
ہا ہا کرت ہے پنیاں پڑت ہے   کیسے نہ بولن آیا

بڑی قیمت ادا کرنے کے بعد میرا انمول نبرا آگیا۔ میری منتیں سماجتیں کر رہا ہے۔ اب بھلا میں کیسے نہ بولوں۔

(اے حضرت مومن یہ مسلم سہی ارشاد   بھولے سے بھی اب عشق بتوں کا نہ کرینگے
لیکن جو بتوں ہی نے بھلا آپ سے کی بات   پھر آپ ہی فرمائیے کیا کیا نہ کریں گے)

(۲۲۲) رنگ رنگیلا چھیل چھبیلا   بھلے سڈ دلن آیا

میرا وہ بانکا رنگیلا سرتا با حسن و خوبی آگیا۔

(۲۲۳) نیند کا ماتا رنگ ما راتا   ہولن ہولن آیا

نیند میں مست اور محبت میں سرشار دبے پاؤں آیا اور میرے دل میں رچ بس گیا

(۲۲۴) مکھ موندوں اب کیسے کاظم   گھونگھٹ کھولن آیا

اب کیسے اے کاظم منہ چھپانا ممکن ہے جب میرا گھونگھٹ اُلٹنے والا آگیا۔

ایضاً (پنجابی)

(۲۲۵) انکھڑیاں تیڈی لالیاں متوالیاں
چھوڑن اُنہاں دی وے   سانوں نہیں جاندی سنبھالیاں

تیری آنکھیں نشہ میں لال ہو رہی ہیں اُنکی نظریں مجھ سے اٹھائے نہیں اٹھتی ہیں۔

(۲۲۶) دل وچ لبندی جھمکے دی بالیاں   کاظم زلفیں ڈسندی ناگنیں کالیاں

دل میں جھمکے کی بالیاں گھر کئے ہیں۔ اے کاظم اُس کی زلفوں کی کالی ناگنیں مجھے ڈس رہی ہیں۔

ایضاً۔ عشق مجازی

(۲۲۷) مورے ہیئے اس لنگی رس رس موڑ   جو گھڑی پل چھن سرک نہ جائے

میرے دل کی گہرائیوں میں اس طرح آہستہ آہستہ محبوب کی شکل سما گئی ہے جو ایک لمحہ کے لیے بھی اوجھل نہیں ہوتی۔

(۲۲۸) ایک تو انکھیاں کاری لال کی   بِن کا جَبرَ وا نِپٹ سُہائے

اول تو اُس کی بے سرمہ لگی آنکھیں کالی کالی بڑی بھلی و دل فریب ہیں۔

(۲۲۹) دوجے بَتِیَن نا رَس اُپجت ہے   گاری دِے مُکھ سے اور مِٹھائے

دوسرے اُس کے بولوں سے رس ٹپکتا ہے۔ کڑوے بول اُس کے منھ سے اور بھی زائد میٹھے معلوم ہوتے ہیں۔

(۲۳۰) کا برنوں سگری چھب وا کی   مُومن لُو ٹو بنائے بنائے

اُس کی صورت و سراپا کی میں کس مُنھ سے تعریف کروں۔ میرا دل لوٹنے میں اُس نے کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا۔

(۲۳۱) سو مُورت بَس رہی کاظم کے   اَورَن کا رَاکھے ترسائے

اب وہ پیاری پیاری صورت کاظم کے دل میں بس رہی ہے اور غیروں کو ترسا رہی ہے۔

ایضاً

عشق حقیقی اور عاشق کی محبت میں ثابت قدمی اور ہجر و وصال سے بے نیازی

(۲۳۲) اَب تو لگو میرو تُم سے نہرَوا   جو جا ہو سو کرو میرے لال

اے میرے پیارے محبوب اب تو میں تمہاری محبت میں گرفتار ہو ہی گئی۔ تمھیں اختیار ہے جو چاہو کرو۔

(و فا خطا تھی خطا میں نے زندگی بھر کی   اب اس کے بعد جو مرضی ہو بندہ پرور کی)

(۲۳۳) چہو مُکھ کھولو دَرسن دِیو نِدِن   سَنمکھ رَہ رَہ کرو نِہال

اب چاہے رات و دن بے نقاب ہو کر مجھے جلوہ دکھاؤ اور سامنے رہتے ہوئے نہال کرو۔

(۲۳۴) چہو مُکھ موند وِرہ بڑھاؤ   دُکھ بِچھڑَن کا لینہ سنبھال

چاہے مُنھ چھپا کر میری لگی کو اور بڑھاؤ۔ میں فراق و جدائی کی گھڑیاں برداشت کروں گی۔

(آپ مختار ہیں جس طرح نوازیں دل کو   ہم کو عادت ہے ہر ایک بات کے سہ جانے کی)

(۲۳۵) ریجھ لگا تیرے رُوپ اَپنے سے   اِدھر اُدھر ہے تیرے جمال

اپنے مظاہر پر خود تم عاشق ہو اس لیے کہ ہر طرف تم خود ہی جلوہ نما ہو۔

(۲۳۶) ایسے رہیں چاہے ویسے کاظم   آپے ما نہال پھر آپ ہی بے حال

اس لیے چاہے کیفیت وصال میں ہوں یا حالتِ فراق میں کاظم ہر حال میں مگن ہیں۔

ایضاً۔ عشق مجازی

(۲۳۷) اُودھو ملاؤ بنسی والا یار   لاگوں تو رے پَیَّاں

اے اودھو مجھے بنسی بجانے والے محبوب سے ملا دو۔ میں تمھارے قدم پکڑتی ہوں۔

(۲۳۸) بھول گئی ہَمری سُدھ اُنکاں   جَب سے رَاجہ کِین گُسَیَّاں

ہماری یاد اُن کے دل سے بالکل محو ہو گئی ہے جب سے مالک نے اُن کو اس درجہ بے نیازی پر پہنچایا ہے۔

(۲۳۹) ہم رہے سَنگ کھیلَت گوکل ما   سُو سَب بِسر گئیں لَرکَیّاں

(یاد ش بخیر ایک زمانہ تھا) کہ ہم سب ان کے ساتھ گوکل کے سبزہ زاروں میں کھیلا کرتے تھے افسوس کہ جتنے ساتھی سنگی تھے سب بچھڑ گئے۔ سہ

(یہ تمھاری ان دنوں دوستاں مژہ جس کے غم میں ہے خوں چکاں
وہی آفتِ دلِ عاشقاں کسی وقت ہم سے بھی یار تھا)

(۲۴۰) ہَمری اَنکھیَن ناچہے ہیں وَے دِن   جے دِن رہے چَرا وَت گَیّاں

میری نظروں کے سامنے ابتک وہ منظر ہے جب وہ گیاں چرایا کرتے تھے۔

(۲۴۱) سُدھ آوت وا دن کی اودھو   جَرَت سدا ہیرے کی تھَنیَّاں

اے اودھو جس وقت اُن دنوں کی یاد آتی ہے دل میں اک ہوک سی اٹھتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ کلیجہ پھنک جائے گا۔

(۲۴۲) آؤ سے شیام رہے کاظم سنگ   اُنت بنی رہی یا سے گُنیاں

اے گنیاں روزِ ازل سے وہ سانولا محبوب کا ظلم کے ساتھ رہا۔ اللہ کرے ابتک اسی طرح نبھتی رہے۔

ایضاً مجازی

(۲۴۳) جادو کون چلائے سانورے اپنے ہو مُرلی والے یار
تڑپ تڑپ جاسوں دِن بیتیں راتیں ہونہ سوٹھ بھاری
دُھن سُنتے دُکھ کا بھبوچی کو جو گل گئی ہماری
کیسی مُرلی بجائے

معلوم نہیں اے مرلی والے محبوب تم نے کونسا جادو کردیا ہے کہ دن تڑپ تڑپ کر بسر ہوتے ہیں اور راتیں عالم بے قراری میں بہت سخت گذرتی ہیں۔ یہ تم نے کیسی سحر کن دُھن چھیڑی ہے کہ جس سے میرے دل کا قرار و سکون چھین گیا۔

(۲۴۴) سَتی جَرے تن سے اپنے سَت گھڑی ما جر ہو چھار
سَت مانو ہم مَن سے سَتی ہوں گھڑی ما کیتک بار
تیرے پرہ ستائے

ستی تو اپنے جسم کو آناً فاناً جلا کر راکھ کردیتی ہے سچ مانو ہم اِس سوزِ محبت کے ہاتھوں نہ معلوم دن میں کتنی بار جلا کرتے ہیں۔ ہم تو جدائی کے مارے ہیں۔

(۲۴۵) گھاؤ لگے کاری ہِردے ماکون سُنے دُکھ مور
کہوں تو کہت بنے نہیں موسو چُپ رہیں بڑھت اور
مون بنے نہ بنائے

میرے دل میں ایک کاری زخم لگا ہے۔ کون میری بپتا کا سننے والا ہے۔ اگر بیان کرتا چاہوں تو بیان سے باہر ہے اور چپ رہوں تو اندر ہی اندر یہ لگی اور بڑھتی ہے۔ میرے کچھ بنائے نہیں بنتی۔

(۲۴۶) دَیا کرو گُن مانو دَئی کے کاہو کی بوجھو پیر
دَئی بنائی جو موہنی مورت تب تو ہے چاہا اہیر
مان دَئی کے بنائے۔

عنایت کرو۔ مالک کا احسان مانو اور کسی دکھیا کی غمگساری کرو۔ اللہ نے جب تمکو ایسی موہنی صورت دی ہے تب ہی تو اے "اہیر" (کرشن) میں نے تم کو ایک چھوڑ ہزار جان سے چاہا ہے۔ اے اللہ کے سنوارے للہ مان جا۔

(۲۴۷) پرہ بیار ہے کہ دھوں اگن ہے کہ دھوں کون ہے ایسی بلائے
ماٹی کا پتلا جو دن دن گل گل جیسے بتا سا گیو بلائے
کا کیو پنڈ سمائے۔

نہ معلوم یہ جدائی کون سی ہولہ ہے یا آگ ہے یا کوئی بلا ہے کہ میرا مٹی کا بدن بتاشہ کی طرح گھل گھل کر غائب ہوا جارہا ہے۔ نہ معلوم مجھ میں سما کر تم نے کیا کیا ہے۔

(۲۴۸) نین پیاسے مین جیوں سداں رہیں جل ما تھ
جل جل ترسیں پی کے درس کا ن پاویں نہ درس کی چھانھ
روئے روئے نیر بہائے۔

میری آنکھیں تیرے دیدار کی پیاسی ہیں اور ہر وقت آنسوؤں میں تیرتی رہتی ہیں جس طرح پانی میں مچھلی۔ وہ دیدار کی حسرت میں جل جل کر ترس رہی ہیں اور پھر بھی دیدار کی پرچھائیں سے محروم ہیں۔ "رو رو کے آنسوؤں کے دریا بہا دیے ہیں"۔

(۲۴۹) مُرلی سُنائے کا رے للچا وت جو ہے درس پیاسی
درس دِکھائے جھپکائے دِے جی کو سکھ آئے برج باسی
سونا گنہوں دِکھائے۔

مرلی بجا بجا کر انکو جو تشنۂ دید ہیں اور کبھی للچاتے ہو۔ اے برج بسیا سامنے آکر اپنے دیدار سے جھپکا دو۔ مگر نہ آنا تھا تم نہ آئے۔ ادھر کی دنیا اُدھر ہوئی ہے)
(آجا کبھی تو سامنے اے محشرِ جمال　　کب تک ترے خیال سے باتیں کرے کوئی)

(۲۵۰) آس لگائے درسن کی نس دِن روے موئی نگ جوہ
نرموہی پرہن کا ستائیں کہا بلت ہے توہ
ہم کا ستائے کچھ پائے۔

رات دن تیرے دیدار کی آس میں رو رو کر راستہ تکتے تکتے مری جا رہی ہوں اے بید ردمجکو مجھ ایسی برہ کی ماری
کو ستا کر کیا مزا ملتا ہے۔ تو نے ہمیں ستا کر کیا پایا۔

(۲۵۱) ایک جُھلک دِکھلا ؤ مَرَت ہوں میں تمہ پہ بَلہاری
نِت سَنگ رہو کاظم کے تمُ ہو کبہوں آؤ مُراری
کَھ رہی کب لو چُھپائے۔

ایک جھلک مجھے دکھا جاؤ میں مری جا رہی ہوں۔ میں تم پہ صدقے قربان۔ کاظم کے ساتھ تو ہمیشہ رہتے
ہی ہو۔ کبھی کبھی ادھر بھی بھولے ہی سے آنکلو۔ (آخر کب تک اس طرح مجھ سے نظریں چراتے رہو گے۔

(ہم ہیں اور ہجر کی شب اور بلاؤں کا نزول   تم ہو اور بزم طرب اور ہجوم اغیار)

ایضًا

بغیر اُسکی عنایت وکرم ایک قدم کا راستہ برسوں میں نہیں طے ہو سکتا اگر اُس کی عنایت شامل حال ہو تو برسوں کی راہ پلک مارتے طے ہو سکتی ہے

(۲۵۲) پگ کی ڈگ بھئی برسن کی
دَیا سے پیو پایا نا ہیں تو   جی مارہت ترسن کی

برسوں کا راستہ ایک قدم میں طے ہو گیا اُسی کے رحم وکرم سے پیا کو پا لیا ورنہ ہمیشہ جی ترستا رہتا۔

(۲۵۳) دَرسن پاوے اگم کی دَیا سے   سُو ہی کہے دَرسن کی

اُس کے ازلی رحم وکرم کی وجہ سے جسکو دیدار نصیب ہو جائے وہی وصال کی کیفیت بتا سکتا ہے

(۱۵۴) یہ مُکھ مانگی ملے تَب جیئے جن   بیت اگم ہر سَن کی

یہ منہ مانگی مراد بر آئے تو میری زندگی ہو ورنہ ویسے تو محبوب سے محبت ہمیشہ سے کرتا رہا ہوں۔

(۲۵۵) گھاٹ کرم کا ہیں جو کاظم   اُن کر پا سُمرَن کی

اے کاظم اُن کی رحمت عام کے آگے ہمارے اعمال زشت کی حقیقت ہی کیا ہے۔

ایضًا

محبوب کے لطف وکرم کی تعریف اور اپنے اعمال وافعال پر بے اعتمادی

(۲۵۶) گُن اَوگُن کا مورے جو اُن کی   ہوئے دَیا مورے آگے

اگر اُن کی نظر مہر وکرم ہو تو میرے نیک و بد اعمال ہیں ہی کیا۔

(۲۵۷) دَیا رہیں گُن نا گیہو ہُو نِکہ نیکے   بِنا دَیا نیکے سب نا گے

اگر انکا لطف وکرم شامل حال ہو تو میرے برے اعمال نیک اعمال ہو سکتے ہیں اور بغیر اُن کی عنایت کے میرے
نیک اعمال بھی بُرے اعمال ہیں شمار ہوں گے۔

(۲۵۸) کاج دیکھ اَچرج کرتار کے   نیہ نہ چھانڈ ور ہو وَاسوں لاگے

خالق کی عجیب وغریب کرشمہ سازیاں دیکھ دیکھکر اُس سے بددل نہ ہو۔ اپنا دل لگائے رہو۔

(جمال اپنا ہے حسن اپنا کرشمہ سنجیاں اپنی   اُٹھائے جاتے ہیں فتنے پہ فتنے ناز اٹھانے کو)

(۲۵۹) کاظم تجے کون اَوگُن سو ہی   ملے دَرَس بھاگ اُن کے جاگے

اے کاظم تم نے کون سے وہ بُرے اعمال چھوڑ دیئے جس سے تمھیں دیدار نصیب ہوا اور قسمت جاگ اُٹھی

ایضًا

افعال وقدرت وارادۂ محبوب

(۲۶۰) تو ہی چاہے سُو کرے
ہوت وہی جو ہے تیر و کیا   پھر بھلا مو سے کا سَنورے

جو تیرا جی چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہی ہوتا ہے جو تیری رضا ومشیت ہے۔ پھر بھلا میرے بنائے کیا بن سکتی ہے۔

(۲۶۱) بھلے بُرے بنے سب ہی بھلا وُہ   جو بُرے کاج سَر اَپنے دَھرے

اے وہ جس نے برے کاموں کی ذمہ داری بھی اپنے اوپر رکھی ہے۔ پھر بھلائی ہو یا برائی سب ہی بھلی ہے۔
(والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ۔ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ)

(حقیقت میں نہیں کوئی بُری شئے   کہ سب اچھے کے ہاتھوں سے بنی ہے)

(۲۶۲) اے کرتار کر اب کچھ ایسا   جو ہی گیان پہ من ٹھہرے

اے فاعلِ حقیقی اب ایسا فضل فرما کہ اسی عقیدہ پر دل جم جائے۔

(۲۶۳) رہے مگن تہہ سے جو کرے تیں　　مکھ پیارا لکھ جیت مرے

میں ہر حال میں مگن رہوں تو جو بھی کرے لیکن اپنا پیارا مکھڑا مجھے مرتے جیتے دکھاتا رہ۔

(۲۶۴) ہوں نہ مرا نہ جیا اب کا کروں　　حبیبؔ قرب تیں جو من گذرے

میرا شمار نہ مُردوں میں ہے نہ زندوں میں۔ مجھے ایسا طریقہ بتا کہ مرنے جینے کے دھڑکے سے بے نیاز ہو جاؤں

(۲۶۵) ہوت اِچھا پورن جو مانگے　　تیرے دوارے آئے پڑے

جو تیرے در پر آ پڑے اور تیرا ہو رہے اُس کی سب تمنائیں اور آرزویں پوری ہوتی ہیں۔

(۲۶۶) کاظمؔ درس مانگت ہے کب سے　　یہی آس ن رہے دوارے کھڑے

نہ معلوم کب سے کاظمؔ دیدار کا طالب ہے اسی امید میں وہ تیری چوکھٹ پر کھڑا ہے۔

(۲۶۷) کرکے دیا سنمکھ ہو جا تیں　　سب اِچھا تیں من نسرے

اب مہربانی کرکے سامنے آ جا تاکہ تمام آرزویں دل سے نکل جائیں۔

ایضًا

بفحوائے آیت وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ دیدار سے محرومی کی شکایت

(۲۶۸) باما باشی و رخ نہ نمائی　　بیٹت ہوں تے مکھ کو دُچھپائی

ہر وقت میرے ساتھ ساتھ ہو لیکن کیا بات ہے کہ صورت نہیں دکھاتے۔ محبت کرنے والوں سے بھی کہیں منھ چھپایا جاتا ہے۔ ؎

(پردہ سے کر رہے ہو یہ کیا لن ترانیاں　　بیٹھو تو آ کے دیکھنے والوں کے سامنے)

(۲۶۹) دور شوی با ایں نزدیکی　　کونے جتن پھر درسن پائی

(بقول خود) شہ رگ سے تو قریب ہو لیکن دید نہ ہونے کے باعث کوسوں دور معلوم ہوتے ہو۔ پھر آخر تمھارے دیدار کے لیے کیا جتن کئے جائیں۔

(۲۷۰) بودم پیش ازیں در محفل　　سُو دن کب ڈھڑ پیں دکھائی

اس سے قبل میں محفل (ازل) میں موجود تھا اب (حجاب ہستی میں آنے کے بعد) نہ معلوم کب ان کے جلوۂ بے محابا کی دید ہو سکے۔

(۲۷۱) اکنوں بمحفل بے طلب تو　　آویں کیسے تیرے بل جائی

اب بے یاد کئے تمھارے تمھاری محفل میں کیسے آنے کی جرأت کریں۔ میں قربان جاؤں تو۔

(۲۷۲) بہر خدا کن بندہ نوازی　　تیرے نواجے سب بن آئی

خدا کے لئے مجھ پر رحم کرو اگر تمھاری عنایت و مہربانی ہو جائے تو ساری بگڑی بن جائے۔

(۲۷۳) کاظمؔ را شد قرب ہمیشہ　　ہم ہوں تو کب سے آس لگائی

کاظمؔ کو تو ہمیشہ سے نزدیکی حاصل ہے ہم بھی نہ معلوم کب سے یہی آس لگائے بیٹھے ہیں۔

کنڈلیہ

(کنڈلیہ سے بحر طویل مراد ہے اور حقیقتًا اس سے مراد اُس حالت کا اظہار ہے جو عارف کو بعد فنا فی اللّٰہی و بقا باللّٰہی حاصل ہوتی ہے اور بہ لحاظ شکرانۂ نعمت تشبیہ میں آ کر اُس کا اظہار کرتا ہے۔)

(۲۷۴) یار آمد یک شب درخانہ خود را کردم بروشتار

پھر آیا نہ رہا کچھ میرے رہ گیا آپ ہی یار کا یار

ایک رات میرا محبوب میرے خانۂ دل میں در آیا۔ میں نے اپنی جان اُس پر نچھاور کر دی۔ اُس کے آنے سے یہ ہوا کہ میرے دل میں سوا محبوب کے کچھ نہ رہا۔

(۲۷۵) اکنوں خود در خود می باشد خود در خود خود بود مدام

اب کو ہوئے پرچھا در کھیلے کو رہے وا کے سنمکھ ٹھار

اب جب کہ من و تو کا قصہ ہی ختم ہو گیا بس وہی وہ ہے (با کمال رعنائی خود ہی تماشہ ہے اور خود ہی تماشائی۔) اب کون کس پہ جان چھڑکے اور کون کس کے سامنے بے حجابانہ کھڑا رہے۔ (اس لیے کہ اب ایک ہی ذات باقی ہے)

(۲۷۶) خود بیند و خود شنود و گوید خود چشم و خود گوش و زباں

گیان اپنا مکھ اپنے لکھانے پر گھٹ گیت وہی وا کو پکار

وہ خود ہی دیکھتا ہے اور خود ہی سنتا اور کہتا ہے۔ وہ خود ہی آنکھ اور کان و زبان ہے۔ اپنے گن خود اپنے منھ سے گاتا ہے۔ ظاہر و باطن میں بس اُسی کا ظہور رہے۔

(۲۷۷) خواہ کند اظہار انا الحق خواہ بہ عبد شود ظاہر

تیں نیارا ہے دو وَرتیں کاظم یہ وہ کچھ نا مُنھ سوں نِسا

کبھی تو مقام اُلوہیت سے انا الحق کا نعرہ لگاتا ہے اور کبھی مقام عبودیت سے عبدہٗ ورسولہٗ کی شانِ عجز میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ اے کاظم تو ان دونوں حالتوں سے منزہ ہے نہ ایسا کہہ نہ ویسا۔

موہنی

اُس نغمہ کو کہتے ہیں کہ جس میں جذب کی قوت ہو کہ جس سے وہ اوروں کو اپنا لیتی ہے۔ اس عالم اجسام نے گویا ارواح پر سحر کیا ہے کہ عالمِ اجسام میں آکر ارواح اپنے مقرِ اصلی کو بھول کر اپنے کو عین جسم جان کر کہتے ہیں کہ فلاں کا لڑکا اور فلاں کا باپ ہوں یہ تمام نسبتیں بدنی ہیں۔ ان کا روح سے کوئی تعلق نہیں۔ بدن کی حالت مثل ملکِ کانوروکے ہے۔ کانورو بنگال میں ایک مقام ہے جہاں کا سحر مشہور ہے

(۲۷۸) جا نو موہنی کاہوں پڑھ ڈاری

جگ آئے جو بھولے سب یاری

معلوم نہیں کس نے موہنی پڑھکر پھونکی ہے کہ جتنے یار لوگ اس دنیا میں آئے سب اپنی حقیقت بھول گئے۔

(۲۷۹) جگ آوَت پہلے تُیں روئے لوگن دیئے ہنسائے۔

آوَن گوَن کچھ کھیل نہیں ہے جو ہنس ہنس دیئے اڑائی

مُورکھ کب یہ گیان بچاری۔

دنیا میں آتے ہی تم روئے اور دوسروں کو ہنسایا۔ یہ آنا جانا محض کھیل تماشہ نہیں ہے جو لوگ ہنسی ہنسی میں اڑا دیتے ہیں۔ جو نا سمجھ ہیں وہ ان باتوں پر نہیں غور کرتے۔

(۲۸۰) سب کا بیج آوے یہ جگ مانڑی کال کی پھانسی

ہیں پُو چھت تُہ سے مُورکھ کچھ جانے اپنا سی

جان لے پھر پچھتیہے پچھاڑی

اس دنیا میں ہر ایک کو موت آتی ہے اور اُس کا پھندا ہر ایک کے گلے میں پڑا ہے تو اے نادان (مخاطب) میں تجھ سے پوچھتا ہوں، کیا تجکو اپنے بناون ہار کی معرفت حاصل ہوئی (اگر نہیں) تو حاصل کرلے ورنہ بعد میں ہاتھ ملے گا اور پچھتائے گا۔

(۲۸۱) سُندر رُوپ بانکے نینن پر جگ ماتیں جن بھول

یہ بہار دِن چار کی لکھ بے پھر کُمھلا وے پھول

سدا رہت نہیں یہ پھلواری

اپنے خوبصورت مکھڑے اور تیکھی چتون پر مغرور نہ ہو۔ یہ تو چار دن کی بہار ہے۔ دیدۂ بینا سے دیکھ۔ پھر یہ پھول کُمھلا جائے گا۔ اس چمن میں ہمیشہ بہار نہیں رہتی۔

(۲۸۲) پریت لگائے کاہوں سُکھ دیکھا جگ کی پریت بسار

جا جا رے جڑ وا کی پرھ میں جو رہے سنمکھ تُھار

سب تج دے سُن بات ہماری

محبت کرکے کس نے چین پایا۔ دنیا کی محبت چھوڑ اور ایسے محبوب کی محبت میں جل جو ہمہ وقت تیرے ساتھ اور تیرے سامنے رہے۔ سب کچھ تج دے (ماسوا اللہ کو۔ ففروا الی اللّٰہ)

(۲۸۳) باٹ پریم کی نپٹ کٹھن ہے بات مابیت ہیں لوٹ۔

سو سو بار لُٹے ہم تِنھوں پنتھ ہمار نہ چھوٹ

وا کی پریم کی باٹ ہے نیاری

محبت کی راہ بڑی کٹھن ہے۔ بات کی بات میں (متاعِ عقل وہوش وسرمایۂ صبر وقرار) لٹ جاتا ہے ہم تو سیکڑوں بار اس راستے میں لٹے لیکن پھر بھی ہماری جان نہ چھوٹی (کیونکہ درد محبت کی لذت ایسی ہے جس سے سیری نہیں ہوتی) یہ راستہ ہی نرالا ہے۔

(مکتبِ عشق کا دیکھا یہ نرالا دستور   اُس کو چھٹی نہ ملی جس کو سبق یاد ہوا)

(۲۸۴) لوک لاج مایا سب تج کے بھجن کرو چت لائے

آوے پے آوے پیا گھر تیرے لیوے کنٹھ لگائے۔

سدا لکھو پھر وہ چھب پیاری

ننگ و ناموس و پندار خودی چھوڑ کر دل لگا کر اُس کی یاد میں محو ہو جا۔ وہ آئے پھر آئے اور آ کے تجھ کو گلے لگائے گا۔ پھر ہمیشہ اُس کی پیاری پیاری چھب دیکھتا رہے گا۔

(۲۸۵) وا کے جن کی ریت یہی ہے جو جن جگ ما آئے۔
کی جگ ما وا ہی کو دیکھے کی جگ دیئے بھلائے
ایسے موہ جیت اچیت پہ واری

وہ لوگ جن کا دنیا میں آکر یہ طریقہ ہے کہ کچھ تو دنیا کی ہر شئے میں اس کا جلوہ دیکھتے ہیں اور کچھ ہیں کہ جو دنیا کو بھلا کر صرف اُسے دیکھتے ہیں۔ میں ایسے با ہوش و بے ہوش دونوں پر صدقے قربان۔

(۲۸۶) رہے جل ما جیوں کنول رہت ہے جل ما جل سے نیارا
لیپٹ نہ ہوئے کا ہو جگ آئے کے اس صاحب کا پیارا
میں ایسے جن پہ بلہاری

اس دنیا میں اس طرح رہے جیسے کنول کا پھول پانی میں رہتا ہے کہ پانی میں بھی ہے اور پانی سے علیحدہ بھی۔ یہاں آکر دنیا میں آلودہ نہ ہوا ایسا آدمی مالک کا پیارا ہو جاتا ہے میں ایسے پر قربان۔
(غلام ہمت آنم کہ زیر چرخ کبود ز ہر چہ رنگ تعلق پذیرد آزاد است)

(۲۸۷) بھر بھر ساگر مدھ پیے پریم کے تنک نہ ہوئے متوارا
پی کو روپ لکھے گھٹ گھٹ ماسو ہے کاظم گرو ہمارا
ہم ہیں وا کے درس بھکاری

جس نے شراب محبت کے بھر بھر جام پئے اور ذرا بھی نہ بہکے اور محبوب کا جلوہ ہر شئے میں دیکھتا رہے اے کاظم وہ ہمارا گرو ہے ہم اُسی کے دیدارِ حسن کے بھکاری ہیں۔

مجاز

(۲۸۸) جادو چلاوت شیام بہاری
کاظم دیکھ نینن سوں

اے کاظم ذرا آنکھیں کھول کے دیکھیو تو وہ سانولا سلونا جادو کر رہا ہے۔

(۲۸۹) سنمکھ ٹھاڑھ ہوت موہن کے سدھ بدھ جات ہرائے
چتون ما جیو لیت ہے گو سنمکھ ٹھہرائے
جیو مارت چتون ہشیاری

جس وقت میں من موہن کے سامنے ہوتی ہوں تو میرے ہوش و حواس اڑ جاتے ہیں۔ دزدیدہ نگاہی سے میری جان نکالے لیتا ہے۔ کس کو تاب و مجال ہے کہ سامنے ٹھہر سکے۔ ہائے یہ قاتل آنکھیں میری جان لیے لیتی ہیں۔

(۲۹۰) دور سے تیر لگا دے مرلیا نیرے نینا ماریں کٹاری
دور بچے واسوں نا نیرا۔ تیر کٹاری سے کو و بچاری
دوؤ گھاؤ نپٹ ہیں کاری

اگر محبوب سے دور رہے تو اُس کی بانسری کی آواز تیر کی طرح دل میں تیر جاتی ہے اور اگر قریب جائے تو آنکھوں کی کٹاری سے گھائل کرتا ہے۔ نہ تو اس سے دور رہ کر بچ سکتے ہیں اور نہ نزدیک رہ کر رائے سکھی! کوئی بھی اس کی تیر کٹاری سے بچ سکا ہے۔ یہ دونوں گھاؤ جان لیوا ہیں۔

(۲۹۱) برچھی کو گھاؤ سہے تو سہے کوئی چتون بری بلائے
وا کو گھائل جیوے تو جیوے یا کو لاگت ہی مر جائے
مارت برچھی بان کٹاری

برچھی کا گھاؤ تو ایسا ہے کہ جانبر بھی ہو جائے لیکن چتون بڑی بری بلا ہے اس کے گھائل کا بچنا ناممکن ہے برچھی اور بان اور کٹاری تینوں چلا رہا ہے۔

(۲۹۲) ایک دن جل بھرنے میں گھر چلی سر پہ گاگر بھار
موہ چھپت بھئی گری سر گاگر ہوتے آنکھیں چار
کون اتر گھر دے پنہاری

میں ایک روز پانی بھرے سر پہ بھاری گاگر رکھے جا رہی تھی جیسے ہی میری آنکھیں ان سے چار ہوئیں مجھے غش آگیا اور سر سے گاگر گر گئی ہائے اب سمجھ میں نہیں آتا گھر جا کر کیا جواب دوں گی۔

(۲۹۳) دیکھت نینا لال کے جی ما اُٹھت ہُوک
دن دن گھٹت ہے مانس ری چھن چھن باڑھت روگ
بیدا نہ جانے پیر ہماری

اپنے محبوب کی خمار آلود آنکھیں دیکھ دیکھکر میرے دل میں ایک ہوک اٹھتی ہے جس سے روز بروز میرا جسم گھلتا جاتا ہے اور لمحہ بہ لمحہ روگ بڑھ رہا ہے۔ وید حکیم میرے درد کا حال نہیں جانتے

(۲۹۴) ناری دیکھت مور سکھی ری بید کہا یہ روئے۔
برہ کی ماری کاں دیکھی کبھوں ٹھیک نہ ہوئے
اُنہاں اوکھد کا کرے بچاری

اے میری سکھی بید نے میری نبض پر ہاتھ رکھتے ہی روکر کہہ یا کہ فراق کے مارے ہوئے کو کیا دیکھیں اس دکھ کا مارا کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ یہ روگ تولا علاج ہے۔ دوا بے چاری کیا کر سکتی ہے۔

(اُلٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوانے کام کیا   دیکھا اس بیماریِ دل نے آخر کام تمام کیا)

(۲۹۵) پیا پیا بول پپیہا کاہے برہن مارت جار
کا جرے ما کسر رہی کچھ جوئیں کرت گہار
منہ سے جھڑت تیرے چنگاری

اے پپیہا پیا پیا کی رٹ لگا کر کیوں جلے کو اور جلا رہا ہے۔ میرے جلنے میں کیا کچھ کسر باقی رہ گئی ہے جو تو اسقدر جلا رہا ہے۔ تیرے ایک ایک بول سے چنگاری جھڑتی ہے۔

(۲۹۶) منہ کا رو کوئلیا تیرو کہوں دیو تو ہے پھونک
کوک تیری برہن کا پھونکت اُٹھ اُٹھ جی میں ہُوک
آڑ جاری ڈئی ماری کاری

اے کالی کوئل کیا کسی نے تجھے جلا کر پھونک دیا ہے۔ تیری کوک بچھڑے ہوؤں کو پھونکے دیتی ہے اور اُن کے دل میں تیری کوک سے ہوکیں اٹھتی ہیں۔ اے کالی کلوٹی جا یہاں سے دور ہو۔ تجھ پر خدا کی مار۔

(کالی گھٹا میں کوندا لپکا آکے جو کوئل کوک گئی   جتنی گہری سانس کھینچی تھی اتنی لمبی ہوک گئی)

(۲۹۷) بار برہ ہے بتیم سب کا نار پُرکھ سے نیارا
جادو نین مُرلیا سے مَن کھینچ لگا وے پارا
پھر دیکھے وا کی چھب پیاری

وہی محبوب حقیقی تذکیر و تانیث سے منزہ ہے اور وہی سب کا بتیم ہے۔ جادو بھرے نین اور مرلی کی آواز سے دل کو کھینچ کر پار لگائے تب اُس کی پیاری چھب کا مشاہدہ حاصل ہوگا۔

(۲۹۸) سانوری صورت جانو نرگن ہے گوری سرگن مان
گاگر بھگت ہے کید ھوں مایا کی دُنیا کا دھندا جان
سب دِن مایہی گیان بچاری

سانوری صورت (ملاحت) سے مراد وہ ہے جس میں صفتِ تنزیہی کا غلبہ ہو اور گوری صورت (صباحت) سے مراد وہ ہے جس میں صفتِ تشبیہی غالب ہو اور گاگر سے مراد بھگت (معرفت) ہے اور مایا سے مراد دنیا کا جنجال ہے تفکر کے بعد میں نے یہ گیان حاصل کیا۔

جادو۔ للِت

اس جگہ جادو کا بیان ہے اور اس سے قبل موہنی کا بیان تھا دونوں میں فرق یہ ہے کہ موہنی میں بعد عروج حقیقت سے پھر مجاز کی طرف نزول ہوتا ہے۔ (گویا یہ سیرِ حق کی جانب سے عالم کی طرف ہوئی) اور چشم جادو جس سے سلوک مراد ہے اس میں حقیقت کا عرفان ہوتا ہے اور اس عالم کی بھی خبر رہتی ہے۔ موہنی سے مراد شہودِ تفصیلی ہے ہر ذرہ میں۔ اور چشم جادو سے مراد کشود ہے جو بصیرت سے متعلق ہے اور سالک کے لئے ازدیادِ شوق کا باعث ہوتا ہے۔ جہاں کہیں گاگر کی نگاہ داشت کی درخواست ہے وہاں عبودیت مراد ہے کہ ایسی مستی نہ ہو کہ عبودیت ہاتھ سے جاتی رہے اور جس جگہ گاگر سے امورِ دنیوی مراد ہیں وہاں ان سے چھٹکارا ملنے کی درخواست ہے۔ یہ سیاق کلام سے سمجھا جا سکتا ہے۔ موہنی سے مراد معشوق مطلق بھی ہے۔ اگر معشوق مجازی مراد لیں

توبھی درست ہے۔کیونکہ عارف کے نزدیک تنزیہ عین تشبیہ ہے۔عارف جس طرف بھی دیکھتا ہے اُسکو غیرِ حق نہیں دکھائی دیتا ربند ہمہ جا عارفِ آگاہ ہواللہ) اگرکسی کو نہ معلوم ہوتا ہو تو وہ میری آنکھوں سے دیکھے۔للیت سے مراد محبوب مجازی کا تکبر ہے جو حقیقت کی طرف سے عارض ہوتا ہے۔

(۲۹۹) بُنواری چَل جا رے
جُو ہت کے سُدھ ہری بساری

اے پیارے محبوب "ہٹو بھی" تم نے تو محبت کرنے کے بعد مجھے بالکل ہی بھلا دیا۔

(۳۰۰) کِتے دِنن تِیں بھئیں ہم گھائل — جِتون جادو کے بانَن ماری

نہ معلوم کب سے تمہارے جادو بھرے چِتون کے تیروں کے ہم گھائل پڑے ہیں۔

(۳۰۱) سُدھ نہ لئی نِردئی اِکّو دِن — ہت کئے جیو مارے بٹ پاری

اے سنگدل کبھی پلٹ کے خبر بھی نہ لی۔اے راہزن محبت کرکے میری جان لے لی۔

(۳۰۲) اِیٹو کٹھور نہ دیکھا ہت میں — کوئی تُمسا جگ میں بُنوارِی

اے بنواری ایسا کٹر سنگدل دنیا ئے محبت میں نہیں دیکھا۔تمہارا ایسا دنیا میں کوئی نہ ہوگا۔

(۳۰۳) آگم جان پُرت نٹھر ایئں — ہوں رکھتی اپنے کاں سنبھارِی

اگرکہیں مجھے پہلے تیری بے مروتی اور سنگدلی کا ذرا سا ہی ادراک ہو جاتا تو میں ہاتھ سے بے ہاتھ نہ

(۳۰۴) کہا ہوت پاچھے پچھتائے — دگا بھیو انکھینَ تیں اگاری

اب بعد کو ہاتھ ملنے سے کیا ہوتا ہے۔میری ہی آنکھوں نے مجھے دھوکا دیا۔

(دیکھا جو حسن یار طبیعت مچل گئی — آنکھوں کا تھا قصور چھری دل پہ چل گئی)

(۳۰۵) بُنوارِی کہکا بھیو اب تک — ہت نِبھئے کارے تیں گاری

بنواری ابتک کس کا ہوا ہے (وہ تو اپنے حسن میں مغرور ہے) بھلا سانولے سے (جو مرتبۂ استغنا پر فائض ہے) کیسے محبت نبھ سکتی ہے۔

(۳۰۶) وہ جو بنا رہے نِت کاظم سنگ — اُن وا پہ موہنی پڑھ ڈاری

وہ محبوب جو کاظم کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے ان پر موہنی پڑھکر پھونکی ہے۔

مناجات

نغمۂ الٰہیہ وسرپردہ دیوگری

(۳۰۷) توڑ سکیں کب جب تم جوڑو — جوڑ سکیں کب جب تم توڑو

جب تم (محبت کا) رشتہ قائم کرو تو کون اُسے توڑ سکتا ہے اور جب تم ہی اُس کو توڑ دو تو پھر کس میں طاقت ہے کہ اُسے جوڑ سکے۔

(۳۰۸) جائیں کہاں جو تم ہت راکھو — رہیں کہاں جو تم ہت چھوڑو

اگر تم محبت قائم رکھو تو ہم تم کو چھوڑ کر کہاں جا سکتے ہیں اور اگر تم محبت کرنا ہی چھوڑ دو تو پھر ہمارا کہاں ٹھکانا ہے۔

(۳۰۹) بہت پاپ دیکھے تیں ہمارے — اب دیکھ اپنی کرم کی اَور رو

تم نے ہماری لغزشیں تو بہت دیکھیں اب ذرا اپنے کرم کی طرف تو نظر کرو۔

(۳۱۰) نیکے گُن اپنے پیارے سے — کچھ ہم کا دے کرکے نِہورو

کچھ اپنے اچھے اور پسندیدہ صفات سے مجھے نواز کر ممنونِ احسان فرماؤ۔

(۳۱۱) اُنہیں گُنن بھرپور رہوں میں — اَوگن ایک رہے تا مورو

اُن ہی اچھے اوصاف سے میری پوری زندگی معمور ہو جائے اور مجھ میں ایک بھی خامی نہ رہ جائے۔

(۳۱۲) کاظم عرض کرت کر جوڑے — دَیا کرو اب جن مکھ موڑو

کاظم اب ہاتھ جوڑ کر عرض کرتا ہے کہ اُس پر عنایت کی نظر رکھو بے اعتنائی نہ کرو۔

ایضاً

اس بات کی شکایت ہے کہ جذبۂ ضعیف کا آنا اور تجلی ہونا اور اُس کا پردہ کرلینا یعنی محب کا مرتبۂ محبوبیت پر فائز ہو کر ناز کرنا اور ذات بحت کی طرف رجوع کرنا یعنی محب کا مرتبۂ محبوبیت و محبیت سے نکل کر حالت اطلاق میں آنا

اور اعتبارات محبی و محبوبی سے گذر جانا جو نہایت اعلیٰ مقام ہے)

(۳۱۳) کچھ نہیں بیر بھئی آون کی — بیا پردیس ہیں پھیر چلنیا

ابھی تو انھیں آئے کچھ دیر بھی نہیں ہوئی اور پردیس جانے کے لئے تیار ہیں۔

(۳۱۴) جانے تھا آئے تم کا ہے — آئے کیوں جو نا ہو رہیا

اگر جانے کی اتنی ہی جلدی تھی تو پھر تم آئے ہی کیوں۔ جب رہنے کا ارادہ ہی نہیں تھا تو پھر کیوں زحمت فرمائی۔

(۳۱۵) باٹ ہیرت کا کچھ دُکھ پائے — باٹ پڑے اب کو ہے سہیا

تمہارے انتظار میں کچھ کم تکلیفیں جھیلی ہیں۔ اب (بعد وصال کی) جدائی کی مصیبت کی برداشت کس میں ہے

(۳۱۶) جاؤ جاؤ ہم سر پہ لینا — جو ہمرے سر لکھی لکھیا

اچھا جاؤ بھی ہم نے اپنے سر لے لیا جو نوشت میں لکھا ہے۔ ہم راضی بہ رضا ہیں۔

(۳۱۷) لکھے کچھ اور کہت کچھ اَور رے — اَب دُکھ کا لکھے کا ہے کرتیا

(تلون مزاجی تو دیکھو) لکھتا تو کچھ ہے اور کہتا کچھ اور ہے اب نہ معلوم کیا لکھے اور کیا کرے۔

(ہر وقت نظر ایک مزاج ایک نہیں ہے — کیونکر کہوں گردش میں فلک ہے کہ زمیں ہے)

(۳۱۸) کچھ نہ بسائے پیتم نردئی سوں — ہم تنگے رہت کہیں اے دئیا

میرا پیتم کچھ ایسا بے رحم و ناخدا ترس ہے کہ اُس سے کچھ چلائے نہیں چلتی۔ ہائے اللہ میں نے ناحق اُس سے محبت کی۔

(نکتہ چیں ہے غم دل اُس کو سنائے نہ بنے — کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے)

(۳۱۹) کاظم لاگ صاحب کی جات سوں — تجھ بِرت ہے دُکھ کے دِوَیا

کاظم تو اپنے مالک کی ذات سے لو لگائے ہے۔ اے مالک تو نے ہی ڈالی ہے تو ہی دور فرما۔

ایضاً

مناجات و دعائے معیت دائمی و فنائے کامل

(۳۲۰) جب من تو ہی ماسگر والگ جائے — تب جائے جی کی ہمائے کھٹک جائے

جب میرا دل پوری طرح تجھ ہی سے لگ جائے تب جاکر میرے دل کی خلش دور ہو۔

(۳۲۱) تو ہے پائے رہے گھٹ میں دھیرج — انچھا کے لیے سر کی پٹک جائے

تجھ کو پاکر دل کو صبر و سکون حاصل ہو اور ان فکروں (عبادت بے خلوص) سے نجات ملے۔

(۳۲۲) سکھ پائے جگ مانہ پھولے نہ کھولے — ناؤ کھ تن من پائے جھٹک جائے

اگر دنیا میں عیش و آرام پائے تو دل میں غفلت نہ پیدا ہو نہ دکھ میں تکلیف پاکر لاغر ہو جاؤں۔

(۳۲۳) جگ مانہ ارجھے کہو زلفن ما — ناٹکن ما کہو کے لٹک جائے

(میرا دل) دنیا میں کسی زلف میں اُلجھ کر نہ رہ جائے۔ نہ کسی کے بالوں میں لٹک جائے۔

(۳۲۴) لکھے اروپ سب روپ ماکاظم — سو نہ ہوئے کہو روپ کھٹک جائے

کاظم ہر صورت میں بے صورتی کا مشاہدہ کرتا رہے۔ ایسا نہ ہو کسی صورت میں اٹک جائے۔

ایضاً

محبوب کا دوام شہود جس کی بدولت دونوں جہان کے غم واندوہ سے فراغت ہو جاتی ہے

(۳۲۵) اب وہ دلدار محرم یار — بھلے بھلے ہم کو دکھاوت جھمکے

اب وہ دلدار محرم راز دلفریب اداؤں کے ساتھ اپنے کو دکھلا رہا ہے۔ اس کے دیکھنے سے وہ سرور ہوتا ہے جو حد بیان سے باہر ہے۔

(۳۲۶) کیو نکر ہوئے غم دین دنیا کا — جی پہ جو عشق کے شعلے چمکے

اب اس حالت میں دین و دنیا کا غم کیسے رہ سکتا ہے جبکہ دل میں محبت کے شعلے اُٹھ رہے ہوں۔

(غم تو عقل و وہم کی موجودگی میں ہوتا ہے عشق کی موجودگی میں عقل کہاں باقی رہ سکتی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

(عشق در آمد ز سر گفت سلام علیک — عقل برون شد ز در گفت علیک السلام)

(۳۲۷) راہ چلت لوگن ڈروایا — ہم کو بہتیرا دے دے دھمکے

جب ہم راہ محبت پر چلنے نکلے تو لوگوں نے اس راہ کے خطرات سے بہت ڈرایا اور ہزاروں دھمکیاں دیں۔

(۳۲۸) کرم ہوا جب ہم پر اُس کا — چھوٹ گئے سب اُکے ڈھکے

لیکن جب محبوب کی توجہ اور کرم ہم پر ہوا تو سب اَیرے غیروں سے چھٹکارا مل گیا۔

(۳۲۹) جو چاہے آوے دیکھے تماشہ — یاد رکھیں اُس کی شرط رکھے

جو چاہے آئے اور محبت کا تماشہ دیکھے۔ شرط یہ ہے کہ اُس کی یاد دل میں جاگزیں رکھے۔

(۳۳۰) تُو بھی پہنچ جا یاد اُس کی سے — جیوں کاظم لکھ بھاگ کرکے

تو بھی یاد کے سہارے اپنے محبوب تک پہنچ سکتا ہے۔ کاظم کی طرح اپنی قسمت چمکالے۔

ایضاً

محبوب کی بے اعتنائی کی شکایت اور محب کا نیستی کی طرف رجوع کرنا

(محبوب کی بے توجہی عاشق کی طرف سے اُس کی شانِ محبوبیت ہے۔ عاشق پریشان ہو کر نیستی کی طرف رجوع کرتا ہے)

(۳۳۱) تیرے دیکھن کوں نیناں ترسئیں — روئے روئے جیوں بادر برسئیں

تیرے دیکھنے کو آنکھیں ترس رہی ہیں اور تیری جدائی میں بادل کی طرح برس رہی ہیں۔

(۳۳۲) سب کو پیا پاتی لکھ بھیجے — ہمہوں کا کیتھو بھجیں برسئیں

سب کو تو وہ محبوب خط بھیجتا رہتا ہے مگر ہم کو نہ معلوم کتنی مدت گزری کہ اُس نے خط نہیں بھیجا۔

(۳۳۳) ہم کچھ نیہہ میں گھاٹ رہیں جو — اور سکھین ہم سے بھلیں سرسئیں

(عاشق طنزاً کہتا ہے) کیا ہماری محبت میں کچھ کمی تھی جو ہماری اور ساتھیوں کو ہم پر ترجیح دی گئی۔

(۳۳۴) کبھو ڈیو کرنیے نہ مو ہی — کاٹ دھروں کا سیس اب دھرسئیں

کبھی تو اے بے درد مجھ پر رحم کھائیگا۔ کیا تیری یہ مرضی ہے کہ میں اپنا سر کاٹ کر تیرے قدموں پر ڈال دوں۔

(۳۳۵) بولا کب یہ سیس ہے تیرا — کاظم لایا کہکے گھر سیں

(شوخی سے) بولا کہ یہ سر آپ کا ہے ہی کہاں اور اے کاظم تم لائے کس گھر سے۔

(جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی — حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا)

ایضاً

وصل محبوب جو مرشد کے ذریعہ حاصل ہوا

(۳۳۶) گُرکی کرپا جب بھئی مو پر — تب گھر ہیں آیو پیا میرے

جب مرشد کی عنایت مجھ پر ہوئی تب میرا محبوب میرے گھر آگیا۔

(۳۳۷) آس لگی رہی کب کی میری — اب پیو آیو نیرے میرے

نہ معلوم کب سے میں آس لگائے بیٹھی تھی اب خدا خدا کرکے میرے پیا میرے نزدیک آئے۔

(۳۳۸) ہت سوں آئے گرے سوں لاگو — اے بلجاوں پیا ئیں تیرے

محبت سے آکر میرے گلے لگ گئے۔ اے پیا میں تم پر صدقے قربان۔

(۳۳۹) بہ گھٹ گپت دوسر نہیں پایا — جب سے بھئے باسط کے چیرے

اندر باہر (سوا ایک ذات کے) دوسرا نظر نہیں آتا (یہ بات اُس وقت سے نصیب ہوئی) جب سے ہم نے (اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ) باسط (علی قلندرؒ) کے قدم پکڑے۔

(۳۴۰) آئے سمائیو پیا موئے ہئے میں — چھانڈت ناہیں سانجھ سویرے

اب اس طرح میرا محبوب میرے قلب میں سما گیا ہے کہ مجھے صبح و شام کسی وقت چھوڑتا ہی نہیں (یعنی اتصال کلی حاصل ہوگیا)۔

(۳۴۱) اتنی عرض مان کاظم کی — سدا بسا رہ میرے ڈیرے

(محبوب کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں) کاظم کی اتنی التجا مان لے کہ اب اسی طرح ہمیشہ اُس کے دل میں بسا رہ۔

(۳۴۲) گھڑی گھڑی سدھ نا چھوٹے جاسوں — تروں آپ تاروں بہتیرے

ایک پل اور ایک گھڑی بھی میرے دل سے تیری یاد نہ جائے جس سے خود ساحل پہ کنار ہو جاؤں اور دوسروں کو بھی پار لگاؤں۔

ایضاً

عدم وصول کمال تنزیہ

(سالک کو تنزیہ مطلق میں وصول نہیں ہوتا اس لئے کہ وصول و وصال تشبیہ کے لیے ہیں تنزیہ اس سے ماوراء ہے)

(۳۴۳) کیسے دیکھ سکے کوئی جگ میں   گھونگھٹ جاکے مُونھ گھیرے

اُس کو دنیا میں کوئی کیسے دیکھ سکتا ہے جو حجاب در حجاب ہے۔

(۳۴۴) الکھ اُروپ کب کو دِکھت ہے   مورت دیکھ رہے بہتیرے

بہ انداز حقیقت اس کو کون دیکھ سکتا ہے ہاں بہ لباس مجاز اگر جلوہ گر ہو تو دیکھا جا سکتا ہے۔ اور بہتوں نے دیکھا ہے۔

(۳۴۵) نیرے نہ کہہ ہے دُور نینن سیں   دُور نہ کہہ ہے کنٹھ سے نیرے

اُسے نزدیک نہ کہہ کیونکہ وہ ان (ظاہری) آنکھوں سے دور ہے اور دور بھی نہ کہہ کیونکہ وہ رگِ گردن سے بھی زائد قریب ہے۔

(۳۴۶) من پرتیت سُوں کاظم واکوں   واہی کے نین واکو لکھے رے

کاظم کو قلبی یقین ہے کہ وہ اسکو اُسی کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

(کیا جب کرم حق نے کاظم کے دل پہ   اُسی سے اُسے دم بدم دیکھتے ہیں)

ایضاً

محبوب حقیقی سے محبت کی داد طلب کرتے ہیں

(۳۴۷) آنکھ لگت پھر آنکھ نہ لاگی   لگی کبہوں جیوں خواب خیال

جب سے آنکھ لگی (محبت ہوئی) تب سے پھر آنکھ نہ لگی (راتوں کی نیندیں حرام ہوگئیں) اور اگر کبھی لگی بھی تو برائے نام۔

(۳۴۸) بھولے نہیں چھب چال پیا کی   ایسی گڑی جی میں چھب چال

اُس محبوب کا انداز خرام بُھلائے نہیں بھولتا۔ کچھ اس طرح میرے دل میں اُس کی چھب چال کُھب گئی ہے۔

(کس کی یاد آئی بیٹھے بیٹھے چال مجھے   چلا میں آپ سے اے ہمنشیں سنبھال مجھے)

(۳۴۹) جاگ موئی جہہ کارن سونا   سونا رُوپ دکھاوت لال

میں جس کے لیے جاگتے جاگتے مری جا رہی ہوں (رہا ہے) وہ محبوب اپنا کندن ایسا روپ نہیں دکھاتا

(۳۵۰) گپت نہیں پرگھٹ ہے کاظم   گھٹ گھٹ واہی کو دیکھ جمال

وہ چھپا نہیں ہے بلکہ عیاں ہے اے کاظم ہر ہر چیز میں اسی کا جمال دیکھ۔

ایضاً

دلبرِ حقیقی کی دلربائی کا کمال اور باوجود اُس کی دید حاصل ہونے کے سالک کو سیرابی نہ ہونا

(۳۵۱) ہسکے لیو من مور ارس رس   سہج سہج گھر آئے بس بس

آہستہ آہستہ تم نے میرا دل پکڑ لیا اور رفتہ رفتہ میرے دل میں آکر بس گئے۔

(۳۵۲) پروں اور کل اور آج اور رے   نئی نئی چھب دکھلاوت اس اس

"آج اور ہے کل اور ہے ہر روز نئی شان" ہر روز نئی آن بان اور نت نئی چھب دکھلاتے ہو۔

(۳۵۳) دیکھیں چین نہیں پا مُوپر   برہ ناگن جیو مارت ڈس ڈس

انکو دیکھکر بھی تشنگی دیدار کم نہیں ہوتی بلکہ ہر نظارہ کے ساتھ بڑھتی رہتی ہے اور خوف جدائی ہر وقت ناگن کی طرح ڈستا رہتا ہے۔

(۳۵۴) واہی کے کرنا ہماری گر ہے   جس جس پھیرے پھیریں ہم تس تس

اُسی کے ہاتھ میں کل ہے (اُسی کی رضا پر) ہم راضی ہیں۔ وہ جدھر چاہے موڑے جدھر چاہے پھیرے۔

(۳۵۵) بہت دِنن روئے غم کھائے   اب سوں نسدن بیتیں ہنس ہنس

بہت دنوں اُس کے غم میں روتے گذری۔ اب خدا کا شکر ہے کہ دن رات ہنس ہنس کر بسر ہو رہے ہیں۔

(۳۵۶) درس پہ درس دیئے جتوں کاظم   کبہوں نا گیے تس جی تس تس

تو ہمہ وقت مصروف جلوہ پاشی رہا اور کاظم کو درشن دیتا رہا لیکن اُسے کبھی سیری نہ ہوئی (عاشق سیراب نہیں ہوتا)

ایضاً

محبوب مجازی کی بے نیازی اور باوجود اس کے عاشق کی ثابت قدمی

(۳۵۷) کبھوں نیکے بولیں ہنس ہنس   کبھوں ہوت پیا دُنکھ کس کس

کبھی تو محبوب مجھ سے ہنس ہنس کے بولتا ہے اور کبھی نہ معلوم کیوں اُس کے تیور بدل جاتے ہیں (یہ انداز کیا ہیں یہ اطوار کیا ہیں ذرا آپ سوچیں ذرا آپ سمجھیں۔

ہم ہی پر کبھی روز چشم عنایت   ہمیں سے کسی وقت بے اعتنائی)

(۳۵۸) کیتے دِن بیتے دیکھت یہ بدھ   ہم سے اُٹھاوت مَن کو رَس رَس

ہم کتنے دنوں سے یہ انداز دیکھ رہے ہیں کہ وہ رفتہ رفتہ ہم سے رسم محبت اٹھا رہا ہے۔

(۳۵۹) جانو مَن کہو اور سے اٹکو   تبہی بِتیے اِس کہو نہ اُس اُس

میں سمجھ گیا۔ کسی اور سے دل لگایا ہے۔ اسی لیے تو تمہاری بے اعتنائی اس حد تک پہنچی ہے۔ یہی بات ہے نا! آخر قبولتے کیوں نہیں۔

(میری طرح کسی پہ تمھارا جو آئے دل   پھر خوب دل لگا کے سنو جائے دل)

(۳۶۰) بھلی بھئی جس تم کیو ہم سے   اب تم داسی[1] کے ہے بھئے وس وس

(طنزاً) بہت اچھا ہوا۔ جیسا تم نے ہمارے ساتھ سلوک کیا ہے (ہمارا ہی دل جانتا ہے) اب اُسی کا بدلہ داسی سے پا رہے ہو (یعنی اُسکی بے اعتنائی سے) جیسے ہم نے تمھارے ناز اُٹھائے اب تم بھی اُس کے ناز اُٹھاؤ۔

(ستم از غمزہ میاموز کہ در مذہب عشق   ہر عمل اجرے و ہر کردہ جزائے دارد)

(۳۶۱) اپنے کیا آوت ہے آگے   جس کرے کوئی پاوے تَس تَس

اپنا کیا اپنے سامنے ضرور آتا ہے جو جیسا کریگا ویسا پائے گا۔

(۳۶۲) ٹھہرے بہت ہمرے تم کاظم   چھانڈ نہ دیجو گرو ہاتھو جس جس

(ہم یہ نہیں کہتے کہ تم کسی اور پر عنایت نہ کرو مگر ہم کو چھوڑ نہ دو کیونکہ سوا تمھارے ہمارا کوئی نہیں) میرے ایسے تو تمھارے ہزاروں ہیں میرے لیے بس تم ہی تم ہو۔ اس لیے کاظم کی التجا ہے کہ مجھے چھوڑو نہیں اور میرے ساتھ جو سلوک چاہو کرو۔

---

[1] کنھیا جب گوکل سے گوپیوں کو فریب دیکر دوارکا گئے تھے وہاں ایک لونڈی کبری نام پر عاشق ہوگئے تھے اسی طرف اشارہ ہے۔

ایضاً

مناجات و دعا اور اُس کی عنایات بے پایاں کا بیان

(عاشق کو بعد شہود جو انبساط پیدا ہوتا ہے اُس کو وہ اپنے عمل کا نتیجہ نہیں سمجھتا بلکہ اُسی محبوب کی عنایت سمجھتا ہے اور یہی توحید ہے)۔

(۳۶۳) تو ہی ہے کریم ایسا جو کرم کر   گنہگار کی اَور نہارے

تو ہی ایسا صاحب بخشش ہے کہ گناہگار (بندہ) کی طرف نظر مہر و کرم سے دیکھتا ہے۔

(۳۶۴) اگلے پچھلے پاپ نبس کے   ایسے پتت نرگن کا تارے

اگلے اور پچھلے گناہ بخش کے مجھ ایسے ناکارہ کو پار اتار دے۔

(۳۶۵) نت دیدار دیت ہے میکو   جب سے مایا بھرم نسارے

وہ اب ہمیشہ مجھے اپنے دیدار سے مشرف کرتا رہتا ہے۔ جب سے میں نے ماسوا اللہ کو تج دیا ہے۔

(جو گزر گیا خودی سے تو وہ مل گیا اُسی سے   نہ صدائے رب ارنی نہ ادائے لن ترانی)

(۳۶۶) کہہ نہ سکوں گُن تورے جبھیا   بار بار جو ہوت ہمارے

اگر میرا ہر بُن مو گویا ہو جائے تو بھی تیری ثنا و صفت کا بیان ممکن نہیں۔

(۳۶۷) لاکھ بار جیو بل کے ڈاروں   اَیسی دَیا پر وارے وارے

اُس کی ایسی عنایت بے نہایت پر میرا سب کچھ نثار ہے (ع۔ لاکھ جانیں ہوں تو اُوپر سے تصدق کر دوں)

(۳۶۸) کاظم کاں تارے سنگت رل   دُوت تار جیوں میت پیارے

کاظم کو تو تو نے اپنی معیت کی نعمت عطا فرما کر پار لگا دیا اب اُس کے مخالفوں کو بھی پار لگا دے جیسے دوستوں کو پار لگایا۔

ایضاً

مناجات و ثنائے پروردگار

(۳۶۹) تم بن کو ہے پار لگیّا   جات بہی بِن گُن موری نیّا

تمہارے سوا مجھے کون پار لگانے والا ہے۔ میری نیّا بے گن ہی جا رہی ہے۔

(۳۷۰) بھو کے سمندر میں من کی نوریا   تو ہی ڈارے تو ہی ہے کھیویا

خوف وہراس (خواہشات) کے سمندر میں میرے من کی نیّا تو نے ہی ڈالی ہے اور تو ہی پار لگائیو آگے۔

(۳۷۱) بالک کا دُکھ دیکھ پِتا کے   ہیرا اُٹھے رُوے رُوے مَیّا

اولاد کی تکلیف دیکھکر باپ کا دل دکھتا ہے اور ماں رو رو کر جاں ہلکان کرتی ہے۔

(۳۷۲) تُمرے بنائے تو ایسے ہیں تم کا   کون کہے نِردَئی اے دیّا

تمہارے بنائے ہوئے انسان تو ایسے نرم دل ہیں۔ ایسے میں بھلا تم کو کون بے رحم کہہ سکتا ہے۔

(جبیں پر سادگی نیچی نگاہیں بات میں نرمی   مخاطب کون کر سکتا ہے تم کو لفظ قاتل سے)

(۳۷۳) دیکھ دَیا موہے جان پڑت ہے   نرکھو میں دُکھ ہے نہ رہیّا

تمہاری شانِ رحمت دیکھکر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ میں بھی تکلیف نہ رہے گی۔

(۳۷۴) تم کا چھوڑ کہو کا گُہراؤں   کہو گُہرا وے مور بلیّا

تم کو چھوڑکے میں کس کو پکاروں۔ اور کسی کو میری بلا پکارے۔ (والہانہ محبت کا اظہار ہے کہ سوا تمہارے اور کس کو پکاروں۔ پھر خود ہی فرماتے ہیں کہ اور کسی کا خیال ہی کیسے آیا)

(۳۷۵) ہو دُسہائے دُکھ جائے سُکھ آوے   دُکھ کے ہَرَیّا سُکھ کے دَیّا

اب کچھ ایسی مدد اور توجہ ہو کہ دُکھ جائے اور سُکھ آئے۔ تم ہی دکھ دور کرنے والے اور سُکھ دینے والے ہو۔

(۳۷۶) ربِّ کریم تیرے دوارے کاظم   آن پڑو ہے سُدھ کے لیّا

اے خداوند کریم اب کاظم تیرے در پر آ پڑا ہے۔ اے خبرگیر اب اُس کی خبر لے۔

ایضاً

حقیقتِ عالیہ کا عوام سے مخفی رہنا اور قلبِ عارف میں سرایت کر جانا

(۳۷۷) اے ری سکھی پیا موسے دُنھ کونے دیسوا   بیٹھے کرکے گمان نان

اے سکھی میرے پیا نہ معلوم کس دیس میں بصد تمکین و تمکنت جلوہ گر ہیں۔

(۳۷۸) مت بہکی تن تِن چھین بھیو رے   رہو پران شو کہت ہے جان

میرے اوسان خطا ہو گئے اور میرے جسم میں صرف ہڈی چمڑا رہ گیا ہے اب رہی روح وہ بھی پا بہ رکاب ہے۔

(مجھے لے دے کے اک دامانِ عریانی میسر تھا   ہوا ہے ابتدائے عشق میں نذرِ جنوں وہ بھی)

(۳۷۹) کوئی نہ آوے نہ جائے نہ کوئی   موسے بتاوے پی کو ٹھکان

نہ کوئی (اُس کے پاس سے) آنے والا ہے اور نہ کوئی (اُس کے پاس) جانے والا ہے۔ اور نہ کوئی مجھے اُس کا ٹھکانا ہی بتاتا ہے۔

(تو اب اُس کا ٹھکانا کیا بتائے   خدا جانے وہ ہرجائی کہاں ہو)

(۳۸۰) کاظم کے ہیے موں نینن موں   بھلے وہ صورت آن سمان

کاظم کے دل اور آنکھوں میں البتہ وہ حسین صورت آکر بس گئی ہے۔

سرِ پردہ در مجاز

(۳۸۱) مورا منوا لاگ گیئو پیارے سوں   اب گھر موسوں رہو نہ جائے

میرا دل محبوب سے لگ گیا۔ اب گھر میں میرا جیا نہیں لگتا۔

(۳۸۲) گھر سے نکست موہنی چھب وہ   دیکھت جی میں گئی سمائے

جیسے ہی میں گھر سے نکلی موہنی چھب پر دفعتاً نظر پڑ گئی۔ نظر پڑتے ہی وہ پیاری صورت میرے دل میں سما گئی۔

(۳۸۳) من کوں ہے سکھ واہی کے دیکھے   گھر ما کِھکی رہے بلائے

اب دل کو اُسی کو دیکھے سے چین پڑتا ہے۔ اب گھر میں میری بلا رہے۔

(۳۸۴) کوئی ہنسے کوئی کہت باوری   جی کی نہ کا ہو جانی ہائے۔

میری اس حالت کو دیکھکر کوئی ہنستا ہے اور کوئی دیوانی سڑن کہتا ہے لیکن ع کون سمجھے کون جانے دل کا حال۔

(۳۸۵) سُدھ کب رہت موہن کے دیکھت   چیت کہاں ٹھہرت آنکھ لگائے

محبوب کو دیکھکر میرے ہوش و حواس کہاں باقی رہتے ہیں اور آنکھ لگ جانے کے بعد دل کو کہاں قرار آسکتا ہے۔

(۳۸۶) کاظم تم بن کو یہ جانے   بِتھا ہماری بنائے بنائے

اے کاظم میرے اس درد و الم کا حال تمہارے سوا اور کون سمجھ سکتا ہے (عاشق پر راہِ عشق میں جو مصائب گذرتے ہیں اُن کو عاشق ہی سمجھ سکتا ہے دوسرا کیا سمجھے)

سرپردہ

محبوبِ حقیقی کی بے نیازی

(۳۸۷) موکوں درس دِیہے نا کبہوں   جی مارے ترسائے

تونے دکھانا تھی اپنی صورت نہ دکھائی۔ ترسا ترسا کر جان لے رہا ہے۔

(۳۸۸) سب کان بلائے بٹھائے نیڑے   ہم رہیں ٹھاڑے آس لگائے

سب کو بلا کر اپنے پاس بٹھاتا ہے۔ ہم اسی امید میں آس لگائے کھڑے رہتے ہیں۔

(۳۸۹) اَورن سے پیا ہنس ہنس بولے   ہم کا جب تب دیت رُوائے

اوروں سے تو پیا ہنس ہنس کے بات کرتا ہے اور ہم کو جب کب (اپنی بے توجہی سے) رولا دیتا ہے۔

(تم کو ہم سے ضد سی پڑی ہے خواہ مخواہ لڑاتے ہو   آنکھ اُٹھا کر جب دیکھتے ہیں اوروں سے ہنستے جاتے ہو)

(۳۹۰) پڑے کرِیجوا ں جر جر چھالے   داگ بجھے جی ماں رَسکائے

محبت کی آگ میں جل جل کر میرے کلیجہ میں چھالے پڑ گئے ہیں اور دل میں ناسور بن گئے ہیں۔

(جو داغ تھے سینہ میں اُبھرے ہوئے چھالے ہیں   ہنس ہنس کے جو چھوتھے رورو کے نکالے ہیں)

(۳۹۱) ایسی کٹھن ریت نہیں دیکھی   ہئیت لگی جائے کا سوں ہائے

ایسی کٹھن رسمِ محبت کہیں نہ دیکھی نہ سُنی۔ ہم نے بھی ہائے کہاں جا کے دل لگایا۔

(یہ دیارِ عشق کی سختیاں وہ رواج و رسم کہ الاماں   وہی سر ہمیشہ قلم ہوے جو جھکے سجود و نماز میں)

(۳۹۲) کاظم پیا سے ہل رہ سکھ ماں   نِبھے واسے بھلی بن آئے

اے کاظم تم پیا کے ساتھ چین و سکھ کے ساتھ رہو۔ خدا کرے تم سے اُس سے خوب نبھے۔ اور نبھتی رہے۔

الہیہ

محبوبِ مجازی سے جدائی پر رنج اور اُس سے پند و عبرت لینا

(۳۹۳) کہاں گئے برج لال کنھیا   مَن موہن بنسی کے بجیّا

ہائے کہاں گئے برج باسی کنھیا۔ دلوں کو موہنے والے نے نواز۔

(۳۹۴) کہاں چھپی جائے موہنی مورت   سگرے نگر کے من کی چھلیّا

معلوم نہیں وہ موہنی صورت کہاں آنکھ سے اوجھل ہوگئی۔ وہ جس نے سارے نگر کے دلوں کو فریب دے کر چھین لیا۔

(۳۹۵) جون کرت رہے کھیل کنجن ما   کونے کنج چھپو اِرے دَیّا

وہ جو برج کے کنجوں میں کھیلا کرتا تھا اب نہ معلوم کس کنج میں چھپ کے جا بیٹھا ہے۔

(۳۹۶) کہاں گئیں گوپیاں روپ انوپیں   دودھ ماکھن گورس کی بچیّا

اور وہ گوپیاں انوکھے روپ والی کہاں گئیں جو دودھ دہی مکھن بیچا کرتی تھیں۔

(۳۹۷) چھین جھپین دودھ مٹکی پھوڑ پھوڑ   برج اُجاڑ گا برج بسیّا

(دہی چھیننا اور مٹکی پھوڑنا اور عشاق کو چھیڑنا اُس کا محبوب مشغلہ تھا۔ اُس کی جفاؤں میں جو لذت ملتی تھی اُسکو یاد کر کے کہتے ہیں) دہی کی مٹکی چھین جھپین کے توڑنے والا برج بسیّا برج اجاڑ گیا۔

(۳۹۸) کاظم سب جگ چلو جات ہے   کوؤ نہ دیکھا جگ ما رہیّا

اے کاظم تمام عالم یوں ہی چلا جا رہا ہے۔ کوئی شخص دنیا میں رہنے والا نہیں دیکھا۔

ایضاً سرپردہ

عاشق و معشوق کے درمیان اشارے کنایے

(۳۹۹) انکھین سوں جو کرت ہے بتیاں   پیا تِس جانے کہ میں جانوں

آنکھوں ہی آنکھوں میں جو باتیں ہو جاتی ہیں۔ اے پیا اُس کو میرے اور تمہارے سوا کون جان سکتا ہے

(کچھ کہتے کہتے رکا ہوے شرما کے کسی کا رہ جانا   وہ میرا سمجھنا کچھ کا کچھ جو کہنا تھا سب کہہ جانا)

(۴۰۰) پیم کی باٹ لگی ہے من سوں   پگ کب چل سکے ایسی بٹیاں

محبت کی پگڈنڈی کی ابتدا دل سے ہے۔ قدم ایسے راستے کہاں چل سکتے ہیں۔

(۴۰۱) کا ڈنہ کہی جو بیٹھ رہیں سب   بٹیاں چلن تیں تیری ہٹیاں

خدا جانے تم نے کیا کہہ دیا کہ سب ہار کے بیٹھ رہیں اور تمہارے راستہ سے ہٹ گئیں۔

(۴۰۲) کون اگن ممکھ مورت پڑ گئی   اُن کے ہیے جو جو جھلیں ستیاں

نہ معلوم کیسی آگ تمہاری بے رخی سے ان کے دل میں لگی جو جل جل کر ستی ہوگئیں۔

(۴۰۳) کاہے نہ کا ہوکاں درشن دیت ہے   کاہے نہ بھوت کا ہو پتیاں

آخر کیوں کسی کو درشن نہیں دیتے اور کیوں کسی کو خط نہیں بھیجتے۔

(۴۰۴) نیکے مَن تیں تم کا بِل کاظم   تا ہُیں کو نے کھوئی گُنتیاں

اے کاظم وہ تم سے خوشی خوشی ملا تم نے کون سی ناسمجھی کی باتیں چھوڑ دی ہیں۔

مناجات بسرپردہ

(۴۰۵) موہے نِت سَنگ اپنا دے رے
جگ ماکوئی نہیں سنگی ہمارا۔ اے ہاں ہاں

مجھ کو ہمیشہ اپنے نزدیک رکھ۔ میرا دنیا میں کوئی بھی سنگی ساتھی نہیں ہے۔

(۴۰۶) اپنے رنگ چوکھے پیارے سوں   تن من مورا رنگ دے رے
ایسا رنگ ہے کون پیارا

اپنے چوکھے رنگ سے میرے تن و من کو رنگ دے۔ کیونکہ تیرے رنگ سے زائد پیارا اور کون رنگ
ہے (صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ)۔

(۴۰۷) پیم بھگت جا سوں بن آوے   ایسی شکت مورے انگ دے رے
بھگت بنا کب ہوئے نِستارا

مجھے ایسی طاقت وہمت عطا کر جس کے سہارے محبت اور راہِ فقر دونوں مجھ پر آسان ہو جائیں اس لئے
کہ بغیر راہِ فقر اختیار کئے نجات محال ہے۔

(۴۰۸) تا یا موہ اٹھا دے جی سے   نیکے سادھن کے ڈھنگ دے رے
اوگن سے کر موکو نیارا۔

علائق دنیاوی کی محبت میرے دل سے دور کردے اور درویشوں کے نیک وصاف عطا فرما اور عیوب سے مجھے پاک کر

(۴۰۹) ئیں مانگے سو پائے صاحب سیں   کاظم ہموں کا منگ دے رے
جا سے نہ چھوٹے ذاکو دوارا

اے کاظم تم نے اپنے مالک سے جو بھی مانگا وہ پایا۔ ہم کو بھی کوئی ایسی چیز دلواؤ جس سے آخر دم تک اس کا د

نہ چھوٹے (ہر وہ دعا قبول ہوتی ہے جو مقام توحید سے ہو سے

(استجاب آمد دعائے عاشقاں   اے دعا گو آں دعارا باز گو)

ایضاً بسرپردہ

پند ونصیحت

(۴۱۰) کس ہے پتا کس ہے توری مائی   جن نہ دیو تو ہے گیان سکھائی

تیرے ماں باپ کیسے ہیں جنھوں نے تجھے گیان کا راستہ (معرفت) نہیں بتایا۔

(۴۱۱) کس مت ہین بھئی جگ آئیکے   کس شدھ بدھ گئی توری بھلائی

اس دنیا میں آکے تیری عقل کیسی ماری گئی کہ سوجھ بوجھ سب تشریف لے گئی۔

(۴۱۲) پاس پیا اب تک نہیں جانے   کہیں تیرے مَن کو دیو بھٹکائی

کس نے تیرے دل کو بھٹکا دیا ہے کہ اب تک یہ بات سمجھ میں نہ آئی کہ تیرا محبوب تیرے پاس ہے۔

(۴۱۳) گھر نا کھوج آؤ کچھ نہ گیو ہے   آئے تو کیا جب جوبن جائی

اپنے دل میں اُسے تلاش کرو۔ ابھی کچھ نہیں گیا ہے اور اگر طاقت وہمت جانے کے بعد خیال آیا بھی
تو کیا حاصل۔ (خ لہو میں پھر یہ روانی رہے رہے نہ رہے)۔

(۴۱۴) اوگن دیکھ رِسائیو پیرا   آپن مکھ تُھسے لین چھپائی

تیری خطائیں اور لغزشیں دیکھکر محبوب تجھ سے ناراض ہو گیا اور اپنا مکھڑا تجھ سے چھپا لیا۔

(۴۱۵) بیر نہ کر اُنہیں ہے سویرا   بنتی کر کے پی کو منائی

خدا کے لیے اب بھی دیر نہ کر۔ ابھی سویرا ہے۔ منت سماجت سے اپنے محبوب کو راضی کرلے۔

(۴۱۶) بن اپنے کھوئے نہ ملے کچھ   جیوں جیوں ہیرے تیوں ہرائی

بغیر خود کو کھوئے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جتنا زیادہ اُس کا کھوج کروگے خود گم ہوتے جاؤگے۔

(۴۱۷) میں بلجاؤں کاظم ستگر کے   ٹھور ٹھور پیا دیئی دکھائی

اے کاظم میں اپنے مرشدِ برحق کے قربان۔ جن کے طفیل مجھے ہر ہر جگہ محبوب کا دیدار ہو گیا۔

(مرشدِ برحق کے صدقے جائیے   راہ حق کی جو ہمیں دکھلا گیا)

الھیہ

عاشق کی ثنا و صفت

(۴۱۸) اَبتو بالم مورے آؤ   کا سُدھ موری تو ہے بسرگئی

اے بالم ابتو للّٰہ آجاؤ۔ کیا میری یاد تم نے بالکل ہی بھلادی۔

(۴۱۹) لو لگی جو لو نہ آوت تو لو   اَیسی بنیں ہماری گذر گئی

جب تک جان میں جان ہے تب تک تم سے ملنے کی آس بندھی رہے گی اسی امید میں عمر گذری (اور گذرتی جا رہی ہے)

(۴۲۰) بَاٹ ہیرت سب بھولا نہ جانی   دِن کب بِیتا رات کِدھر گئی

انتظار میں آنکھیں پتھرا گئیں۔ نہ دن کی سدھ رہی نہ رات کی (کب دن گذرا اور کب رات گذری)

(بے خود ایسا کیا خوفِ شبِ تنہائی نے   صبح سے شمع جلا دی ترے سودائی نے)

(۴۲۱) ہت لاگو نہیں بھیو کا جو چیت   بھٹک بھٹک کہوں جدھر تدھر گئی

محبت نہیں ہوئی تو کیا ہے کہ دل (کسی جگہ ٹھہرتا ہی نہیں) سراسیمہ و سرگشتہ پھر رہا ہے۔

(۴۲۲) ہم توگئیں بن آئے تمھارے   او جو بنی رہی سو بگڑ گئی

تمھارے نہ آنے سے ہم تو ہاتھ سے گئے اور جو تھوڑی بہت بنی تھی وہ بھی بگڑ گئی۔

(۴۲۳) کاظم پاس بسنے ہو تب رہی   بگڑی چال سب انکی سُدھر گئی

کاظم کے پاس رہتے ہو اسی لیے انکی بگڑی سنور گئی ہے۔

(میں ہلاکِ شیوۂ دہر تھا وہ قتیلِ خنجرِ ناز تھے   میں سنور سنور کے بگڑ گیا وہ بگڑ بگڑ کے سنور گئے)

نغمۂ پردہ

محبوبِ مطلق سے دوری اور درد کا بیان

(۴۲۴) جی کی بتھا کہی نہیں جائے
کا سُوں کہوں کوئی کب سمجھے   اَکتھ کتھا سُن موری مائے

جی کا حال کہتے نہیں بنتا کس سے کہوں۔ کون میرا دکھ درد سمجھ سکتا ہے۔ اے میری ماں میری وہ کہانی سنو جو پوری طرح بیان میں نہیں آسکتی۔

(۴۲۵) رات رہی مَیں پِیا سنگ سُوتی   بڑے ہیت سوں گرے لگائے

رات میں اپنے محبوب کے ساتھ بڑے مزے میں سو رہی تھی اور وہ بڑے پیار سے مجھے گلے لگائے تھے۔

(۴۲۶) جاگت سیج پائی مَیں سُونی   کیں موسے پیو لِین چھڑائے

جیسے ہی میں جاگی میں نے دیکھا کہ میری سیج سونی پڑی ہے۔ معلوم نہیں کس ظالم نے مجھ سے میرے پیا کو چھڑا لیا۔

(عجب انقلابِ زمانہ ہے مرا مختصر سا فسانہ ہے   یہی سر جو بار ہے دوش پر یہی سر تھا زانوئے یار پر)

(۴۲۷) کہاں کھوجوں کونے پنتھ لاگوں   کو اب پی کوں دِکھ بتائے

کہاں کھوجوں اور کون راستہ اختیار کروں۔ کون ہے جو اب میرے محبوب کا پتہ بتائے اور اُسکا دیدار کرائے۔

(۴۲۸) وہ سنجوگ سکھی پھر پاؤں سب   کیدھ موسے بیوگن ہائے

اے سکھی کیا پھر ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ محبوب مجھے ملجائے۔ ہائے میں فرقت کی ماری اسی غم میں گھلی جا رہی ہوں۔

(۴۲۹) کوئی کہت ہے پاس پیا۔ پے   چھل کیو تو ہے دِیو بھٹکائے

کوئی تو دلاسا دیتا ہے کہ محبوب تیرے پاس ہی ہے لیکن تجھے فریب دیکر بھٹکا رہا ہے۔

(۴۳۰) کوئی بتاوت سات سمندر   پار رہے بیتم دور بسائے۔

کوئی کہتا ہے کہ محبوب سات سمندر پار بہت دور ہے۔

(۴۳۱) سو پیتم کاظم نت پاوے   تن میں من میں رہو سمائے

کاظم نے اُسی پیتم کو ہمیشہ اپنے رگ و پے میں جاری و ساری دیکھا۔

سرپردہ

محبوب کی نایافت بھی محبوب ہوتی ہے

(۴۳۲) سنگ گوپال کے بھاوت کنجن

نیک کنول جمنا جل نیکو   نیک لاگت جب بھنورا گنجیں

محبوب کے ساتھ (معیت) گنج کی رونق دوبالا ہوجاتی ہے۔ کنول بھی اچھا معلوم ہوتا ہے اور جمنا جل بھی ایسی حالت میں (محبوب کے ساتھ) بھنورے کی گونج میں بڑا مزہ ملتا ہے ؎

(یہ ریگ صحرا یہ موج دریا یہ سبزہ و گل یہ ماہ و انجم   ذرا جو وہ مسکرا دیئے ہیں یہ سب کے سب مسکرا رہے ہیں)

(۴۳۳) ٹھور ٹھور وُہی آپ ہیں تب ہی   جوت سے چمکیں جو الکے بجھیں

ہر جگہ وہ ہی وہ ہیں تب ہی تو اُن کے نور سے ہر شئے جو انکی زلفوں[۱] کے درمیان میں ہے جھلک رہی ہے۔

(۴۳۴) برہ اگن وا کی چھ تن ما   جائے پڑے اُٹھ دھاویں گنجیں[۲]

اُسکے آتش فراق کی چنگاری اگر کسی شل (مفلوج) کے دل میں پڑ جائے تو وہ بھی اُٹھکر دوڑنے لگے۔

(۴۳۵) جے برہن دیکھیں نہیں پاویں   ترس ترس جب ہی جیا جھنجیں

جو فراق کی ماری تیرے دیدار سے محروم ہیں وہ ترس ترس کر اپنی جان دیئے دیتی ہیں۔

(۴۳۶) کاظم تم کا دیکھیں ۔ ہمری   نگ ہیرت انکھیاں بھیں ڈھنجیں

کاظم کو تو تمھارا دیدار حاصل ہے اور ہماری آنکھیں راستہ دیکھتے دیکھتے پتھرا گئیں۔

ثنا ۔ مناجات ۔ دعا

(۴۳۷) بار برھم   کرتار نرنجن

بھجن کریں تیرو پشپ اور پنچھی   کوئل ۔ مور ۔ پپیہا ۔ کھنجن

اے خالق اکبر اے ذاتِ بے رنگ و بو تیری حمد میں چرند و پرند سب مشغول ہیں۔

(۴۳۸) سدا رہے سُکھ تورے بھجن سے   سُکھ دائی سب کے دُکھ بھنجن

تیرے ذکر سے ہمیشہ سُکھ ملتا ہے اے سب کو سکھ دینے والے اور سب کا دُکھ دور کرنے والے۔

(۴۳۹) دھندھ جائے جا سے ہیا نین کی   کر پا کر دے ایسو انجن

مجھے ایسا سرمۂ بصیرت عطا فرما کہ جس سے دل کی آنکھوں کی تاریکی دور ہو۔

(۴۴۰) مکھ دکھاؤ کب تک تیری باس پہ   پھول پھول جس بھنورا گنجن

---

[۱] عالم امکان ۔ [۲] وہ قلب جس میں محبت کی صلاحیت اخذ کرنے کا مادہ ہی نہ ہو۔

اب تو دیدار عطا فرما آخر کب تک ہم ہر پھول پر بھنورے کی طرح تیری خوشبو پرست ہوتے رہیں

(۴۴۱) بیم اگن تیری بن کو ہے   کام کرودھ ترشنا کی بھنجن

تیری آتش محبت کے سوا اور کون چیز ہے جو خواہشات نفسانی اور صفاتِ ذمیمہ کو جلا کر فنا کردے۔

(۴۴۲) درسن دیت سداں کاظم کاں   ہم سے کاہے چھپت ہو کنجن

کاظم کو تو ہمیشہ دیدار عطا کرتے ہو۔ آخر ہم سے کیوں کنجوں میں چھپتے پھرتے ہو۔

الھیہ

ہجر و فراق

(۴۴۳) کا دُکھ انکھین لاگو روگ

نیند اُچٹ گئی نیر بہے نت   انچرا ہوت نچو ون جوگ

معلوم نہیں آنکھوں کو کیا روگ لگ گیا ہے جس سے نیند اُڑ گئی اور آنکھوں کے سوتے پھوٹ پڑے آنچل آنسوؤں سے ایسا بھیگ جاتا ہے کہ نچوڑنا پڑتا ہے۔

(۴۴۴) سُرجن بن میں روؤں بیوگن   مو کو ہنست ہیں دُرجن لوگ

میں فرقت کی ماری اُس پیارے محبوب کے فراق میں رویا کرتی ہوں۔ میری حالت پر اغیار ہنستے ہیں

(۴۴۵) دن دن اور اور دُکھ باڑھے   گھٹے نہ تنکو تنکو بیوگ

روز بروز درد جدائی بڑھ رہا ہے۔ اس مرض میں ذرا بھی کمی نہیں ہوتی۔

(۴۴۶) برہ بتھا کی ماری مرت ہوں   سوجھے نہ مو کو جوگ نہ بھوگ

جدائی کی تکلیف سے میری جان پر بنی ہے نہ دنیا نظر آتی ہے نہ دین۔

(۴۴۷) پیا بل آپ ہے سُکھ ما کاظم   مو کو کہت ہیں سکھا ون جوگ

آپ تو کاظم بڑے مزہ میں اپنے محبوب کے ساتھ مزے اڑا رہے ہیں۔ مجھ سے کہتے ہیں کہ میں تمکو رموز عاشقی سکھا دونگا۔

سرپردہ

محبوب سے درد فراق کی شکایت

لگن لگی موری ایسے بیتم سوں
جاسوں کہوں کی کچھ نہ بسائے۔ اے دیّا

ایسے لاابالی محبوب سے پالا پڑا ہے کہ جس کے سامنے کسی کی محبت کی کوئی وقعت و قیمت نہیں ہے۔ ہائے اللہ۔
(متاعِ دلِ پاکِ عشاقِ مسکیں — بہ بازارِ حسنش بہائے ندارد)

(۴۴۹) مُکھ نا بولے نہ پوچھے گا ہو کی — دیکھ گرب سدھ جات بھلائے
نہ تو منہ سے بولتا ہے اور نہ کسی کے دل کا حال پوچھتا ہے اُسکے اس انداز و تمکنتِ حسن کو دیکھکر آپے حواس گم ہیں۔

(۴۵۰) میں رووں وہ سونرموہی — آنس دیکھے موہے مسکائے
میں تو (اپنی مصیبت کی وجہ سے) رو رہی ہوں اور وہ جفاکار میرے آنسو دیکھ دیکھکر مسکرا رہا ہے۔

(۴۵۱) جان بوجھ کچھ ایسے چلن چلے — جانو نہیں جانت پیر پرائے
جان بوجھکر اُس نے ایسے ڈھنگ رچا رکھے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے وہ دوسروں کے دلوں کے دُکھ درد سے انجان ہے۔

(۴۵۲) پیہِ بھلی ایسے جیون سے — یہ دکھ موہے سہو نہیں جائے
ایسی زندگی سے باز آئی مجھے موت بھلی۔ اُنکا اندازِ تجاہل مجھ سے نہیں برداشت ہوتا۔

(۴۵۳) کاظم کے بس کس ہے جو ہنس ہنس — مکھ کھولے واسوں بولے بتائے
معلوم نہیں کس طرح کاظم نے اُس (شوخ تجاہل آشنا) کو اپنا لیا ہے کہ وہ اُس سے بے حجابانہ ہنس ہنس کر گفتگو کرتا ہے۔

ایضاً

وصالِ محبوبِ حقیقی

(۴۵۴) مگن بھئی میں تو پی کے آون سے — من میں پھولی ناہیں سماؤں
اری اے گُئیّاں
میں اپنے محبوب کے آنے سے ایسی مگن ہوں کہ اے سکھی پھولے نہیں سما رہی ہوں۔

(۴۵۵) سنمکھ پیو رہے سووت جاگت — پھر کو جپے ہمارے ناؤں
جب وہ ہر وقت سوتے جاگتے ہمارے سامنے ہے پھر اب کیوں ہم اسکے نام کی رٹ لگائیں۔

(۴۵۶) گیو بھرم سنسار کا تب سے — جب سے پیو پایا سب ٹھاؤں
دنیا کا سارا بھرم نظر سے گر گیا جب سے میں نے اپنے محبوب کو ہر طرف بے حجاب جلوہ آرا دیکھا۔

(۴۵۷) دوڑ دھوپ ہم سے سب چھوٹی — آیو بسو پیا ہمرے گانوں
جب سے میرا محبوب میرے دل میں بس گیا ہے مجھے تلاش و تجسس کی حاجت باقی نہیں رہی۔

(۴۵۸) پئی پیو چاہے تو جا سادھن سنگ — تیرو تو نکسے نہ گھر سے پانوں
تم اگر محبوب کو پانا چاہتے ہو تو جاؤ درویشوں کی صحبت اختیار کرو۔ تمہارے تو گھر سے قدم ہی نہیں اُٹھتے۔

(۴۵۹) کاظم پایا گرو کی دیا سوں — گرو پر واری واری بلجاؤں
اے کاظم میں نے اسکو اپنے گرو کی توجہ سے پا لیا۔ میں اپنے گرو پر سو جان سے واری بلہاری۔ ؎
(کیمیائے ست عجب بندگیِ پیرِ مغان — خاک او گشتم و اینہا درجاتم دادند)

اٹھئیہ

فراقِ محبوبِ مجازی

(۴۶۰) سانوروا نہیں آیو رے — موہ لیو کن مورپیروا
(ارے) سانولا (مدت سے) نہیں آیا۔ معلوم نہیں کس نے میرے محبوب کو اپنا لیا۔

(۴۶۱) میں تلپھوں نس دن تگ ہیرت — پھرت آنگن کی ٹھاڑھے دوروا
میں اُسکے فراق میں رات و دن تڑپتی ہوں اور راستہ تکتی رہتی ہوں کبھی آنگن میں ٹہلا کرتی ہوں اور کبھی دروازہ پر کھڑی رہتی ہوں۔

(۴۶۲) کن بلما یو بالم ہمرو — بلنبھ بھئی نہیں آیو مندروا
معلوم نہیں کس نے میرے محبوب کو اٹکا لیا ہے اب تو بہت دیر ہو گئی وہ میرے گھر نہیں آیا۔

(۴۶۳) وہ مورت تیں بس کئے کاظم — تورے رہت وہ سانجھ سکروا
اے کاظم اُس پیکرِ حسن و خوبی کو تو نے اپنے بس میں کر لیا ہے کہ رات و دن وہ تیرے ساتھ رہتا ہے (یعنی اُسکی معیت حاصل ہے)

(۴۶۴) دے اگیا ہمرو آون کی — بلجاؤں تھپر واروں جیروا

خدا کے لیے اب اُس کو ہمارے یہاں بھی آنے کی اجازت دو۔ میرا جی جاں تم پر نثار۔

نغمۂ دیوگری

محبتِ مجازی

(۴۶۵) موراچت لینھے ایک چتون ما بھلا رے سنوُر واچت کے چوروا

ایک ہی نگاہ میں تم نے میرا دل چُرا لیا واہ رے سانورے محبوب کیسے دل چرانے میں مشتاق ہو۔

(۴۶۶) پھر گئے ہم سے آنکھیں چُراون سیّل نہ توڑ انکھین کے چُروا

پھر تم ہم سے آنکھیں چرانے لگے۔ اے آنکھ چرانے والے اب (کم از کم) مروت تو نہ توڑ۔

(۴۶۷) کٹھن بپیر پائی تُجھسے مِل کہی نہ جائے اُس لاگی کو کٹھوروا

تم سے محبت کر کے میں نے بہت دُکھ جھیلے ایسی بے جگہ لگی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

(۴۶۸) ہا ہا مان ہماری۔ مِلا کر بہت نہیں تو تھوڑے تھوڑوا

(اللہ) میری التجا مان لے اور مجھ سے ملا کر۔ زیادہ نہیں تو کبھی کبھی سہی۔

(اس طرف بھی تمھیں لازم ہے نگاہے گاہے دمبدم لحظہ بہ لحظہ نہیں گاہے گاہے)

(۴۶۹) میں نت تلپھوں تیں کاظم کے لاگ گرے لہے سانجھ بھوُرا

میں تو ہمیشہ تمھارے فراق میں تڑپتی ہوں اور تم جب دیکھو کاظم کے گلے کا ہار ہو۔

ایضاً

محبت مجازی

(۴۷۰) پھر جا رے پنگوا پی کے دیسوا کھبر لیا وُ من بھاون کی

اے میرے پیامبر میرے محبوب کے دیس جا اور میرے من بھاون کی خیر خبر لا۔

(۴۷۱) بچھڑب اب کی ہے گاڑھا ہم پر آس ٹوٹی جان آون کی

اس بار کی جدائی ہم پر بہت سخت ہے۔ جان کے لالے پڑے ہیں ؎

(ارے ایسے ظالم کے پالے پڑے ہیں کہ دل تو گیا جی کے لالے پڑے ہیں)

(۴۷۲) پاؤں کہاں پاؤں جو جاؤں اب کٹھن ہے درسن پاؤں کی

پیروں میں اب کہاں سے طاقت لاؤں جو اُس کی تلاش میں نکلوں اب اُسکا دیدار ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔

(۴۷۳) برسن بھئے رگھبر سنن بچھڑے کوؤ نہیں کہت مِلاون کی

محبوب سے بچھڑے ہوئے سالہا سال گذر گئے۔ کوئی اس سے ملا دینے کی آس نہیں دلاتا۔

(۴۷۴) برج دوار کا ایک ہے کاظم کاں وے کہیں من سمجھاون کی

کاظم کے لیے برج دوار کا ایک ہے۔ ان کی باتیں بڑی تسکین دہ اور دل میں گھر کرنیوالی ہوتی ہیں۔

الھَیَہ

مجاز

(۴۷۵) کارے جادو چلاوت موہن
مُرلی بجاوت سانورے سلونواں

ارے اے سانولے سلونے محبوب کیا مُرلی بجا کر جادو چلا رہے ہو۔

(۴۷۶) یہ ٹھگئی بتیں کا سوں سیکھی ہے مرلی کی اُوٹ جو پھانسی چلاوت

یہ ٹھگ وِدیا تم نے کس سے سیکھی ہے۔ مرلی کی آڑ میں پھانسیاں لگاتے ہو۔

(۴۷۷) چین گئی جا سے نیدن کی ایکو گھڑی جیو کل نہیں پاوت

جس دن سے تمھاری بانسری کے شیریں نغمے سنے ہیں ایک گھڑی دل کو چین نہیں ملتا۔

(۴۷۸) نیرے آؤ بیٹھ درسن دے دور سے کا من کوں للچاوت

میرے قریب آکر بیٹھو اور اچھی طرح صورت دکھاؤ۔ دُور سے کیا للچاتے ہو۔"

(پھر ہم کہاں کہاں تم جی بھر کے دیکھنے دو "اللہ" کتنی مدت تم سے جدا رہے ہیں)

(۴۷۹) ہمیں ترسیں درسن کو سوئی کاظم سنگ دن رین گنواوت

ہم ہیں کہ رات دن اُنکے دیکھنے کو ترس رہے ہیں اور وہ ہیں کہ دن رات کاظم کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہے ہیں۔

(ہم ہیں اور ہجر کی شب اور بلاؤں کا نزول تم ہو اور بزم طرب اور ہجوم اغیار)

ایضاً

مجازی

(۴۸۰) موہن سے موئے اتنی کہوری

اپنی سکھی سے اتنی نٹھرائی   کیں دُوتی تو ہے یہ سکھوری

میرے موہن سے میری اتنی بات کہدے کہ اپنی سکھی سے اتنی بے رخی کرنا تم کو کس کٹنی نے سکھایا۔

(۴۸۱) جیو پرجیو ہُوت ہے سب کو   جو کوؤ چاہے واکو تاہُو ری

سب کے پہلو میں دل ہوتا ہے اور دل میں احساس۔ تو جو کوئی تمکو چاہے تم بھی تو ذرا اُس کا خیال کیا کرو۔

(۴۸۲) ایک ہاتھ کہوں باجت تاری   نیہہ اکیلے سے کب نبھوری

کہیں ایک ہاتھ سے بھی تالی بج سکتی ہے اسی طرح محبت بھی یک طرفہ نہیں نبھ سکتی۔

(۴۸۳) نَین لگے کاظم کے جب سے   اُن سے ملے موسے رُوسے رہوری

جس دن سے کاظم سے تم سے آنکھ لگی ہے اُن سے تو ملتے رہتے ہو اور مجھ سے روٹھے رہتے ہو۔

الطفیہ

(۴۸۴) اے ہو کریم عطا[50] کرپا رکھ ہم پہ   ہم تُجھسے بڑی آس لگائی

اے کریم عطا ہم پر نظر عنایت رکھئے۔ ہم آپ سے بڑی امید لگائے ہیں۔

(۴۸۵) کبہوں نہ دیکھ خطا پہ ہمری   عطا سدا رکھ بل بل جائی

کبھی میری غلطیوں پر نگاہ نہ کیجئے بلکہ ہمیشہ نظر کرم رکھیئے۔ میں قربان۔

(۴۸۶) پیر محمد اشرف شاہ ہوئیں   جگ کی پناہ کیسے دکھ پائی

جب پیر محمد اشرف شاہ عالم کی پناہ ہوں تو کوئی کیسے دُکھ پاسکتا ہے۔

---

[50] حضرت شاہ کریم عطا رحمۃ اللہ علیہ قصبۂ سلون ضلع رائے بریلی کی خانقاہ کے سجادہ نشین تھے۔ بڑے عالی مرتبت اور باخدا بزرگ گذرے ہیں حضرت عارف باللہ جب اپنے پیرو مرشد حضرت شاہ باسط علی قلندر قدس سرہ کے آستانۂ عالیہ پر الہ آباد میں حاضری دینے تشریف لے جاتے تھے تو کبھی کبھی راستہ میں سلون میں قیام فرماتے تھے۔ شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کا خاص کرم آپ پر تھا اور بڑی شفقت فرماتے تھے جو اس ٹھمری سے ظاہر ہے۔

(۴۸۷) چار پیر[51] مل ہیر ہری جب   پھیر بپت کبہوں نہیں آئی

چاروں پیر مل کر جب بلائیں اور تکلیفیں دور کریں تو پھر دکھ درد کبھی نہیں آسکتے۔

(۴۸۸) نور سے بھردے گاگر ہمری   چھُوچھی گاگر گھر جات لجائی

میرے جسم و جان کو نور سے معمور کر دیجئے کیونکہ خالی گاگر لئے گھر جاتے شرم آتی ہے۔

(۴۸۹) کاظم پائی کریم عطا میں   رب کریم کی جوت سمائی

کاظم نے کریم عطا میں حق کی تجلیاں دیکھی ہیں۔

ٹھمری۔ آساوری

اعیانِ[52] ثابتہ سے ظہور میں آنا

(۴۹۰) پیا رات تورے گرے لاگ   ہم بھلے چین سے سوئی

اے پیا، ہم تیرے گلے حمائل رہکر رات کو بڑی چین سے سوئے۔

(۴۹۱) ہم کا جگائے مُکھ کاہے چھپائے   مُوری نیند چین سب کھوئی

ہم کو جگا کر اپنا مکھڑا چھپا لیا۔ میری نیند و آرام سب چھین لی۔

(۴۹۲) اُٹھی روئی پچھتائی ہاتھ مل   مُنھ انسوَن تیں دھوئی

میں (اس محرومی پر) روتی ہوئی ہاتھ ملتی اُٹھ بیٹھی اور آنسوؤں سے منھ دھو ڈالا۔

(۴۹۳) جو مُنھ چھپائے پیروا کاظم   کہا ہوت اب روئی

اے کاظم جب پیا خود منھ چھپائے رہے تو پھر رونے دھونے سے کیا حاصل۔

ایضاً

پند و نصیحت

(۴۹۴) دیکھو مَن ہمار اکب لو توہے   گھڑی پل پلن کی آوے تو ہے

---

[51] وہ چار بزرگ جو مابین شاہ کریم عطا صاحبؒ و مخدوم حسام الحق مانکپوری گذرے ہیں۔ [52] صور علمیہ کو کہتے ہیں یعنے حقائق عالم کی صورتیں جو علم الٰہی میں ہیں۔ تفصیل کے لیے مصباح التعرف دیکھئے

دیکھئے وہ کب تک میرے دل کی آزمائش کرتا ہے جب تک وصل کی گھڑی نہیں آتی آزمائش جاری رہیگی۔

(۴۹۵) ہردوارا تج ہر کے دوارے بیٹھ نام بھجو تک تاکو جو ہے

ہردوارا چھوڑ کے ہر کے دروازہ پر بیٹھکر ذکر میں مشغول رہ اور انتظار کرتا رہ۔

(۴۹۶) تک تاکت کچھ جائے نہ۔ تاکو ایک بستت جائے آئے کے نو ہے

انتظار کرنے میں تیرا کیا نقصان ہے۔ اگر تیری ایک چیز جائے تو اُس کے بدلہ نو لے۔

(۴۹۷) آپ گان کھووے سو آپکو پاوے آپ کوں پاوے من کرے کلولے

خود کو گم کرے تب آپ کو پائے۔ جب آپکو پائے گا تو دل کلیلیں بھریگا (خوشی سے پھولے نہ سمائیگا)

(۴۹۸) ہیئے کو میل جاتے درسن ہوئے ہیئے کو میل جائے ہولے ہولے

جب دل کا میل دور ہوگا تب جلوۂ بے حجاب کے نظارے ہو سکیں گے۔ اور دل کا میل آہستہ آہستہ جاتا ہے

(۴۹۹) اوسر پر پھل برچھ دیت ہے کیتے دِنن آگم مولے

درخت اپنے وقت ہی پر پھلتا ہے حالانکہ پھول پہلے ہی آجاتا ہے۔

(۵۰۰) مولا برچھ کاظم تیری ہت کا پھل دیو درس کا تو ہے تولے

اے کاظم تیرے شجرِ محبت میں پھول آئے اور اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے دیدار کا پھل بھی عطا فرمادیا۔

ایضاً

سلوک میں جاذبہ نہ آنے سے پریشانی اور بارگاہِ حق میں شکوہ

(۵۰۱) دوبھر بھیو جیرا موا مور کٹھن ہے باٹ پیرا تور

میری زندگی دوبھر ہوگئی۔ تیری محبت کا راستہ بہت کٹھن ہے۔

(۵۰۲) ڈگر کی رگڑ جھگڑ دیکھے نین ہار گیو من دوڑ دوڑ

راستہ کی دشواریاں اور جھگڑے جھیلے دیکھکر دوڑتے دوڑتے میری ہمت ٹوٹ گئی۔

(۵۰۳) ہت نہ توڑ مکھ موڑ نہ مو سے بنتی کرت ہوں سانجھ بھور

کر جور جور

نہیں سوجھت موکو اور ٹھور

میں ہاتھ جوڑ جوڑ کر صبح و شام التجا کرتی ہوں کہ مجھ سے محبت کا رشتہ نہ توڑ اور مجھ سے منھ نہ موڑ (بے توجہی نہ کر)۔ مجھے اور کہیں ٹھکانا نہیں سوجھتا۔

(۵۰۴) بلجاؤں یا میں کون کھور جو چرن لگے گھر چھوڑ چھوڑ

میں جو گھربار چھوڑ کر تیرے قدموں پر آپڑی ہوں۔ میں قربان یہ تو بتا کہ اس میں تیرا کیا نقصان ہے۔

(جانِ تمنا پر دیوانہ یہ تو بتا بُرہم کیوں ہے ہم جو محبت کرتے ہیں تجھ سے تیرا کیا جاتا ہے)

(۵۰۵) درس دکھائے جی کو کر پھیرے اُن تو گھونگھٹ رکھے گھنیرے

مے دیدار سے میرے دل کو جھکا دے۔ انھوں نے تو بڑا گہرا گھونگھٹ کاڑھ لیا ہے۔

(۵۰۶) کاظم ہیرت ہیرت تیرے ہار گئے اب تو سدھ لے ہے

کاظم تو راستہ دیکھتے دیکھتے جی چھوڑے دیتا ہے (اللہ) اب تو میری خبر لے۔

(۵۰۷) الے اے دور سے دور نیرے سے نیرے کھول گھونگھٹ اب ٹھور ٹھور

اے تو کہ دور سے دور بھی ہے اور نزدیک سے نزدیک بھی ہے اب اپنے رخِ زیبا سے پردہ اٹھا کر دیدار کو عام کردے۔

تنبیہ مغرور

(۵۰۸) سنگ سماگی جا گلی[۱] سہاگلی ہے گی

پھوڑ کرت ہے مان بھلی ری بھلی تیری آن

اے شبینۂ یک شب یہ کیا تیرے دماغ میں خبط سماگیا ہے کہ تو سہاگن ہے۔ اے بدسلیقہ بدتمیز تو غرور کرتی ہے۔ بڑی حسین ہی ہے۔

(۵۰۹) ایک رین جاکے سنگ جاگی ہم ہیں نت واکے رس پاگی

تو نے جسکے ساتھ صرف ایک رات سیج سجائی ہم برسوں سے اُسکی ہم نشینی کے مزے لوٹ رہے ہیں۔

(۵۱۰) کیسے بتن بھی آگلی کاظم یہ کا کرت گمان

پھر تو مجھ سے کیسے بازی لے گئی۔ اے کاظم یہ کیا بڑے بول بولتے ہو (یعنی اُس کی معیتِ دائمی پر مغرور ہو کر دوسرے پر کیوں طعن کرتے ہو)

---

[۱] جس کو صرف ایک رات محبوب کے ساتھ بسر کرنے کا موقعہ ملا ہو۔

ایضاً

سب سے توڑ کر حق سے رشتہ جوڑنا

(۵۱۱) اُلجھے تم سے اتو نیناں مورے
بہت دِنن مَن باوَرے کے سنگ　　　کہاں کہاں ہم بھٹکے

اب تو میری نگاہیں تم سے لڑ کر تمھیں میں اٹک گئیں۔ بہت دنوں ہم اپنے باؤلے دل کے ساتھ نہ معلوم کہاں کہاں بھٹکتے پھرے۔

(۵۱۲) مَن اَگیانی اَب یہ سمجھا　　　بہت کھا ئیکے جھٹکے سٹکے

میرا نادان دل ایک عرصہ کے بعد بہت اُلٹے پلٹے کھا کر اب جا کر یہ سمجھا کہ۔

(۵۱۳) تُم مَن میں من تیری الکن میں　　　تُمہیں آپ میں اُرجھے لٹکے

تو میرے دل میں ہے اور میرا دل تیری زلفوں میں اٹکا ہے اور آپ ہیں کہ محوِ خود نمائی ہیں۔

(۵۱۴) اگیانی کہاں پاویں گیان یہ　　　ٹیک ٹیک سر کھکے سٹکے

(طنزاً) بے وقوف جاہل یہ سمجھ (معرفت) کہاں سے لائیں۔ کچھ دنوں جبہ سائی (بے خلوص) کی اور کھسک گئے (راہِ عشق کی سختیاں نہ جھیل سکے اور بیچ راستہ ہی سے بھاگ کھڑے ہوئے۔)

(۵۱۵) اَلکھ لکھیں گھٹ گھٹ میں پرگھٹ　　　گئے کاظم کے جی کے کھٹکے

جب اس ذات غیر مرئی (نظر نہ آنے والی) کو ذرہ ذرہ میں بے حجاب جلوہ آرا دیکھ لیا تو کاظم کے دل سے سارے وسوسے اور اوہام نکل گئے۔

محبوب کی طلب اپنے طالبوں کیلئے

(۵۱۶) آؤری آؤ ہمارے دُوارے　　　گلِن گلِن بھٹکت ہے کا رے

آؤ ہمارے در پر آؤ۔ ارے کیوں گلیوں گلیوں بھٹک رہے ہو۔

(۵۱۷) ہمری اَور آوت کی کاہے　　　اَوگن دیکھ اپنے اٹکا ئے

ہماری طرف اپنے گناہوں کے خیال سے آنے میں جھجھک رہے ہو۔

(۵۱۸) پاپی لاکھن ہو تو کا ہیں　　　جب آویں تب ہی ہم تارے

لاکھ گناہگار ہوں تو کیا ہیں۔ آئیں تو ہم سب کو پار لگانے کے لئے تیار ہیں۔

(۵۱۹) گُن اَوگُن اَپنے سب بھول کے　　　رَاکھ بھیئے ہمری کرِ پا رے

اپنی اچھائیاں اور برائیاں سب نظر انداز کر کے ہماری رحمت پر بھروسہ کھ (لاتقنطوا من رحمۃ اللہ)

(۵۲۰) چھما رَاکھ ہمرے دَرواجے　　　پڑا تو رَہ جس ہے تیسارے

عفو و بخشش کی امید و یقین رکھ اور ہمارے دروازہ پر جس حال میں ہو پڑا رَہ

(۵۲۱) دیکھ سکے ہم کا کب کاظم　　　جان بُوجھ تُھکوں بخشارے

اے کاظم تم ہم کو کب دیکھ سکتے ہو (جاؤ) ہم نے جانتے بوجھتے ہوئے بھی تم کو بخشا۔

ایضاً

طالبِ صادق کا جواب

(۵۲۲) آئے پڑے صاحب کے دوارے　　　کرپا رکھ اور رَاکھ سنبھالے

اے مالک اتبو ہم تیرے در پر آپڑے ہیں۔ کرم رکھ اور ہم کو سنبھالے رَہ۔

(۵۲۳) کچھ نہیں ڈر کا ہو کا ہم کا　　　جب ہم آئے سَرن تمھارے

جب سے ہم تیرے قدموں تک پہنچ گئے ہم کو کسی چیز کا کھٹکا نہیں رہا۔

(۵۲۴) اَوگن دیکھ لاکھن کا تم بن　　　تارے کو اے تا رنہارے

لاکھوں گناہوں کو دیکھکر بھی گناہگاروں کو بخشنا تیرے سوا کس کا کام ہے

(۵۲۵) درسن کا منھ کہاں جو مانگوں　　　وَے جن اَور ہیں ہم سے نیارے

میرا منھ اس لائق کہاں کہ میں تجھ سے تیرے دیدار کی آرزو کروں۔ وہ اور ہی لوگ ہیں ہم سے اچھے جنکی قسمت ایسی ہے

(۵۲۶) کاظم یہی عرض راکھت ہے　　　پڑے رَہن دِیو اپنے دوارے

کاظم کی بس اتنی ہی التجا ہے کہ اُسے اپنے در پر پڑا رہنے دے۔

ایضاً

مناجات اور پیرِ کامل کی ثنا

(٥٢٧) گیسے نہ ہوئے موہرے مَن دِھیر — آئے سُکے کب دُکھ کی بِھیر

اب میرے دل کو کیوں چین و آرام نہ ہو، اور اب کیسے غم و الم کا ہجوم ہو سکتا ہے۔

(٥٢٨) تیرے رحم و کرم سے پایا — حضرت باسط علیؒ سا پِیر

تیرے ہی رحم و کرم کی وجہ سے حضرت (شاہ) باسط علی (قلندر) کا ایسا پیر کامل نصیب ہوا ہے۔

(٥٢٩) جا کے گیان کی اَوکھد جا کھت — گئی ہمرے تَن مَن کی پِیر

جن کے گیان و معرفت کی دارو چکھتے ہی میرے جسم و جان کے سارے روگ کافور ہو گئے۔

(٥٣٠) کا ڈر اگلے پچھلے پاپ کے — اُن بخشائیں سب تقصیر

اب مجھے اگلے پچھلے گناہوں کا کیا ڈر جب کہ وہ ہر غلطی و گناہ معاف کرانے والے ہیں۔

(٥٣١) ہاتھ پہ ہاتھ دھرت کے بیرے — کٹ گئیں بھر مَن کی زنجیر

جیسے ہی انھوں نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا (وقتِ بیعت) ایک دم میں خودی کی ساری زنجیریں کٹ کر گر گئیں۔

(٥٣٢) رکھ لے لاج دُو دُو جگ ما کاظم کی — یہی آسرے بھئے فقیر

دونوں عالم میں کاظم کی آبرو رکھے۔ اسی آسرے پر اُس نے فقر اختیار کیا ہے۔

(مجھے تو نے بخشا غلامی کا تاج — ترے سر شفاعت کا بار آگیا)

ایضًا

محبوبِ مجازی کی شکایت

(٥٣٣) کس سے نَنَد یا تیر و بیر

ہم سے کرت نت چھل کی بتیاں — یا تیں جرت موری چھتیاں

اے نند تیرا بھائی کیسا شوخ ہے۔ مجھ سے ہمیشہ چھل فریب کی باتیں کیا کرتا ہو اسی سے تو میرے آگ لگتی ہے۔

(٥٣٤) نس دن ہم ہیریں وا کی بٹیاں — وہ سو رہے اَورن سنگ رتیاں

ہم تو رات دن انکی راہ تکا کرتے ہیں اور وہ ہے کہ اوروں کے ساتھ راتیں رنگ رلیوں میں گذارتا ہے۔

(٥٣٥) کریں اَنَند ہماری سوتیاں — یا ہی دُکھن ہم تو مر مٹیاں

ہماری سوتیں تو چین کی بانسری بجا رہی ہیں۔ اس غم رشک کے باعث ہم تو گور کنارہ آگئے۔

(٥٣٦) ہہت ہہت ہم تو کرہاری

سُکھ نہ دیو کبہوں بنواری

ہم تو محبت کرتے کرتے ہارے جا رہے ہیں لیکن تم ہو کہ ایک لمحہ بھی سکھ دینے کی قسم کھالی ہے۔

(٥٣٧) کو جانے کاظم بِتھا ہماری — مَن ہی مَن جر جر بُجھیں ستیاں

اے کاظم ہمارے دل پر جو بپتا پڑی ہے اُس کو کوئی کیا جانے اس محبت کی آگ میں ہم جل جل کر راکھ ہوئے جا رہے ہیں۔

ایضًا

محبوبِ مجازی کی دل رُبائی

(٥٣٨) کیسے بھئے رے بیا ہی اَہیر

ڈگر چلن نہیں دیت کا ہو کا ں — اس نینن بِچ مارت تیر

یہ اہیر کیسا بانکا سپاہی ہے۔ کسی کو راستہ چلنے ہی نہیں دیتا۔ جو کوئی گذرتا ہے اُس پر اپنے نگاہوں کے تیر مارتا ہے۔ (کہ وہ وہیں گھائل ہو کر رہ جاتا ہے)

(٥٣٩) باٹ مالا گو رہت بٹ مارو — کو ؤجن جاؤ ٹو ہی بیر

وہ راہزن (دین و ایمان) راستہ میں تاک میں لگا رہتا ہے۔ اے ہمسفر اُس راستہ سے ہرگز ہرگز نہ جانا۔

(٥٤٠) نیرے جائے کوئی کب کاظم — کرے گھائل جو بِن تقصیر

اے کاظم کون ایسے (راہزن و ناخدا ترس) کے قریب جائے جو بے قصور و بے خطا گھائل کیا کرتا ہے۔

ایضًا

رشکِ عاشق

(٥٤١) مہندی کا جَم لاگ جرا دے — کنگھی اَور و جی کو ستا دے

مہندی اور کاجل میرا دل جیسیں رہے ہیں۔ کنگھی اور بھی دل کو اُلجھا رہی ہے۔

(سُلجھائینگے وہ زلفیں اُلجھے کا دل ہمارا — دل کی رگیں کھچیں گی انکا سنگار ہوگا)

(۵۴۲) ہاتھ پاؤں لاگی رہے مہندی   کو نیو کر کوئی چھوَن نہ پاوے

ہاتھ پاؤں میں تو مہندی لگائے بیٹھے ہیں تاکہ کوئی ہاتھ نہ لگا سکے۔

(۵۴۳) تم گھر کین آنکھین ما کاجر کو   مُہ کا دوسر نین سماوے

تم نے تو کاجل کو اپنی آنکھوں میں جگہ دی ہے لیکن میری آنکھوں میں تمھارے سوا کون سمائے۔

(۵۴۴) باربار وہ مُوند چڑھی رہے   ایکو بار کوئی بار نہ پاوے

بار بار وہ (کنگھی) سر چڑھتی رہتی ہے۔ اسلیے کسی دوسرے کو ایک بار بھی اجازت نہیں ملتی۔

(۵۴۵) کاظم بلِ جاؤں تیرے تئیں تو   ہاتھ اپنے پیارے کے لگاوے

کاظم میں تم پر قربان۔ تم تو اپنے محبوب کے رخ و زلف سے کھیلتے رہتے ہو۔

ایضاً

رسوم ظاہری کے ترک کرنے اور حقیقت کی طرف رجوع ہونے کی نصیحت

(۵۴۶) کہا ہوت ہے ڈنڈی سوں   تج کر وا کو کھنڈ

ڈانڈی (سہارہ) سے کیا ہوتا ہے۔ اس کا سہارا چھوڑ۔

(۵۴۷) ڈنڈی گیان لے ہمرے گورن سے   چھانڈ دے یہ پاکھنڈ

معرفت کی ڈانڈی ہمارے مرشدین سے لے اور یہ ظاہری رسوم کے کھٹراگ چھوڑ دے۔

(۵۴۸) پھر لکھ آئے واہی کی مورت   سات دیپ نو کھنڈ

پھر سات دیپ نو کھنڈ یعنی ساری کائنات میں آکر اُسی کا جلوہ دیکھ۔

(۵۴۹) سکل بست پاوے واہی میں   جیسے کھانڈ میں کنڈ

(پھر) اسی طرح ہر چیز میں گھلا ملا دیکھے گا جیسے شکر میں مٹھاس۔

(۵۵۰) ہیا نرمل ہوے جوت لکھے جیوں   پور ناس کو چند۔

قلب آئینہ ہو جائے تب اس میں نور ماہ کامل کی طرح نظر آئے۔

(۵۵۱) دُکھ نہ رہے تن کو جب کاظم   جگ مگ پاوے آنند

ذرا بھی دُکھ نہ رہے اور کاظم کی طرح ہمیشہ ہمیشہ قلبی سکون و طمانیت حاصل ہو۔

ایضاً

محبوب کی صورت پر فریفتہ ہونا اور اُس کے رخ زیبا پر نظر پڑتے ہی دل کے زخموں کا ہرا ہو جانا

(۵۵۲) اُس چبھ گئی موے ہیے چھب سانوری   اے جُبدا تیرے لال کی

اے جُبدا تیرے لال کی سانوری چھب ایسی میرے دل میں چبھ گئی ہے۔

(۵۵۳) جس کاگد مس ویسے لاگی   بلِ جاؤں اپنے کھیال کی

جس طرح کاغذ میں روشنائی۔ میں اپنے تصور کے قربان۔

(۵۵۴) کو سہے ہین سائین نینئن کے   سہی جائے برچھی بھال کی

نگاہوں کے تیز تیر کون سہہ سکتا ہے۔ برچھی اور بھالے تو پھر بھی سہے جا سکتے ہیں۔

(۵۵۵) مُرمُسکن وہ بانکی چتون   نہیں بسرت نند لال کی

زیر لب مسکراہٹ اور محبوب کی ترچھی چتون ہائے نہیں بھولتی۔

(۵۵۶) سو گھاؤ کھائے جیئت جیو ہمرو   ہے کا کا یہ سنبھال کی

سیکڑوں گھاؤ کھانے کے بعد بھی میں زندہ ہوں۔ ایسی برداشت کی طاقت سوا میرے کس میں ہے۔

(۵۵۷) اُبتو لگے نیناں کا چھوٹیں   جو وہ چلے کچال کی۔

اب اگر وہ بے رخی بھی کرے تو کیا۔ میری آنکھ تو لگ ہی چکی اب چھوٹ نہیں سکتی۔

(۵۵۸) پھر جیو دیکھ کاظم تئیں موہن   کو جانے تیرے حال کی

اے کاظم تم تو موہن کو پھر جی دیکھتے ہو۔ تمھارے حال (و مقام) سے کون واقف ہے۔

ایضاً

حسب مضمون گذشتہ

(۵۵۹) آنکھین ما نہ سمائی چھب سانوری   سلونی موہنی مورت

واکی چتون پر واری واری

آنکھوں میں اُس کی سانولی سلونی چھب اور موہنی مورت سما گئی ہے۔ اُس کی چتون پر قربان۔

(۵۶۰) دیکھت سَین نَین چنچل کے   گئی چَین سب جی کی سکھی ری

اسکی چنچل اور شوخ نظریں دیکھتے ہی اے سکھی میری چین و آرام رخصت ہوگئی۔

(۵۶۱) لاگت برچھی بَین   رَین نیند رہے بھاری

اور تیز برچھی لگنے سے راتوں کی نیندیں اڑ گئیں۔

(۵۶۲) کاظم بہت دنن جی ترس ترس   انکھین تیں آنسو برس برس
تب دَرس رَس دیو لال پیاری

اے کاظم بہت دنوں دل ترستا رہا اور آنکھوں سے آنسوؤں کے تار نہیں ٹوٹے تب جا کر محبوب نے شربتِ دیدار پلایا۔

ایضاً

اعضائے جسمانی کے پھڑکنے سے محبوب کے وصال کی فال لینا

(۵۶۳) پھڑکن لاگ سکھی بھُج مورا   اور لگی پھڑکے آنکھو بائیں

اے سکھی خدا خیر کرے میرا بازو پھڑک رہا ہے اور بائیں آنکھ بھی۔

(۵۶۴) دن نیرائے پی کے مِلن کے   یا ہی سکھی سب مِل سمجھائیں

سب سکھیوں نے مل جل کے یہ شگون لیا کہ (اب کیا ہے خوش ہو) پیا ملن کے دن قریب آگئے ہیں

(۵۶۵) کون آیا کہل پی کے دیس سے   جیں آون کی کھبرین سُنائیں

کون پیا کے دیس سے خبر لے کر آیا ہے جس نے پیا کی آمد کی خبر سُنائی ہے۔

(۵۶۶) کون ماس کونے دن بیتم   اپنے آون کی کہہ پٹھوائیں

کس مہینہ اور کس دن پیتم نے اپنے آنے کی خبر کہلا بھیجی ہے۔

(۵۶۷) باٹ ہیرین کونے دن سکھی ہم تم   کچھ نیکے پوچھ نہ آئیں

اے سکھی کس دن ہم تم راستہ تکیں، کچھ اچھی طرح تم پوچھ نہ آئیں۔

(۵۶۸) جا دھر چرن کاظم کے وے کچھ   مُنہ سے کہیں کب ایہیں سائیں

جا کاظم کے قدموں پڑ کر اُن سے پوچھ کر وہ مجھکو بتائیں کہ محبوب کب آئیں گے۔

ایضاً

محبوب کے ہر عضو پر نظر پڑنے سے عاشقِ مجازی کی بیقراری

(۵۶۹) تیری اَلکیں نین دوؤ ہیں کاری کاری
ہم واری واری واری

تیری زلفیں اور آنکھیں دونوں کالی کالی ہیں۔ ہم جان و دل سے قربان صدقے۔

(۵۷۰) موہن پیارے ہمارے   دَئی کے سنوارے
راکھ سنبھالے آپن دوؤ کالے

اے میرے پیارے موہن تم کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے سنوارا ہے۔ اپنے دونوں کالوں (زلف و چشم) کو سنبھالے رکھو۔

(۵۷۱) اُنکے مارے کو سنمکھ جا رے   دیکھ سکے کب اُور تہارے
وے تو پلک مارت جیو لیت نکالے

(کس کی شامت ہے کہ) اُنکی چوٹ کھانے اُنکے سامنے جائے اور کیسے تابِ نگاہ ہے۔ وہ تو پلک مارتے ہی جان نکال لیتا ہے۔

(۵۷۲) ٹھہر نہ رہت سنمکھ تیرے موہن   جس تورے نینا چنچل
بچل جات موری اُور نہارے

تیرے سامنے آتے ہی میرا دل اُسی طرح بے قابو ہو جاتا ہے جس طرح تیری شوخ و چنچل آنکھیں میری طرف دیکھتے ہی ہٹ جاتی ہیں (یعنی ایک جگہ قرار نہیں) اسی طرح میرا دل تجکو دیکھکر بچل جاتا ہے۔

(۵۷۳) من چنچل نہ اَچل بھیو کبہوں   کاظم چل چل تھک ہارے

میرے بے قرار دل کو کبھی قرار نہ آیا۔ کاظم کوشش کر کے تھک ہارے۔

ایضاً

پند و نصیحت

(۵۷۴) کہاں تیر و منواں لگگو ا

یہہ نا یا کھلکی بجھی جو آنند ہیلو ارے اے بورے ونواں

تیرا دل کہاں اٹک گیا - یہ دنیا کس کی ہوئی ہے جو تو آرام سے رہنا چاہتا ہے ارے تو بڑا سیڑی دیوانہ ہے جو اسکے پیچھے لگا ہے۔

(۵۷۵) کل پہ نہ رکھ جو کل پچھے جگ نا آج لگاؤ من کل ہے گونواں

اگر اس دنیا میں آرام چاہتا ہے تو جو کچھ کرنا ہے اُسے کل پر نہ اٹھا رکھ۔ آج ہی دل لگا کر لے "کل" تو دنیا کو خیر باد کہنا ہی ہے۔

(۵۷۶) گھاٹ چھانڈ لکھ آؤ پیا گھٹ میں ہیے کے کھول نینواں

بُری باتیں چھوڑ دے پھر دل کے دریچہ سے جلوۂ یار دیکھ۔ من کی آنکھیں کھول رے بابا۔

(۵۷۷) بڑھت پاپ نت بیس گھٹت ہے کا ہے جگ استھنواں

کیا اس دنیا میں ہمیشہ تھوڑے رہنا ہے۔ یہاں تو گناہ بڑھتے ہیں اور عمر گھٹتی ہے

(۵۷۸) جی نہ لگاؤ کا ہو سے جگ نا من بھاون تج اپنے بھونواں

اس عالم میں کسی سے دل نہ لگا۔ اپنے من بھاون کو اپنے دل میں جاگزیں کر۔

(۵۷۹) سدا رہو سکھ ماجیوں کاظم پیا سوں آؤ لگاؤ منواں

آؤ پیا سے دل لگاؤ۔ ہمیشہ کاظم کی طرح دل آسودہ رہو (سا چین کرو)

ایضاً

بغیر امدادِ مرشد اور شرع کی پیروی کے وصول محال ہے

(۵۸۰) ستگر بن صاحب کے حضور پہنچ سکے نہ کبھوں مغرور

بغیر مرشد کی امداد کے خدا کی حضوری حاصل نہیں ہو سکتی اور جب تک "انا" کا طلسم نہ توڑے گا اُس تک رسائی ناممکن ہے۔

(۵۸۱) بید ہے گن اوگن کی آرسی نِت پڑھے اُدھکو بھیو گرور

کلام الٰہی نیکی و بدی کے لئے آئنہ ہے لیکن تو اسکو پڑھ پڑھکر اور بھی مغرور ہو رہا ہے

(۵۸۲) بید بتاوے صاحب کاں پائے کس نا نیڑے تجھ جات ہے دور

نص قرآنی تو یہ کہتی ہے کہ مالک بہت ہی قریب ہے۔ تو کیسے پڑھتا ہے جو اُس کو دور سمجھتا ہے۔

(بغیر سمجھے بوجھے پڑھتے ہو) (نحن اقرب الیہ من حبل الورید)۔

(۵۸۳) وہ اچھر ہے اور پڑھے جو بھرم جائے لکھے نور ظہور

وہ کلمہ ہی دوسرا ہے کہ جسکو پڑھتے ہی دوئی کا پردہ اٹھ جاتا ہے پھر نور ہی نور دکھائی دیتا ہے۔

(بغیر محبت و خلوص سے پڑھے یہ بات نہیں حاصل ہو سکتی)

(۵۸۴) کام کرودھ ترشنا من مایا پانچ ہیں بیری بانچ رے سُور

ہوس پرستی۔ غصہ۔ لالچ نفس۔ فریب۔ دولت۔ یہ پانچوں تیرے جانی دشمن ہیں اے سورما (بہادر) ان سے اپنے کو بچائے رکھ۔

(۵۸۵) پیم کا کھانڈا لے آؤ ہم سے کر بیرن کا چکنا چور

ہم سے آکر محبت کی تلوار لیلے اور ان دشمنوں کو مار مار کر تہس نہس کر دے

(اے عشق ہمہ کرتم قلعہ پاش پاش تیغے زنم بہ حاجب و شاہے بر آورم)

(۵۸۶) گر کی دیا سے کاظم صاحب کوں تن من میں دیکھے بھرپور

پیر و مرشد کی عنایت سے کاظم حق کو اپنے ہر بن مو میں جلوہ گر دیکھتا ہے۔

ایضاً

مُناجات

(۵۸۷) لگن لگی تم سے جو میری

گھٹنے نہ پاوے بڑھت رہے دن دن اُس کرپا رکھ صاحب میرے

میری لگن تم سے جو لگی ہے تو میری آرزو ہے کہ یہ محبت کے پینگ اب بڑھتے ہی رہیں گھٹیں نہیں کچھ ایسی مہربانی میرے حال پر ہو جائے۔

(۵۸۸) درسن کا جیو چاہے بہتیرا نِس دن رہیں دوار گھیرے

تیرے دیکھنے کو بہت دل چاہتا ہے۔ اسی لیے رات و دن دروازہ پر گھیرا ڈالے ہیں۔

(۵۸۹) نیہہ بڑھائے درسن دے آگم دل میرے دیوانہ کوں چھیڑے

محبت بڑھا کر مجھے جی بھر کے اپنا جلوہ عطا کر۔ میرے دلِ دیوانہ کو کیوں چھیڑتا ہے۔

(۵۹۰) اب کیوں اوٹ کرت مکھ پیارے سوں میں بلہاری صاحب تیرے

میں تیرے قربان۔ آخر کیوں مجھ سے اپنا روئے زیبا چھپا رہا ہے۔

(۵۹۱) مت بھٹکاؤ اب دور حضور سے نور دکھاؤ رکھ اپنے نیرے

اس دوری و حضوری کے قضیہ میں مجھے کیوں بھٹکا رہا ہے۔ مجھے اپنے قریب رکھ کر رخِ زیبا کا نور دکھا

(۵۹۲) کاظم سنگ بنے رہو نس دن آؤ کبھوں ہمارے ڈیرے

کاظم کے ساتھ تو رات و دن رہتا ہے (روز نہیں) کبھی کبھی تو ہمارے گھر بھی آجایا کر۔

ایضاً

مرشد سے مناجات

(۵۹۳) پیر کھیوٹ بیڑا پار لگا دے واری واری جاؤں تیری لیوں بلیّاں

اے پیر اے میری نیّا کے کھیون ہار میرا بیڑا پار لگا دے۔ میں تیری بلائیں لے کر قربان جاؤں۔

(۵۹۴) گھاٹ نہ لاوت مجھے کہہ گھات سوں گھاٹ لگیں اورن کی نیّاں

میری کشتی کس وجہ سے ساحلِ مراد پر نہیں پہنچاتا۔ اوروں کا تو بیڑا پار لگا دیا۔

(۵۹۵) انپی نیہہ سے ملیں سب آگے جون رہیں پاچھے کی گئیاں

اپنی محبت کی طاقت سے جو ساتھی پیچھے تھے وہ ہم سے آگے نکل گئے "اُس" سے مل گئے۔

(۵۹۶) وار اکیلی رہیا ہم کیسیں پار چھوڑ کے اپنا سنیّاں

اپنے سنیّاں کو اُس پار چھوڑ کر اس طرف ہم کیسے اکیلے پڑے رہیں۔

(۵۹۷) ذرد بوجھے جو درد مند کی بھلا کرت ہے واکو گسیّاں

جو چھٹیلے دل کی تکلیف کو سمجھتا اور اُسکی دلجوئی کرتا ہے۔ ایسے کا اللہ بھلا کرتا ہے۔

(۵۹۸) وار پار تو ہے ایک ہے کاظم تیرو ہے پیتم سب ٹھنیّاں

اے کاظم تیرے لیے "اس پار" اور "اُس پار" سب یکساں ہے۔ تیرا محبوب تو ہر جگہ جلوہ گر ہے۔

ایضاً

محبوب مجازی کے وصل کا انتظار

(۵۹۹) درو جواں کیتے رہیں ٹھاری

درس بھکاری تہاری مُراری ترسیں دیکھن کوں چھب پیاری

اے مراری تیرے در پہ کتنے تیرے دیدار کے منتظر کھڑے دیدار کو ترس رہے ہیں۔

(۶۰۰) مگ ہیرت ہیرت تھک ہاری آؤ ہمارے سانجھ سکاری

راستہ دیکھتے دیکھتے تھک کر ہار بیٹھے۔ صبح و شام کبھی ہماری طرف بھی آنکلا کر۔

(۶۰۱) پھر پھر آویں سب ہی دِباری پاویں کہاں درسن کی باری

سب ہی درباری مایوس و محروم (جلوہ) واپس آرہے ہیں۔ بار جلوہ ملتا ہی نہیں۔

(۶۰۲) جب سے لگی کاظم سے یاری انہیں سنگ رہے نبواری

جب سے کاظم سے اُن سے یارانہ ہوا ہے بس نبواری انہیں کے ہو گئے ہیں۔

(۶۰۳) اُن ونکھ کا موہنی پڑھ ڈاری جو سُدھ سب کی شیام بساری

معلوم نہیں انھوں نے کونسا منتر پھونکا ہے جو محبوب نے اور سب کی یاد اپنے دل سے بھلا دی ہے۔

ایضاً

عشقِ حقیقی کا کمال اور مناجات

(۶۰۴) چٹیک لاگ رہی نہ کہی کچھ من کی رہی من جیوں کی تیوں

دل میں محبت کے ٹوکے اٹھ رہے ہیں کچھ کہتے نہیں بنتا دل کی دل ہی رہی۔

(۶۰۵) کبھی مکھ دکھلاوت پیارے کبھی پھیر چھپاوت کیوں

کبھی تو تو اپنا مکھڑا دکھاتا ہے پھر آخر کیوں چھپاتا ہے۔

(۶۰۶) دکھ بہتیرے سہوں جگ آرے میں بچھڑن کی ایکو نہ سہوں

میں دنیا بھر کے دکھ برداشت کرسکتی ہوں۔ سوا ایک جدائی کی تکلیف کے۔

(۶۰۷) بُو لُو نہ بُو لُو مُکھ موندو کہ کھولو   دَرس پیَا سَا ہوں سُو ہوں

خیر بولو چاہے نہ بولو اور چاہے چہرہ چھپاؤ یا نہ چھپاؤ میں تو جیسی دیدار کی پیاسی ہوں رہونگی ۔

(۶۰۸) سَمکھ ہوت تیرے بکھ ہم سے   کہت بنے ناکیوں ناؤوں

جب تمھارے سامنے میں آجاتی ہوں (تو رعبِ حُسن کی وجہ سے) نہ یہ کہتے بنتا ہے نہ وہ ۔

(۶۰۹) ایک بات یہ جی میں آوَت   بُرا نہ مان مانے تو کہوں

ایک بات اس وقت میرے دل میں آئی ہے اگر برا نہ مانو اور مان لو تو کہوں ۔

(۶۱۰) آؤ جھکاؤ دِھیرَج دے جی کوں   آج چھوکہ کال پَرُوں

آؤ مجھے اپنے دیدار سے جھکا دو اور میرے تڑپتے دل کو تسکین دو چاہے آج یا کل یا پرسوں ۔

(۶۱۱) مِلب چھوٹب کی رِیت تہاری   کَیسے کہوں چھوٹے جو کیوں

کبھی ملے اور کبھی غائب ہو میں یہ کیسے کہوں کہ آپ اپنا یہ اندازِ تلون بدل دیجئے ۔

(۶۱۲) جَاسے ہِرائے تیرے ہیرت کاظم   وَیسی بتاؤ اَب وَاکو گوں

کاظم کو ایسا طریقہ بتادے کہ جس سے وہ تیری تلاش میں اپنے کو گم کردے ۔

ایضاً

عمرِ گذشتہ جو بے حالی میں گذری اُس پر افسوس اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر یقین کامل

(۶۱۳) کچھ ہَمری مَت پُوچھو بھائی   کَون کَون دُکھ جی کے بَتائی

اے بھائی ہمارا حال کچھ نہ پوچھو ۔ اپنے دل کے کون کون دُکھ بیان کروں

(۶۱۴) کَون جَتن سے ہم دِن کاٹے   کہاں یہ سَگری عُمیں گنوائی

کس طرح ہم نے یہ دن کاٹے اور کہاں یہ ساری عمر بیکار گذاری ۔

(۶۱۵) بالاپن سب کھیل ما بتیا   تَرُنا پا گا یَن جُو رائی

بچپن تو کھیل کود میں گذرا اور جوانی (آنا فانا) باکار کاموں سے کنائی کاٹتے) گذر گئی ۔

(۶۱۶) اب جو بُڑھاپا سر پر آیا   بہت رَہت من میں پچھتائی

اب جو بڑھاپا سر پر آپہنچا تو رہ رہ کر پچھتاہٹ ہو رہی ہے ۔

(۶۱۷) بَرَھم لُوک سے بھَگَت کے کارَن   سُنَت ہیں جی کی بھئی آوائی

سنتے ہیں کہ انسان اُس عالم سے اس جہانِ آب وگِل میں خدا کو پہچاننے کے لیے بھیجا گیا ہے ۔

(۶۱۸) چھانڈ بھگت صاحب کی ہم تو   آئیکے کینہی بھَگَت پرائی

اپنے مالکِ حقیقی کی معرفت ایک طرف ڈال کر ہم تو دنیا والوں کی مزاج داری کرنے لگے ۔

(۶۱۹) اپنے نبیؐ کی باتیں سُن کے   تب کاظم کچھ آس لگائی

بے دے کے کاظم کو اگر ڈھارس بندھی ہے تو اپنے نبی صلعم کی پیاری باتوں سے بندھی ہے ۔

(۶۲۰) گُنی اَوگُنی سب پار لگیہیں   صاحب کے ہم بَل بَل جائی

سُدھرے اور بے سُدھرے سب کو پار لگائیں گے ۔ میں تو اپنے آقا پر سو جان سے قربان ۔

ایضاً

حقیقت کا مشاہدہ

(۶۲۱) یہ ہم دیکھا عجب تماشا   گھَٹ گھَٹ پایا وہی کا باسا

ہم نے یہ انوکھا تماشہ دیکھا کہ کائنات کے ذرہ ذرہ میں وہی بسا ہوا ہے ۔

(۶۲۲) ایک دِن گُرُ کی دَیا بھئی ہم پہ   مِٹ رہا مَنو کھُلا سَا

ایکدن مرشد کی ذرا سی توجہ جو ہوئی تو دل جن مسئلوں (اشکال) میں الجھا ہوا تھا وہ سب پل بھر میں آئینہ ہو گئے

(۶۲۳) سب سَنسار گیو گھُل جیسے   جَل میں گھُلَت بتاسا

(اور) ساری کائنات گم ہو گئی جس طرح پانی میں بتاشہ گھل جاتا ہے ۔

(۶۲۴) تب ہم جانا وہی ہیں ٹھاکر   سب جگ اُن کی داسا

اس وقت یہ میری سمجھ میں آیا کہ وہی مالکِ حقیقی ہیں اور تمام عالم انکے زیرِ نگیں ہے ۔

(۶۲۵) گیو بھرم سَنسار کا سب ہی   جِیو پہر دے سے ناسا

(اس مشاہدہ سے) سارے عالم کی حقیقت میرے دل سے محو ہو گئی ۔

(۶۲۶) کہاں رہے سَنسار اب مَن میں   رہی وہی کی آسا

جب اُسی سے آس لگ گئی پھر اب دنیا کی محبت دل میں کیسے رہ سکتی ہے ۔

(۶۲۷) نرگن اور نرنجن پیارا   آپ رہے کاظم باسا

وہ پیاری ذات بے صورت و بے رنگ اب خود ہی کاظم کے ساتھ رہتی ہے۔

ایضاً

سکھی ری تیرے بالم دیکھے انوٹھے

تیں واری پھیری۔ وے جا کو   تُہ سے رہت ہیں رُوٹھے

اے سکھی تمہارا نرالا انوکھا بالم دیکھا۔ تم تو اُن پر جان چھڑکتی ہو اور وہ ہیں کہ تم سے کھچے کھچے معلوم ہوتے ہیں

(۶۲۹) اور پہ ڈاریں رنگ۔ کیہو پہ   جھونکے عبیر بھر بھر موٹھے

اوروں پر تو رنگ ڈالتے ہیں اور کسی پر مٹھیاں بھر بھر عبیر پھینکتے ہیں۔

(۶۳۰) ہت سے جب تیں جات سبھا میں   دیکھت ہی او بھ اُٹھے

تم تو پڑے "چاؤ" سے انکی محفل میں جاتی ہو انکی یہ حالت ہے کہ تمھیں دیکھتے ہی انکے ماتھے پر بل آجاتے ہیں۔

(۶۳۱) ساںچے جیو کاظم سے ملیں وہ   تُہ سے ملیں نا جھوٹھے

کاظم سے تو بڑے سچے اور صاف دل سے ملتے ہیں اور تم سے تو جھوٹوں بھی نہیں ملتے۔

عاشقِ دردمند کے احوال کی پُرسش

(۶۳۲) کس ہے ری مَن ماری ٹوٹی

کُسَل ہے کا ہے کھاٹ پڑی ہے   جانو ہے پی کی ماری کوٹی

اے سکھی تیرا کیا حال ہے جو تو دل شکستہ معلوم ہوتی ہے۔ آخر کیوں پلنگ پر پڑی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ پیا نے تجھ پر کچھ ستم توڑا ہے۔

(۶۳۳) کی کچھ گانٹھ سے چھوٹ پرو ہے   کہ ڈھوں پریم کی باٹ مانوٹی

یا کچھ تیرے پاس سے گم ہو گیا ہے یا کسی نے محبت کی راہ میں لوٹ لیا ہے۔

بولی کہوں کا پیا کچھ کھینچے   ٹوٹا تارِ مروڑت کھونٹی

(۶۳۴) جواب دیا کہ کیا بتاؤں میرا پیا مجھ سے کچھ کھنچ گیا ہے اور رشتۂ اُلفت اُس نے منقطع کر لیا جس طرح ستار کی

کھونٹی مروڑنے سے کبھی کبھی تار ٹوٹ جاتا ہے۔

(۶۳۵) رنگ نہ پوچھ جب پانسا اُلٹا   نرد مری جب جگ سے چھوٹی

جب سے قسمت پلٹی ہے میری حالت نہ پوچھ۔ ادھر گوٹ تنہا ہوئی اور پٹی۔

(پھیر لیں جب سے اُس نے آنکھیں رنگ تباہی آہ نہ پوچھ۔

سینہ خالی آنکھیں ویراں دل کی حالت کیا کہیئے)

(۶۳۶) موہن کے روسے تن نگر کی   بیری بھئی ہیں جھاڑی بوٹی

موہن کے روٹھ جانے سے بستی کا ذرہ ذرہ مجھ سے بگڑ گیا ہے۔

(۶۳۷) کھاٹ پڑو نہ مرونا جیتی   کا کروں جب سے پیا ل چھوٹی

اُس وقت سے پلنگ پر پڑی ہوں۔ نہ مر رہی ہوں نہ جی رہی ہوں۔ کیا کروں جب سے جدائی ہوئی ہے کچھ بنائے نہیں بنتی۔

(۶۳۸) میٹھ میٹھ کاظم رہے تم کا   ہم دُکھ کب تک کڑوا گھونٹی

اے کاظم تم تو شربتِ وصل کے مزے اڑا رہے ہو۔ میں کب تک جدائی کے کڑوے گھونٹ گھونٹتی رہوں

محبوب مجازی کی بے پروائی پر عاشق کا تاسف

(۶۳۹) تم سے پیت لگائیکے ہم جُڑ کے

ہل مل مکھ پھر کا ہے چھپائیکے   ہم و تن مَن جارے پھونکے

تم سے محبت کر کے ہم نے بڑا دھوکا کھایا۔ پہلے تو محبت کی راہ و رسم بڑھائی پھر اب کیوں منھ چھپا کے میرے جسم و جان کو پھونک رہے ہو۔

(۶۴۰) وے سنجوگ کی سُدھ جب آوت   اُٹھت بیوگ کے جی میں بھبوکے

جب "پیا ملن" کے دن یاد آتے ہیں تو آتشِ فراق کے شعلے دل میں بھڑک اُٹھتے ہیں۔

(۶۴۱) کھبر پائے کے کھبر نہ لینھی   شیام شیام کیتھو کہہ کوکے

باوجودیکہ میرے حالِ دل سے خوب واقف ہیں لیکن پھر بھی میری خبر نہیں لیتے۔ شیام شیام کہہ کے میں نے کتنا پکارا۔

(۶۴۲) بس گئے پیے موہن کاں سچ کہہ　　کاظم کون منتر تیں پھونکے

اے کاظم سچ بتاؤ وہ کون سا منتر تم نے پڑھکر پھونکا ہے کہ جس سے محبوب کو اپنے بس میں کر لیا ہے۔

عاشقِ صادق کا جواب

کا ہے پیت لگائے کے چوکے

(۶۴۳) نیہ کی باٹ چل کوئی سکت ہے　　بن تن من کے جارے پھونکے

کیوں محبت کر کے تم نے دھوکا کھایا۔ محبت کی راہ کوئی کیسے چل سکتا ہے جب تک کہ اپنے تن من کو جلا کر پھونک نہ دے۔

(۶۴۴) تم ہو سنیہی غرض کے سہو کب　　اُٹھیں گے بجواں ہیوگ کے ہوکے

تم تو اپنے مطلب کے یار ہو۔ جدائی کی ہوکیں جو کلیجہ میں اٹھ رہی ہیں اُن کو کیسے برداشت کر سکتے ہو۔

(۶۴۵) نیہ نبا ہو لئیں کہ بچھڑیں　　کب پیا بس ما کبھے کا ہو کے

تم اپنی محبت نباہے جاؤ چاہے محبوب ملے یا نہ ملے۔ بھلا محبوب کب کسی کے قابو میں آیا ہے۔

(۶۴۶) چین سے جائے گھر بیٹھو نہ ہوں کہوں　　کھاٹ پڑو ہیئے اُٹھت بھبھو کے

جاؤ چین سے گھر بیٹھو ایسا نہ ہو کہ دل میں آتشِ عشق کے شعلے اُٹھنے لگیں اور تم پلنگ پر پڑ جاؤ۔

(۶۴۷) ہار گئے تم نام رٹن سے　　اُتر نہ پائے جو کچھ دِن کو کے

تم اس کا نام رٹتے رٹتے ہمت ہار بیٹھے اتنے دنوں تم نے آہ و فغاں کی لیکن ایک بار بھی اُسنے جواب دیا۔

(یاں لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں　　واں ایک خاموشی تیری سب کے جواب میں)

(۶۴۸) بس بھئے شیام کاظم کے ہت سوں　　تے جانت کچھ منتر پھونکے

شیام کاظم کے اثرِ محبت سے اُس کے بس میں ہو گئے اور تم سمجھتے ہو کہ اُس نے شیام پر منتر پھونکا ہے۔

دل میں قدرے فساد پیدا ہو جانے سے دل کے تمام اعمال ضایع ہو جاتے ہیں

(۶۴۹) چھوئی لئی ترکو یں مور گگریا　　اب گھر جات لجاؤں

ترک نے میری گگری چھولی۔ مجھے اب گھر جاتے شرم آتی ہے

(۶۵۰) رہو ترک کب سے تگ تاکت　　آج لگو واکو داؤں

یہ ترک نہ معلوم کب سے میری تاک میں تھا۔ آج اُسکو موقع مل گیا۔

(۶۵۱) ٹھور نہ گھر مو کو نا پنگھٹ　　ہاتھ ملوں پچھتاؤں

اب نہ میں گھر کی ہوں نہ گھاٹ کی۔ ہاتھ مل مل کر پچھتا رہی ہوں۔

(۶۵۲) کہا کروں کچھ بن نہیں آوت　　چلے پاؤں نا ٹھہرے پاؤں

کیا کروں کچھ بنائے نہیں بنتی۔ نہ ٹھہرتے بنتا ہے نہ جاتے۔

(۶۵۳) گاگر سانچی بھگت ہے ترکوا　　من کھوٹا پاپی یہ ٹھاؤں

(یہاں) گاگر سے مراد سچی بھگت ہے اور ترکوا سے مراد کھوٹا اور پاپی نفس ہے۔

(۶۵۴) گگری ترک کے چھوت نسائی　　پی کے ڈر کہاں جائے لکاؤں

ترک کے چھو لینے سے میری گگری ناپاک ہو گئی۔ اب اپنے پیا کے ڈر سے میری ہستی بھولی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہاں جا چھپوں۔

(۶۵۵) من پاپی کھوٹے سے کب ٹل　　کاظم دیت صاحب کا ناؤں

جب دل میں پاپ اور کھوٹ ہے تو اے کاظم ایسے میں اللہ اللہ رٹنے سے کیا فائدہ۔

دنیا دوستِ عالمِ بے عمل کی مذمت جو اپنے اعمال ظاہر پر قانع ہو

(۶۵۶) صاحب ہے کب تم سے راجی

کرتب کچھ نہیں گیان کہت ہے　　لاج نہ آوت تو ہے ملا جی

تمہارا مالک تم سے کب راضی و خوش ہے۔ عمل میں تو آپ صفر ہیں لیکن زبان سے علم کے لمبے چوڑے دعوے اور نصیحتیں ہیں۔ شرم نہیں آتی۔

(۶۵۷) بھگت کے کارن بید پڑھت ہیں　　پڑھ کے چہت ہوئے مفتی کا جی

حصولِ علم کا اصلی مقصد معرفتِ الٰہی ہے لیکن لوگ ہیں کہ مفتی قاضی بننے کے لیے پڑھتے ہیں۔

(۶۵۸) روجہ نماج کرے بہتیرا　　پیم بن آوے کونے کا جی

(بظاہر) روزہ نماز بھی بہت کرتے ہیں مگر بغیر محبت کے یہ سب کس کام کا۔

(٦٥٩) دور گئے تکے ہوئے آئے   مگن بھئے رکھوائے حاجی

بہت پاپڑ بیلے تو مکہ ہو آئے اور اپنے کو حاجی کہلا کر پھولے نہیں سماتے۔

(٦٦٠) کا ئے کر یہے مال ملک ہے   ہاتھی گھوڑے تر کی تا جی

یہ زرد املاک یہ مال و منال تیرے کس کام کا اور یہ ہاتھی اور ترکی تازی گھوڑے کس کام کے

(٦٦١) کو نے نبت سمیٹی مورکھ   جب کال آئے کے سر پہ باجی

جب موت سر پہ آ کر اجاڑ کا بجائے گی تو اے احمق اُس وقت کون کون سامانِ زندگی بٹورے گا۔

(٦٦٢) یہ سب کاج نہ آوے تیرے   جوئے جوت نہ ہیے میں براجی

جب تک محبت کا "دیا" اپنے دل میں نہ روشن کریگا یہ سب دنیا کا سامان اکارت ہے۔ ؎

(فروغِ عشق سے ہے روشنی جہاں کے لیے   یہی چراغ ہے اس تیرہ خاکداں کے لیے)

(٦٦٣) ہیم بھجن بن کاظم لوگو ا   بھل منئی نہیں۔ ہیں یے پاپی

اے کاظم جو محبت کے گیت نہ گائیں وہ لوگ بھلے مانس نہیں ہیں بلکہ بڑے بدنفس ہیں۔

جب سالک واصل بہ حقیقت ہو جاتا ہے تو اپنے ساتھیوں کو ترغیب دیتا ہے

(٦٦٤) چت لگی پیا من مانے سوں   چھوٹے نہ کا ہو چھٹانے سوں

اب میرا دل من مانے محبوب سے لگا اب وہ کسی کے چھٹائے نہیں چھوٹ سکتا۔

(٦٦٥) کچھ دن اِدھر اُدھر رہے بھٹکے   اب آئے پہنچے ٹھکانے سوں

کچھ دن اِدھر اُدھر بھٹکتے پھرے اب جا کے ٹھکانے سے لگے۔

(٦٦٦) بھئے حیراں بہت پیا ہیرت   بلا پی اپنے ہرانے سوں۔

محبوب کی تلاش میں حیران و سرگشتہ پھرا کیا اور وہ محبوب مجھے اپنے کو کھونے کے بعد ملا۔

(٦٦٧) مگھی رہت ہے سدا من میرا   صاحب کے پہچانے سوں

اپنے محبوب کو پہچان لینے کے بعد اب میرا دل ہر وقت مگن رہتا ہے۔

(٦٦٨) تیں رہے کیسے سکھ مامورکھ   تیری تو چت لگی آنے سوں

اے نادان تو کیسے سکھ پا سکتا ہے جب کہ تیرا دل اور طرف لگا ہے۔

(٦٦٩) کھاسے ململ لاگ تیرو من   اور کھیر نیکے کھانے سوں

تیرا دل اچھے کپڑوں اور اچھے کھانوں کی لذتوں میں پڑا ہے۔

(٦٧٠) سُمرن کے لیئے آئے جگ نہیں   کون کاج رہو آنے سوں

اس کی یاد کے لیے دنیا میں آئے ورنہ یہاں آنے کا اور مقصد ہی کیا تھا۔

(٦٧١) نرمل ہو لکھ آپ صاحب کوں   بن کاہو کے بتانے سوں

اپنے دل کی صیقل کرو اُس کے بعد محبوب کا جلوہ دیکھو بغیر بتائے

(٦٧٢) جھکے پا وت باپنے کاظم   دووُ جگ ما دُکھ پانے سوں

یہ وہ ذات ہے جس کو پا لینے کے بعد کاظم دونوں جہان کے دُکھوں اور اندیشوں سے چھٹکارا پا چکے ہیں۔

محبوبِ مجازی کو سفر سے روکنا

(٦٧٣) جنِ جاہم کا چھانڈ دُوارکا   اے نرموہی سیام پیارے

اے بیدرد پیارے محبوب ہم کو چھوڑ کر دوارکا نہ جاؤ۔

(٦٧٤) سگری سبھا چھانڈت ہے کِہ پر   یہ تو بتاؤ کچھ لال ہمارے۔

اے میرے پیارے ذرا یہ تو بتاؤ کہ اس بھری محفل کو کس پر چھوڑے جا رہے ہو۔

(٦٧٥) پریت لگائے بچھڑن کی سنائے   کاہے جی کوں جلائے مارے

محبت کی تو لگا کر اب جدائی کی خبر سنا کر کیوں میرا دل جلا کر مار رہے ہو۔

(٦٧٦) نیر بہائے انکھین سے دُوارکا   ڈبیہوں ڈوبائے کہیں برج اُجاڑے

یہ جتائے دیتی ہوں کہ اگر کہیں برج اجاڑ کر تم دوارکا گئے تو اپنے آنسوؤں کے سیلاب سے دوارکا ڈبو دونگی۔

(٦٧٧) نیہہ لگائے سب چھوٹے کاظم   اپنی اپنی اور سِدھارے۔

کاظم نے جب سے محبت کی تو سب چھوٹ گئے اور اپنا اپنا راستہ لیا (ماسوائے محبوب نے)

محبوبِ مجازی کے فراق میں رنج و تکلیف

(٦٧٨) اری میں یہ جیرَ وا کیسے سکھیو سمجھاؤں

بتیم بچھڑے ہل مل کے اب — جی او بت کہہ بدھ بہلاؤں

اے ہجولیو میں اپنے دل کو کیسے سمجھاؤں۔ میرا بتیم مجھ سے ربط وضبط بڑھا کر بچھڑ گیا۔ میرا دل گھبرا رہا ہے
اُس کو کیا کہہ کے سمجھاؤں۔

(۶۷۹) ٹھور ٹھور جہہ پاے بھیو سُکھ — کیہو ٹھور وہ سُکھ نہیں پاؤں

جس کی معیت میں ہر ہر جگہ سکھ حاصل تھا اب اس کے نہ ہونے سے کسی جگہ چین نہیں ہے۔

(۶۸۰) چین نہیں گھر باہر موکوں — کہاں رہوں کِھلے کِھر جاؤں

اب نہ گھر میں چین ہے نہ باہر۔ کہاں جاؤں کہاں رہوں۔

(۶۸۱) ایسی کہوں نہیں دیکھی کاظم — مو پہ جو بیتی کون بتاؤں

اے کاظم جو بیتا مجھ پر پڑی ہے ایسی نہ کہیں دیکھی نہ سنی مجھ پر جو گزری کیا بتاؤں۔

بلا امداد و صحبتِ مرشدِ برحق محبوبِ حقیقی کا وصال نہیں ہو سکتا

(۶۸۲) پیا مکھ اپنا چھپایو جگ نا — کا سوں گھونگھٹ کھولے

محبوب نے اپنا مکھڑا اس عالم میں ایسا چھپا لیا ہے کہ اب سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا تدبیر کروں کہ جس سے
اُس کا گھونگھٹ (حجاب) کھولوں۔

(۶۸۳) گھر گھر سگر و نگر ڈھونڈھ ہاری — ملا سادھن کے ٹولے

بستی بھر ہر ہر گھر ڈھونڈھ کر میں تھک گئی اور وہ ملا بھی تو درویشوں کی ٹولی میں۔

(۶۸۴) واکے بیوگ بہتیرا روئی — آنسون بھیجی چولے

اُسکے فراق میں میں بہت روئی یہاں تک کہ آنسوؤں سے دامن بھیگ گیا۔

(۶۸۵) باٹ پیا کی نہ کاہوں بتائی — بِلا نہ سَتگر جو بے

لیکن محبوب کا پتہ کوئی نہ بتا سکا جب تک مرشدِ حقیقی نہ ملا۔

(۶۸۶) ٹیں چاہت پیا دیکھن مورکھ — ہیم نہ آوے ٹوٹے

جبتک محبت سے اپنے دل کو روشن نہ کرے اُسوقت تک اے احمق محبوب کے دیدار کی تمنا نہ کر۔

(۶۸۷) ریت بھانت سادھن سے لے جا — پھما سے ہوے ہوے

راہ و رسم عاشقی درویشوں سے سیکھ۔

(۶۸۸) دھیان لگا و صاحب کا ہت سے — جو چاہت ہے سو لے

محبت سے مالک کا دھیان لگاؤ اور جو چاہو حاصل کر لو۔

(۶۸۹) ٹھور ٹھور درشن لہیں پی کے — نرت من کرے کلولے

پھر تو تمھیں ہر جگہ "پی" کے جلوے نظر آئیں گے اور دل کُلیلیں کرنے لگے گا۔

(۶۹۰) جیوں کاظم زبان پائے کے — یہ نربانی بولے

پھر کاظم کی طرح ملہم غیب کو پا کر ایسی الہامی باتیں کرے۔

حق کی یافت اور وصول کے فوائد

(۶۹۱) پایا گھٹ میں صاحب سانچا — کب لاگت ہے سانچ کو آنچا

میں نے اپنے مالک کو اپنے میں پا لیا۔ سانچ کو آنچ نہیں ہے۔

(۶۹۲) ہیت جیت سے نہچول کر جب — پیم کا انچھر کا ہوں بانچا

ہوش و گوش اور سچے عقیدہ سے جس نے محبت کا اچھر پڑھ لیا۔

(۶۹۳) سوئی امر بھیو جگ جگ جیوے — کبہوں نہ کال کا کھائی تماچا

اُس کو حیات جاودانی حاصل ہوگئی اور اُس کا سفینۂ ہستی موت سے بلند ہوگیا۔

(۶۹۴) واکی مٹیا سے لعل جواہر — نکسن لاگیں نیکے جانچا

اُسکی خاک (ہستی) سے لعل وجواہر نکلنے لگتے ہیں۔ اس کا خوب تجربہ ہے۔

(۶۹۵) دوڑ دھوپ سب واسوں چھوٹے — گھر بیٹھا رہے توڑے ماچا

تلاش وتجسس کے سب مقامات ختم ہو جاتے ہیں اور وہ پیر توڑ کر اطمینان سے بیٹھ جاتا ہے۔

(۶۹۶) دیکھے گھٹ گھٹ صاحب پرگھٹ — سدا رہے مایا سے بانچا

وہ ہر ہر گھٹ میں مالک کا ظہور دیکھے اور ہمیشہ ماسوی اللہ سے بچتا رہے۔

(۶۹۷) گنگ بھیو جن ہے بچا نا — کی مست ہو نیکے اُوگھر ناچا

جس نے تجھے پہچان لیا وہ یا تو فرطِ حیرت سے آئینہ حیران ہوگیا یا مستِ الست ہو کر برہنہ ناچنے لگا۔

(۶۹۸) کاظم پہ کرپا بھئی ایسی   نت رہے پی کے رنگ ماراچا
کاظم پر تو ایسی عنایت ہوئی ہے کہ وہ ہمیشہ "پی" کے رنگ میں ڈوبا رہتا ہے۔

نالۂ فراقِ محبوبِ مجازی

(۶۹۹) اب کو موہن پیارا ملاوے   بل بل جاؤں میں واکی
کون ہے جو میرے پیارے محبوب سے مجکو ملادے میں اُس کے قربان۔

(۷۰۰) ملب کہاں جو سندیسو نہ آوے   تھک ہیرت ہیرت ہم تھاکی
ملنا تو ایک طرف اسکا نامہ و پیام بھی نہیں ہے۔ راستہ دیکھتے دیکھتے ہم تھک گئے اور ہار گئے۔

(۷۰۱) جاکی ہونتھ سکھی بہنیریں   کب سکھ پاوے برہن واکی
اے سکھی جس کے ہزاروں عاشق ہوں اُسکی فراق کی ماری کب سکھ سے رہ سکتی ہے۔

(۷۰۲) کہاں کہاں چت واکی تاکی   لاکھن جیو جاکو مکھ تاکی
وہ کس کس کی تاک رہے جس کا منھ تکنے والے لاکھوں ہیں۔

(۷۰۳) کہکی کہکی خاطر راکھے   یا دُکھ سے ہم جل بل پاکی
وہ کس کس کی دلجوئی کرے اسی جلن میں ہمارا کلیجہ پک گیا۔

(۷۰۴) روگی بہت اوکھد ہوے ایکے   دوسر ملے نہ اوکھد یاکی
"ایک انار سو بیمار" اور اس کی کوئی اور دوا نہیں۔

(۷۰۵) نیک پائے کاظم تیں ہتیم   نت رہے سنمکھ مورت جاکی
اے کاظم تم نے بڑا اچھا محبوب پایا ہے جسکی موہنی مورت ہمیشہ تمھارے سامنے رہتی ہے۔

(۷۰۶) نا کہوں جائے رہے پاس سبھی کے   نئی نئی چھبیں دکھاوے باکی
ایسا طرفہ محبوب ہے کہ پاس سے ہٹتا ہی نہیں، سب کے ساتھ رہتا ہے۔ ہر روز نئی نئی آن سے اپنی بانکی چھبیں دکھاتا ہے۔

ایضاً

(۷۰۷) کہوں جن جا پیا روٹھا   میں بل جاؤں
اے میرے روٹھے ہوئے پیا کہیں نہ جا۔ میں قربان جاؤں۔

(۷۰۸) کھانڈ تجے گھر کی پر گھر جاے   گڑ لے چوری کا سو جھوٹھا
اپنے گھر کی شکر چھوڑ کر پرائے گھر سے چوری کا گڑ لے اور وہ بھی جھوٹھا۔

(۷۰۹) بنے پہ گھر بگڑے جائے پر گھر   ایسے پیا سے میرو جیو اوٹھا
جب خوش ہوں تو گھر میں رہیں اور جب روٹھ جائیں تو دوسرے کے گھر چلے جائیں ایسے محبوب سے میرا دل کھٹا ہو گیا۔

(۷۱۰) روٹھے۔ بنے۔ بنو رہے گھر ہی   سو کاظم ہیو پا بڑا انوٹھا
کاظم نے ایسا اچھا انوکھا محبوب پایا ہے جو روٹھنے پر بھی اُسی کے ساتھ رہتا ہے۔

دادرہ

محبوب مجازی کے فراق میں شکوہ

(۷۱۱) مورا منواں لے گیو رے   کے کے بھانت بھانت دلداری
میرا دل طرح طرح کی ادائیں دکھا کر لے گیا۔

(۷۱۲) چھب دکھلائے پیاری   بجلی۔ چھل کینہی مرا ری
اپنی پیاری صورت دکھلا کر محبوب نے ہزار عشوؤں اور غمزوں سے مجھے فریب دیا۔

(۷۱۳) بنواری تیری انکھیاں کاری   موہ چت من کی چراو تہاری
اے بنواری تیری کالی کالی آنکھیں میرے ہوش اڑانے والی اور میرا دل چرانے والی ہیں۔

(۷۱۴) میں بلہاری کاظم سے یاری   ہم سے ری گا ہے بسا ری
میں قربان ذرا یہ تو بتاؤ کہ کاظم سے کیوں گاڑھی چھن رہی ہے اور ہمیں کس لیے بھلا دیا ہے۔

سب سے ناتہ توڑ کر حق سے جوڑنا اسلئے کہ حق کی محبت میں بہت فوائد ہیں

(۷۱۵) اتبو لاگی ان سے پیت   جنکی ہے نیٹے نیکی ریت
اتنو ایسے سے محبت ہوئی ہے جس کی محبت کی راہ ورسم کا کیا کہنا۔

(۷۱۶) اُس پیو پائے کے سُکھ کی نہ پوچھ   دُوؤ جگ سُکھ ہے ہماری نیت

یہ ہم سے نہ پوچھو کہ اُسکی محبت میں ہم نے کیسا سُکھ پایا۔ دونوں عالم میں ہمارے لیے عیش ہی عیش ہے۔

(۷۱۷) پریم کی باجی وا کے سنگ کھیلت   تینوں لوک ہم لینھے جیت

محبت کا کھیل اُسکے ساتھ کھیل کر ہم نے تینوں لوک جیت لیے۔

(۷۱۸) اب پیو رہت سدا کاظم کے   تن من میں اَیسے ہیں وے میت

اب پیا کاظم کے ایسے دوست ہوگئے ہیں کہ اُس کے تن من میں رچے بسے ہیں۔

(۷۱۹) گن گاوت اپنے اُن کے مُکھ   جہہ رس چاہت بناوت گیت

جس طرح چاہتے ہیں اپنی تعریفوں کے نغمے چھیڑتے ہیں اور اُسکے منہ سے اپنے ہی گن گاتے ہیں۔

مرتبۂ بقا

(۷۲۰) چوں کردی چشم دلم نورانی   جگ میں لکھے نت جوت سمانی

جب سے تو نے میرے دل کی آنکھ روشن کردی ہے دنیا کی ہر شے میں ایک نئی روشنی دیکھ رہا ہوں۔

(۷۲۱) از تو بینم وگویم وشنوم گویا۔ ہم شنوا   اُو تیرے گیان تیں ہم بھئے گیانی

تجھ ہی سے دیکھتا ہوں۔ بولتا ہوں ُسنتا ہوں۔ تو ہی بولنے والا اور سننے والا ہے۔ تیری ہی معرفت حاصل کرکے ہم عارف ہو

(۷۲۲) از قدمت آئیم بہ کویت   کر تیری ہاتھ نہ کیو نکر جانی

تیرے ہی پیروں چل کر ہم تیرے کوچے میں آئے۔ اپنے ہاتھ کو تیرا ہی ہاتھ کیوں نہ سمجھیں۔

(۷۲۳) من ہم رفت از من تو شدی من   کو رہا دُوسرا اب جو بکھانی

مجھ سے میری میں' لگئی اور 'تو میں' ہوگیا۔ اب غیریت کہاں رہی جو ذکر کیا جائے۔

(۷۲۴) عہد الستم از تو بہ تو بود   آد تیں ہم تیرے ہاتھ بکانی

عہد الست، تو نے اپنے ہی سے کیا تھا۔ ازل ہی سے ہم تیرے ہاتھ بک چکے ہیں۔

(۷۲۵) یافت ترا از تو چوں کاظم   بُوئے نہ کیسے یہ امرت بانی

کاظم نے جب تجکو تجھی سے پا لیا۔ پھر اب کیسے نہ یہ امرتول بولے۔

لہ امرتول یعنے لافانی کلام۔

(۷۲۶) محوم کن چنداں بہ جمالت   آوے بپت پھر ایک نہ مانی

مجکو اپنے جلوہ جمال میں ایسا محو کرے کہ پھر لاکھ مصیبتیں آئیں مجھے احساس نہ ہو۔

نغمۂ سارنگ (نصیحت)

مُورکھ کس ہیے نینا نہ کھولت

گھاٹ باڑھ سب کی پرکھت ہے   آپ کو اِیکو پل نہیں تولت

اے بے وقوف! اپنے من کی آنکھیں کیوں نہیں کھولتا۔ دوسروں کی اچھائیاں بُرائیاں خوب خوب سمجھاتا ہے اور اپنے کو ایک گھڑی بھر کے لیے بھی نہیں تولتا۔

(۷۲۸) آس نہ رکھ کرتب کی۔ جو تیں   پُن میں پاپ ملائے کے گھولت

اپنے اعمال پر بھروسہ نہ رکھ۔ جو تو اعمالِ خیر کے ساتھ اعمالِ بد بھی کرتا رہتا ہے۔

(۷۲۹) جا کے پاپ بسے نت من میں   رہے سدا نرکھ ہی ماگھولت

جس کے دل میں ہمیشہ گناہ کی رغبت رہتی ہے وہ ہمیشہ دوزخ میں مبتلائے عذاب رہے گا۔

(۷۳۰) جب سے کرپا بھئی ستگر کی   پھر من ہمرو کبھوں نا ڈولت

جب سے مرشدِ برحق کی توجہ ہوئی پھر ہمارا دل کبھی ڈانوا ڈول نہیں رہتا۔

(۷۳۱) بھٹک نہیں کاظم کے جی اب   گھٹ گھٹ پاویں سائیں بولت

اب کاظم کے دل میں بھٹک نہیں رہی۔ اب وہ ہر جسم میں حق ہی کو گویا پاتا ہے۔

فراقِ محبوب مجازی

(۷۳۲) من لیکے گا رے تیں پردیس سدھارے

چت من لیکے بسائے دُوار کا   نگری ہماری سگری اُجاڑے

میرا دل لے کے تم پردیس چلدیئے۔ میرا دل اور دل کا قرار لیکر دوارکا جا بسے ہو۔ ہماری ساری بستی اُجاڑ گئے۔

(۷۳۳) جوگ سکھاوَن بیٹھے اُودھو   ہم سو جر میں بیوگ کے جارے

ہم تو فراق کی آگ میں جل رہے ہیں۔ اُودھو صاحب جوگ (ترکِ دنیا) سکھانے بیٹھے ہیں۔

(۷۳۴) سُنکے جوگ کوئی بھوگ سنبھے   مُنہ بائے رُھیَین اُودھو بچارے

انگی یہ بے وقت کی نصیحتیں (ترکِ دُنیا کی) سُنکر کوئی (مجبور) جھلا کر ایسی بے نقط سُنائے گی کہ میاں اُودھو مُنہ کھولے رہ جائیں گے۔

(۷۳۵) چِت سے جوگ بنت ہے کاظم   سُو چِت لے گئے موہن پیارے

اے کاظم دل کو سکون ہو تو سلوک ہو سکتا ہے اور دل کا سکون تو پیارے موہن چھین لے گئے۔

فراقِ حق میں نالہ وزاری

(۷۳۶) مُومَن کیسے دِھیر دَھرے

کبھوں نہ آوے سندیس نہ پاتی   برہن کس ناروے مرے

میرے دل کو کیسے چین و قرار آئے۔ نہ کبھی پیام ہی آتا ہے نہ خط پتر۔ فرقت کی ماری کیسے آٹھ آٹھ آنسو نہ روئے

(۷۳۷) تیں سنجوگن کا جانے جو   جی پہ بیوگن کے گذرے

تم سنجوگن (جنکو وصال حاصل ہے) کیا جانو کہ فرقت کی ماری پر کیا گذرتی ہے۔

(۷۳۸) کام بڑے کہوں پیا نردئی سوں   گھور مرے کی جیئت جرے

کسی بے درد کے پالے پڑو تو پتہ چلے۔ یا تو اُسی جگہ فیصلہ ہے یا اگر زندہ رہیں تو ساری عمر جلتے کڑھتے گذرے گی۔

(۷۳۹) کاظم اُمر بھیئے پی کوں مل   اب وہ کا پیا سے بچھڑے

کاظم تو اپنے محبوب سے ملکر حیاتِ جاودانی پا گیا اب وہ کہاں محبوب سے جدا ہو سکتا ہے۔

(۷۴۰) سدا سکھی رہے سکھدے سب کاں   جگ تارے او آپ ترے

(خدا کرے) وہ ہمیشہ خوش رہے اور دوسروں کو خوش رکھے۔ خود پار ہو اور ایک عالم کو پار لگائے۔

محبوب مجازی کو سفر سے روکنا

(۷۴۱) سنیاں رے دھوپ پڑت

جن جا پر دیسوا ں   پڑوں پیّیاں توری لیوں بلّیاں ۔ ہاں ہاں

اے سنیاں کیسی کڑی دھوپ پڑ رہی ہے۔ ایسے میں پردیس نہ جا۔ تیرے پاؤں پڑوں۔ تیری بلائیں لوں۔

(۷۴۲) پیو گنگا جل نرمل ٹھنڈو   بیٹھی تروَر کی سیتل چھیّاں

گنگا کا صاف و ٹھنڈا پانی پی اور درختوں کے گھنے ٹھنڈے سایہ میں آرام کر۔

(۷۴۳) یہ بھاتن سمجھا یا پی کو   پائن پڑ پڑ کے مچلیاں

یہ باتیں بنا کر میں نے پی کو سمجھایا اور اُس کے پیروں پڑ کر مچلی۔

(۷۴۴) تنِک نہ مانت پیا نر موہی   کون اُپاؤ کری اب گنّیاں

لیکن وہ ظالم کسی طرح نہیں مانتا ہے اب کیا کروں اے گنّیاں کون سا طریقہ اختیار کروں۔

(۷۴۵) سُونے بھَوَن ما رہب ہم کیسے   بن پیتم اے مورے گسیّاں

اے میرے مالک میں بغیر محبوب کے اس سونے مکان میں کیسے رہوں گی۔

(۷۴۶) پھر چلبے کی کہی کہوں کاظم   سنیاں پہ جیو دیوں وہی ٹھیّاں

اے کاظم اب اگر کہیں سنیاں نے جانے کا نام لیا تو اُسی جگہ جان دیدوں گی۔

ایضاً

(۷۴۷) سنیاں ہو دھوپ پڑت

گھر چھانڈ نہ جا کہوں   چھانڈ نہ ہمرو ساتھ

اے سنیاں بڑی چلچلاتی دھوپ پڑ رہی ہے۔ گھر چھوڑ کہیں نہ جاؤ ہمارا ساتھ نہ چھوڑو

(۷۴۸) یہ سنجوگ پایا اُن جِنھ پر   دیا کینہہ رگھو ناتھ

یہ عیت و کیفیت وصال صرف اُنھیں کو حاصل ہے جن پر اللہ کا فضل ہوا۔

(۷۴۹) سو تج جائے کہت ہو دیکھن   کا لکھو ہمرے ماتھ

تم جو گھر چھوڑ کر جانے کو کہتے ہو تو دیکھیں ہماری قسمت میں کیا لکھا ہے۔

(۷۵۰) جانتھ اُدھر سب جدھر چلاوے   ناتھ کے ہاتھ ہے ناتھ

سب اُسی طرف جاتے ہیں جدھر وہ چلاتا ہے۔ مالک کے ہاتھ میں سب کی نکیل ہے۔

(۷۵۱) تورے چلت کہوں مرگئی جو میں   پاپ ہے تورے ماتھ

اگر تمھارے چلے جانے سے فرقت میں میں مرگئی تو یاد رکھو کہ اس کا گناہ تمھارے سر ہے۔

(۷۵۲) وہ سنجوگ کہاں کوئی پاوے — جو لگو کاظم ہاتھ

جو وصل قسمت سے کاظم کو حاصل ہو گیا ہے وہ اور کس کے نصیب میں ہے۔

مور کی آواز پر عاشق کی شورش بوجہ غلبۂ عشق و محبت

(۷۵۳) بولا بیری مور نیڑوا — کوک سنت اٹھی ہوک جیئروا

ظالم مور کہیں قریب ہی بولا ہے۔ اُسکی کوک سنتے ہی میرے دل میں اک ہوک سی اٹھنے لگی۔

(۷۵۴) بھاوے نہ جی کو مور اُڑا دو — جب سے بدیس سدھائے پیروا

جب سے میرا محبوب پردیس سدھارا ہے مجھے یہ چیزیں اچھی نہیں معلوم ہوتیں۔ مور کو اڑا دو۔

(۷۵۵) اگن بوند برکھیں نینن سوں — بھیجو انچر سوکھ جارو ہیروا

آنکھوں سے آگ کے آنسوؤں کی بوندیں برس رہی ہیں جنھوں نے میرا سارا آنچل بھگو دیا اور میرے دل کو پھونک دیا ہے۔

(۷۵۶) رکت ماس جھر جھر سب گھٹگا — گھٹا نہ تنکو من سے نہروا

جسم کا خون اور گوشت خشک ہوتے ہوتے گھٹ گیا لیکن اُسکی محبت ذرا بھی میرے دل سے نہ گھٹی۔

(میں مٹ گیا لیکن نہ مٹی یاد کسی کی — دل مٹ گیا لیکن نہ مٹی یاد کسی کی)

(۷۵۷) کون بتاؤں جی کی کاظم — ملکے بچھڑ گا جب سے سنوروا

جب سے میرا محبوب مجھ سے ملکے بچھڑ گیا ہے اے کاظم اپنے دل کا حال کیا بیان کروں۔

فراق

پیا موہے نا بسار

(۷۵۸) تم بن سگرو نگر اُس لاگت — جانوں ہے گاؤں اُجار

پیا مجھے بھلا نہ دینا۔ تمھارے بغیر ساری بستی سونی معلوم ہوتی ہے جیسے اُجڑا ہوا گاؤں۔

(۷۵۹) یہ دکھ پایا بچھڑت تورے — روئے موے ہم سانجھ سکار

تم سے بچھڑ کر ہم نے کیا کچھ دکھ نہیں جھیلے۔ صبح و شام روتے روتے ہم ہلکان ہو گئے۔

(۷۶۰) پاتیو نہ کبھوں لکھے نرموہی — کاگد پر ڈھونڈھو تسار

وہ بے درد کبھی مجھے ایک پرچہ بھی نہیں لکھتا۔ معلوم ہوتا ہے جیسے کاغذ کا کال پڑ گیا ہے۔

(۷۶۱) میت اکیل کاظم ہیں تمھارے — کا نہیں اُن سا کوئی یار

کیا کاظم ہی اکیلے تمھارے دوست ہیں۔ کیا انکا ایسا اور کوئی دوست ہے ہی نہیں۔؟

(۷۶۲) جنکو سندیسے پاتی پٹھوت — ناتس ماس رکتیک بار

جن کو نہ معلوم مہینہ میں کتنی بار نامہ و پیام بھیجتے رہتے ہو۔

ٹھمریاں اور کھیروے

(۷۶۳) موہن چتوت بیدھت تیرن — کہو باندھت زلفن کی جنجیرن

موہن اپنی نظروں کے تیروں سے کلیجہ چھلنی کئے دیتا ہے کسی کو زلفوں کی زنجیروں میں جکڑ لیتا ہے

(۷۶۴) کاہو کاں پھونکت مرلی کے پھونکت — گھیر لیو مجھے برہ کی بھیرن

کسی کو اپنی مرلی کے نغموں سے پھونکے ڈالتا ہے اور مجھے اپنی جدائی کے مصائب و آلام میں گھیر رکھا ہے۔

(۷۶۵) جاؤں کہاں چوٹن کی ماری — ہوں تو مری اِن گاڑھی پیرن

مجھ چوٹوں کی ماری ہوئی کا کہاں ٹھکانا ہے۔ میں تو ان کٹھن دکھوں سے مری جاتی ہوں۔

(۷۶۶) سگری چھب واکی ہے پھانسی — جیو مارا گوکل کے اہیرن

اُس کی سرتا پا چھب بمنزلہ پھانسی کے ہے۔ گوکل کے اہیر نے تو میری جان لے لی۔

(۷۶۷) ایک چوٹ ہوے کھائے بچاوے — کھائیں گھنیری کھیو اجیرن

ایک چوٹ ہو تو آدمی سہ لے یا بچا جائے۔ میں نے تو اتنی چوٹیں کھائی ہیں کہ زندگی دوبھر ہو گئی ہے۔

بیدھ بیدھ گیو سگرو کریجوا — تیں دیکھے سکھی جو ہم چیرن

میرا سارا کلیجہ چھلنی ہو چکا ہے۔ اے سکھی اگر تم میں دیکھنے کی طاقت ہو تو ہم کلیجہ چیر کر دکھائیں۔

(ہمارے زخموں کے نظارہ کی کب تاب ہے اسکو — تو اے جراح پہلے باندھ پٹی چشم سوزن پر)

(۷۶۹) کوئی بیوگن روئی جاسے — بہا سمندر آنسون کے نیرن

کوئی جدائی کی ماری ایسا پھوٹ پھوٹ کے روئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنسوؤں کا سمندر اُبل پڑا ہے۔

(۷۷۰) سُو موہن بس بھئے کاظم کے — سُکھ لُوٹا جگ آئے پھکیرن

وہی موہن کاظم کے بس میں ہوگئے ہیں اصلی سُکھ دنیا میں آکر دُرویشوں ہی نے لُوٹا ہے۔

گرفتاری اور سوز

(۷۷۱) چت اُرجھے پردیسواں پی کے

مورے لائن رتیوا — ہم کا دین بُھلائے

معلوم ہوتا ہے کہ محبوب کا دل پردیس میں کسی سے اُلجھ گیا۔ میرے محبوب نواز نے مجھکو بالکل بُھلادیا

(۷۷۲) جونا ہیں چت ارجھے سکھی ری — پاتی نہ کا ہے آئے

اے سکھی اگر اُن کا دل وہاں نہ اُلجھ جاتا تو خط کیوں نہ آتا۔

(۷۷۳) کون کاج کا پھر ہے یہ جی — نکس کا ہے نہیں جائے

(اب میری جان (زندگی) کس کام کی یہ آخر نکل کیوں نہیں جاتی۔

(۷۷۴) بئیں گئی سب بچھڑیں ہمری — ہم یہی لائیں لکھائے

ساری عمر جدائی میں کٹ گئی۔ ہم قسمت میں یہی لکھا لائے تھے۔

(۷۷۵) جاسوں پیت ہماری لاگی — سو کہوں اُرجھو جائے

ہائے جس سے ہم نے محبت کی وہ دوسری جگہ جاکر اٹک گیا۔

(۷۷۶) ہیں جگ ماسب ہی پردیسی — اُرجھے سو پچھتائے

دنیا میں سب ہی پردیسی ہیں۔ جو یہاں آکر اُلجھ گیا اُسکو ساری زندگی پچھتاتے گذرتی ہے۔

(۷۷۷) یہ دُکھ ہم کب تک سہی لے دئی — اب سُکھ دے سکھدائے

یہ تکلیفیں آخر ہم کب تک اُٹھائیں۔ اے سُکھ دینے والے اب تو سُکھ دے۔

(۷۷۸) پاس رہے نت کاظم کو پی — کنٹھ سوں کنٹھ لگائے

وہ محبوب ہمیشہ کاظم کے پاس رہتا ہے اور اسے گلے لگائے رہتا ہے۔

سوز و گداز

(۷۷۹) کیسے کٹے موری رات بالم بن

دن بھاری نس کاری پیا بن — ہائے یونہیں سب جات

بغیر محبوب میری رات کیسے کٹے۔ دن پہاڑ ہے اور کالی رات بغیر اُسکے بھاری ہے ہائے رات دن یوں ہی گذر جارہے ہیں

(۷۸۰) بھاوے نہ بن نا بھون نا تن من — بن من بھاون ناہیں سُہات

بغیر "من بھاون" کوئی چیز سُہانی نہیں ہے۔ نہ تو جنگل میں دل لگتا ہے نہ گھر میں۔ نہ تن میں نہ من میں۔

(۷۸۱) جان بوجھ پیتم نہ موہی — تنک نہ پوچھی بات

بے درد محبوب نے میری حالت جانتے ہوئے بھی میری خبر نہ لی۔

(۷۸۲) جیسے ملا تو سے پیا کاظم — ویسی بتاؤ موہے گھات

اے کاظم جس تدبیر سے وہ محبوب تم کو حاصل ہوا ہے وہی طریقہ مجھکو بھی بتادو۔

محبوبِ حقیقی کا مشاہدہ

(۷۸۳) میں ہیرت پی کے ہِرائے گئی — سُدھ جاتے سُدھ اور بھئی

میں تو اپنے پی کے کھوج میں خود کھوگئی عقل جاتے ہی سُوجھ بُوجھ بڑھ گئی۔

(۷۸۴) ہیر ہرائے پیا گھر پائے — اب سُو ہوگئی سرب مئی

اسکے کھوج میں اپنے کو گم کرکے پیا کو میں نے اپنے ہی میں پالیا۔ اب جاکر توحید حال ہوئی۔

(۷۸۵) کون کہت تک ہیرت پی کے — پران گئے اُن سدھ نہ لئی

یہ کون کہتا ہے کہ "محبوب کے انتظار میں جان گئی اور اُس نے خبر نہ لی۔

(۷۸۶) اکیو پگ چل دیکھ آوت ہے — دس پگ تیرے اور دئی

ذرا ایک قدم اُسکی طرف اُٹھاکے تو دیکھو وہ دس قدم تمہاری طرف خود بڑھ کر آئے گا۔ (مَنْ تقرّبَ[1] اِلَیَّ شِبْرًا تقرّبتُ اِلَیہِ ذراعا۔)

(۷۸۷) مایا تج نرمل کر جی کوں — دیکھ ہر میں پھیر دئی دئی

دنیا کے جنجال چھوڑ کر دل کو پاک وصاف کرے پھر تجکو ہر طرف محبوب ہی محبوب نظر آئے گا۔

(۷۸۸) میں بل جاؤں اپنے ستگر کے — جن یہ آنکھیں مجھے دئی

---

[1] جو میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے میں اُسکی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں۔

میں اپنے مرشدِ برحق کے قربان جنھوں نے مجھے یہ بصیرت عطا فرمائی۔

(٧٨٩) نَین کھُلے نِرکھت اب کاظم   نت پی کی چھب نئی نئی

اب آنکھ کھلتے ہی کاظم محبوب کو نئے نئے انداز و بانکپن میں دیکھتا ہے (کُلَّ یومٍ ھو فی شان)

محبوبِ مجازی کی دلرُبائی

(٧٩٠) چھب دکھلائے مَن لے گیو جانی   برہ اَگن ہیہ مانجھ سمانی

وہ جانِ جاں اپنی چھب دکھلا کر میرا دل لے گیا۔ اب فراق کی آگ دل میں سلگ رہی ہے۔

(٧٩١) ناگن سی زلفیں مکھ اوپر   چھوٹ رہیں جی کی ڈس کھانی

ناگن ایسی زلفیں اس کے مکھڑے پر بکھری ہیں جو دل کو ڈس رہی ہیں۔

(٧٩٢) نیند بھری انجن لگی انکھیاں   بھنوئین جانو کمان سی تانی

اُس کی آنکھیں خمار آلود سرگیں ہیں اور بھنویں کمان کی طرح چڑھی ہیں۔

(٧٩٣) لٹ پٹی پاگ چال پیاری پر   لاکھن جیو کرئیے قربانی

اُس کی لٹ پٹی پگڑی اور پیاری چال پر لاکھ جانیں قرباں۔

(٧٩٤) لٹو بھئے وہ چھب پر کاظم   پھر وہی آن دکھا وُمن مانی

جس انداز و ناز پر کاظم فریفتہ ہوئے پھر اُسی دل لُبھانے والی آن میں جلوہ آرائی کر۔

ایضاً

(٧٩٥) مارت ہیں چتون کے بان
ہو نینواں تورے

ہائے تیری آنکھیں نظروں کے تیر چلا رہی ہیں۔

(٧٩٦) ایک ایک بار مریں سب ہم تو   ہر چتون ماتجے پران

ایک ہی ایک بار سب مرتے ہیں۔ ہم تو ہر ایک نظر پر جان نثار کر رہے ہیں۔

(٧٩٧) بھنوئیں کمان بان پلکیں تیری   تن مَن ہمرو بھیو نشان

تیری ابروئیں کمان اور پلکیں تیر کی طرح ہیں میرا تن من جس کا نشانہ بن گیا ہے۔

(٧٩٨) آنکھ بچائے دُرجن کی ہم کو   مارت ڈھونڈھ ڈھونڈھ پہچان

غیروں سے آنکھ بچا کر صرف ہم کو ہی ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر گھائل کر رہا ہے۔

(٧٩٩) وار کرو سکچو جَن تنکو   کاظم تن مَن سے قربان

کاظم تم پر جان و دل سے قربان۔ تم وار کیے جاؤ مطلق پروا نہ کرو۔

(تیر پہ تیر چلاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے   دل یہ کس کا ہے مری جان جگر کس کا ہے)

شرائطِ سلوک اور اسکے اصول کی پوری پابندی کر۔ تاکہ مشاہدہ حاصل ہو۔

(٨٠٠) مُورکھ وا ہیئے کے نیناں اُگھار   دیکھ پیا ہے سنمکھ ٹھار

اے نادان دل کی آنکھیں کھول۔ دیکھ پیا تیرے سامنے کھڑا ہے۔

(٨٠١) کہاں پاوے تَیں آہم سے لے   پیا دیکھین کے نیناں اُدھار

تو کہاں پائے گا۔ آہم سے پیا کو دیکھنے کے لیے آنکھیں اُدھار لے۔

(٨٠٢) اِدھر اُدھر جی کیا بھٹکاوت   من میں کر تو بوجھ بچار

اِدھر اُدھر اپنا دل کیوں بھٹکاتا پھرتا ہے۔ اپنے دل میں غور و فکر کر۔

(٨٠٣) اَوگن سب کے کا دیکھت ہے   اپنے اَوگن جی کے نِوار

اوروں کے گناہ کیا دیکھتا ہے پہلے اپنے دل کے کھوٹ نکال۔

(٨٠٤) سو وا دن مر۔ تو اَمر ہو بیو بل   تَیں تو مرا نہیں ایکو بار

سو جب مریگا تب اپنے پیا سے مل کر غیر فانی ہو جائے گا۔ تو تو اب تک ایک بار بھی نہیں مرا۔

(٨٠٥) ٹھور ٹھور پیا دیکھے کاظم   اُن کا آڑ نہیں سنسار

کاظم جگہ جگہ محبوب ہی کا جلوہ دیکھتا ہے اُس کے لیے یہ دنیا حجاب نہیں ہے۔

سوزِ حقیقی

(٨٠٦) سئیاں تورے بچھڑے ہم رے   کیسے کٹے دن رات

اے محبوب تجھ سے بچھڑ کے ہمارے دن رات کیسے کٹیں گے۔

(۸۰۷) باٹ نہیرت موے دن بیتت ہیں — رات مسوسن ٹل ٹل ہات

دن راستہ دیکھتے دیکھتے بیت جاتے ہیں اور رات ہاتھ مَل مَل کر (بے چینی سے) گذرتی ہے۔

(۸۰۸) اُڑ گیو رنگ روپ پیارے بن — دن دن مور بدن پیرات

محبوب کے فراق میں میرا رنگ روپ تو اُڑ گیا، بدن دن بہ دن زرد پڑتا جاتا ہے۔

(۸۰۹) برہ اگن دہی یہ جل جل — جس ماٹی گل گل ہلات

آتشِ فراق سے یہ جسم جل جل کر اور مٹی کی طرح گل گل کر منتشر ہوا جاتا ہے۔

(۸۱۰) کونے گھات سے گھاٹ نہ لاگت — بن گن نیّا بہہ بہہ جات

کسی عنوان سے بے گن کی ناؤ کنارہ نہیں لگتی۔ بہی جا رہی ہے۔

(۸۱۱) پار لگاؤ باسطؔ کاظمؔ کاں — اگم سمندر لکھے گہرات

بے تھاہ اور گہرے سمندر سے اے باسطؔ کاظمؔ کو پار لگاؤ۔

ایضاً

(۸۱۲) کاری بھئی بیرن بھری — سنیاں بنا رات

بغیر محبوب یہ دشمن رات اور بھی کالی (بھیانک) ہوگئی ہے۔

(۸۱۳) دن تو رہے بھاری اَیسو — کہو نہیں جات

اور دن بھی ایسا پہاڑ سا ہو گیا ہے کہ کہا نہیں جاتا۔

(۸۱۴) برہ اگن ڈس ڈس جیو مارت — درشن کارن جیو لہرات

فراق کی ناگن ڈس ڈس کر جان لے رہی ہے اور دیدار کے لیے دل لہرا رہا ہے۔[۱]

(۸۱۵) اُودھ اُودھ دن رات کٹت ہے — تن من جیو جگ سے اکلات

اب دن رات ادھ اُدھ کر کٹ رہے ہیں جسم و جان اور دل زندگی سے بیزار ہیں۔

(۸۱۶) کوؤ کہت نہیں پی کے ملن کی — بن درشن اب کچھ نہ سہات

سلہ ناگن کے ڈسنے پر جی کا لہرانا بہت نازک اور لطیف استعارہ ہے۔ سانپ کے کاٹنے سے مار گزیدہ شخص کو لہریں آتی ہیں۔

کوئی پیا کے ملنے کی تدبیر نہیں بتاتا۔ بغیر پیا کو دیکھے اب کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

(ہر چیز کائنات کی لبریز یاس ہے — ہم کیا اُداس ہیں کہ زمانہ اُداس ہے)

(۸۱۷) پیا بچھڑے میں روؤں بیو گن — سنجوگن دیکھے مسکات

میں غم کی ماری پیا کے بچھڑ جانے پر رو رہی ہوں اور سنجوگن (جسکو وصل میسر ہے) مجھے دیکھ دیکھکر مسکرا رہی ہے۔

(۸۱۸) لال بنے لائق ہل کاظمؔ — مورو بدن بچھڑیں پیرات

کاظمؔ تو اپنے لال (محبوب) سے ملکر خود لال ہوگئے اور میرا بدن فراق میں پیلا پڑتا جاتا ہے۔

خوفِ خدا اور اپنے نفس کے عیوب کی وجہ سے شرمندگی

(۸۱۹) پیا گھر کیسے جاؤں — اری اے گنیّاں

اے گنیاں محبوب کے گھر کیسے جاؤں۔

(۸۲۰) دن نیرانے آئے گون کے — اَو گن دیکھ لجاؤں

رخصتی کے دن قریب آگئے۔ اپنے نقائص دیکھ دیکھ کر پانی پانی ہوئی جا رہی ہوں۔

(۸۲۱) کھیل لیئو سب آئے سکھی ری — پھیر کہاں ملے یہ داؤں

اے سکھی آؤ سب ملکے کھیل لیں۔ اب آئندہ ایسا موقع کہاں ملے گا۔

(۸۲۲) سنمکھ ہوب پیا کے کیہہ بدھ — چھانڈ نیہر کو گاؤں

اپنے محبوب کے سامنے جاتے مجھے جھجکپاہٹ ہو رہی ہے۔ کس طرح اپنے میکے سے رشتہ توڑونگی۔

(۸۲۳) اُن سلجھان کی کہہ پٹھئی — ہوں سو کٹھور اُلجھاؤں

اُنھوں نے تو کہلا بھیجا تھا کہ دیکھو سب معاملات سُلجھا کر آنا (علائق دنیاوی سے بے تعلق ہوکر) لیکن میں ہوں کہ قدم قدم پر اُلجھ رہی ہوں۔ (حدیث شریف۔ کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل الخ)[۱]

(۸۲۴) آگے کیسے چلن ہم پاون — پاچھے پڑت ہے پاؤں

میں کیسے آگے چل پاؤں جب کر (دل کے ہاتھوں) پیر پیچھے پڑ رہے ہیں۔

(۸۲۵) نت یہی سوچ رہت موہے کاظمؔ — اُو دن دن پیہر اؤں

سلہ دنیا میں ایک پردیسی اور مسافر کی طرح زندگی گذارو۔

اے کاظم ہمیشہ مجھے یہی سوچ لگا رہتا ہے اور اسی خیال سے روز بروز بدن پیلا پڑتا جاتا ہے۔

مشاہدہ ذات بحت میں حضورِ دل نہ ہونے سے شکایت اور سوز و گداز

(۸۲۶) سنمکھ ٹھہرو نہ جات بالم تیرے ٹھاڑھ ہوت جیو مورلجات
اے محبوب تیرے سامنے مجھ سے رُکا نہیں جاتا۔ تیرے سامنے ٹھہرتے ہوئے مجھے لاج آتی ہے۔

(۸۲۷) اپنی بتھا کہوں کا سُو سکھی ری جا سو کہوں سُونا ہیں اُونات
اے سکھی اپنی رام کہانی کس سے کہوں جس سے کہوں وہ یقین نہیں کرتا۔

(۸۲۸) جا کے لگی ہوے سوئی جانے برہ کی پیر کچھ ٹھور پرات
جس کے دِل پر چوٹ لگی ہو بس وہی جان سکتا ہے کہ جدائی کا درد کہاں کہاں ہوتا ہے۔

(۸۲۹) رکت بجھوران اُنسون سنگ بہہ بہہ بِن برسات لگی برسات
اُنسوؤں کے ساتھ بہہ بہہ کر خون خشک ہوتا جاتا ہے۔ بے برسات کی برسات لگی ہے۔
(برسات کا تو موسم کب کا نکل گیا تھا مژگاں کی یہ گھٹائیں ابتک برستیاں ہیں)

(۸۳۰) کہا ہوت روئے سے پیا تو آنس دیکھ ہمکے مُسکات
میرے رونے سے کیا ہوتا ہے کیونکہ محبوب تو میرے آنسو دیکھ دیکھکر مسکراتا ہے۔

(۸۳۱) پاس پیا واکو دیکھ سکے کو تنک ہیسرت من بہت ہراتے
محبوب تو پاس ہے پھر اُسکو کوئی کیسے دیکھ سکتا ہے۔ ذرا سی دیر دیکھنے میں تو میں کھو جاتی ہوں بیخودی طاری ہو جاتی ہے

(۸۳۲) میں بل جاؤں والے جو بتا وے مَن چنچل کیسے ٹھہرات
میں اُسکے قربان جاؤں جو مجھے یہ تدبیر بتاوے کہ بیقرار دل کو کیسے قرار آتا ہے۔

(۸۳۳) پیارات سپنے مل بچھڑے بچھڑے تن دن دن پیرات
پیارات کو خواب میں ملے اور بچھڑ گئے۔ اُنکی غم جدائی میں میں زرد ہوتی جاتی ہوں۔

(۸۳۴) بھجن کرو ہت چت سے کاظم پاپ جھڑیں جس برچھ کے پات
اے کاظم دل سے اُس کی یاد میں لگے رہو تاکہ گناہ اس طرح جھڑ جائیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں

دل کی شکایت بوجہ اُس کے مجاز میں گرفتار ہونے کے۔ پھر

حقیقت کی طرف رجوع

(۸۳۵) ایسو یہ مَن باور بھیو رے ٹھور ٹھور مجھے دیت اٹکائے
یہ دل ایسا باؤلا ہو گیا ہے کہ جگہ جگہ مجھے اٹکاتا رہتا ہے۔

(۸۳۶) کبھوں تو جاے کہو لٹکن لٹکے کبھوں زلفن مار الجھائے
کبھی تو کسی کے بالوں کے حلقوں میں حلقہ بگوش ہو جاتا ہے اور کبھی کسی کی زلفوں میں اُلجھ جاتا ہے

(۸۳۷) بین سنت سب چین گنوا دت دیکھت نین اُدھک للچائے
کبھی کسی کے میٹھے بول سنکر اپنا چین و قرار کھو بیٹھتا ہے اور کبھی مستی بھری آنکھیں دیکھ دیکھکر للچاتا ہے۔

(۸۳۸) اُلٹے سانس گہوں آنس جو دیکھے نکست جیو جو وہ مُسکائے
اور اگر کسی (حسین) کی آنسو بھری آنکھیں دیکھ لیتا ہے تو سانس اُلٹنے لگتی ہے اور اگر کسی کو مسکراتے دیکھتا ہے

تو جان نثار کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

(۸۳۹) جہاں اٹکے مَن وہی سوں اٹکے ٹھور ٹھور وہی پڑت دکھائے
رہنا تو یہ چاہیے کہ اگر دل اٹکے تو اُسی محبوب حقیقی میں اٹکے اس طرح پر کہ ہر ہر جگہ اسی کو جلوہ کناں دیکھے۔

(۸۴۰) ایسے روپ سجن کے دیکھیں کاظم سُدھ بُدھ جات ہرائے
ایسے محبوب کے انداز و ناز جلوہ گری دیکھکر اے کاظم ہوش و حواس اُڑے جاتے ہیں۔
(نکھارتا ہے یہ انداز و ناز تو بہ شکن کرآئے وہ جسے دعویٰ ہو پارسائی کا)

مجاز کا بیان ہے لیکن حقیقت پر بھی محمول کر سکتے ہیں

(۸۴۱) من لے سانورے کس گیو ہو ارے ہو مورے بالم
اے میرے سانولے محبوب میرا دل لے کے کہاں چلدیئے۔ اے میرے بالم۔

(۸۴۲) ہمری سُرت وا میں پھنس گئی ہو ارے ہو مورے بالم
میرا خیال اُسی میں کھو گیا ہے۔ اے میرے بالم۔

(۸۴۳) جھٹ پٹ آئے جھروکے لپ جھپ مَن کو چھُرا لے رس رس گئے ہو
آنکھوں کے جھروکوں سے بجلی کی طرح آئے اور میرے دل کو چپکے سے اُڑا لے گئے۔

(۸۴۴) دیکھے نہ پایوں بھرجی واکوں — جس آئے پھر تس گئے ہو

ہائے میں جی بھر کے دیکھنے بھی نہ پائی۔ بجلی کی طرح آئے اور چمک کر نکل گئے۔

(۸۴۵) اب نہ مار ترچھی چتون سوں — جندری موری بس بس گئے ہو

للہ اب تو ترچھی نظروں سے نہ مارو۔ میرا دل ہاتھ سے گیا۔ اب بس کرو۔

(۸۴۶) مانگت درسن رکھائے کے بولو — کہہ ہم کا اُس ڈس گئے ہو

جیسے ہی میں نے التجائے دید کی بڑی رکھائی سے مجھے جواب دیدیا۔ ہزاروں باتیں سناڈالیں۔ اور چلدیئے

(۸۴۷) میں روؤں واکے بچھڑن سے — وے آنسو دیکھ ہنس ہنس گئے ہو

میں تو انکی جدائی میں آٹھ آٹھ آنسو رو رہی ہوں اور وہ میرے آنسو دیکھ کر ہنستے ہوئے چلے گئے۔

(۸۴۸) وہ صورت کب چھوٹے کاظم — جب تیرے جی میں بس گئی ہو۔

اے کاظم (تم بڑے خوش قسمت ہو) وہ موہنی صورت تم کو جدائی کا غم کیسے دے سکتی ہے جب کہ تمہاری نس نس میں سماگئی ہے ؎

(رنگ لایا ہے یہ ضبط الفتِ گیسوئے دوست — یعنی اپنے پیرہن سے پھوٹ نکلی بوئے دوست)

سوز و گداز مجازی عارف کے لیے عینِ حقیقی ہے

(۸۴۹) بارو گربجوا جر گیو اب — جن جارو مورے بالم

میرا ناتجربہ کار دل (سوزِ غم سے) جل گیا۔ اے میرے پیارے اب جلے ہوئے کو نہ جلاؤ۔

(۸۵۰) جو مارا ہے ڈئی کا واکوں — کاہے کو مارو موئے بالم

جس پر اللہ نے ڈالی ہے اُس کو اور ستانے سے کیا فائدہ۔ اے بالم اب نہ ہلکان کرو۔

(۸۵۱) موہن جائے دوارکا چھائے — پاتیو سے اب مو ہے بسارو

موہن تو دوارکا جا کر بس گئے۔ ایسے بھولے کہ ایک خط بھی نہ لکھ بھیجا۔

(۸۵۲) کہاں کی ریت ہے جرے کا جراؤب — بیَر کہاں کا مو سے نِبارو

یہ کہاں کی ریت اور رسم ہے کہ جلے ہوئے کو اور جلا رہے ہو۔ نہ معلوم کب کی دشمنی مجھ سے نکالی ہے۔

(۸۵۳) اُودھو جوگ سکھاون آئے — جوگ سنت جیو جرت ہمارو

اودھو آکر (دم دلاسا دے رہے ہیں اور) ہمیں جوگ (کا سبق) پڑھا رہے ہیں۔ یہ باتیں سُنکر میرے آگ لگتی ہے

(۸۵۴) جوگ کریں تب جب ہوے دو سر — ہمرے ہے تن من سیام پیارو

جوگ تو ہم اُس وقت کریں جب ہمارا محبوب ہم سے غیر ہو۔ ہمارا شیام پیارا تو ہمارا دل و جان بن گیا ہے

(۸۵۵) نین ہیا دوؤ درس پیاسے — ہٹ میں تو ہے نرت موہن تھارو

دل اور آنکھیں دونوں دیدار کے پیاسے ہیں گو کہ محبوب میرے تصور میں رچا ہے۔

(۸۵۶) نین چہیں دیکھنے کوں کاظم — نہ دیکھیے سوں نیناں ہارو

اے کاظم آنکھیں اُسے دیکھنے کو بیتاب ہیں لیکن ان آنکھوں (ظاہری) سے دیکھنا ممکن نہیں۔

وادیِ استغنا کی سختیاں

(۸۵۷) موسے نیہرو اچھڑائے۔ موئے بالم — سسرے لیائے بسرائے مورے بالم

اے میرے پیارے مجھ سے میرا میکا چھڑا کر سسرال لائے اور اب مجھے بھول بیٹھے۔

(۸۵۸) کا بھیلی تقصیر بتاؤ — کہہ تقصیر رسائے مورے بالم

مجھ سے کون سی خطا سرزد ہوئی۔ کس قصور میں مجھے بُھلا بیٹھے۔

(فانی ہم تو جیتے جی میت ہیں بے گور و کفن — غربت جس کو راس نہ آئی اور وطن بھی چھوٹ گیا)

(۸۵۹) ہم کا بلائے بسرائے اَپنا انت نیہ لگائے — سنئیاں تو بھیلے پرائے۔ مورے بالم
کیسے کٹیں دن رین سکھی ری۔ مورے بالم

ہم کو (اتنے چاؤ چاؤ سے) بلائے اور اب خود کسی دوسرے سے دل لگا بیٹھے اور پرائے بس میں ہو گئے۔ (ہائے غیر کے ہو گئے) اب یہ رات دن کیسے کٹیں گے۔

(۸۶۰) نیہر چھوٹ سسرے نہیں آدر — کاظم اب ہو سہائے موئے بالم

میکا بھی چھوٹا اور سسرال میں کوئی قدر نہیں ہے۔ اے کاظم اب تم ہی میری مدد کرو۔

(۸۶۱) سب سے ہنس ہنس بولے ہم سے — کبھوں نہ بولے مسکائے۔ مورے بالم

سب سے تو ہنس ہنس کر باتیں چکاتے ہیں اور ہم سے کبھی مسکرا کر بھی نہیں بولتے۔

(۸۶۲) میں دکھ ماپیا بچھڑیں کاظم — تیں پیا ابل سکھ پائے۔ مورے بالم

میں تو اُس سے بچھڑ کر دُکھ جھیل رہی ہوں۔ اے کاظم تم ہو کہ اپنے پیا کے ساتھ چین اڑا رہے ہو۔

سوز و گدازِ مجازی

(۸۶۳) جان کہت پردیس کال پیا   مورے نینواں آوت اُبل اُبل
پیا پردیس جانے کو کہہ رہا ہے یہ سنکر میری آنکھوں کے چشمے اُبل پڑے ہیں۔

(۸۶۴) موہ نہیں جیہ پیا کال واکوں   دُکھ کا دیب ہے سہل سہل
جس پیا کے دل میں (ذرا بھی) رحم و مروت نہیں ہے اسکے لیے دوسروں کو دکھ پہنچانا کیا مشکل ہے۔

(۸۶۵) چلب سُنت تورے موری اَنکھین   رکت آوت ہے نکل نکل
تیرے جانے کی خبر سُنکر میری آنکھیں خون کے آنسو بہا رہی ہیں

(۸۶۶) آگے رکت پاچھے پھر جیو ہے   چلبے کی کہیو سنبھل سنبھل
ابھی تو آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے اسکے بعد جان کی باری ہے۔ ذرا سوچ سمجھ کے جانے کا نام لینا۔

(۸۶۷) بنتی کرو۔ کر جور کہت ہوں   پاین پڑ پڑ مچل مچل
ہاتھ جوڑ کر تیری خوشامد کرتی ہوں اور عاجزی سے التجا کرتی ہوں۔ اور قدموں پر مچل مچل کر عرض کرتی ہوں کہ نہ جا

(گلے لگائیں بلائیں لیں تم کو پیا رکریں   جو بات مانو تو منت ہزار بار کریں)

پیا نرموہی مانت ناہی   مورا جیو پایو نبل نبل
لیکن کیا کروں وہ بے درد کسی عنوان مانتا ہی نہیں مجھے کمزور و بے بس سمجھ رہا ہے اسی لیے نہیں مانتا

(۸۶۹) اُچل پائے پیا کاظم کو من   کہاں جائے اب بچل بچل
اب کاظم کا دل جدا نہ ہونے والے محبوب (قائم بالذات) کو پاکر کہاں بھٹک سکتا ہے۔

(۸۷۰) پیو بھر پور ہے چودھو لوک میں   گلین گلین محل محل
وہ محبوب تو چودہ لوک میں ہر ہر گلی اور ہر ہر محل میں جلوہ فرما ہے۔

عشقِ مجازی

(۸۷۱) من مورا سانوری مورت پہ لبھانا   کیتو اُپائے کئے چھانڈت ناہیں

واہی پہ پھیر پھیر ہوت دِوانا
میرا دل سانولی صورت پر ریجھ گیا۔ میں نے لاکھ لاکھ جتن کئے لیکن وہ اُدھر سے ہٹتا ہی نہیں وہ پھر پھر کر اُسی کا شیدائی ہو رہا ہے۔

(۸۷۲) تھوڑ دِنن کا پیت جانے کب   اب واکو چھوڑ کہاں موہے جانا
وہ تو (محبوب) کمسن و الھڑ ہے وہ محبت کیا جانے۔ لیکن میں اُسے چھوڑ کر کہاں جا سکتی ہوں کیسے چھوڑ سکتی ہوں)

(۸۷۳) وہ مانے کی نہ مانے کاظم   پیتم تیرے تو من مانا
اے کاظم تیرا محبوب تو تیرے من مانا ہے چاہے وہ تیری محبت کو مانے یا نہ مانے۔

ایضًا

(۸۷۴) وہ تو پیت کی ریت نہ جانے ہو   باؤ دُکھ دِیَا
وہ محبوب تو محبت کے طور طریقوں سے واقف ہی نہیں ہے۔ بڑی جان عذاب میں ہے۔ (ہائے غضب)

(۸۷۵) تھوڑے دنن کی نار اُناری   نیہہ کی کب پہچانے ہو۔
کمسن اَنہیلا محبت کو کیا سمجھے۔

(۸۷۶) کان لگائے جو باتیں کریئے   لوگن بیٹھ بجھانے ہو
اُس کے کان میں اگر (راز و نیاز کی) باتیں کرتی ہوں تو اُس کو اُلٹا نشرح کر دیتا ہے۔

(۸۷۷) کٹھن ہے ایسو نیہہ اے کاظم   ہم چاہیں وہ نہ مانے ہو۔
اے کاظم ایسے سے محبت کرنا بڑی ٹیڑھی کھیر ہے کہ ہم تو اُس پر جان چھڑکیں اور وہ متوجہ ہی نہ ہو۔

مجاز

(۸۷۸) نبواری موہے مارا رے   چتوت جادو ڈارا رے
نبواری نے میری جان لے لی۔ ایک نظر میں مجھ پر جادو کر دیا۔

(۸۷۹) جانو مُرلی کچھ منتر پھونکت ہے   موہت جب سنسارا رے
اُس کی مرلی معلوم ہوتا ہے کہ کچھ منتر پھونک رہی ہے۔ اور اُسکی چھب سارے عالم کو موہ رہی ہے۔

(۸۸۰) ٹھور ٹھور جا کی ہے موہنی — کس باں بچے من پیارا رے

جس کا ایک ایک عضو دلفریبی کے سانچے میں ڈھلا ہے اُس سے کوئی اپنا دل کیسے بچائے۔

(۸۸۱) سانوری مورت بدھ ہاتھ سنواری — موئن واہیں بگاڑا رے

اُس کی سانولی صورت کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے سنوارا ہے۔ (میری طرف دیکھتے ہی اُس نے میرے دل کو تباہ حال کر دیا۔

(۸۸۲) سو بس رہے کاظم کے۔ ہمارو — جن گھر بار اُجاڑا رے

جنھوں نے مجھے خانماں برباد کیا اب وہ کاظم کے بس میں ہیں۔

بغیر اُسکی مدد کے اُسکا (حق کا) وصول ناممکن ہے

(۸۸۳) کو پہچانے تو ہے دئی — تو ہی سُدھ اپنی جا کو دئی
اری اے مورے لالن

اے میرے مالک تجھے کون پہچان سکتا ہے۔ ہاں جس کو تو خود اپنا عرفان عطا فرمائے اے میرے محبوب۔

(۸۸۴) ہم تو بھولے جگ آئے مایا میں — سُدھ آگلی جو رہی سو گئی
(۸۸۵) لیے سُدھ ہمری دئے سدھ اپنی — بھلی دئی سدھ اپنی دئی
اری اے مورے لالن

ہم تو دنیا میں آکر اُسکے بکھیڑوں میں پھنس گئے اور اگلی سُدھ (عہد الست) بھول بیٹھے تھے (تو نے کرم فرمایا اور) میری یہ سدھ (نادانی) لے کر اپنی سُدھ (عرفان) عطا فرمائی۔ اے میرے مالک اے میرے پیارے کیا اچھی اپنی سدھ عطا فرمائی ہے۔

(۸۸۶) یہ سُدھ لین دین پر بل جاؤں — تینوں لوک سے واروں گئی
(۸۸۷) اب کا ہم کا بھلا وے مایا — تیری سُدھ سے سُدھ ہم کا بھئی
اری اے مورے لالن

میں ایسی سمجھ کے لین دین پر قربان جاؤں اور تینوں عالم (ناسوت۔ جبروت۔ ملکوت) تصدق کر دوں اب (جبکہ عرفان حاصل ہو گیا) دنیا کا جنجال میری توجہ کیا ہٹا سکتا ہے اب تیری یاد سے مجھے سُدھ ہو گئی اے میرے لال

(۸۸۸) نرگن مانرگن چھب دیکھوں — ہوئے گئی ہم کا سرب مئی
(۸۸۹) الکھ آن لکھ جگ ہوئے موہ چھپت — نت لکھے کاظم نئی نئی
اری اے مورے لالن۔

جس الکھ چشم ظاہر سے نہ دکھائی دینے والی (کی ایک برق نگاہ سے سارا عالم بے ہوش ہو جائے کاظم ہمیشہ اُسکو نئے نئے انداز و ناز میں جلوہ فرما دیکھتا ہے۔ اے میرے لال۔

وصل تفصیلی جو مرتبۂ فنا و بقا کی انتہا ہے

(۸۹۰) اُس کو ؤ پی کو دے ملائے — جو گھر نت لیے ہمرے بنائے

کوئی اس طرح میرے محبوب کو مجھ سے ملا دے کہ وہ ہمیشہ میرے گھر میں بسا رہے۔

(۸۹۱) کہاں بھاگ جو پیو نا بچھڑے — ہیے میں نین میں رہے سمائے

ایسی قسمت کہاں ہے کہ میرا محبوب مجھ سے کبھی نہ بچھڑے۔ میرے دل اور آنکھوں میں سمایا رہے۔

(۸۹۲) سو رہے کبہوں سنگ نہ جانو — کبہر مکھ کا ہے لپیٹ چھپائے

کبھی کبھی تو وہ ساتھ رہتا ہے لیکن نہ معلوم کیوں وہ منہ چھپائے رہتا ہے۔

(۸۹۳) کبہوں موہے ہنساوت ہل مل — کبہوں بچھڑت دیت رُوائے

کبھی تو ہل مل کے مجھے باغ باغ کرتا ہے اور کبھی جدا ہو کر کڑھاتا رُلاتا ہے۔

(۸۹۴) ملے نہ بچھڑے ہے بہو رنگی — ایک آن پر کب ٹھہرائے

نہ وہ ملتا ہے نہ جدا ہوتا ہے بلکہ ہر رنگ میں جلوہ گر ہے۔ ایک حالت پر وہ کب رہتا ہے۔

(۸۹۵) یہ دکھ سکھ نہیں چھوٹت کاظم — مور کریجوا دیو جرائے

یہ ملنے نہ ملنے کے دکھ سکھ تو جیتے جی ساتھ ہیں۔ اے کاظم ان باتوں سے تو میرا کلیجہ جلکر راکھ ہو گیا۔

اسکا (مجنوکا) قریب ہونا اور پھر بھی نہ پہچاننا

(۸۹۶) پیا مورا نِس دن سنگ رہو ہم — ناہیں چینھا رے بالم

میرا پیارا رات دن میرے قریب رہتا ہے لیکن میں نے آج تک نہ پہچانا۔

(۸۹۷) بہت دُیا اُن کی پے ہم کچھ — ناہیں کینہا رے بالم

اُن کی تو میرے حال پر بڑی نظرِ عنایت ہے لیکن افسوس میں کچھ بھی حال نہ کر سکی

(۸۹۸) رَین دِنانت لاج مَرت ہوں — جب سے نیرے جان پڑ و

جب سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ وہ قریب ہی ہے ۔ رات دن غیرت کے مارے مری جاتی ہوں ۔

(۸۹۹) ہیرے دِیکھت ہی کوں کاظم — تَب ہیو دِینہا رِے بالم

اے کاظم جب میں نے پیا کو اپنے دل میں دیکھ لیا تب اُس پر اپنی جان چھڑکی ۔

محبوب مجازی یا حقیقی کے فراق میں اکثر عاشق یہ سوچتا ہے کہ اپنے کو ہلاک کیوں نہ کر ڈالا ورنہ اتنا رنج نہ اٹھانا پڑتا

(۹۰۰) اے مائی جی کوں میں پیا پر دیتی — چُوک بڑی بھئی مُو سے اِیتی

اے ماں کاش میں اپنی جان اسی وقت محبوب پر نچھاور کر دیتی یہ مجھ سے بڑی چُوک ہو گئی ۔

(۹۰۱) جو جَنتی رہی بیٹھ پردیسواں — چَلَت کی بیر دَانون گہہ لیتی

جو میں جانتی کہ وہ پردیس جا کر بیٹھ رہیں گے تو چلتے وقت دامن تھام لیتی ۔

(۹۰۲) کہا ہُوت اَبکی پچھتائیں — اَوسر گیو بِتے نا چیتی

اب پچھتانے سے کیا حاصل ۔ وقت گزر گیا ۔ میں وقت پر نہ چونکی ۔

(۹۰۳) اب پیا بن جیو تلپھت جیسے — جَل چھوٹی مین آے پڑی رِتی

اب بغیر پیا کے میرا دل اس طرح تڑپ رہا ہے جیسے مچھلی پانی سے علٰحدہ ہو کر ریت پر پڑی تڑپتی ہے ۔

(۹۰۴) جان کہت ہے پران کوئی دم میں — پیا سے بچھڑ جیہوں میں کیتی

جان تن سے گھبرا کر نکلنے کو کہہ رہی ہے ۔ پیا سے بچھڑ کے میں کیسے زندہ رہوں گی ۔

(۹۰۵) منتیں بہت کر کر تھاکی — میں پی کی آون کی نیتی

پیا کے آنے کے لیے میں بہت سی منتیں مان مان کر تھک گئی

(۹۰۶) تب نہ مری میں چلت کی کاظم — اب جیو جات ہے مورا سینتی

اے کاظم انکی جدائی کے وقت تو میں مری نہیں (جو کچھ کام بھی بن جاتا) اب میری جان مفت میں جا رہی ہے ۔

محبت مجازی سے تاسف اور حقیقت سے غفلت

(۹۰۷) بنس گئی موری سینتی

پیت کو بیج چھڑ کھیت بتھارا — اُبجی بتھا جر جاے یہ کھیتی

میری عمر بے مصرف گذری ۔ محبت کا بیج جس کھیت میں چھڑکا وہاں اُسکا حاصل (پیداوار) مصیبت اور پریشانی ہے ۔ ایسی کھیتی میں آگ لگ جائے تو اچھا ہے ۔

(۹۰۸) کر کے پیت سب میت بچھڑ گئے — نحقے کِئے دِن چار کی نیتی

محبت کر کے سب دوست احباب بچھڑ گئے ۔ ہم نے ناحق چار دن کی یاری کی ۔

(۹۰۹) پیت کرت سدھ گئی بچھڑن کی — اب سو کہا ہوت جو چیتی

محبت کرتے وقت یہ خیال ہی نہیں آیا کہ کبھی جدائی بھی ہو گی ۔ اب اگر ہوش آیا بھی تو کیا حاصل ۔

(۹۱۰) پل پل کے پردیسی چلے گئے — جو بس ہوت جانے کب دیتی

محبت کی پینگیں بڑھا کر پردیسی چلے گئے ۔ اگر میرے اختیار میں ہوتا تو انھیں جانے ہی کب دیتی ۔

(۹۱۱) اب کوئی جگ ماں پیت کرو جن — مانو بات ہماری اِیتی

اب کوئی شخص دنیا میں محبت نہ کرے ۔ اگر ہماری بات مانے ۔

(۹۱۲) آپ ترو جگ تارو کاظم — پیت لگائے کے صاحب سینتی

اے کاظم اپنے مالک سے محبت کا ناتہ قائم کر کے خود پار لگو اور دوسروں کو ساحل پہ کنار کرو ۔

محبوب مجازی کی محبت سے پشیمانی اور حق کی طرف رجوع

(۹۱۳) موسے نیہہ لگائے چہت ہے — پھیر چھٹا وے اے دَیا

مجھ سے محبت کر کے اب ترکِ محبت کرنا چاہتا ہے ۔ ہائے اللہ ۔

(۹۱۴) ہمری آنکھ بچائے اور سے — آنکھ لگا وے اے دَیا

میری آنکھ بچا کے اوروں سے نظریں لڑا رہا ہے ۔ ہائے اللہ

(۹۱۵) ہا ہا کر جو اپنی سمجھایں — لاؤں تو ار سات ہے

(۹۱۶) بیٹھت ہی اُٹھ جات   اور کہیں رین گنوائے اے دَیّا

منت سماجت کرکے اور رو دھو کر اگر اپنی سبھا میں لاتی ہوں تو اُکتاتا ہے اور بیٹھتے ہی واپس جانے کو آمادہ ہوتا ہے۔ راتیں کہیں اور گنواتا ہے۔ ہائے اللہ

(۹۱۷) یہ جگ ماہے جو ئی پیارا   واکو دیکھا یہی سُبھاؤ
(۹۱۸) جاکو دیت ہنسائے وہی کوں   پھیر رُلاوے اے دَیّا

اس عالم میں جو بھی محبوب زیبا ہے اُسکے یہی انداز و تیور ہیں جس کو ایک وقت ہنساتا ہے اُسی کو دوسرے وقت رلاتا ہے۔ ہائے اللہ۔

(۹۱۹) ہے جگ جیسے کاٹھ پُتریا   بوجھو من میں بچار کے
(۹۲۰) ناچت ہے دن رین وہی   جو ناچ نچاوے اے دَیّا

یہ دنیا کسی بازیگر کے ہاتھ میں کٹھ پتلی کے تماشہ کی طرح ہے۔ اچھی طرح غور کرکے اس کی معرفت حاصل کرو۔ جس طرح دن رات وہ نچا رہا ہے ویسے ہی دنیا ناچ رہی ہے۔

(۹۲۱) سہج سہج گھر تج دے کاظم   صاحب سے من آؤ لگاؤ
(۹۲۲) وا کے سرن میں آؤ   تو ہے پھر کو بھٹکاوے اے دَیّا

آہستہ آہستہ بطیب خاطر اس دنیا کو اے کاظم تیاگ دو۔ اور اپنے مالک سے لَو لگاؤ اور اُسی کے خیال میں مست و سرشار رہو۔ پھر تمکو کون بھٹکا سکتا ہے۔

معشوق مجازی کے فراق میں عاشق کی شورش

(۹۲۳) پریت لگائے پردیس چلا   سُکھ مور دیو گیا اے دَیّا
(۹۲۴) سُکھ دے دے دُکھ دیت بھلا   یہ کو ہے سہیا اے دَیّا

میرا سکھ دینے والا مجھ سے محبت کرکے پردیس چلا گیا۔ سکھ دیتے دیتے اب دُکھ دینے لگا یہ بھلا کون سہہ سکتا ہے۔ ہائے غضب۔

(۹۲۵) منموہن کا جادو کیو رے   میٹھ بولن بانکی چِتوَن سوں
(۹۲۶) کونے جتن من مور چھلا   کس رہو چھلیا اے دَیّا

منموہن نے نہ معلوم کونسا جادو اپنی میٹھی بولی اور بانکی چتون سے کردیا ہے اور نہ معلوم اس نے کس چھل کرتب سے میرا دل چھین لیا۔ ہائے غضب کیسا شعبدہ باز تھا۔

(۹۲۷) جگ ما آئے ہل مل سب بچھڑے   بچھڑ بچھڑ پھر کوئی ملے
(۹۲۸) کوئی بچھڑا پھر ناہیں مِلا   کس رہو بلیا اے دَیّا

اس دنیا میں آکر لوگ آپس میں ربط ضبط بڑھا کر جدا ہو گئے۔ کوئی بچھڑا ہوا پھر کبھی نہیں مِلا۔ یہ کیسا ملنے والا تھا۔

(۹۲۹) یہی بدھ سب جگ چلو جات ہے   موہ مایا میں اَرجھ اَرجھ
موہ کا اُرجھا نا نکلا   تو ہی ہے نِسترَیا اے دَیّا

(۹۳۰) اسی انداز پر تمام دنیا چل رہی ہے۔ مایا کی محبت میں اُلجھ اُلجھ کر دنیا کا تو بھی دنیا کے اُلجھاووں سے نہیں نکل سکتا تو ہی اُسکو نکال سکتا ہے۔ اے میرے مالک۔

(۹۳۱) تیں تو کاظم مورت تج کے   جائے لگا اَنمورت سوں
(۹۳۲) مُومن یہی مُورَت پہ ڈھلا   دھوں کا ہے کریا اے دَیّا

اے کاظم تم تو صورت کو چھوڑ کے بے صورتی میں جا لگے ہو۔ میرا دل ابھی تک صورت میں اٹکا ہوا ہے خدا معلوم کیا کرنے والا ہے۔

عاشق کو بہار دیکھکر شوق پیدا ہوتا ہے لیکن محبوب کی عدم موجودگی کے باعث بے لطف و بیکار معلوم ہوتا ہے

(۹۳۳) آئی بہار رکھو جی کی اُبھاوَن   پیا بن کب موہے لاگے سہاوَن

بہار وہی دل کو لبھانے والی بہار آگئی۔ بغیر محبوب کے مجھے کب بھلی معلوم ہوسکتی ہے۔

(۹۳۴) بَن ما پلاس انگارے پھولا   پھول پھول ہیں آگ لگاوَن

جنگلوں میں ٹیسو انگاروں کی طرح پھولا ہے جس کا سماں دل میں آگ لگاتے ہے (اُف)

(دل ہے طول فرقت قامت و روئے یار میں   بھاڑ میں جائیں سرو و گل آگ لگے بہار میں)

(۹۳۵) مور کوئل پپیہا چھو اُور سے   بُول بُول جی لاگے ستاوَن

مور، کوئل، پپیہا، چاروں طرف سے بول بول کے اور بھی دل کو ستا رہے ہیں۔

(۹۳۶) اُنبا بورے پیا نہ بہرے رینگوں   مول مول لاگے بورا وَن

انبہ میں بور آگیا لیکن پیا نہ آئے۔ آم بورُ بورُ کے میرے دل کو بورا رہا ہے۔

(۹۳۷) پیا بدیس کہہ کاج آوے رُت   بھول بھول گئے پیا گھر آوَن

پیا پردیس میں ہے۔ یہ بہار کس کام کی۔ وہ تو گھر کا راستہ ہی بھول گئے۔

(۹۳۸) بَن بن پھروں میں اُوبھ اُوبھ کے   ڈول ڈول ٹاک گی بہلاوَن

بن بن جنگل گھبرائی پھر رہی ہوں اور گھوم پھر کر جی بہلانے کی کوشش کر رہی ہوں۔

(۹۳۹) اُت کہیں بول بانسریا لاگی   تول تول تانَن پہ چاوَن

اُس طرف کہیں بانسری کے نغمے چھڑے ہیں اُسکی گہری گہری تانیں دل کو اور بھی کھینچ رہی ہیں۔

(۹۴۰) لُوٹیں بہار کاظم جن کے پیا   کھول کھول مکھ لاگے دِکھاوَن

کاظم کا کیا پوچھنا وہ تو بہار کے مزے لوٹ رہے ہیں کیونکہ اُن کا محبوب اُن کو بے نقاب اپنا جمال باکمال دکھا رہا ہے۔ (ذالك فضل اللهِ یوتیہ من یشاء)

معشوق کی بے توجہی اور عاشق کی کمال نیازمندی اور محبوب کا دوسرے کی طرف اِلتفات

(۹۴۱) چھانڈ ڈگر موکوں جانے دے چھیلوا

گلی گچھلوں گی برسَت دئیا   نیرے نہ آؤ مور پھوٹے نہ گھیلوا

اے چھیل چھبیلیا میرا راستہ چھوڑ دے مجھے جانے دے۔ پانی برس رہا ہے راستہ پھسلواں ہے۔ میرے قریب نہ آ۔ کہیں میرا گھڑا پھوٹ نہ جائے۔

(۹۴۲) ہات نہ لاؤ موری چیر سَرک جائے   آس پاس سب لوگوا پھیلوا

میرے ہاتھ نہ لگا کہیں میرا آنچل نہ سرک جائے۔ (یہ دیکھ رہے) ہر طرف لوگ چل پھر رہے ہیں۔

(۹۴۳) آج بہت میرے پنڈ پڑو ہے   کچھ جانو بنیلا ئے گیلوا

آج تو میرے پیچھے پڑ گیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے بولا گیا ہے

(۹۴۴) رات کہاں رہے سانچی بتاوو   ہم کا چھانڈ کہ سنگ رہیلوا

سچ سچ بتاؤ یہ رات کہاں گذاری۔ ہم کو چھوڑ کر کس کا پہلو گرم کیا۔

(تو شبینہ می نمائی بہ برکہ بودی امشب   کہ ہنوز چشم مستت اثر خمار دارد)

(۹۴۵) جاؤ جاؤ ہم سے جَنِ بولو   واہی کے جاو جہاں منوا لگلوا

جاؤ جاؤ ہم سے نہ بولو جس سے دل لگایا ہے اُسی کے پاس جاؤ۔

(۹۴۶) رس بھرے رس دیکھے تیں کاظم   چھیل کو مَن کب ہوت میلوا

اے کاظم شباب آگیں چھب دیکھنے سے عاشق مزاج کا دل میلا نہیں ہوتا۔

محبوب کو سفر سے روکنا اور اُس کے ارادہ سفر پر اظہار تردد

(۹۴۷) بدیس جن جا رے مور پیا

نانوں نہ لے پردیس کا ہم سے   سُن سُن نکسو چہت مور جیا

اے میرے پیا پردیس نہ جا۔ پردیس کا نام میرے سامنے نہ لے کیونکہ یہ سُن سُنکر میری جان جسم سے نکلا ہی چاہتی ہے۔

(۹۴۸) سوچ پڑو بھیو بھرے مَن ماں   پیو کیوں نانوں بدیس کو لیا

اے پیا تو نے پردیس کا نام کیوں لیا۔ میں بڑے سوچ میں پڑ گئی۔

(۹۴۹) نت سنگ رہ بچھڑن کی کہہ کہہ   کا پیا مور جبرا اوٹ ہیا

ہمیشہ ساتھ رہتا ہے پھر آخر بچھڑنے کا ذکر چھیڑ چھیڑ کر کیوں میرا دل جلاتا ہے۔

(۹۵۰) ہل کے چھوڑو چہت اے دئیا   نیہہ لگائے یہ کا چھل کیا

میل جول بڑھا کر اب بچھڑنے کا ارادہ ہے محبت کرکے یہ اچھا فریب دے رہا ہے۔

(۹۵۱) دُکھ اب دیکھ باتن سمجھاوت   ہیا پھاڑ اب چاہت سیا

میرا غم دیکھکر اب مجھے باتوں باتوں میں دلاسا دے رہا ہے۔ گویا دل چاک کرکے اب سے سینا چاہتا ہے

(۹۵۲) برہ اگن کے سمند رما کاظم   اُس کو ؤ جل جل مرمر جیا

آتش فراق کے سمند ر میں کاظم کی طرح کوئی جل جل کر مرمر کر بھی جیا ہے۔

(یہ عشق نہیں آساں بس اتنا سمجھ لیجئے   اِک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے)

وادیٔ حیرت

(۹۵۳) کونے لیو رتیاں مور جیرا

بالم سپنے آئے سکھی موہے   یہ کہا ئن سکھ دین

(۹۵۴) کین ڈئی ماری آن جگائیکے   پیا سے لیو موہے چھین

اب بچھڑیں تلپھت مور ہیرا

معلوم نہیں رات میں کون میرا دل لے گیا۔ بالم خواب میں آئے اے سکھی مجھے ایسی تسکین ہوئی کو کیا بیان کروں۔ معلوم نہیں کس کمبخت نے مجھے جگا کر میرے بالم سے جدا کر دیا۔ اب جدائی میں میرا دل ماہی بے آب ہے۔

(۹۵۵) دسو دوار موندیں سوئی   کونے ڈگر دکھ آیو

(۹۵۶) ہنکے موکو گروے لگائے کے   پھر مکھ کاہے چھپایو

کاسوں لاگ لے ڈئی رات مور نہرا

میں دسوں دروازے بند کرکے سوئی تھی۔ معلوم نہیں کس راستہ سے داخل ہوا اور مجھے خوب بھینچ بھینچ کے گلے لگایا اور پھر منہ چھپا لیا۔ ہائے کس ظالم سے میرا دل لگا ہے۔

(۹۵۷) ناؤں نہ گانوں نہ ٹھاؤں بتایو   اُئیو رہو اُچھین

(۹۵۸) سُدھ نہ رہی کیسی رہی صورت   مو چیت اُس ہرلین

رہو سانور پیا مور ڈھوں ہیرا

نہ تو اس نے اپنا نام ہی بتایا نہ ٹھور ٹھکانا۔ نہ اپنے گاؤں کا پتہ نشان دیا۔ ایسا اس نے اپنے کو چھپایا کہ میں آئینہ حیراں ہو گئی۔ اب مجھے یہ بھی نہیں یاد رہا کہ صورت کیسی تھی۔ سانولی تھی کہ گوری۔

(فتنہ تھا قہر تھا جلوہ ترا اے یار نہ تھا   جب تلک دل کو سنبھالوں میں دل زار نہ تھا)

(۹۵۹) ایسے پی کو کون دیکھا وے   اُنکھ لکھو نہیں جائے

(۹۶۰) کوئی واکے دیس کی راہ بتاوے   کاظم لاگے پائے

دور دیس وہ ہوئے کہ نیرا

ایسے محبوب کو کون دکھا سکتا ہے جو چشم ظاہر سے نہیں دیکھا جا سکتا۔

(اسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا   جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہیں دو چار ہوتا)

اے کاظم میں اُس کے پاؤں پڑوں جو مجھے اُسکے دیس کا راستہ بتائے وہ چاہے دور ہو یا نزدیک

(میرے مکاں میں تم مکیں میں ہوں مکاں سے بے خبر

ڈھونڈھ ہی لونگا تم کو میں مجھکو میرا پتہ تو دو)

مقام قرب

(۹۶۱) سکھی ہم پائے پیا پاس رے

پوجی موہن کی آس رے

اے سکھی میں نے محبوب کو اپنے پاس ہی پا لیا جس سے میرے دل کی تمنا پوری ہو گئی۔

(۹۶۲) بچھڑیں اُن کا بنیتت ہے   نس جاگے دن جائے اُپاس

(۹۶۳) اَنسون نیر بہاویں انکھیاں   برہ جُھرا وے تن کو ناس

وہ جو جدائی کی ماری ہیں اُنکی راتوں کی نیندیں حرام ہیں اور دن بے کھائے پئے بسر ہوتے ہیں اُنکی آنکھیں خون کے آنسو رو رہی ہیں اور فراق کی تپش بدن کا گوشت پوست جلا رہی ہے

(۹۶۴) ہم کا سدا رہت ہیں درسن   سنگ رہے ہیو برھو ناس

(۹۶۵) یا ہی جتن سنگ رہ کاظم کے

جاسے داس نہ ہوئے اُداس رے

ہمیں تو ہر وقت اُسکی دید حاصل ہے۔ بارھو مہینے (اور آٹھوں پہر چوبیس گھڑی) وہ میرے ساتھ رہتا ہے اسی طرح کاظم کے ساتھ بھی رہا کر تاکہ تیرا بندہ بے دام کبھی اداس نہ ہوا کرے۔

انتہائی قربت اور اُسکے بعد بھی دوری

ایک پنگ کی راہ۔ کون کہت ہے برسن کی

دھُر دے مہرا موُرچُھو لوا   دیکھ پڑے موہے درسن کی

قدم بھر کا تو راستہ ہے۔ کون کہتا ہے کہ برسوں کا ہے۔ اے میانہ بردار میری ڈولی رکھدے۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ درشن قریب ہی ہیں۔

(ایک خلش ہوتی ہے محسوس رگِ جاں کے قریب   آن پہنچے ہیں مگر منزلِ جاناں کے قریب)

(۹۶۷) پَیگ کہت جیو مور لجات ہے   کیسے کہوں میں برسن کی

ایک قدم کا فاصلہ کہتے ہوئے تو میرا دل شرماتا ہے۔ میں یہ کیسے کہوں کہ برسوں کا راستہ ہے۔

(۹۶۸) بات نُبُو ہی دور نیرَ کی   سب ہے بھرم جی ترسن کی

راہ ورا گیر۔ دور۔ نزدیک۔ یہ سب قلب ونظر کے دھوکے ہیں اور جی ترسانیوالی باتیں ہیں

(جامی کمن اندیشۂ نزدیکی و دوری   لا قُرب وَلا وَصْلَ وَلا بُعْدَ وَ لا بَیْنْ)

(۹۶۹) باتیں مول وے اور ہیں کاظمؔ   سُو گُرُ ہم سے سَرسُن کی

اصل باتیں تو اے کاظمؔ اور ہی ہیں جو ہمارے مرشدؒ نے ہم سے بارہا فرمائی ہیں۔

کمالِ قرب

(۹۷۰) اری اے گُنیاں بھاگ موئے جاگے
جاگے جاگے بالم آئے پاس رے

اے گنیاں اب میرے نصیب جاگ اُٹھے۔ بیداری ہی میں میرا بالم مجھ سے آکر مل گیا۔

(شب وہ سرخی سی لیے آنکھ کے پیمانے میں   بے حجابانہ در آیا مرے غم خانے میں)

(۹۷۱) سووَت جگت اَب سَنگ نہ چھاڈے   وا کے چرن لاگے سب تیاگے

سوتے جاگتے اب وہ میرا ساتھ نہیں چھوڑتا جب سے اُسکے قدم پکڑے ساری دنیا مجھ سے چھوٹ گئی۔

(۹۷۲) کو وا کو سپنے نہیں دیکھے   سونت رہے ہمرے گرِ لاگے

جسے کوئی خواب میں بھی نہیں دیکھ پاتا وہ ہمیشہ میرے گلے سے حائل رہتا ہے۔

(۹۷۳) کون کرے اب تیرتھ ہمرے   کو جائے کاسی اور پرَاگے۔

اب ہماری بلا تیرتھ کرنے جائے۔ کسے غرض ہے کہ پراگ اور کاشی کے چکر کاٹے۔

(۹۷۴) ایکے پَیگ چلت کے ہمرے   بالم گھٹ میں آئے سماگے

ایک ہی قدم میں اُسکی طرف بڑھی تھی کہ بالم خود آکر میرے قلب میں سما گیا۔

(۹۷۵) کاہے کو جوگ کریں اب سادھو   وہ تو رہے نِت نینن آگے۔

اب ہم کیوں اُسکی تلاش میں تپشیا کریں وہ تو اب ہمیشہ میری نظروں کے سامنے رہتا ہے۔

(۹۷۶) ہمرِ پریت کا گھاٹ ہے جوگ سے   جہہ پریت ہم پی کے رس پاگے

ہماری محبت کیا "جوگ" سے کچھ کم ہے۔ وہ محبت جس کی بدولت ہم نے اپنے محبوب کو حاصل کرلیا۔

(افسونِ ذکر دور دید صوفی گزاشتم   من کار دو جہاں زنگاہ بر آوردم)

(۹۷۷) بڑے بھاگ کاظمؔ تم پائے   سب کا تج پی کوں لے بھاگے

اے کاظمؔ تمہارا کیا کہنا تم نے تو خوب ہی قسمت پائی ہے۔ سب کو (ماسوا اللہ کو) چھوڑ کر اپنے محبوب کو لے اڑے سبحان اللہ)

غفلت کی شکایت اور کجروی پر افسوس

(۹۷۸) پیا نِت جاگے گُنیاں ہمرِ سنگھاتی   میں سووُں بس نیندیا کی ماتی

میرا محبوب ہمیشہ میرے ساتھ جاگتا رہتا ہے اور میں نیند کی ماتی پڑی سویا کرتی ہوں۔

(۹۷۹) پریم نہیں کا درسن پاؤں   پڑ گئی بیچ بھرم کی ٹاٹی

مجھ میں محبت تو ہے نہیں درشن کیسے ملیں درمیان میں تو حجاب خودی حائل ہے۔

(۹۸۰) پی کے ملے بچھڑے کہو بدھ ما   برہن کاں کہاں نیند سہاتی

جو اپنے محبوب سے ملکر بچھڑ گئی ہو ایسی محبت کی ماری کو نیند کہاں اچھی معلوم ہو سکتی ہے۔

(۹۸۱) پیا چاہت تو جگاوت سووت   اُنچا ہیں ہوں نکمی ماٹی

اگر وہ چاہتے تو مجھے سوتے سے جگا لیتے۔ اُنکی توجہ میری طرف نہیں ہے اسی لیے میری مٹی خراب ہے۔

(۹۸۲) کوئی ہووے گھنگی تو بیچوں نیندیا   دئی ماری جھ مول بکاتی

کوئی خریدار ہو تو اپنی نیند بیچ ڈالوں۔ اس پر خدا کی مار جس قیمت پر بھی بکے میں بیچ ڈالوں۔

(۹۸۳) جاگ سووُ کاظمؔ تیں نیکے   اپنے پی کوں لگائے چھاتی

اے کاظم تمہارا جاگنا، سونا دونوں سوارت ہیں کیوں کہ تم اپنے محبوب کو گلے سے لگائے ہو۔

(انیندیں بکی ہیں داغ اسکا ہے راتیں اُسکی ہیں   جس کے شانہ پر تری زلفیں پریشاں ہوگئیں)

معشوق سے عاشق کا خطاب کہ جو چاہے کرو لیکن فراق کا ذِکر نہ کرو۔

(۹۸۴) پیا بچھڑن کی جن کہ ۔ ہاں ہاں۔
ٹک بھولن دے درسن کی سُکھ سے   بیت گئی جو بپتیں دُکھن کی

اے میرے پیارے فراق کا ذکر خدا کے لئے نہ چھیڑ۔ ذرا اپنے دیدار کے سُکھ سے گذری ہوئی مصیبتوں کو بھلا دے۔

(۹۸۵) اَبہِیں تو دِن تھوڑے بیتے آئیں   بات چلن کی ہے نیرے کہن کی

ابھی آتے دیر نہیں ہوئی۔ اب جانے کا ذکر چھیڑنے والا ہی ہے۔

(۹۸۶) جو چیت لاگی ہوئے بدیسواں   ہم سے چُراؤ نہ آنکھ لگن کی

اگر کہیں پردیس میں تم نے آنکھ لگائی ہے تو ہم سے نہ چراؤ۔

(۹۸۷) جاکو چھُو پیا اپنے ہیئے سوں   ہم چیری ہیں اُن سوتَن کی

اے پیا تم جس کو دل سے چاہتے ہو۔ میں ایسی خوش نصیب سوتوں کی لونڈی ہوں۔

(۹۸۸) دُکھ کے دن بچھڑن کے دیکھے   سُکھ کی راتیں دیکھیں مِلن کی

فراق کے دُکھ بھرے دن بھی دیکھے اور ملاقات کی سُکھ بھری راتیں بھی دیکھیں۔

(۹۸۹) مَن نا دُکھ سُکھ لاگو ہے کاظم   کچھ تیں کہ دُکھ سُکھ بھولن کی

اے کاظم دل کے ساتھ دکھ سکھ کا راگ مالا تو لگا ہی رہتا ہے۔ کچھ دُکھ سُکھ بھولنے کی باتیں کرو۔

غمِ عشق

(۹۹۰) پریت لگائے مُجھے مارا رے
دن نہیں چین رین نہیں نندیا   ایسی بپت میں ڈارا رے

محبت کرکے محبوب نے مجھے مار ڈالا۔ اب نہ دن کو چین ہے نہ راتوں کو نیند میسر ہے۔ ایسی مصیبت میں مجھے ڈال رکھا ہے۔

(۹۹۱) جگ ما آئے کا ہو کا اے دئی   بچھڑے نہ کبہوں پیارا رے

(سے جدا کسی سے کسی کا کبھی حبیب نہ ہو   یہ داغ وہ ہے جو دشمن کو بھی نصیب نہ ہو)

(۹۹۲) جاکو پیا ہِل مِل بچھڑے سو   جیوت کیسے بچپارا رے

جس کسی کا محبوب ہیل جول بڑھا کر جدا ہوگیا ہے وہ غریب کیسے زندہ رہ سکتا ہے۔

(۹۹۳) تیں تو کاظم پیا اپنا پائے   پیم کا جیتی اکھاڑا رے

تم نے تو اے کاظم اپنے پیا کو پالیا اور عشق کا میدان جیت لیا۔

حیرت شہود

(۹۹۴) کن چھَل لیو مورا رات جیرَوا
کَون لال سپنے ہم دیکھا   جہ سُدھ دہکت ہمرو ہیروا

رات کس نے میرا دل فریب سے لے لیا۔ کس لالہ رخ کو خواب میں دیکھا جس کی یاد میں میرا دل رسوزِ عشق سے انگارہ کی طرح دہک رہا ہے۔

(۹۹۵) کِھکی چھب دیکھت سُدھ بھولی   پیرا جان پڑا نہ سنوَرَوا

یہ کس کا جلوہ نظر آیا کہ آتے ہوش اُڑ گئے یہ بھی احساس نہ رہا کہ اُس کا رنگ گیہواں ہے یا سانولا۔

(۹۹۶) جاگت نیر بہا انکھین تیں   اب اَنسوَن نت بھیجے انچرَوا

جاگنے بعد آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا رواں ہے۔ اور آنسوؤں سے آنچل تر رہتا ہے۔

(۹۱۷) جگ آئے ایسی بپت کہوں دیکھی   یہ بِدھ کا ہو کا لاگو نہرَوا

دنیا میں آکر ایسی انوکھی محبت کی مصیبت نہ دیکھی نہ سنی۔ نہ کسی دل نے ایسی محبت کی چوٹ کھائی ہوگی۔

(۹۹۸) من ما پھول پیا بس گئے کاظم   تورے گرے لاگو مَن کو ہرَوا

اے کاظم تیرے دل میں محبوب پھول کی طرح بس گیا ہے اور تیرا دل لینے والا تیرے گلے کا ہار ہوگیا ہے۔

فراق

(۹۹۹) دیکھ بھرے مورے اَنسوَن ساگر مُوگُو نیا

ہمری نگری اُجڑ گئی سگری — بھئی دُوار کا اُجاگر

اے ہمدم دیکھ میری آنکھوں کے آنسوؤں سے سمندر بھر گئے۔ میری بستی تو بالکل اُجڑ گئی اور دوار کا "اُس" کے جلوہ سے جگمگا اُٹھا۔

(۱۰۰۰) ڈور لگائے بر جور لیو من — کون بھرے موئے گاگر۔
محبت کا رشتہ قائم کر کے زبردستی میرا دل چھین لیا۔ اب میرا جیا اچاٹ ہے۔ گاگر کون بھرے۔

(۱۰۰۱) من سے پیام سنگ۔ تن سے کہوں ہو — ڈِلی رہوں کہ آگر
دل سے محبوب کے ساتھ ہوں۔ چاہے میرا جسم دلی میں رہے یا آگرہ میں۔

(۱۰۰۲) اپنے گُر کی دَیا سے کاظم — بھل بس گئے نٹ ناگر
اپنے مرشدؒ کی عنایت سے وہ باوفا محبوب کاظم کے دل میں آکر بس گیا ہے۔

معشوق کے ہر عضو پر عاشق کی محویت

(۱۰۰۳) ایکو گھڑی پل کل نہیں جی کو — کیسے کٹے دِن رین۔ اُن بِن
ایک گھڑی اور ایک پل بھی اُن کے بغیر دل کو قرار نہیں ہے۔ بغیر اُن کے یہ دن رات کیسے کٹیں گے۔

(۱۰۰۴) سُن سُن نئی نئی پیر اُٹھت ہے — بِکھ بھرے بانسریا کے بَین
اُس کی زہریلی بانسری کی درد بھری تانیں سُن سُن کر دل میں طرح طرح کے درد اُٹھ رہے ہیں۔

(۱۰۰۵) تان نہیں سکھی سنمکھ جانکی — بیدھت بان وا کے دِرگ سَین
اے سکھی اُس کے سامنے جانے کی تاب نہیں ہے اس لیے کہ وہ اپنے تیرِ نظر سے دور ہی سے میرا کلیجہ چھلنی کر رہا ہے۔

(۱۰۰۶) ہے سگری چھب پھانسی موکو — مار و سَنوَر وا کے چنچل نَین
اُسکی سرتاپا چھب میرے لیے پھانسی ہے۔ سانولے محبوب کے چنچل نین مجھے مارے ڈالتے ہیں۔

(بجلی سی ہے بیتاب وہ ظالم کی نظر آج — یہ برق بلا دیکھیے گرتی ہے کدھر آج)

(۱۰۰۷) ٹک ہیرت مَن مور لیو ہر — موسے رُہونا لین نہ دین
ایک ہی نظر میں اُس نے میرا دل چھین لیا۔ نہ کبھی کی میری انکی شناسائی تھی نہ معاملت۔

(۱۰۰۸) پاس بیٹھ کاظم کا سُکھ دے — مَیں کہا پاؤں یہ سُکھ چَین
کاظم کے پاس بیٹھکر انکا کلیجہ ٹھنڈا کرتے ہو۔ مجھے یہ سکھ چین کہاں میسر۔

اُسکے عنایت و کرم ہی سے راستہ طے ہوتا ہے اور وصال حاصل ہوتا ہے

(۱۰۰۹) مورا کس نہ جیرو اُلجھنس کھنس جائے
پیاری پیاری چھب دِکھلا کے ایسی ڈھب سوں — ہیہے میں جو چُبھ چُبھ دُھنس دَس جائے
کیوں نہ میرا دل اسکی محبت میں الجھے۔ کچھ اس انداز سے اس نے اپنی پیاری پیاری چھب دکھلائی کہ اسکی ایک ایک ادا اور ایک ایک آن میرے دل میں تیر کی طرح ترازو ہو گئی۔

(۱۰۱۰) زُلفیں کھول کبہوں ٹھاڑھ ہوئے سنمکھ — بِرہ ناگن اُور وڈَس ڈس جائے
بال بکھرائے ہوئے جب نگاہوں کے سامنے آجاتا ہے تو برہ ناگن اور بھی ڈسنے لگتی ہے۔

(۱۰۱۱) آپہی آئے چھیڑ چھیڑ اَنکھیاں لگائے — نا ہیں وا کے گھر کوئی کس کس جائے
آپ ہی آکر چھیڑ چھیڑ کر آنکھیں لڑاتا ہے۔ اب محبت کے مارے کیسے اُسکے گھر نہ جائیں۔

(۱۰۱۲) کبہوں لکھے پاتی کبہوں سندیسوا — کبہوں گھر آئے مورے بس بس جائے۔
کبھی نامۂ شوق لکھتا ہے اور کبھی محبت بھرے پیغام بھیجتا ہے اور کبھی آ آ کر دل میں بس جاتا ہے۔

(۱۰۱۳) چوری چوری آئے کبہوں پیتم موئے گھر — مَن مورا لیے رُش رُش جائے
کبھی چوری چوری میرے دل میں آکر دبے پاؤں میرا دل لیکر چل دیتا ہے۔

(۱۰۱۴) کاظم کی کرڈواہی کے ہاتھ ہے — جس جس کھینچے تس تس جائے
کاظم کی کل اُسی محبوب کے ہاتھ میں ہے جس جس طرف وہ کھینچتا ہے یہ بھی اُسی طرف جاتا ہے۔

طریقت اختیار کرنے کی ترغیب تاکہ حقیقت منکشف ہو

(۱۰۱۵) کر ہیوے نیہر وا رس رس جائے
پگ نہ کبھی نگ جگ ناپا یا — ہیہے ما چُبھ چُبھ دُھنس دُھنس جائے
آہستہ آہستہ محبوب سے محبت کرے جس کے دل میں دنیا کی محبت پیوست ہو گئی ہے اُسکے قدم اس راستہ کیطرف اٹھتے ہی نہیں

(۱۰۱۶) تیرو من تب ہی چلت تگ رووت   بیرو من واکے تگ ہنس ہنس جائے

تب ہی تیرا دل راہِ محبت چلنے میں رو رہا ہے اور میرا دل خوشی خوشی اُسکے راستہ پر گامزن ہے۔

(۱۰۱۷) نا وہ بُلاوے نہ جائے سکے تیں   پھر واکے گھر تیں کس کس جائے

اُسکی بلا کو کیا پڑی ہے کہ تجکو بلائے نہ تو (بغیر محبت کئے) اُس کے گھر جا سکتا ہے۔ پھر آخر کیسے تیرا جانا ہو۔

(۱۰۱۸) جو نے ڈھب سے کہوں ویسے چل تو لئے   جو ئے تیرو من وا میں پھنس پھنس جائے

میں جو طریقہ تجکو بتاؤں اگر اُس پر عمل کرے تو تیرا دل اُسکے (محبوب کے) دامِ محبت میں گرفتار ہو جائے گا۔

(۱۰۱۹) پھر لگیں پی کے سندیسے آون   آپ ہو کبھوں آئے گھر بس بس جائے

پھر تو محبوب کے نامہ و پیغام آنے لگیں گے اور کبھی وہ خود بھی آکر تیرے دل میں بس جائے گا۔

(۱۰۲۰) کاظم سنگ نہ چھانڈے پی کو   جب جب پیو چلے پھس پھس جائے

کاظم اپنے محبوب کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔ جدھر جدھر محبوب جاتا ہے اُدھر اُدھر وہ بھی جاتا ہے۔

(تو ہر دم می سرائی نغمہ و ہر بار می رقصم   بہر طرزیکہ می رقصانیم اے یار می رقصم)

فراق میں آہ وزاری

(۱۰۲۱) موہے کون بپت ما ڈارت رے
تیں جو کہت پردیس چلن

مجھے کس مصیبت میں ڈالے جا رہا ہے تو جو پردیس جانے کی خبر سنا رہا ہے۔

(۱۰۲۲) سونے بھون ما رہب ہم کیسے   یہ کچھ نا ہیں بچارت رے

تجکو ابھی ذرا بھی خیال نہیں کہ سونے گھر میں میں کیسے رہ سکوں گی۔

(۱۰۲۳) کیسے کٹی دئی نس دن ہم پہ   نردئی شیام بدھارت رے

بے درد شیام کے جانے کے بعد ہائے مالک میرے رات دن کیسے کٹیں گے۔

(۱۰۲۴) پیتم کا گھر بن جُن کے سانورے   کاہے سنوار بگاڑت رے

اے محبوب محبت کا گھر بنا سنوار کر اب کیوں بگاڑے دیتا ہے۔

(۱۰۲۵) اُلیے کاٹ سے بس اب دھرسوں   دیسے کاہے کو مارت رے

جدائی کی مار مارنے سے کیا فائدہ۔ اس سے تو بہتر ہے کہ میرا سر کاٹ کر پھینک دے۔

(۱۰۲۶) سنگ چلے کاظم۔ موہے کا ہے   اپنی سبھا سے نسارت رے۔

کاظم کو تو اپنے ساتھ رکھتا ہے اور مجھے اپنی محفل سے کیوں نکالے دیتا ہے۔

(ملک اپنی بزم میں ہم کو نہیں تم بیٹھنے دیتے   مروت رسم تھی مدت کی سو تم نے اٹھا دی ہے)

بغیر محبوب کے سب ہیچ ہے

(۱۰۲۷) یہ نگریا پیا بن موہے نہ سُہائے   ایسی نگر رہے ہمری بلائے

بغیر محبوب کے یہ بستی مجھے نہیں بھاتی۔ میری بلا ایسی بستی میں رہے۔

(۱۰۲۸) گیو پیتک سو وُ پھر و نہ اَبتک   پی کو سندیسو نہ آئے

قاصد گیا تھا وہ بھی ابتک نہ لوٹا محبوب کی کوئی خیر خبر ہی نہ ملی۔

(۱۰۲۹) کہاں تلک تگ ہیرت ہیرت   نس دن جائیں گم کھائے

کہاں تک کوئی راستہ دیکھے اور جدائی کا غم اٹھاتا رہے۔

(۱۰۳۰) بھول گئے ہمری سُدھ پیتم   کن بلمایو ہائے

محبوب نے مجھے بالکل ہی اپنے خیال سے بھلا دیا۔ ہائے کس نے اُسے بہکا لیا ہے۔

(۱۰۳۱) جھور جھور روؤں میں پیا بن کاظم   تیں پیا پائے مُر مُر مسکائے

اے کاظم محبوب کے فراق میں میری آنکھوں سے ساون بھادوں کی جھڑی لگی ہے۔ تم کو کیا تم تو اپنے پیا کو پاکر مسکرا رہے ہو۔

حجاب کبریائی نہ اٹھ سکنے سے عاشق کی شکایت

(۱۰۳۲) پیا تورے گرب نے مارا ہو
دکھ کے سمندر میں ڈارا ہو

اے محبوب تیرے تغافل نے مجھے مار ڈالا اور غم کے سمندر میں ڈال دیا ہے۔

(۱۰۳۳) سب گئی سدھ گرب دیکھ اب   جیب مرب ہے اُکارا ہو

تیرے اس تغافل کو دیکھکر میرے ہوش اڑگئے۔ میرا جینا مرنا سب اکارت ہے۔

(۱۰۳۴) پار لگاؤ میں واری یہ دُکھ کا   پار نہ دیکھا تو ارا ہو

میں قربان جاؤں اس مصیبت سے تم ہی پار لگاؤ۔ سوا تمہارے اور کون پار لگانیوالا ہے۔

(۱۰۳۵) گھاٹ لگیں نیاں کھ گھات سوں   ہمری نہ لاگے پارا ہو

نہ معلوم کس طرح اوروں کی کشتیاں پار لگ گئیں لیکن میری کشتی ابتک پار نہ لگی۔

(۱۰۳۶) سنوَرا نام نہ سنورا تن من   دئی مجھے کیسا سنوارا ہو۔

نہ نام اچھا نہ کاج اچھا، معلوم نہیں مالک نے مجھے کیسا بنایا ہے۔

(۱۰۳۷) نام جپنہارے کاں تارے   ہمہوں جپا کرتا را ہو

اپنا نام جپنے والے کو تو ہی پار اُتارتا ہے۔ اے مالک ہم بھی تیرا ہی نام جپتے رہتے ہیں۔

(۱۰۳۸) جہ سمرت ایکبار ترے کا   جنیبھ ہماری بگاڑا ہو

جس نے تجھے ایک بار بھی یاد کیا تو نے اسکو پار لگا دیا۔ ہماری زبان نے کیا قصور کیا ہے۔

(۱۰۳۹) جے داؤں کوئی بوڑے نایامیں   تم بن کا ہوں نبارا ہو۔

جتنی بار بھی کوئی دنیا کے جنجال میں پھنسا تیرے سوا اور کس نے اُس کو اُس جنجال سے نکالا۔

(۱۰۴۰) جن کر گرب کاظم پہ دیا رکھ   سدا دکھا و مکھ پیارا ہو

ذرا پندار حسن چھوڑ اور عنایت و کرم فرما کر کاظم کو ہمیشہ اپنا جمالِ جہاں افروز دکھاتا رہ۔

ایضاً

مورا گرب سنت جیرا لرزے

گرب کچھ نہیں کاج کا واکے   بے نیازی سب سے ترچھے

اُس محبوب کی شانِ بے نیازی اور تغافل سن سنکر میرا دل لرز رہا ہے۔ میرا کوئی بھی عمل اُس کے کسی مصرف کا نہیں۔ اُس کا انداز بے نیازی سب سے انوکھا ہے۔

۱۰۴۲ دیہہ جرے واکی نیہہ تو کا ہوے   جو نہ رکھے ہمری گرج

اس کی محبت میں اگر دل جلے بھی تو اُس کو کیا۔ وہ تو ہمہ بے نیازی ہے۔

(۱۰۴۳) کاہے نہ ہوں دُبری پیری میں   پریت کی ہے ایسی مرجے

اُسکی محبت میں میں دُبلی پتلی کیسے نہ ہوں جب کہ محبت کا یہی اقتضا ہے۔

(۱۰۴۴) بست ایسی جا سے پیا بس ہوئے   ہم کا دیو کو و کرجے

کوئی ایسی چیز جس سے پیا اپنے بس میں ہو جائیں۔ کوئی ہمکو قرض ہی دیدے۔

(۱۰۴۵) سو داؤں کو و پڑے دروا پے   ناوہ بلائے نا برجے

سو بار بھی کوئی اُسکے دروازہ پر جا پڑے تو بھی وہ اُس کو نہ بلائے گا نہ منع کرے گا۔

(۱۰۴۶) کاظم تو ہے پیا بہت چاہت   دے پہنچائے ہمری ارجے

اے کاظم تم کو تو پیا بہت چاہتے ہیں تم ہی ہماری اتنی درخواست اُن تک پہنچا دو۔

محبوب حقیقی کی نظر دِل پر رہتی ہے ظاہری اعمال پر نہیں

(انّ اللّٰہ لاینظر الٰی صورکم و اعمالکم ولکن ینظر الٰی قلوبکم و نیاتکم)

(۱۰۴۷) توُرے لیے تن من اپنا بنائے رکھتی
کرتی سنگار بستیرا آون سن   بھلی بھلی چنری رنگائے رکھتی

تیرے لیے اپنے کو بنائے سنوارے رہتی۔ اور تیرے آنیکی خبر سُنکر سولہ سنگار کر لیتی اور پیاری پیاری چنری رنگوا لیتی

(۱۰۴۸) بھوکھن پہر بسن بیس سنگرے   عطر گلاب بسائے رکھتی

زیور اور لباس سے آراستہ ہو کر اپنے کو عطر و گلاب میں بسا لیتی۔

(۱۰۴۹) تن کے لیے پیا آوت کب جب   من سے نہ نیہہ لگائے رکھتی

وہ محبوب جسمانی و ظاہری آرائش سے تھوڑے آتا ہے۔ اگر دل سے تعلق نہ قائم کر لیا ہوتا۔

(۱۰۵۰) من کی نیہہ جس کاظم پی کوں   گھر ہی ما اپنے بسائے رکھتی

دلی محبت سے کاظم کی طرح اپنے پیا کو اپنے گھر میں بسا لیتی۔

اسکی حیرت کہ جب تیرے سوا کوئی موجود نہیں تو پھر اپنے ساتھ یہ معاملت کیوں ہے

(۱۰۵۱) بالم تجھسے ہے کون بیگانا   جو رکھے گلہ پر درس دکھانا

اے محبوب۔ تجھ سے غیر ہے کون جو تونے کل پر دیدار اٹھا رکھا ہے۔

(وعدہ پر مرے انکے قیامت کی ہے تکرار — اور بات ہے اتنی کہ اُدھر کل ہے اِدھر آج)

(۱۰۵۲) آدرہے تو رے آنگ سے لپٹے — اُنہوں تو ہوں انگے لپٹا نا

ازل سے تیرے ہی وجود سے وابستہ رہا اور اب بھی تجھی سے وابستہ ہوں۔

(۱۰۵۳) گھیرے رہت چھُو اَورے سب کاں — رَاکھے ہے بیچ ما کھکاں ٹھکا نا

چاروں طرف سے سب کو گھیرے ہے۔ بیچ میں اب دوسرے کے لیے کہاں جگہ ہے (ان اللہ بکل شئی محیط)

(۱۰۵۴) گھونگھٹ کھول مکھ بول سنمکھ ہو — مَن درشن کوں نپٹ للچا نا

گھونگھٹ کھول ذرا سامنے آکر منھ سے بول۔ میرا دل دیدار کے لیے للچا رہا ہے۔

(۱۰۵۵) سدھ لے جو سُدھ اُس ہوے ہم کا — جِہ سُدھ رہوں تو ہی ما بھولا نا۔

میری طرف توجہ کر۔ یہ توجہ ایسی ہو کہ میں اپنے کو بھول کر تجھ میں گم ہو جاؤں۔

(۱۰۵۶) کھبو نہیں تان درگ بان چلاوَت — موکو تکے جو اپنا نِشا نا

تیرے کھینچے ہوئے ابرو جو پلکوں کے تیر چلا رہے ہیں مجکو اپنا نشانہ بنا رہے ہیں۔

(۱۰۵۷) مار تو لے کہیں لاگے نہ تورے — یہ گھٹ ماہے تو ہی سما نا

خیر مار لو۔ لیکن یہ سمجھے رہو کہ یہ تمھارے ہی لگے کیونکہ مجھ میں تم ہی سمائے ہوئے ہو۔

(وہ دل لیکر ہمیں بے دل نہ سمجھیں انکے کہدینا — جو ہیں مارے ہوئے نظروں کے انکی ہر نظر دل ہے)

(۱۰۵۸) تو ہی باسط ستگر تو ہی کاظم — سیکھ کے مکھ اپنا یہ گیان بجھا نا

تو ہی مرشدِ برحق باسط ہے اور تو ہی کاظم ہے۔ مرشد ہی کی زبانی اپنی یہ معرفت میں نے ظاہر کی۔

محبوب مجازی کی بے مروّتی

(۱۰۵۹) موری گلی نہیں آوت رے — گا رے جرے کاں جلاوت مے

میری گلی کیوں نہیں آتا۔ کیوں جلے کو اور جلا رہا ہے۔

(۱۰۶۰) سوئی رہت ہے گھر گھر موہن — ہمرے جیو ترساوت رے

موہن اَیرے غیروں کے یہاں تو رہتا پھرتا ہے ایک ہم ہی ہیں کہ ہمارے جی کو ترسا رہا ہے۔

(۱۰۶۱) جان بوجھ کے اپنا سینھی — کاہے کو آنکھیں چُراوت ہے

وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ میں اس پر جی جان سے عاشق ہوں۔ پھر نہ معلوم کیوں مجھ سے آنکھیں چُراتا ہے

(۱۰۶۲) یاہی دُکھن ایک دن مرجیہوں — اینا جو مو ہے ستاوت رے

اگر وہ اسی طرح ستاتا رہا تو میں بتائے دیتی ہوں کہ اسی غم میں ایک دن میرا کام تمام ہو جائے گا۔

(۱۰۶۳) جن گھر بار تجا سب تجھ پر — وا کو درس نہ دکھاوت رے

جس نے اپنا گھر بار سب کچھ تجھ پر نچھاور کر دیا اُس کو بھی اپنا چاند سا مکھڑا نہیں دکھاتا۔

(۱۰۶۴) ہمہوں کاں دے سکھ جیسے کاظم — تو ہے سے سُکھ پاوت رے

ہم کو بھی ویسا ہی سُکھ دے جیسا کاظم تجھ سے ملکر سُکھ پا رہا ہے۔

مسافر کو دل دیکر اپنے کو تباہ کیا

(۱۰۶۵) پردیسیا سوں لگ گئی آنکھ۔ ہو من لگا رے

اب نا چھوٹے کہو کے چھٹائیں — اس ہمرو جیو پھنسگا رے

پردیسیا سے میری آنکھ لگ گئی۔ وہ میرے دل میں بس گیا۔ ایسا میرے دل میں جاگزیں ہو گیا ہے کہ کسی کے چھڑائے نہیں چھوٹ سکتا۔

(۱۰۶۶) آنکھ لگائے بدیس سدھارا — جہ مگ آیا وسگا رے

آنکھ لگا کر وہ پردیس چلدیا۔ جس راستہ آیا تھا اُسی راستہ واپس گیا۔

بھر کے جیو دیکھن نہیں پایا — دُنہ کس آیا کس گا رے

میں جی بھر کے اُسکو دیکھنے بھی نہیں پائی۔ نہ معلوم کیسے آیا اور کیسے گیا۔

(۱۰۶۸) کاظم ہمری بپتا سُن — اور تو دیکھ کے ہنس گا رے

اے کاظم تم ہماری بپتا سنو۔ لوگ تو ہمیں دیکھ دیکھکر ہنسی اڑاتے ہیں۔

کمالِ عنایت

پیا کے آوَن کے میں بَل جاؤں

سات سمندر پار سے بالم　　چھن ما آیو ہمارے گاؤں

میں پیا کی آمد آمد پر قربان۔ سات سمندر پار سے بالم پلک جھپکاتے ہی میرے گاؤں آگیا۔

(۱۰۷۰) مَن سے جہاں کوئی جائے سَکت نہیں　　پاؤں کَب پہنچے وہ ٹھاؤں

جہاں کسی کا خیال بھی نہیں پہنچ سکتا وہاں کسی کے قدم کہاں پہنچ سکتے ہیں۔

(۱۰۷۱) بہُت دِنَن سکھی دَرس کے آسَن　　بیٹھ رہی ہے وَاکو ناؤں

اے سکھی بہت دنوں سے اُس کے دیدار کی تمنا میں بیٹھی اس کا نام جپ رہی ہوں۔

(۱۰۷۲) بِن پی کے گھَر آئیں کاظم　　ٹھہرت کہاں ہمارے پاؤں

اے کاظم جب تک وہ میرے گھر نہ آئیں مجھے قرار نہیں آسکتا اور میں گھر میں ٹِک نہیں سکتی۔

اپنی حقیقت سے سوال اور اُسکا جواب

(۱۰۷۳) کَون جھانکت آنکھن کے جَھروکے

کَون سُنت سُروَن کو بُولت　　ہیں کِھلے رَنگ چوکھے چوکھے

اِن آنکھوں کے دریچوں سے کون جھانک رہا ہے اور کانوں سے کون سُن رہا ہے اور یہ کس کے رنگ برنگ جلوے ہیں

(۱۰۷۴) کھات پیت کو بھوکھے پیاسے　　تم ہو جِھکے پارے بو کھے

بھوک پیاس میں کون کھاتا پیتا ہے اور تم کس کے پائن ہار ہو۔

(۱۰۷۵) گا اِندِرن۔ کو بس اِندِرن کے　　بجھ کہہ گیان کتھیا انوکھے

کیسے حواس اور کون حواسوں کا قیدی ہے۔ اے محدث کچھ معرفت کی انوکھی باتیں سُنا۔

(۱۰۷۶) بھرم سے سب گاں گیان تولت ہے　　اپنی بُدھ ہو پلو نہیں جوکھے

لوگوں کو دھوکا دیکر اُنکے "گیان" کی آزمائش کرتا ہے اور اپنا ایک گھڑی کا بھی محاسبہ نہیں کرتا۔

(۱۰۷۷) پوتھی پڑھے سے کا ہوئے کاظم　　کہاں مِٹیں سَتگر بِن دُھوکھے

علم کتابی پڑھنے سے اے کاظم کیا ملتا ہے۔ بغیر مرشد برحق کی توجہ کے یہ قلب و نظر کے دھوکے نہیں مٹ سکتے

بوجہ غلبۂ عشق دل ٹھکانے نہیں ہے

(۱۰۷۸) مُوچِت نا ٹھہرائے بِرہیں جو رکیو

نا لِکھے پاتی نہ پٹھوے سَندیسیا　　کَریئے کَون اُپائے

میرے دل کو ایک جگہ قرار نہیں ہے۔ احساس جدائی نے زور کیا ہے محبوب نہ تو کبھی خط بھیجتا ہے اور نہ کوئی نوید راحت۔ پھر آخر کون سے جتن کئے جائیں۔

(۱۰۷۹) ایسے تھِر نہ رہو مَن تا پر　　بِرہ دِیو بَورائے

ایک تو یوں ہی دل بے کل اور بے قرار تھا اُس پر فراق نے اور بھی بَولا دیا ہے۔

(۱۰۸۰) اب نہ لگے جیو گھَر ما نہ بَن ما　　کہاں رہے کہاں جائے

اب تو نہ گھر ہی میں دل لگتا ہے نہ جنگل میں۔ پھر آخر کوئی کہاں جائے۔

(۱۰۸۱) پھول رہی دیکھ بِرہا کی تپن سوں　　لگی دِن دِن کمھلائے

میرا پھول ایسا بدن فراق کی تپش سے روز بروز کمھلایا جا رہا ہے۔

(۱۰۸۲) بِرہ کی آگ اُٹھی ہے ہیئے سُوں　　بِن دَرسَن نہ بجھائے

یہ آتشِ فراق جو دل میں بھڑک رہی ہے بغیر اُسے دیکھے نہیں بجھ سکتی۔

(۱۰۸۳) پی کے لگی نہیں چوٹ بِرہ کی　　جانے نہ پِیر پرائے

پیا کے دل پر تو جدائی کی چوٹ لگی نہیں وہ پرایا درد کیا جانیں۔

(۱۰۸۴) سُکھی رہو جُگ جُگ تم کاظم　　پیا سے بَھلی بَن آئے

اے کاظم خدا کرے تمھارا کلیجہ ہمیشہ ٹھنڈا رہے اور پیا سے اچھی طرح نبھتی رہے۔

دنیا کے فریب میں پھنسکر دل کا یادِ حق کی طرف متوجہ ہونا مشکل ہے

(۱۰۸۵) کچھ ہمرے نہ بنائے مایا بیری سکھی

ہوں رہی سَنگ پیا کے سُوتی　　آئے مایا موہے دِین جگائے

اے سکھی مایا گویا دشمن بنکے میرے پیچھے پڑگئی ہے۔ میرے کچھ بنائے نہیں بنتی۔ میں اپنے محبوب کے ساتھ پڑی سو رہی تھی کہ "مایا" آئی اور مجھے جگا دیا۔

(۱۰۸۶) پی کو سَنگ چھُٹا جاگت ہی　　اُس جیو گیو بھرمائے

جیسے ہی میں جاگی میرا پیا مجھ سے بچھڑ گیا۔ کچھ ایسا مایا نے مجھے پھنسا لیا ہے۔

(۱۰۸۷) اَب سُو پھنسی مایا کے پھند میں   کو ہے جُو پھند چھڑائے

میں مایا کے پھندے میں پڑ گئی۔ کون ہے جو مجھے اس سے نکالے۔

(۱۰۸۸) بہت پتنگ آئے وہ دیس سے   پاتی بہتیری آئے

وہاں سے بہت قاصد آئے اور بہت سے خطوط بھی آئے۔

(۱۰۸۹) دئی ماری مایا نہیں چھانڈت   تم بھئی کٹھن بنائے

اس دنیا کا برا ہو جو میرا پیچھا نہیں چھوڑتی اسکی وجہ سے راہ (سلوک) میرے لیے کٹھن ہوگئی ہے

(۱۰۹۰) مایا تجے بن درس جو چاہے   سو کس گا بورائے

بغیر دنیا چھوڑے جو دیدار کا طالب ہو وہ بڑا پاگل ہے۔

(۱۰۹۱) بڑی دیا بھئی کاظم پر تب   پیا گھر آوے جائے

کاظم پر البتہ بڑی مہربانی فرمائی جو اُن کے یہاں آنا جانا لگا ہے۔

دل کے ایک جگہ قائم نہ رہنے کا شکوہ

(۱۰۹۲) ٹھور ٹھور اُرجھائے
کچھ نہ چلے مَن باورے

قدم قدم پر مجھے اُلجھا رہا ہے۔ ایسے باؤلے دل سے کچھ چلائے نہیں چلتی۔

(۱۰۹۳) جب تب جائے پھنسے مورت سوں   اَنمورت سے آنکھ چُرائے

جب دیکھو صورت میں جاکر پھنس جاتا ہے اور بے صورتی سے دور دور بھاگتا ہے۔

(۱۰۹۴) پیا گھر چھانڈ اگیانی چنچل   کہاں کہاں بھٹکے جائے

محبوب کو اپنے گھر چھوڑ کر یہ نادان بے قرار نہ معلوم کہاں کہاں بھٹک رہا ہے۔

(۱۰۹۵) کو نے جتن تھاکے مَن دوڑے   کوئی مجھے دیو بتائے

کوئی مجھے ایسا طریقہ بتادے کہ دل بے کار کی دوڑ دھوپ سے باز آئے۔

(۱۰۹۶) کی دوڑت ہی پیہے کے کھوج ما   پاوے پیو ٹھہرائے

یا تو دل کی دوڑ دھوپ پیا کی تلاش میں ہو اور محبوب کو پاتے ہی اُسکو قرار آجائے۔

(۱۰۹۷) ایسو گیان بتاؤ سادھو   لاگوں تمہرے پائے

اے سادھو مجھے ایسا تفکر بتادو۔ میں تمہارے قدموں پڑوں۔

(۱۰۹۸) کیسا من کہاں اُرجھا کاظم   کا دیکھے بھٹکائے

اے کاظم کیسا دل۔ کہاں اُلجھا، کس نے بھٹکایا۔ (یہ سب دھوکے ہیں)

(۱۰۹۹) اَنمورت اپنی مورت پر   آپہہ رہو لبھائے

بے صورتی اپنی صورت پر خود ہی والہ و شیدا ہے۔

فراق اور اُس کی شکایت

(۱۱۰۰) موہن چھانڈا ساتھ ری سجنی   دیکھو سوئے کنجیں سب ملکے۔ ڈھونڈ نکل ہاتھ

اے ہمدم۔ موہن میرے ساتھ سے الگ ہوگیا ہے۔ آؤ ذرا سب مل کے کنجوں میں تلاش کریں۔

(۱۱۰۱) دیکھئیے دکھ کی مٹے نہ کہو بدھ   بدھ لکھو یا ہی ماتھ

مصیبت کی تحریر جو کاتب ازل نے لکھدی کسی صورت مٹائے نہیں مٹتی۔ قسام ازل نے یہی قسمت میں لکھدیا ہے

(۱۱۰۲) کو نے جائے اور۔ ہم کا دوار کا   ناتھ سے کے ہاتھ ہے ناتھ

ہم کو کون دوار کالے جائے سوا مالک کے کہ اُسی کے ہاتھ میں ہماری ناتھ ہے۔

(۱۱۰۳) پنتھ برا رہو نیہ کو کاظم   سوئی بر جوری چلایو ناتھ

اے کاظم محبت کا راستہ بڑا دشوار گذار تھا لیکن مالک نے زبردستی مجھے اُسی راستہ پر چلایا۔

محبت میں اُسکے آداب کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے

(۱۱۰۴) کوئی نہ بے بلمائے بالم تیرا   رکھ خاطر یہہ سبھا تن کی
جا سے نہ کبھوں رسائے

دیکھ کوئی تیرے محبوب کو بہلا نہ لے۔ ایسی باتوں کا خاص خیال رکھ جس سے محبوب کبھی ناراض نہ ہو۔

ایسے جتن چل جو رہے گھر ما   پر گھر کبھوں نہ جائے

ایسے طور طریقے اختیار کر کہ وہ تیرے ہی گھر میں رہے اوروں کے یہاں نہ جائے۔

(۱۱۰۶) کاہو چلن جو رُوٹھے پِتیم   کر بِنتی بے ہنگ مَنائے

اگرکسی وجہ سے کبھی پتیم رُوٹھ جائے تو منتوں سماجتوں سے اُسے مَنا لے۔

(۱۱۰۷) بَل ہاری کاظم کے پیا پر   اُن سے بَنی اَو بَنی بَنائے

میں کاظم کے پیا پر قربان۔ اُن کی اُن سے خوب بَنی ہے خدا کرے ہمیشہ بَنی رہے۔

(۱۱۰۸) جا سے نہ روسے آپ سو اُنکاں   آپے آگم دیت سِکھائے

ایسی ترکیبیں اور طریقے وہ پہلے ہی سے اُنکو (کاظم کو) سکھا دیتا ہے کہ جس سے خود خفا نہ ہو۔

محبوب مجازی کی دل رُبائی

(۱۱۰۹) چلک پھیرت ہی سانوروا ہو   بھلے بان لگا وت دیّا

وہ سانولا محبوب اپنی آنکھوں کی گردش سے کیسے کاری تیر لگا رہا ہے۔ خدا کی پناہ

(کیفیتِ چشم اُس کی مجھے یاد ہے سودا   ساغر کو مرے ہاتھ سے لیا کہ چلا میں)

(۱۱۱۰) پہنچے نہ پائی برج بجیّن   لوٹ لیو مُجھے برج بسیّا

میں برج میں داخل بھی نہ ہو پائی تھی کہ برج بسیّا نے راستہ ہی میں لوٹ لیا۔

(۱۱۱۱) تنک دیکھیں سُدھ بُدھ گئی سگری   بھر کیں دیکھیں جیو کو ہے رکھیّا

ایک نظر دیکھتے ہی ہوش و حواس رخصت ہو گئے۔ پھر بھلا کس میں دم ہے کہ جو اُسکو جی بھر کے دیکھ سکے۔

(۱۱۱۲) چھب موہنی کا کٹھن ہے دیکھب   دیکھ جرت نہیں کوؤ دکھیّا

صرف میرے ہی لیے اُسکی چھب دیکھنا مشکل نہیں ہے مجھے تو کوئی بھی ایسا جرأت و ہمت والا نظر نہیں آتا جو اسے دیکھ سکے۔

(۱۱۱۳) کاظم دیکھیں صاحب انورت   جن کی مُورت ہُوے کنھیّا

کاظم اسکو بے صورتی میں دیکھتا ہے جو بہ لباس مجاز کنھیّا کی شکل میں ہے۔

(۱۱۱۴) اُنہیں کا کام ہے چھب وا کی دیکھب   اور تو سب ہیں نام لیو یّا

اُسکی چھب دیکھنا اُن ہی کا کام ہے اور سب تو نام کے عاشق ہیں۔

ایضًا (پوربی)

(۱۱۱۵) چلگی پھیرت سانوروا ہو   بھلے بان لگائے گنیلو

وہ سانولا محبوب گردش چشم سے تیر پہ تیر چلا رہا ہے۔

(شوخی سے ہے بے تاب وہ ظالم کی نظر آج   کہتی ہے حیا دیکھیے گرتی ہے کدھر آج)

(۱۱۱۶) پہنچے نہ پائی برج بیچیں   مُو سے ہے چھلو برج چھَل چھبیلو

میں برج نگری پہنچ بھی نہ پائی تھی کہ برج چھلیا نے راستہ ہی میں لوٹ لیا۔

(۱۱۱۷) کٹھن ہے تنک موہن تن چتون   بھر کے نظر کہوں واکو لکھیلو

اُس (محبوب) کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنا تو مشکل ہے۔ جی بھر اُسکو بھلا کس نے دیکھا ہے۔

(اُسکو دیکھا گر جی بھر کے تو دیکھا ہی نہیں   اپنی کم مائگیِ جرأت و ہمت کی قسم)

(۱۱۱۸) کاظم دیکھے نرگن انمورت   جا کی ہے مورت گا نُھ رنگیلو

کاظم تنزیہ میں بے صورتی کا مشاہدہ کرتا ہے جو مجاز میں رنگیلے کنھیا (محبوب) کی صورت میں ہے

(۱۱۱۹) ہیام لکھب کا کام اُنکا ہے۔ سب تو   نام لیین کوں مینت رہیلو

محبوب کو دیکھنا تو اُسی کا حق ہے اور سب تو بس نام کے دوست ہیں۔

اس مبتدی کا حال جو محبوب حقیقی کی طلب میں مرتبہ فنا تک نہیں پہنچا لیکن اُسکو تجلیات ہوتی رہتی ہیں

(۱۱۲۰) پیا کے بچھڑیں مو رہیا کسکت   کونے گاؤں پیا ڈھونڈھن جاؤں
گگے جیو کس کس

محبوب سے بچھڑتے میرا دل کسک رہا ہے۔ کس گاؤں اُسے ڈھونڈھنے جاؤں۔ اب میرا دل کیسے لگے۔

(۱۱۲۱) چین نہیں بن آئیں اُن بن   پُن نہ بھَون ما ٹھہرے پاؤں

جنگل میں بھی ان کے بغیر چین نہیں ہے اور گھر میں بھی پیر نہیں ٹھہرتے۔

(۱۱۲۲) آسے آس کتے دن ماسا   بیس گذر گئی رٹے نے ناؤں

امید ہی امید میں دن اور مہینے بیت رہے ہیں۔ نام رٹتے رٹتے ساری زندگی بیت گئی۔

(۱۱۲۳) نِسدن جات دُکھے ما سجنی   کہاں تلک اب کہہ گم کھاؤں

اے سکھی دن رات اسی کلفت میں کٹے جا رہے ہیں آخر کہاں تک اب صبر کروں۔

(۱۱۲۴) ڈاؤں گہہ سنگ لاگوں پی کے — پیو جو ملا کہوں اب کی داؤں

اب کی بار اگر ملاقات ہوئی تو اُس کا دامن نہ چھوڑوں گی کہیں ملے تو۔

(تیری تو خو پڑی ہے یہ اپنا بنا کے چھوڑ دے — وہ بھی بڑا ہے باؤلا تجکو جو پا کے چھوڑ دے)

(۱۱۲۵) نگر نگر بن بن ہم ہیرا — پیو سو رہے کاظم کے گاؤں

نگری نگری جنگل جنگل اُسے ڈھونڈھ پھری لیکن وہ ملتے کہاں۔ وہ تو کاظم کے گاؤں میں بسے ہیں۔

محبت مجازی۔ حقیقت پر بھی محمول کرسکتے ہیں

(۱۱۲۶) من ماں چبھ تری جبھ گئی آن - ہو

زلفیں چھوٹی ناگن سی مُکھ پر — وہ پیاری مُرمُر مسکان

اے محبوب تیری ادائیں دل میں کھب گئیں۔ ناگن ایسی زلفیں پیارے مکھڑے پر آزاد چھوٹی ہوئی ہیں وہ دلکش مسکراہٹ۔ ہائے وہ ادا ہے جس کا کچھ نام ہی نہیں ہے)

(بکھرائے مصحفِ رخ رنگیں پہ کاکلیں — کافر گھٹا کی چھاؤں میں قرآن لئے ہوئے)

(۱۱۲۷) تان کہاں چتون کے بان کی — تان کے مارے جو بھنو نہیں کمان

نگاہوں کے تیر سہنے کی تاب کس میں ہے اور پھر اس وقت جبکہ ابروؤں کی کمانیں تان تان کے تیر چلا رہی ہیں

(۱۱۲۸) یہی آن سے پھر آؤ سنمکھ — بلہاری واری قربان

میں تم پر قربان۔ ذرا پھر اُسی انداز سے سامنے آؤ۔ (قربان نگاہ تو فسوں باز لگا ہے)

(۱۱۲۹) بہت دِنن ترسی نگ ہیرت — نینگ ہو پیا اُبہوں آن

بہت دنوں تمہارا راستہ دیکھتے دیکھتے ترستی رہی۔ اب بھی سویرا ہے جلد آکر ملجاؤ۔

(۱۱۳۰) ایک تو میں ترسوں دوجے یہ دکھ — آئے تیری دیکھے کوئی آن

ایک تو میں تمہارے دیدار کی ترسی ہوئی ہوں دوسرے یہ غم کہ تمہاری ادائیں دوسرے (رقیب) دیکھیں اور میں محروم ہوں

(۱۱۳۱) مان نہ کر کہا مان جو کاظم — تو ہے دیکھے اپنے من مان

ضد نہ کرو کہا مان لو تاکہ کاظم تم کو جی بھر کے دیکھ لے۔

نصیحت اور بے ثباتی دنیا

(۱۱۳۲) جگ رہنا دن چار

دیکھ نہ بھولے من مایا میں — کایا میں صاحب نہ بسار

دنیا میں چار دن رہنا ہے۔ خبردار کہیں اُسکے کھڑاگ میں پھنس کر مالک کو نہ بھلا دینا۔

(۱۱۳۳) یہ جگ ما جو میت ہیں سوئی — بیری ہیں نیکے بوجھ بچار

اس دنیا میں جن کو تم دوست جانے ہو وہی دراصل تمہارے دشمن ہیں۔ اچھی طرح سوچ سمجھ لو (عسیٰ ان تحبوا شیئاً وھو شر لکم)

(۱۱۳۴) جائے بیٹھے سادھن کے سنگت — جو چاہے اپنا نستار

جو اپنی نجات چاہتا ہو وہ دُرویشوں کی صحبت اختیار کرے۔

(۱۱۳۵) کون اُپاؤ ترے کو کاظم — تارو نہ چاہے جو کرتار

اے کاظم بھلا کس طریقہ سے کوئی نجات حاصل کرسکتا ہے جب تک کہ خود مالک کا فضل شامل حال نہ ہو۔

ایضاً

(۱۱۳۶) اے رے میں تو مری برہ کی ماری

کہاں اس بید ملے جو بتھا سن — اوکھد ویسی بتاوے ہماری

اے میں تو جدائی کے روگ سے مر رہی ہوں۔ ایسا وید کہاں ملے جو میرا حال سُنکر میرے لیے دوا تجویز کرے

(۱۱۳۷) من کی پیر تن کی ناڑی سے — تنک نہ جانے بید اناری

دل کا درد نبض سے معلوم کرنا چاہتا ہے۔ ہائے یہ وید کیسا ناتجربہ کار ہے۔

(۱۱۳۸) بن درسن دکھ پاؤں سرسن — درسن پائے مروں اَدھکاری

بغیر درشن کے میں بڑے کرب و بےچینی میں ہوں اور جب اُسکو دیکھتی ہوں تو تاب نظارہ نہ ہونے سے اور بھی جان پر بن جاتی ہے۔

(۱۱۳۹) نیک بھیو کہوں برہ کا مارا — برہ کی پیر سب سے ہے نیاری

جدائی کا مارا کہیں اچھا بھی ہوتا ہے۔ جدائی کی تکلیف سب سے نرالی ہے۔

(۱۱۴۰) نیارے بھئے یہ دکھ سے کاظم — اُن کی لگی صاحب سے یاری

کاظم اس فراق کے دُکھ سے چُھٹکارا پا گئے۔ اس لیے کہ مالک سے انکی گہری دوستی ہو گئی ہے۔

سالک کو غفلت سے باز رکھنے کیلئے پند و نصیحت

(۱۱۴۱) درس اب کینگ ہوئی بیس گئی ترِی کھوئی

تیری ساری عمر تو اکارت گئی دیدار کیسے ہوگا۔

(۱۱۴۲) ہِت ہیئے مِیت جانکے جگ ما بیری رہے سب کوئی

جنکو دوست سمجھ کر تونے دل لگایا تھا وہ سب تیرے دشمن ہی رہے۔

(۱۱۴۳) کھائے سوئے دِن رات گنوائی نام بھجن کب ہوئی

ساری زندگی دنیا دی لذتوں میں گنوادی اب اللہ کی یاد کب ہوگی۔

(۱۱۴۴) صاحب سے جو پریت نہ کینھی بچُن پچھتیہے رُوئی

جس نے مالک سے محبت نہ کی وہ بعد میں سدا ہاتھ ملتا رہے گا۔

(۱۱۴۵) آؤ پھل جا کھ درس کا مَن میں ہیت کا بِروا بوئی

آؤ اُسکے دیدار کا پھل چکھ کے اپنے دل میں اُسکی محبت کا پودا لگائیں۔

(۱۱۴۶) کر بھوجن وہ نام بھجن کا دُوؤ جگ سے کر دھوئی

دونوں عالم سے ہاتھ کو دھوئے اور پھر خدا کی یاد کو دال روٹی (غزا دولت) کرلے۔

(۱۱۴۷) بِکھ دِن جگ مَگ تاک بھجن کر پھیر رَہ پیا سنگ سوئی

کچھ دنوں سنسار کو تیاگ کے اُسکی یاد کر۔ پھر اُسکی معیت کے مزے لوٹ۔

(۱۱۴۸) سُدھ ہوئے جِس پی کے نام سے رَہے کاظم سنگ سوئی

جس پیا کے نام سے سُدھ حاصل ہوتی ہے وہ تو کاظم کے ساتھ رہتا ہے۔

محبوب کے دیدار کی طلب

ٹھمری

(۱۱۴۹) سُنیاں نا چھپاؤ ہو درس بھکاری شوں چھب پیاری

اے محبوب مجھ سے اپنا مکھڑا نہ چھپا۔ تیری پیاری صورت کے درشن کی بھکاری ہوں۔

(۱۱۵۰) رہی اَگم دیکھت مُکھ پیا را اَبھوں دِکھاؤیں واری

جیسے پہلے تیرا رُخِ زیبا دیکھتی تھی ویسے ہی اب بھی دِکھاتا رہ۔ میں قربان۔

(۱۱۵۱) جان بوجھ ہم کا بسرائے کا تقصیر ہماری

جان بوجھ کے تونے ہم کو بُھلا دیا ہے آخر کس قصور پر۔

(۱۱۵۲) بس کر جن ترساؤ درسن کون اَری میں مری بِرھ کی ماری

اب بس کر۔ دیدار کو نہ ترسا۔ ارے میں تو یوں ہی فراق میں مر رہی ہوں۔

(۱۱۵۳) درسن پاویں کاظم توری ہت سیں تو کہے جا پھیر مانگ بھکاری

کاظم تو تیری محبت میں کامیاب ہو کر جلوۂ بے حجاب سے ہمکنار رہے مجھ سے کہتے ہو کہ جا، پھر مانگنا کل پڑھاتے ہو

(ملنے کا جو سوال کروں ہوں زلف و رُخ دکھلاتے ہو ۂ برسوں ہم کو یوں ہی گذرے صبح و شام بتاتے ہو)

محبت اور طلب نیز بے استعدادی کا اظہار کہ جب مقامِ وحدت تک رسائی نہیں تو مقامِ احدیت تک کیسے کوئی پہنچ سکتا ہے

(۱۱۵۴) پیارے تورے درسن کاں جیو للچائے مُکھ نہ دِکھائے پیت لگائے

اے پیارے تیرے دیدار کو میرا دل للچا رہا ہے۔ محبت کرکے اب منہ نہیں دکھاتا۔

(۱۱۵۵) اَوگن آڑ بھئے ہیں یا تیں درس مانگت مَن ہُمرو لجائے

میری خامیاں میرے لیے حجاب بن گئی ہیں اس لیے دیدار کی خواہش کرتے میرا دل شرماتا ہے۔

(۱۱۵۶) تورے گرب مورے سرب اَوگن بِچ گرب ملے کا کون اُپائے

ایک طرف تیرا غرورِ حسن اور دوسری طرف مجکو اپنے نقائص کا احساس۔ پھر آخر کون ترکیب تیرے ملنے کی کی جائے۔

(واں وہ غرورِ عزّ و ناز۔ یاں یہ حجاب پاسِ وضع راہ میں ہم ملیں کہاں بزم میں وہ بُلائے کیوں)

(۱۱۵۷) مان والا کب مانے کہو کاں گرب سے کو نیڑے ٹھہرائے

وہ بے نیاز بھلا کب کسی کی مانتا ہے۔ اُس کے حسن کے رعب سے کون اُسکے سامنے ٹھہر سکتا ہے۔

(۱۱۵۸) دُر وا اُچے لو پہنچ کٹھن ہے مندر پیچ کوئی کیسے جائے

اُنکے دروازہ ہی تک پہنچنا مشکل ہے پھر اُنکے خلوتکدۂ ناز میں جانا کیسے ممکن ہے۔

(۱۱۵۹) نیڑے جانت ہوں تو ہے نیکے   کس بھئے دیکھئے کاں دور بنائے

تیرے قریب ہونے کا اچھی طرح علم ہے پھر نجانے اتنی دور کیوں معلوم ہوتا ہے۔

(۱۱۶۰) باٹ کٹھن چلو جات نہ موسے   بیس گئی یہی غم ما ہائے

راستہ بہت کٹھن ہے میرے قدم نہیں اُٹھتے۔ ہائے میری عمر اسی غم میں گئی۔

(۱۱۶۱) کا غم کھائے کاظم کاں درسن رہیں   درس رہیں اب کا غم کھائے

کاظم کس بات کا غم کھائے جبکہ اُسکو دیدار حاصل ہے۔ دیدار میسر ہوتے ہوئے اب کس چیز کا غم۔

خلق سے منقطع رہنے اور خلوص و نیاز سے پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر رہنے کی نصیحت جس سے کشفِ حقیقت ہوتا ہے

(۱۱۶۲) سب کو بیگانا جان موئے نُبا

نیہہ نہ کر کا ہو تن جگ ما   بچھڑب جو ہے ندان

اے میرے بھیا یہاں سب کو بیگانہ ہی سمجھ، دنیا میں کسی سے محبت نہ کر۔ کیونکہ یہ سب یقیناً بچھڑ جانے والے ہیں۔

(۱۱۶۳) چار دِنا کی پریت لگائے کے   دُکھ لیو سر پہ ندان

چار دن کی یاری کر کے خواہ مخواہ اپنے سر وبال لیے اور اپنی جان آفت میں ڈالی۔

(۱۱۶۴) ہم تو میت ستگر کا پایا   جیو اُن پر قربان

ہم نے تو اپنا دوست اپنے مرشدِ برحق ہی کو پایا۔ اُن پر میری جان نثار ہے۔

(۱۱۶۵) آؤ سکھ مارگ گر کے چرن دھر   مان نہ کر کہا مان

مرشد کے قدموں پر سر ڈال دے اور عرفا کی راہ پر آ۔ ضد نہ کر کہا مان لے۔

(۱۱۶۶) تن تیں من۔ من تیں جیو۔ جیو تیں   پیو ہے۔ آگم پہچان

جسم کو دل سے تعلق ہے اور دل کو روح سے اور روح کو محبوب سے۔ اس سے آگے پہچاننے کی خود کوشش کر۔

(۱۱۶۷) آوے نہ جائے کہوں گر کی دیا تیں   پاوے سب ما سماں

نہ کہیں آئے نہ جائے بلکہ مرشد کی عنایت سے سب میں اُسی کو جاری و ساری دیکھے۔

(۱۱۶۸) جاکو جان سکھ پاویں کاظم   جان تو ہو میری جان

کاظم نے جس کو جان کر (عرفان پاکر) سکھ پالیا ہے اے میری جان تو بھی اُسکو جان لے۔

کہرہ

نصیحت اور سلوک اور قرب راہ کا بیان

(۱۱۶۹) کب من جائے بہک اب سجنی   جب سے دیا بہبئی اُن کی تنک

اے ہمدم جب سے اُن کی تھوڑی سی عنایت ہوگئی ہے اب میرا دل کب بہک سکتا ہے۔؟

(۱۱۷۰) بھٹک چھوٹی ستگر کے ملتے   گھٹ ما پلی کی پائی جھمک

مرشدِ حق کے ملتے ہی دل کی بھٹک دور ہوگئی اور اپنے ہی میں محبوب کا جلوہ نظر آنے لگا۔

(۱۱۷۱) تو ہووے گیان آئے بہت سے سجن کر   پریم اگن اُٹھے ہیے کی دہک

تو بھی اگر اس طریقہ کو سیکھ لے اور محبت و خلوص سے اُس کی یاد کرتا رہ تاکہ محبت کی آگ دل میں دہک اُٹھے

(۱۱۷۲) جر جائے موہ مایا دو جگ کی   دیکھ وہ چھب چنچلا کی چمک

(تاکہ) اُسکے جلوہ کی برق آسا چمک دیکھکر کونین کی خواہشات سوختہ ہو جائیں۔

(۱۱۷۳) سوجھ پڑے مگ ہیرے من ہیں   کیوں مورکھ پھرت ہے بھٹک

غور کرتے ہی دل میں راستہ دکھائی دیگا۔ اے نا سمجھ کیوں بھٹکتا پھرتا ہے۔

(۱۱۷۴) سڑک لگی ہے پیا تک من تیں   آؤ سودھی مگ تج نا سڑک

دل سے محبوب تک سیدھی سڑک موجود ہے۔ راستہ پر لگا رہ سڑک نہ چھوڑ (سلوک)

(۱۱۷۵) ترنا پے بل ہیو تیں تو بھل ہووے   کا جو بن جب جائی ڈھرک

جوانی ہی میں اُس سے وصال ہو تو بہتر ہے۔ جب جوش و مستی نہ رہے تو ملنے سے کیا فائدہ۔

(۱۱۷۶) پیاسے جن مر مدھ ہیسم کو   کاظم تیں لے پیو چھک چھک

تشنۂ دیدار نہ مر کاظم سے شرابِ محبت لیکر خوب سیر ہو کر پی لے۔

(۱۱۷۷) باٹ بٹھوہی پاچھے پڑیں مدھ پیو   اور اگم جن پوچھ سڑک

راہگیر (سالکین) شرابِ محبت پیکر راستہ پر لگ جاتے ہیں۔ اس سے آگے راستہ نہ پوچھو (یعنی ضرورت ہی نہ ہوگی)

(بدرقہ راہِ طلب میں نہیں ہمت کے سوا   راہبر کوئی نہیں جوشِ محبت کے سوا)

پوربی

عنایت ازلی اصل چیز ہے۔ سلوک و ریاضت تو بہانہ کے لیے ہیں

(۱۱۷۸) بھاگ سُہاگ وُہی کے بڑے ہیں   جو ہیں سکھی پی کے مَن بھائی

اے سکھی جو پیا کی نظروں پر چڑھی ہیں اُن کے بھاگ سہاگ کا کیا کہنا وہ تو بڑے عروج پر ہیں۔

(۱۱۷۹) جا کی چھب پیاری لگے پی کوں   راکھے سداں ہیرے سوں لگائی

جس کی چھب محبوب کو بھا جائے اُس کو وہ ہمیشہ دل سے لگائے رہتا ہے۔

(۱۱۸۰) وے گُن کون ہیں کوئی بتا دے   جون گنن مَن پی کو رِجھائی

کوئی مجھے بتا دے کہ وہ کون سے اوصاف ہیں کہ جنکو حاصل کر کے میں محبوب کا دل اپنی طرف مائل کر سکوں

(۱۱۸۱) جب تک جاگے تو پیا رہے سنمکھ   سُوئے تو کنٹھ لگائے سُوائی

جب تک جاگتی رہوں تو پیا نظروں کے سامنے رہیں اور جب سوؤں تو اُنھیں گلے لگا کر سوؤں۔

(۱۱۸۲) پیا سنگ تیری بَنی رہی کاظم   اس پیا سے کیسے بَن آئی

اے کاظم پیا سے تم سے خوب بنی رہی۔ پیا سے اور کس سے ایسی بنی ہے۔

(۱۱۸۳) گُن اَوگن ہم سے کا پُوچھت   ہر کی بوجھ ہرئی سے پائی

ہماری اچھائیاں اور بُرائیاں ہم سے کیا پوچھتے ہو۔ پیا کے رِجھانے کا طریقہ اُسی سے سیکھا ہے۔

وہ طالب کہ جس کو تجلی نہ ہونے سے قلق و صدمہ ہو

(۱۱۸۴) پیا تیرے جُرائے بہت جرے   ہو نِردئی نِر موہی بڑے

اے محبوب میں تمہارے جلانے سے جل رہی ہوں۔ تم بڑے بیدرد و بے مروت ہو!

(۱۱۸۵) تگ ہم ہیریں تم اَورن سنگ   رین گنواؤ ہم تُو مرے

ہم تو انتظار کے ستم اُٹھا رہے ہیں اور تم ہو کہ اوروں کے ساتھ راتیں گنواتے ہو۔

(۱۱۸۶) مندرِ بیچ اَورن کو بُلاؤ   ہم ٹھور ہیں دروا جے پڑے

اپنی خلوت گاہِ ناز میں اوروں کیلئے تو بارِ عام ہے اور ہم ہیں کہ دروازہ ہی پر پڑے ہیں۔

(۱۱۸۷) بار بار سب کی پوچھت ہو   ہم جانو مَن سے بِسرے

بار بار اور سب کی تو پوچھ گچھ رہتی ہے اور ہم کو بالکل ہی بھلا دیا ہے۔

(۱۱۸۸) دَیا کرو اک دن ہموں پر   پاس بُلا دو کہ آؤ گھرے

خدا کے لئے کسی دن ہم پر بھی رحم کرو۔ یا تو ہمیں بلا لو یا ہمارے گھر آ جاؤ

(۱۱۸۹) ہم ڈریں نیرے آؤت تم سو   لاگے رہو کاظم کے گرے

ہم تو تمھارے قریب جاتے ڈرتے ہیں گر تم تو کاظم کے گلے لگے رہتے ہو۔

ایضاً

(۱۱۹۰) اب تک جیوں تیوں دن بھرے

آسے آس تیرے آون کی   درس دکھاؤ آؤ ہمرے گھرے

ابتک جسطرح ہو سکا دن کاٹے۔ تمھارے آنے کی تمنا ہی تمنا رہی (خدا کیلئے) اب درشن دو اور میرے گھر آؤ۔

(۱۱۹۱) آؤ جیئت ہُوں ملَن کی آس پر   آئے تو کیا پھر ہمرے مرے

آجاؤ کہ تمھارے ملنے ہی کی امید پر جی رہی ہوں۔ میرے مر چکنے بعد اگر آئے بھی تو کیا۔

در بلبم رسیدہ جانم تو بیا کہ زندہ مانم   پس ازاں کہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

(۱۱۹۲) بہت کٹھن سون بتیں نہ جانوں   کونے جتن نِس دن گذرے

اللہ ہی جانتا ہے کہ کتنی مشکل سے یہ دن رات ہم نے کاٹے ہیں۔

(۱۱۹۳) ہم ترسیں سُکھ لوٹیں کاظم   جن کے رہو تم لاگے گرے

ہم تو ترسیں اور کاظم سکھ لوٹیں! جن کے تم ہر وقت گلے لگے رہتے ہو۔

محبوبِ مجازی کی اٹکھیلیاں اور ناز

(۱۱۹۴) چھیڑ نہ رے موری کان ڈگریا   جانے دے گھر کہوں پھوٹے نہ گگریا

اے محبوب میرا راستہ نہ روکو۔ مجھے گھر جانے دو۔ کہیں میری گگری نہ پھوٹ جائے۔

(۱۱۹۵) بِتن چھیڑت تُو گُن کے آگے — لاج آوت جیا مورے سگریا
سب کے سامنے مجھ سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہو۔ میں شرم سے پانی پانی ہوئی جاتی ہوں

(۱۱۹۶) جائے چھیڑو کہو اور کو موہن — موہی سے کا تیری اٹکی بگریا
جاؤ کسی اور کو جاکر چھیڑو۔ کیا بس ایک میں ہی تمھارے چھیڑنے کیلئے رہ گئی ہوں۔

(۱۱۹۷) بیر لگت موری ساس لڑت ہے — یہی کارن کل موسے جھگریا
دیر ہونے سے میری ساس مجھ سے جھنجلاتی اور لڑتی ہے کل مجھ سے اسی بات پر اَن بن ہو چکی ہے۔

(۱۱۹۸) یہی بد ھو جو نت چھیڑے تو کاظم — کیسے رہب ہم متھرا نگریا
اے کاظم اگر وہ اسی طرح مجھے چھیڑتا رہا تو میں متھرا نگر میں کیسے رہنے پاؤں گی۔

اگر دونوں جہان میں راحت و آرام چاہتا ہے تو ذکر محبوب سے اُنس پیدا کر تاکہ وحدت کا مشاہدہ ہو۔ عالمِ فانی سے دلبستگی پیدا کرنے سے سوا شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں

(۱۱۹۹) سَگل تج مَن کو لگاؤ وا ہی سوں — جو چاہے مَن کو رہے نت کُل موں
سب کو چھوڑ کر اسی سے دل لگاؤ اگر یہ چاہتے ہو کہ ہمیشہ دل آسودہ رہو۔

(۱۲۰۰) کاہے اُرجھے تُو رَکھ جگ ما — جات چلو ہے جو چھن پل موں
اے ناسمجھ کیوں اس دنیا میں اپنے کو اُلجھائے ہے جو لحظہ بہ لحظہ گذری جا رہی ہے۔

(۱۲۰۱) مَرت کو بِیں جیوں مِن بھولے ہے — جانے نہ جل کو رہے نت جل موں
اپنے مقصد اصلی کو بھولے ہوئے ہو۔ جیسے مچھلی پانی میں رہتے ہوئے بھی اسکی ماہیت سے انجان ہو

(۱۲۰۲) بھرم چھانڈ لکھ سُرت لگا ٹیکے — مورت وا کی مَن کے کنول موں
ماسوا کو چھوڑ کر اور یکسوئی حاصل کرکے اپنے دل کے کنول میں اُس کا جلوہ دیکھو۔

(۱۲۰۳) جیسے برچھ ما پھل نرکھت ہے — ویسے برچھ نرکھ یا پھل موں
جس طرح درخت میں پھل دیکھتے ہو اسی طرح اس پھل میں درخت کو دیکھو۔

(۱۲۰۴) جا کوں کہیں مورت سوں نیارا — کاظم دیکھے وا کو سَگل موں
لوگ جس کو صورت سے منزہ کہتے ہیں کاظم اُس کو کائنات کی ہر صورت میں جلوہ گر دیکھتا ہے

ایضاً۔ بیانِ جذبہ

(۱۲۰۵) آئے ہمارے پریتم آج — پی کے آوت دُکھ وا گیو بھاج
آج ہمارا محبوب آپہنچا۔ اس کے آتے ہی میرے دُکھ درد مٹ گئے۔

(۱۲۰۶) سب گنیش آئے آئے منگل گاؤ — اپنی اپنی لائے سماج
آؤ سب سکھیاں ملکے خوشی کے گیت گائیں۔ ہر ایک اپنی اپنی ساتھیوں کو لے کر آئو۔

(۱۲۰۷) کاج بنا جگ ما کہوں دیکھا — بن آوت کا ہو کو کاج
کیا دنیا میں کوئی کام بغیر مقصد کے تعین کے بنتے دیکھا ہے۔

(۱۲۰۸) کاج بنت سب اُن کی دَیا سے — بھولو نہ کوئی اپنے کاج
ان کی عنایت ہی سے مقصد حاصل ہوتا ہے۔ کسی کو اپنا مقصد نہیں بھولنا چاہئیے۔

(۱۲۰۹) آئی پیا آئے کاظم کے — سکھ سے کریں وے جگ جگ راج
کاظم کے پیا تو از خود اُس کے یہاں آگئے۔ اب وہ عیش کریں اور ہمیشہ راج کرتے رہیں۔

ایضاً۔ بیانِ طلب

(۱۲۱۰) کوئی مجھے لے چلے پی کے دیس — جہاں رُوپ نہ رَنگ نہ بھیس
کوئی مجھے ایسے محبوب کے دیس میں لے چلے جہاں نہ صورت ہے نہ رنگ نہ ہیئت۔ (مقامِ وقین)
(دل ڈھونڈھتا ہے کوئی مکاں دو جہاں سے دور — اس آپ کی زمیں سے الگ آسماں سے دور)

(۱۲۱۱) میں بَل جاؤں وا کے جو لے جائے — پیا تک اپنا ہمارا سندیس
میں اُس کے قربان جو میرا اتنا پیام میرے پیا تک پہنچا دے گا۔

(۱۲۱۲) مایا رُوپ سوں نا ہیں نکاست — اب تو رُوپا ہوگئے کیس
مجھے مایا کے جنجال سے کیوں نہیں نکالتا۔ اب تو میرے بال سفید ہوگئے۔

(۱۲۱۳) بالاپن ترنا پا گیو سب من میں رہا یہی سوچ اندیس

بچپن اور جوانی سب گذر گئے۔ دل میں یہی تردد رہا۔

(۱۲۱۴) کاظم تم پہنچا ؤ نا ہیں تو جات اکارت جو رہی بسیں

اے کاظم تم ہی جا (محبوب تک) پہنچا دو ورنہ جو عمر باقی ہے وہ بھی اکارت جائے گی۔

نٹ راگ

مناجات

(۱۲۱۵) بس رہو پیارے موری انکھین آئے

جو چھب لکھ رہیں انکھیاں سیتل جائے اگن بچھڑن کی بجھائے

اے پیارے محبوب میری آنکھوں میں آکر بس جاؤ۔ تاکہ ان جلووں کے دیکھنے سے میری

آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔ اور جدائی کی آگ بجھ جائے۔

(۱۲۱۶) اٹھ جائے من سے جو ہوے کوئی دوجا رہ جا تو ہی تن من میں سمائے

اگر دل میں کوئی غیر ہو تو اٹھ جائے۔ بس تو ہی تو دل و جان میں سما جائے۔

(۱۲۱۷) بچھڑن ملن دیکھ پیا موری سدھ بدھ سگری جات بھلائے

اے پیارے فراق و وصال کی گوناگوں کیفیتیں دیکھ کر میرے تو سارے عقل و ہوش گم ہو جاتے ہیں۔

(۱۲۱۸) پی کے نین پی کوں لکھ کاظم بھاگ بنیلے بھل پائے بنائے

کاظم محبوب کی نگاہوں سے محبوب کو دیکھتا ہے۔ اس نے کیا ہی اچھی قسمت پائی ہے۔

نغمۂ گوری

ثنائے الٰہی اور اس کی بارگاہ میں مناجات

پھندے بیچ جو چھوٹے پیارے تہارے مرین جو وے پھر نکسیں نا رے

اے پیارے محبوب جو تیرے پھندے (دامِ زلف) میں گرفتار ہوتے ہیں اگر مر جائیں تو بھی

وہ اس پھندے سے چھٹکارا نہیں پا سکتے ہیں۔

(۱۲۲۰) پھانسی پیم کی ڈار پھر پھندے لیو نسار جیو ہمرا پیارے

دھوکے سے محبت کا پھندا گلے میں ڈال کر میری جان نکال لی۔

(۱۲۲۱) پھانسی جا سے چھوٹے گر پھانسی سکھ آنند ہوئے جی کو ہمارے

ایسی پھانسی (محبت کی) جس سے گلے کی پھانسی (علائق دنیوی) چھوٹ جائے تو پھر میرے لئے عیش ہی عیش ہے

(۱۲۲۲) پھانسی سے جگ ڈرے ہے اچرج ہم پھانسی کے کارن ٹھاڑے

دنیا تو اس پھانسی سے لرزاں و ترساں ہے لیکن تعجب کی بات ہے کہ ہم اسی دار و رسن کے منتظر کھڑے ہیں۔

(۱۲۲۳) اپنے پیم کی پھانسی ڈار کے کاظم کا تیں بھلا نسارے

اپنی محبت کا پھندا گلے میں ڈال کر کاظم کو تو نے خوب نکالا ہے (ابتلا و خواہشات سے)

محبوب حقیقی سے محبت دائمی اور گرویدگی باوجود کا دوٹے کے یہ محض اس کے فضل سے ہے

(۱۲۲۴) میں تم کا کب چھوڑا برج رہے جب لاکھ کروڑا

میں نے تم کو اس حال میں بھی کب چھوڑا جبکہ برج میں لاکھوں کروڑوں تمہارے چاہنے والے موجود تھے

(۱۲۲۵) اب کا پھری۔ کہو کے پھیریں گیو سو گیو من مورا

اب بھلا کسی کے پلٹائے (میرا دل) پلٹ سکتا ہے جس سے دل لگنا تھا لگ چکا۔

(۱۲۲۶) آٹھ پہر ما ایکو گھڑی مل جا سانجھ ہوئے کہ بھورا

آٹھ پہر میں ایک ہی گھڑی کے لئے مل جاؤ۔ خواہ شام کو یا صبح کو۔

(۱۲۲۷) تھوڑ دہت ہے تیرا ہم کو ہمرو بہت سب تھوڑا

تمہاری ایک ہلکی سی نظرِ عنایت میرے لئے بہت ہے، میری انتہا محبت تیری نظر میں کچھ قیمت نہیں رکھتی

(یعنی تیرے لئے تو کچھ نہیں میرے لئے بہت ہے یہ ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر اپنا بنا کے چھوڑ دے)

(۱۲۲۸) جب کر ہاتھ گہے چرنن کے ہوئے گئے باٹ کے روڑا

جب مضبوطی سے میں نے تیرے قدم پکڑ لئے تو اب میں جادۂ استقامت سے ہٹ نہیں سکتا تیرے راستہ کا روڑا ہو گیا ہوں

(۱۲۲۹) سدا رہو کاظم سے ہم پر آئے کرو کبھوں تو پھورا

کاظم ہے تو تم ہمیشہ تے ہی رہتے ہو۔ ذرا ہم پر بھی کبھی عنایت کی نظر ہو جائے۔

رگِ گل چھیلتے ہیں اور دل کیطرف بلکہ قہر بھی   اُدھر خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی

مجاز میں گرفتاری

(۱۲۳۰) میں تو مری رے مری چتون کی ماری   موہنی چتون پہ میں واری

ہائے میں تو تیری جنبش نظر کی ماری ہوں۔ میں اس جادو بھری نگاہ کے قربان۔

(۱۲۳۱) ایک دن رین اندھیری آیو   میں جاگیوں کی بھئی اُجیاری

ایک روز ایسا ہوا کہ تم اندھیری رات میں آئے میں نے جاگ کر صبح ہو گئی۔

در شب عاشقان بیدل چہ شب دراز باشد   تو بیا کز اول شب در صبح باز باشد

(۱۲۳۲) سنمکھ ہوئے ہتیں جو چیتو   چتوت برچھی لاگی کاری

سامنے آکر جب مجھکو دیکھتے ہو تو نظر پڑتے ہی میرے دل پر کاری برچھی لگتی ہے۔

(۱۲۳۳) پھر پھر چت چتوہتی چتوت   گھاؤ کھائے ہوں ناہیں ہاری

بار بار مجھے اپنے تیر نظر سے گھائل کرتے رہو۔ میں ابھی تک سیر نہیں ہوئی ہوں۔

(۱۲۳۴) ہے چتون کی قدر ہمیں کو   اور کون ہے جون سنبھاری

ہم ہی اسکی چتون کی قدر جانتے ہیں اور کون ہے جو یہ چوٹ سہار سکے۔

(۱۲۳۵) دن تو جیوں تیوں بیت جات ہے   رین ہوت سو ٹھو پر بھاری

دن تو جیوں تیوں گذر رہا ہے لیکن رات مجھ پر بہت بھاری ہوتی ہے۔

(۱۲۳۶) درس مانگت کہے کاظم موسوں   جا پھر مانگ اب درس بھکاری

درشن مانگتے وقت اے کاظم وہ مجھ سے کہتا ہے کہ اے درشن کے بھکاری آگے بڑھو۔ پھر آنا۔

محبوب کی دلربائی

(۱۲۳۷) کون جادو گر نگر ما آوا

جن گوکل متھرا کوں چھل چھل   مرلی پھونک بھونک بورادا

ایسا کون جادو گر بستی میں آگیا جس نے گوکل اور متھرا کو فریب دیکر اور بانسری بجا بجا کر پاگل بنا دیا ہے

(۱۲۳۸) چھب جادو اکی چتون جادو   ہوئے نہ جادو گر پھر آوا

جس کی سراپا چھب جادو ہے اور نظریں بھی جادو ہیں۔ کیا وہی جادو گر پھر آگیا۔

(۱۲۳۹) سب کو چھلے یہ بالک دیکھو   ابتک واکو نہ کاہوں چھلاوا

یہ کمسن سب کو فریب دیا کرتا ہے۔ اس کو اب تک کوئی فریب نہ دے سکا۔

(۱۲۴۰) سو بس بھئو کاظم کے نہ جانو   اُن کا واپر تو نا چھلاوا

وہ کمسن فریب دینے والا نہ معلوم کیسے کاظم کے بس میں ہو گیا ہو خدا جانے کونسا منتر اس نے اُس پر پھونکا ہے

محبوب مجازی کی مہربانی

(۱۲۴۱) موسے بولے آج پیارے   اے میں واری واری جاؤں

میرے پیارے آج مجھ سے محبت سے بولے۔ اے میں صدقے قربان جاؤں۔

(۱۲۴۲) رین دنا مجھے دھیان یہی رہو   ناچت مورے کہوں ڈولے

ہر وقت مجھے یہی دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کہیں میرا دل ڈانواں ڈول نہ ہو جائے۔

(۱۲۴۳) اب مکھ کھول نیکے چتوت ہے   نینوں والے انمولے

اب وہ انمول نینوں والا بے نقاب ہو کر میری طرف دیکھ رہا ہے۔

(۱۲۴۴) ایک بول ما سو چھل ائیں   کون کہت واکوں بھولے

اس کے ایک ایک فقرہ میں ہزاروں چھل فریب ہیں۔ اس کو کون بھولا بھالا کہتا ہے۔

(۱۲۴۵) رُوندھا جیو اب جائے کھلا جیب   جی کی گھنڈی دیں کھولے

اب جاکر میرا رُندھا۔ غمگین دل بشاش ہوا جب اس نے دل کی گتھی کھول دی۔

(۱۲۴۶) کاظم ایسے چلن سییں ہمارے   واکے اوپر جند کھولے

اے کاظم اس کے ایسے محبت کے برتاؤ سے میرے دل میں اور بھی اس کی جگہ ہو گئی۔

محبوب مجازی کی شکایت

(۱۲۴۷) اٹھے کہوں پردیسوا سیئیاں

بیرت بٹیاں بہت دُکھ پیاں اب کوپی کو ملاوے گئیاں

محبوب کہیں پردیس میں اٹک گئے۔ راستہ دیکھتے دیکھتے میں نے بہت دُکھ جھیلے اے سکھی اب کون ہے جو مجھے اُن سے ملاوے۔

(۱۲۴۸) نا آئے نہ لکھی اُن پاتی آسے آس ہم تو مر گیّاں

نہ تو خود آئے اور نہ کوئی پیغام بھیجا۔ ہم تو آس ہی آس میں مر گئے۔

(۱۲۴۹) کون جیاوے جو پی کو ملاوے بل جاؤں وا کی لیوں بلیّاں

کوئی ایسا مل جاتا جو مجھے پیا سے ملا کر دوبارہ زندگی دلاتا تو میں اُس پر دل و جان سے قربان ہو جاتی۔

(۱۲۵۰) کھبر لیا دُ موُرے بیر تیبکوا ہال ہال میں پڑوں توُرے پیّاں

اے میرے مہربان قاصد مجھے میرے پیا کی خبر لا دے میں تیرے قدموں پڑوں۔

(۱۲۵۱) دیکھ تو جیت لگی کاسوں پی کی پی کے من کی ہیں کون چھلیّاں

ذرا خبر تو لگا کہ محبوب کا دل کس سے اٹک گیا ہے پیا کے من کو لبھانے والی کون ہے۔

(۱۲۵۲) یہی بدھ جگ ما آئے سب پھنس گئے تم بن کون نسارے گُسیّاں

اسی طرح دنیا میں آکر سب پھنس گئے۔ تیرے سوا اے مالک انکو کون ان الجھاؤں سے نکال سکتا ہے

(۱۲۵۳) پار بہے کاظم کا بیڑا اب کر پار سنگت کی نیّاں

تو نے کاظم کا بیڑا تو پار لگا دیا۔ اب اُس کے ساتھیوں کی نیّاں بھی پار لگا۔

نغمہ دھناسری

عنایت مرشدی سے وصل الی اللہ

(۱۲۵۴) گیو بھرم گرکی کرپا سوں پرگھٹ پیلو ہیر وا کون کون بچھڑیا دکھ دیکھا جب سی گیلو ہیر وا

ماسوا اللہ کا خیال مرشد کی عنایت سے جاتا رہا اور محبوب بے حجاب ہو گیا۔ جب سے اُس دلبور سے محبت ہوئی کونسی مصیبت و تکلیف باقی رہی جو ہم نے اُس کے فراق میں نہیں جھیلی۔

(۱۲۵۵) باس آوت چھوُ اُور سے پی کی اب میں پھوُلے نا ہیں سماؤں

جا کو دُور کہت رہے لوگوا۔ سو آ نیلو نیر وا

چاروں طرف سے پیا کی خوشبو مہک رہی ہے اب میں پھولے نہیں سماتی جس کو لوگ دور بتاتے تھے وہ تو اب بالکل میرے قریب آگیا۔

(۱۲۵۶) ستگرو کی سنگت مارَ ھ کے انجن لے بیچے کے نیناں

کھول کھول گھونگھٹ مکھ دیکھا۔ اُو جبھ بھیلو ہیر وا

مرشد برحق کے ساتھ رہکر اُن سے سرمہ لیکر دل کی آنکھ میں لگایا اور پھر محبوب کے رخ زیبا سے حجابات ہٹا کر اُسے خوب ہی خوب دیکھا اس نظارہ سے میرا قلب روشن ہو گیا۔

(۱۲۵۷) کالے پیرے سیت ہرے ما۔ ہم تو دیکھا ہرے ہرے

پھر دیکھا ہرا نہ کالا کو ذکھ کہلو ہیر وا

کالے اور پیلے اور سفید و ہرے ہر رنگ میں ہم نے "ہر" (خدا) ہی کا جلوہ دیکھا۔ اسکے بعد (دید کی ترقی کے بعد) نہ ہرا دکھائی دیا نہ کالا۔ کون کہتا ہے کہ محبوب کا کوئی رنگ ہے۔

(۱۲۵۸) دُکھ سب گیو سکھ آیو جی کوں کاظم۔ جگ جگ سکھی رہے

پرگھٹ گپت پیا کے پیلیں۔ اَت سکھ نیلو جیر وا

سب تکلیفیں دور ہو گئیں اور اے کاظم دل کو ہمیشہ کے لیے چین و اطمینان نصیب ہوا۔ ظاہر و باطن میں اُسی محبوب کو جلوہ گر پاکر قلب کو کامل اطمینان ہوا۔

محبوب کی کمال مہربانی اور بذریعۂ جذبہ اپنی طرف متوجہ کرنا

(۱۲۵۹) ایک دن سنمکھ آئے مسکائی کے لبس گے لینھو جیر وا

(۱۲۶۰) مسکاتے میں روئے دیو وے ہنس کے لینھو جیر وا

ایک دن سامنے آئے اور مسکرا کر میرا دل اڑا لے گئے۔ وہ مسکرائے میں رو دیا اور فور سوز سے میرے آنسو جاری ہو گئے اور اُس نے ہنسی ہنسی میرا دل لے لیا۔

(۱۲۶۱) پھر رس رس گھر آئے آئے لبس لبس کون کون ذھنگ چھل گے گے

کیو اپنے لبس کچھ نہ رہیو لبس اُس گے لینھو جیر وا

پھر آہستہ آہستہ آکر گھر میں بس بسا کر اور اللہ جانے کون کون فریب کر کے اپنے قابو میں کر لیا

اور اس طرح میرا دل چھینا ہے کہ اب میرے پلے کچھ بھی نہ رہا۔

(۱۲۶۳) اب سو گھڑی پل چین نہیں ہے　　اپنی بتھا کا سون کہیے

(۱۲۶۴) جا کے لگی سو جانے کاظم　　کس کے لینھو جیئرا

اب کسی لحظہ چین نہیں ہے اپنی مصیبت کا حال کس سے کہیے۔ اے کاظم جس کے لگی ہو وہی جان سکتا ہے کہ کس طرح اُس نے دل لیا (جس نے دل دیا وہی جانے)

اُسکے ایک جذبہ میں راہِ سلوک کی تمام مشکلات آسان ہو جاتی ہیں اور سالک کو اپنی ہستی کا ادراک نہیں رہتا۔

(۱۲۶۵) اب موئے جی کی بھٹک گئی

چمکی جوت نرگن کی جی میں　　من کی اندھیری نٹک گئی

اب میرے دل کی بھٹک جاتی رہی (اور دل کو سکون حاصل ہوا) جب اُس محبوب کا جلوہ تنزیہی دل میں چمکا تو اُس سے دل کا اندھیرا کافور ہو گیا۔

(۱۲۶۶) سمجھے ڈرشٹ ہمری اب لاگی　　اور سبھی سر پٹک گئی

میری نظریں اب ایک جانب جم گئیں اور سب (حریف) سر پٹک کر ہار گئے۔

(۱۲۶۷) چھانڈ نہ اپنی کرپا ہم سے　　بہت گئی من میں اٹک گئی

اپنی عنایت و مہربانی سے ہاتھ نہ اٹھا۔ جو توہمات میرے دل میں تھے وہ تیری توجہ سے دور ہو گئے۔

(۱۲۶۸) ایسی دیا جو رہے کاظم پر　　پھر سب جی کی کھٹک گئی

ایسی ہی عنایت اگر کاظم پر رہے تو پھر اس کے دل کی ہر کھٹک نکل جائے

پند و نصیحت

(۱۲۶۹) جن کرے کا ہو سے نہر وا

جگ کو چھوڑ چت جوڑ صاحب سے　　جن بھٹکا و کہیں اور جیئرا

(یہاں) کسی سے دل نہ لگا ؤ۔ دنیا کو چھوڑو اور اپنا دل مالک سے لگاؤ۔ دل کو کسی اور طرف نہ بھٹکاؤ۔

(۱۲۷۰) رہ ٹھاکر پرشاد[۱] سدا تئیں　　صاحب سے من راکھے نیہ روا

اے ٹھاکر پرشاد ہمیشہ خدا سے دل لگائے رہو۔

(۱۲۷۱) واکو دوارا چھانڈ نہ کبہوں　　من سے تج دے سبھی دوروا

اُس کا در کبھی نہ چھوڑنا اور اپنے دل سے اور سب ہی دروازے چھوڑ دو (سب سے تعلق منقطع کر لو)

(۱۲۷۲) پھر جیوں کاظم کر آنند میں　　جگ جگ گھٹ میں پائے پیروا

محبوب حقیقی کو اپنے قلب میں جلوہ فگن دیکھ کر کاظم کی طرح تم بھی ہمیشہ عیش و آرام اٹھاؤ۔

طالبوں اور غافلوں کو پند و نصیحت

(۱۲۷۳) آنکہ شود پیدا در عالم ہست فنا او را ہر آن

ایسی انت سوں چت کاں لگاوے بہت راکھے سوہے گیان

عالم میں جو چیز پیدا ہوئی ہے اسکے لیے ہر آن فنا لازمی ہے ایسی فانی چیز سے جو کوئی دل لگائے اور محبت کرے وہ بڑا ہی ناسمجھ ہے۔

(۱۲۷۴) رو دل را بسپار بہ یارے کو با تو پیوستہ بود

جا کی ہت سوں دو جگ سکھ پاؤ س۔ کھو جو آئے سب سکھ کی کھان

اپنے دل کو ایسے یار کے حوالہ کر دو جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔ جس کی محبت (رحمت) کی بدولت دونوں عالم میں آرام پاؤ۔ اُس کان رحمت و طمانیت کو تلاش کرو۔

(۱۲۷۵) چونکہ ہمہ عمرت شد ضائع حسرت باز چہ کار آید

یا ہی جنم کر لے جو چاہس۔ ہوئے نہ کچھ پچھتائے ندان

چونکہ تمہاری ساری عمر ضائع گئی اب بے وقت کی حسرت کس کام کی۔ اسی زندگی میں جو حاصل کرنا ہے کر لو۔ اے نادان بعد میں پچھتانے سے کیا ہو گا۔

(۱۲۷۶) گر می خواہی راحت جانی پند مرا از دل بشنو

سکھ چاہو تو ملو کاظم سے۔ اُن کے بچن پر راکھو دھیان

---

[۱] ٹھاکر پرشاد تحصیل پھول پور ضلع الہ آباد کے رہنے والے تھے حضرت عارف باللہ سے بیعت تھے اور آپکے نظر یافتہ تھے۔

اگر تم دلی راحت چاہتے ہو تو میری نصیحت دل سے سُنو۔ اگر سُکھ چاہتے ہو تو کاظم سے ملو اور اُس کی باتوں پر دل سے دھیان دو۔

نغمۂ مین وبہاگ

مناجات

(۱۲۷۷) پیا تیرے درسن کوں ترسے جیرؤا

جو جو درس ملت نہیں تو تو　　سو سو دُکھ پاوت ہے ہیرؤا

اے محبوب تیرے دیکھنے کو دل ترس رہا ہے۔ درشن ملنے میں جتنی دیر ہو رہی ہے میرا دل اور بیقرار ہو رہا ہے

(۱۲۷۸) لال بنا رنگ لال پیر بھیو　　موہے کو وآن ملاوے پیرؤا

اُس لالہ رُو کے بغیر میری سرخ رنگت زرد پڑ گئی ہے۔ کاش کوئی مجھے میرے محبوب سے ملا دے۔

(۱۲۷۹) نیہ لگت تورے ہار گرے پڑی　　گروے لاگ آؤ مَن کے ہرؤا

محبت کرتے ہی تیرے گلے کا ہار ہو گئی۔ اے میرے دلبر میرے گلے لگ جا۔

(۱۲۸۰) چاہو ملو چاہو بچھڑو اب تو　　لاگ سو لاگ ہمارو نہرؤا

اب چاہے ملو اور چاہے جدا رہو۔ تم سے دل لگنا تھا سو اب لگ چکا۔

(۱۲۸۱) جیسے اساڑھ تپے ہیا نینَن　　جیوں ساوَن نت برکھے ہرؤا

جب اساڑھ تپتا ہے تب ساوَن برستا ہے ویسے ہی میری آنکھیں (فراق میں) تپتی رہیں اور اب ساوَن کی جھڑی لگائے ہیں۔

(۱۲۸۲) رنگ نہ رُوپ نرنجن نرگُن　　سوئی ہے پیا راگو را سانورؤا

جس میں نہ رنگ ہے نہ روپ وہ تو منزہ ہے۔ کبھی صباحت میں جلوہ گر ہوتا ہے اور کبھی ملاحت میں (تشبیہ وتنزیہ)

(۱۲۸۳) لاکھ جوجن رہے دور جو سب سے　　سو رہو کاظم تورے نیرؤا

جو لاکھوں کوس سب سے دور رہتا ہے اے کاظم وہ تیرے تو قریب ہے۔

محبوب مجازی سے شکوہ

(۱۲۸۴) کیوں آئے نہ شیام ہماری

کتنے دن روئے روئے رَین جاگ کے بیت گئے　　آس لگائے دُوارے

شیام ہماری کیوں نہیں آئے معلوم نہیں کتنے دن رو رو کر اور کتنی راتیں جاگ جاگ کر بسر ہو گئیں۔ دروازہ پر آنکھیں لگی ہیں۔

(۱۲۸۵) آوَن کہی آئے نہیں ہم تو　　اَیسیو کہَن پر وارِی

آنے کا وعدہ کیا تھا آئے نہیں۔ ہم ایسے جھوٹے وعدوں پر قربان۔

(۱۲۸۶) گرَب گمانی پیت لگا وَت　　جیتئے ہم کا مارِی

وہ کہ اپنے حسن کے غرور میں چُور ہے۔ ابتدائے محبت ہی میں اُس نے مجھے جیتے جی مار اُتارا۔

(۱۲۸۷) لوک لاج گھر بار تجا پے　　نبوارِی نا بھئے ہمارے

دنیا کی شرم وغیرت طاق پر رکھ دی اور گھر بار بھی تجا۔ پھر بھی وہ پیارا اپنا نہ ہوا۔

(۱۲۸۸) ہمرے آوَت کا بگرت تیرو　　سانورِے دَئی سنوارے

میرے پاس آتے تمہارا کیا بگڑتا ہے۔ اے سانورے اللہ کے سنوارے۔

(۱۲۸۹) سوئی رہے نس گر لاگ کاظم کے　　دِنہو اُنہیں کے ٹھاڑھے

وہ ہیں کہ رات بھر کاظم کے گلے لگے رہتے ہیں اور دن میں بھی اُن ہی کے یہاں پڑے رہتے ہیں۔

گرفتاری مجاز

(۱۲۹۰) من موہن بنسی والے　　پھیر بجاؤ تیری عمر دراج

اے بانسری والے موہن اللہ تیری عمر دراز کرے ذرا پھر تو بانسری بجا۔

(پھر ہو سرگرم تکلم اُسی انداز کے ساتھ　　حسن لو دینے لگے شعلۂ آواز کے ساتھ)

(۱۲۹۱) چھ رَس باجے بانسریا تہِ رس　　باجے نہ کوئی ساج

جیسی رسیلی بانسری کی آواز ہے ویسا مدھر اور کوئی ساز نہیں ہے۔

(۱۲۹۲) ایک بار دُھن سُنتے ہم سے　　چھوٹے گھر کے کاج

ایک بار اُسکی دُھن سُنتے ہی ہیں گھر کے سب کام کاج بھول بیٹھی۔

(۱۲۹۳) یہی ارمان رہت اب مَن میں　　دیکھیں تیری سماج

اب (صرف) یہی ارمان دل میں رہتا ہے کہ تیری محفل پھر ایک بار دیکھیں۔

(بہت لگتا ہے دل باتوں میں اُس کی — وہ خود اپنی جگہ ایک انجمن ہے)

(۱۲۹۴) پھر جو کبھوں باجے۔ آئے بہنچیں — چھانڈ لوگن کی لاج

اب کی بار اگر بانسری بجی تو میں لوگوں کی شرم بالائے طاق رکھکر نکل آؤنگی۔

(۱۲۹۵) کہاں بھاگ جو سیام سکھی ری — آوے ہمارے آج

اے سکھی میری ایسی قسمت کہاں جو میرا محبوب آج آجائے۔

(۱۲۹۶) بن موہن ہوں دُکھ نا۔ کاظم — کا اُن سے ملت دُکھ بھاج

میں تو بغیر موہن کے بڑے دکھ میں رہتی ہوں کاظم کی تکلیفیں تو اُن سے (محبوب سے) ملکر رخصت ہوگئیں۔

(۱۲۹۷) ان سے اُن سے بھلی بنی ہے — وے میتن ماسر تاج

اُن سے اور محبوب سے خوب بن رہی ہے۔ وہ تو عشاق میں سرتاج ہیں۔

حقیقت سے شکوہ اور ناز و نیاز

(۱۲۹۸) پیو ہمری اور چیت لاؤ — ہل ہل آنکھ نہ ہم سے چُراؤ

اے محبوب ذرا ہماری طرف توجہ کرو۔ محبت کرکے اب آنکھیں نہ چُراؤ۔

(۱۲۹۹) نا آوے تیں نا لکھے پاتی — اِتنا نہ ہم کا بھلاؤ

نہ آتے ہو نہ خط لکھتے ہو اتنا تو ہمیں (دل سے) نہ بھلاؤ۔

(۱۳۰۰) کیسے کٹیں دن ہمرے رنوہی — کچھ یا ہو تو بتاؤ

اے بے مروت ہمارے (ہجر کے) دن کیسے کٹیں گے۔ ذرا یہ بھی تو بتاؤ۔

(۱۳۰۱) تیرے لگی نہیں تیں کیا جانے — کس ہوئے جی کا لگاؤ

تم نے محبت کی چوٹ تو کھائی نہیں تم کیا جانو کہ محبت کا درد کیسا ہوتا ہے۔

(۱۳۰۲) ستم نہ کر دل ہاتھ میں لے کے — دل دے کے جا سیکھ نیاؤ

دل لے کے اب ستم نہ توڑو۔ کسی کو جاکر دل دو اور سیکھو کہ محبت کیا ہے (تب قدر عافیت معلوم ہو)

(۱۳۰۳) اپنے میت کاظم کی خاطر — ہم سے تھوڑا راکھ بناؤ

اپنے دوست کاظم کے طفیل ہم سے بھی کچھ تھوڑی ہی سی رسم و راہ رکھو۔

یافتِ حق

(۱۳۰۴) میں پیا اپنا پایا نیرُوا

جیسے تن ما رہت جیئرُوا — بھل سُکھ پاوت مور ہیرُوا

میں نے اپنے محبوب کو اپنے قریب پالیا۔ جیسے جسم میں روح رہتی ہے۔ اس سے میرا دل بہت سُکھ پارہا ہے۔

(۱۳۰۵) نین کھول نرکھو پی کی چھب — پٹ نہیں موندے ہیں اُگھرے کیوڑوا

آنکھ کھول کے (چشم بصیرت سے) محبوب کا جلوہ دیکھو۔ دروازہ بند نہیں ہے۔ کُھلا ہوا ہے۔

(۱۳۰۶) ٹھاڑھو رہے نِسدِن گھڑی پل چھِن — تم سووُ وہ جاگے پہرُوا

وہ تو ہر لحظہ اور ہر گھڑی تمھارے پاس کھڑا رہتا ہے۔ تم سو رہے ہو اور وہ تمھاری حفاظت کرتا رہتا ہے۔

(لَا تَاخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوم)

(۱۳۰۷) جا کے نِرنگ سب رنگ سے کاظم — سو مورے آئے نبسو ہے ہیرُوا

اے کاظم جو ذاتِ بے رنگ ہے وہ میرے دل میں آکر بس گئی ہے۔

خوابِ غفلت سے چونکانا اور آسی کی نصیحت

(۱۳۰۸) جگت نِکھی کا تماشا دیکھو لوگو — ہم سے گیان لے اپنی کُمت دیو چھوڑ

اے لوگو۔ دنیا کے لوبھی کا تماشہ دیکھو۔ اپنی بے عقلی چھوڑ دو اور ہم سے معرفت حاصل کرو۔

(۱۳۰۹) کون کاج کا بھوگ بلاسا — کال ٹھاڑھ لیے پھانسی لاسا

(۱۳۱۰) بچے جو رہیے ہوئے پی کی باسا — گروا پھانسا تھوڑ تھوڑ

دنیاوی عیش و عشرت کس کام کی۔ موت تو پھانسی کا پھندا لئے کھڑی ہے۔ وہی بچ سکتا ہے (دنیا سے) جس کا دل پیا کا مسکن ہو۔ ابھی تو تم (علائق دنیوی میں) تھوڑا ہی پھنسے ہو۔

(۱۳۱۱) جُھرم ہے جی کوں جگ ما لگانا — ہل ہل کے پاپچھے پچھتانا

(۱۳۱۲) آوُ کرو صاحب کا دھیانا — مُکھ لے سب سے موڑ موڑ

دنیا میں (دنیا والوں سے) دل لگانا ایک دھوکا ہے ہل ہل کے انجام کا پچھتانا ہی پڑتا ہے دنیا سے تعلق توڑ کر آؤ مالک کا دھیان کرو۔

۱۳۱۳ ناڈر راکھ نہ آس ہیں اِن سے — ہم تو جتا وت کیتے دِن سے

(۱۳۱۴) کاظم مَن سُکھ پاوے کیں سے — گیان ہے اُن سے دُور دُور

نہ اُن سے (دنیا والوں سے) کوئی امید رکھو اور نہ اُن سے خوف زدہ ہو۔ یہ بات ہم بہت دنوں سے جتا رہے ہیں۔ کاظم کا دل جس سے راحت پا رہا ہے اُس سے تم بھی کوشش کر کے معرفت حاصل کرو۔

مجاز و حقیقت دونوں پر صادق ہے

(۱۳۱۵) پیاری چھب کی بکھری نہیں جائے موسے ستھرائی

میٹھی میٹھی بتیاں مُرمُر مُسکن — چُبھ چُبھ جائے جائے ہیئے میں سمائی

پیاری چھب کی نفاست میرے بیان سے باہر ہے۔ اُس کی شیریں کلامی اور اُس پر زیرِ لب تبسم (رفتہ رفتہ) میرے دل میں گھر کر گئی۔

(۱۳۱۶) لال لال کاری کاری پیاری پیاری انکھیاں

ترچھی ترچھی چِتون ہیں نپٹے سہائی

اُسکی خمار آلود کالی کالی پیاری آنکھیں اور پھر ترچھی چتون دل میں کُھبی جاتی ہے۔

(۱۳۱۷) جُور جُور بان پلک مارتے چلا وت — کھینچ کھینچ بھو نہیں جب کمان سی چڑھائی

ہر لحظہ نشانہ باندھ باندھ کر اور کمانِ ابرو چڑھا کر نظروں کے تیر چلا رہا ہے۔

(۱۳۱۸) ایک ایک ہوئے ریجھ۔ رِیجھ کی کہی ہے کچھ — نئی نئی چھبیں دیکھ دیکھ سُدھ بُھلائی

ایک ادا ہو تو بیان کی جائے۔ اُسکی نئی نئی چھبیں (ادائیں) دیکھ دیکھکر ہوش اُڑے جاتے ہیں۔

(۱۳۱۹) نِکی نِکی چال نیکے نیکے گُن پہ کاظم — کون کون بَل بَل واری جائی

اے کاظم اُسکی پیاری پیاری چال (خرامِ ناز) اور اُسکی شیریں حرکات۔ کس کس پر میں جان نثار کروں۔

(الٰہی ایک دل کس کس کو دوں میں — وہاں تو مانگتی ہے ہر ادا دل)

ایضاً

(۱۳۲۰) تم تو نہ آئے ہمارے مندروا۔ پیرُوا

تیرے کارن ہم کین سنگروا — تگ ہیں رت رہیں ٹھاڑھ دُوروا

اے پیارے تم تو ہمارے گھر نہ آئے۔ تمھاری وجہ سے میں نے سنگار کرکے اپنے کو خوب بنایا سنوارا اور دروازہ پکڑی تمھارا راستہ تکتی رہی۔

(۱۳۲۱) آون کہی آئے نا گاہے — آسے آس موندے نہ کیوڑوا

تم نے آنے کو کہا تھا پھر کیوں نہیں آئے۔ اسی امید میں ہم نے کیواڑے نہیں بند کیئے۔

(تمام گھر میں بچھایا ہے فرش آنکھوں کا — ہم انتظار میں ہیں آپ آیئے تو سہی)

(۱۳۲۲) آس پاس چورواڑے ٹھاڑھے — بیر بیر گہرا وے پہرُوا

میرے آس پاس چور اُچکے منڈلا رہے ہیں اور بار بار پہرے دار آواز لگا رہا ہے۔

(۱۳۲۳) دُھن نہ رہو۔ ڈر کا چوروں کا — مَن سو لیو موہن چِت چوروا

جب دولت ہی نہ رہی تو مجھے چوروں کا کیا ڈر۔ ایک دل تھا وہ بھی موہن چت چور اُچرا لے گیا۔

(نہ لٹتا دن کو تو کیوں رات کو یوں بے خبر سوتا — رہا کھٹکا نہ چوری کا دعا دیتا ہوں رہزن کو)

(۱۳۲۴) کاظم رین تلپھ ہم کاٹی — جرجر مرمرپی کے آسرُوا

اے کاظم محبوب کے انتظار میں ہم نے رات تڑپ تڑپ کر۔ جل جل مرمر کے کاٹی ہے۔

محبوب مجازی سے شکایت

(۱۳۲۵) ٹُک اِیہو اور دیکھو پیارے ہمارے — جان کے کس نہیں اور نہارے

اے میرے پیارے ذرا ادھر بھی ایک نظر۔ تجاہل سے اس طرف کیوں نہیں دیکھتے۔

(۱۳۲۶) ٹھاڑہ ہیں کب کے ہمارے دوارے — اِتی نٹھرائی نہ کرے سانورے

اے سانورے محبوب اتنی بے دردی نہ کرو۔ نہ معلوم کب سے تمھارے درِ دولت پر کھڑے ہیں۔

(۱۳۲۷) نیہہ لگو تُجھ سے کہاں جاؤں رے — ٹھاڑے ٹھاڑے تھک گئے مورے پاؤں رے

درس ہو نکھ کاظم کاں پیارے

تم سے دل لگا کر اب کہاں جاؤں۔ کھڑے کھڑے اب تو میرے پیر دُکھ گئے۔ کاظم کا کیا کہنا اُن کو تو دیدار حاصل ہے۔

مجاز و حقیقت

(۱۳۲۸) اَرے اَے محبوب بے دَرد ے

پاس بیٹھ اُلفت کر ہم سے — نیئرے آوَت ہم ڈرنڈے

اے اے بیدرد محبوب ہمارے پاس بیٹھ اور پیار و محبت کی باتیں کر کیونکہ ہم تیرے قریب آتے ڈرتے ہیں۔

(۱۳۲۹) بُلبُل کا جی ہنس ہنس کے گل نے — بس کر لیا ہے نہ کچھ زر دے

گل نے اپنی خندہ روئی سے بُلبُل کا دل لے لیا ہے۔ کچھ دیکر نہیں لیا ہے۔

(۱۳۳۰) تیری رُکھائیوں نے مارا ہم کو — کیسے کہوں میرا دل ادھر دے

تیری رُکھائی اور بے اعتنائی نے مجھے مار ڈالا۔ میری ہمت نہیں پڑتی کہ تجھ سے کہوں میرا دل واپس کردے۔

(۱۳۳۱) تیرے جمال کے ہم ہی ہیں عاشق — ہر کارے ہر مردے

ہم ہی تیرے جمال کے عاشق ہیں ہر ایک کام کے لیے ایک شخص ہوتا ہے

(۱۳۳۲) مہر کرو کاظم پہ پیارے — دَرس دِیا کر وِچلے پردے

اے پیارے اب کاظم پر نظر عنایت کر۔ اور اُسے بے حجاب جلوہ دکھاتے رہو۔

حقیقت سے بوجہ اسکے ناز کے شکایت

(۱۳۳۳) پریت لگا نا وے میاں

مکھڑا چھپانا پیت لگا نا — ملنے کوں کہیئے تو لیوے بہانا

اے بھائی خدا کے لئے اُس سے دل نہ لگانا۔ اسکے تو یہ انداز ہیں کہ مکھڑا چھپاتا ہے جی ترساتا ہے اگر ملنے کو کہیئے تو نٹو نٹو بہانے تراشتا ہے۔

(۱۳۳۴) کاہے کو اتنا لجات ہو ہم سے — میرا تیرا نیہ تو جگ میں لکھا نا

آخر ہم سے کیوں اتنا منہ چھپاتے اور جڑاتے ہو میری اور تمہاری محبت تو عالم آشکارا ہے۔

(۱۳۳۵) مکھ پیارے سوں کبھی ہم نے کچھ — کیا جھگڑا ہے جو اتیا جرانا

آخر ہم نے تمہارے پیارے مکھڑے سے کون سے لعل چھڑالئے ہیں جو تم ہم سے منہ چھپاتے ہو۔

(۱۳۳۶) بالا پن سے تیرے نیہ میں — لوگن نام ہمارا رکھا نا

بچپن ہی سے تیری محبت میں لوگوں نے ہمیں بدنام کرنا شروع کر دیا تھا۔

(۱۳۳۷) نظر مہر کی رہے کاظم پر — جی اُس کا کبھوں نہ ستانا

اب کاظم پر محبت کی نظر رہے۔ اُسکے دل کو کبھی نہ ستانا۔

علم حقیقت اور ذکرِ حق کے فوائد جو شرائط سلوک میں ہیں

(۱۳۳۸) گیان آئیں گرُ پیرن کا — کیا ڈر دُکھ کے بھیڑن کا

اپنے مرشدین کی عنایت سے مجھے عرفان حاصل ہو گیا۔ اب مجھے ہجوم غم و الم کا کیا ڈر۔

(۱۳۳۹) یہ مَن پاپی بھرم کا پھاندھا — بیڑی طوق زنجیرن کا

یہ میرا پاپی دل بھرم کے طوق و سلاسل میں جکڑا ہوا ہے۔

(۱۳۴۰) پاپ کمانا بنانا — جگ آئے بپت کے تیرن کا

دنیا میں آکر گناہ بٹورے اور اسکی وجہ سے دُکھ کے تیروں کا نشانہ بنا۔

(۱۳۴۱) نام جپے تو کٹے جگ جگ کا — پاپ پران سریرن کا

خدا کا ذکر کرتا رہے تاکہ تمام روگ کٹتا چھٹتا رہے۔

(۱۳۴۲) صاحب ہوت سہائے نام لیے — نام ہے اوکھد پیرن کا

نام لینے والوں کا وہ حامی ہوجاتا ہے۔ اُس کا نام دُکھوں اور مصیبتوں کی دوا ہے۔

(۱۳۴۳) مَن چنگا ہوے پاوے بوتا — بھرم کے پردے چیرن کا

جب دل تندرست ہوگا اور اُس میں قوت پیدا ہو جائے گی (ذکر حق سے) تو وہ بھرم کے پردے چاک کر سکے گا۔

(۱۳۴۴) دُکھ تب جائے جب کاظم ہیئے میں — ٹھہرے گیان پھکیرن کا

اے کاظم دُکھ تب ہی دور ہوتا ہے کہ جب دل میں اللہ والوں کا گیان جم جائے۔

حضرات صوفیہ کو کبھی مجاز میں حقیقت کا شہود ہوتا ہے

(۱۳۴۵) میں برہ بتھا کی ماری — اوکھد کون بتاوے ہماری

میں تو غم جدائی کی ماری ہوں۔ میری دوا کون بتا سکتا ہے۔

(۱۳۴۶) تن بھیو چھین بدن بھیو پیرا — تنک دیکھیں چھب پیاری

تمھاری ذرا سی جھلک دیکھی۔ اب (فراق میں) میرا جسم ہڈیوں کا ڈھانچہ ہوگیا اور رنگت زرد پڑگئی ہے۔

(کیا پوچھتا ہے ہمدم اِس جسمِ ناتواں کی — رگ رگ میں نیشِ غم ہے کہیے کہاں کہاں کی)

(۱۳۴۷) ہار گئیں ہم ناری دِکھاوت — دیکھے بَید اناری

نادان طبیب کو میں نبض دکھاتے دکھاتے عاجز آگئی لیکن یہ اناڑی میرا مرض نہ سمجھ پایا۔

(۱۳۴۸) بار بار بَرجَت رہی مَن کو — دیکھ نہ کر کہوں یاری

میں بار بار اپنے "مَن" کو سمجھاتی رہی کہ دیکھ خبردار کسی سے دل نہ لگانا۔

(۱۳۴۹) اُلجھانی اُرجھو پے ارجھو — کہتیو ہم کہہ ہاری

لیکن یہ دلِ نادان اُلجھا اور اُلجھ کر رہا۔ ہم کہتے کہتے تھک گئے نہ ماننا تھا نہ مانا۔

(بے سود محبت میں سمجھانا بُجھانا ہے — دل ایک ہی کافر ہے مانے گا نہ مانا ہے)

(۱۳۵۰) یہ مَن بَیری دِیو جن ہم کو — ہم وا پَر بَل ہاری

جس نے ہمیں یہ دشمن دل دیا ہے۔ ہم اُس پر ہزار جان سے قربان۔

(۱۳۵۱) سُکھ ہوے اب کی دُکھ۔ کاظم تو — مُورت لکھے تمھاری

خواہ سُکھ ہو خواہ دُکھ۔ اب تو کاظم تمھارے رُخِ زیبا کی دید میں محو ہے۔

محبوب مجازی کی شکایت

(۱۳۵۲) آنکھ لگائے کیوں آنکھ چُرائی — دِلدار میرے

اے میرے دلدار مجھ سے آنکھ لگا کر کیوں آنکھ چرائی۔

(جو نگاہ کی تھی ظالم تو پھر آنکھ کیوں چرائی — وہی تیر کیوں نہ مارا جو جگر کے پار ہوتا)

(۱۳۵۳) پِل کے کیوں بچھڑے جی۔ ہم پر — کیا تقصیر لگائے

ہم پر کون سا الزام تھا کہ بلکہ ہم سے بچھڑ گئے۔

(۱۳۵۴) دیکھ وفا تم سے محبوبوں کی — جی کوں آگم سمجھائے

(طنزاً) تمھارے ایسے حسینوں کی وفا شعاری دیکھکر ہم پہلے ہی دل کو سمجھایا کرتے تھے۔

(۱۳۵۵) پِل کے چھُوٹیں آخر سب کاظم — دل لیو پہلے اُٹھائے

اے کاظم پل کے آخر کو ایک نہ ایک روز سب ہی چھوٹیں گے۔ اس لئے پہلے ہی سب سے دل اٹھا لو۔

عاشق و معشوق کے درمیان راز و نیاز

(۱۳۵۶) میرے دل کی بِتھا کیا جانی — نادان لوگوا

میرے دل پر جو گذرتی ہے وہ ناسمجھ لوگ کیا جانیں۔

(۱۳۵۷) کاہے کو کہیے کسی سے ہِت کی — جا کے لگی نہیں سو کیا مانی

کسی سے محبت کا حال کیوں بیان کروں جس کے لگی نہ ہو وہ کیا جانے اور کیسے مانے۔

(۱۳۵۸) میرے محبوب اَنوکھے کی باتیں — سُنے سو ہوے حیرانی

میرے انوکھے محبوب کی باتیں کوئی کیا پائے اگر سنے تو حیران ہو۔

(۱۳۵۹) پھر نہ کہوں میں باتیں جی کی — کاظم سُن سُن مانی

اب میں اپنے دل کی باتیں اور کسی سے نہ کہوں گی۔ صرف کاظم سُن سُنکر یقین کرتے ہیں۔

محبوب حقیقی سے طالب کی حصول مشاہدہ کیلئے شکایت

(۱۳۶۰) کبہوں گھر آؤ دل جانی یار — درس مانگت مُجے برس بیت گئے

کبھی تو اے جانِ جاں میرے گھر آؤ۔ مجھے تقاضائے دید کرتے کرتے برسیں گذر گئیں۔

(۱۳۶۱) ترس ترس دُکھ پائے سَرَس ہم — مان نہ کر رے گمانی

ترس ترس کے ہم نے بہت دُکھ پائے۔ اب تو اے مغرور (یا متکبر) غرور چھوڑ دے۔

(۱۳۶۲) کب سے ہم درسن کو ترسن — آئے سکے نہ دوارے درسن

نہ معلوم کب سے ہم تو دیدار کے لیے ترس رہے ہیں۔ اور تمھیں دروازہ تک (درشن دینے) آنا مشکل ہے۔

(۱۳۶۳) تم نکسو نہیں اپنے گھر سَن — یہ کیا مَن میں ٹھانی

مگر تم تو گھر سے (اپنے مقام بے نیازی سے) نکلتے ہی نہیں۔ آخر دل میں کیا ٹھانی ہے۔

(۱۳۶۴) چھب سندر جب سے جھلکانی — ٹھہری نہ ٹک جھبی ویسے چھپانی

اپنی پیاری چھب کی ایک جھلک دکھائی اور آناً فاناً چھپا لی۔

(۱۳۶۵) یا ہی ہے رِیت تمھاری نِبھانی   یا تیں سُدھ مور بِسرانی

یہی تو تمہارے طور طریقے ہیں جس سے سارے عالم میں تمھارا نام نکل گیا ہے تمھاری انھیں باتوں نے میری ہستی بُھلادی ہے۔

(۱۳۶۶) جگ سے نکل چل رے مَن چنچل   دیکھ تو کِھلکے ہاتھ ہے یہ کَل

اے میرے بے قرار دل دنیا سے نکل چل اور دیکھ تو کہ یہ کل کس کے ہاتھ ہے۔

(۱۳۶۷) جگ ما ہے واہی کوں نِت کَل   جیں یہ کَلا پہچانی

دنیا میں اسی کو آرام ہے جس نے قدرت کے یہ طور و تیور پہچان لئے ہیں۔

(۱۳۶۸) کاظم کے سَنگ کیسے رہت ہو   ہم سنگ کیوں نہیں بنے رہت ہو

معلوم نہیں کاظم کے ساتھ کیسے رہتے ہو۔ ہمارے ساتھ تو کبھی بھی نہیں رہتے۔

(۱۳۶۹) بَیر تو کچھ نہیں کُھنچے رہت ہو   کچھ تو کہو جو جانی

بظاہر تو کوئی دشمنی نہیں لیکن ہم سے آڑے ترچھے رہتے ہو۔ آخر کچھ تو بتاؤ کیا بات ہے۔

محبوب حقیقی سے شکوۂ شیریں اور تجلیِ ذاتی برقی کی تمنا اگرچہ اور تجلیات سے سرفراز ہو چکا ہے اور تمام عالم سے بے نیاز ہے

تیرے درسن کی آس رہی

اور انچھا نا یا مومَن کی   توری دَیا سے گئی تب ہی

تیرے ہی دیدار کی آس رہی۔ باقی خواہشاتِ دنیاوی میرے دل سے تیری عنایت سے نکل گئیں

(۱۳۷۱) کوئی مال خزانہ پائے کے   جائے وہ اُرجھا مایا

کوئی رُوپ سُندر پہرائے   جیسبھ سُواد نا من کو لگا یا

یہ سب ہم کا تھوڑے چہی

کوئی تو مال و دولت پاکر دنیا میں مبتلا ہو گیا۔ کوئی اپنے حسن اور اچھے لباس میں پھولے نہیں سماتا کوئی زبان کے چٹخارے میں اپنے کو پھنسایا ہے۔ ہم کو یہ سب تھوڑے چاہیئے۔ (نہیں چاہیئے)

کا ہو کاں غوث قطب کئے کا ہوں کاں   کو وُ بھرت متوارا بن بن

(۱۳۷۴) کوؤ نماز روزے سے لاگا   میں تُجھ پر واروں یہ تن من

یہ بدھ کی کچھ ہموں کہی

کسی کو غوث و قطب کا درجہ عطا کیا۔ اور کوئی مست الست (مجذوب) گھوم رہا ہے۔ کوئی نماز روزے میں مشغول ہے۔ میں تجھ پر اپنا جسم و جان قربان کروں۔ کیا میں بھی اپنی کسی خواہش کا اظہار کروں۔

(۱۳۷۵) کُبھی اِنچھا پورن سب ہی کی   جو دھائے تورے سانجھ سکارے

(۱۳۷۶) بہُتا کھینچ ایسیوں بہتیرے   نگ نہ چلے نیرے بٹھالے

یہ بدھ کب موری بانھ گہی۔

سب ہی کا مدعا بر آیا۔ بہتوں کو تو نے خود کھینچ بلایا۔ جنھوں نے راستہ طے نہیں کیا تھا (یعنے سلوک نہیں کیا تھا) اور انکو اپنا قرب عطا فرمایا اس طرح مجھے کب اپنی طرف کھینچا۔

(۱۳۷۷) مُلّا کہے کو الکھ اُروپ کا   درسن دیکھن پاوے

(۱۳۷۸) اَچرج کا ہے۔ تَیں جو چاہے   درسن کاظم کا دِکھاوے

جا کو ہے نس دن رٹن یہی

ملا کہتا ہے کہ ان دیکھے کو کون دیکھ سکتا ہے۔ اس میں حیرت و استعجاب کیا ہے اگر تو چاہے تو کاظم کو دیدار عطا فرمائے جس کو شب و روز یہی دُھن لگی ہے۔

مین و بہاگ

محبوب حقیقی کی طلب میں سوز و گداز

(۱۳۷۹) پیا مورے تم بن بیکل رہت جیَروا   گھڑی گھڑی پل پل بچھن بچھن

پیا۔ تمھارے بغیر میرا دل بیقرار رہتا ہے۔ ہر ہر گھڑی اور پل بے قراری بڑھتی رہتی ہے۔

(۱۳۸۰) دن بِیتیں موہے ہیرت بٹیاں   رتیاں جات ہیں ترہُن گن گن

دن راستہ دیکھتے دیکھتے کٹ جاتا ہے اور راتیں تارے گنتے گنتے گذرتی ہے۔

(۱۳۸۱) بچھڑن کی نہ سہوں سہوں جگ ما   دُوکھ مو جی کوں دیو ہے جن جن

غم جدائی میں نہیں برداشت کر سکتی اور دنیا بھر کے دُکھ میں برداشت کر سکتی ہوں۔

(۱۳۸۲) ایسے دُوکھے پیا بچھڑے ہم سے — جن جن جگ کی مایا جن جن

(طنزاً) اے دنیا کے علائق تمہارا بھلا ہو تم نے میرے پیا کو مجھ سے چھڑا دیا۔

(۱۳۸۳) تیں پیا پائے کاظم اپنا — رہ سکھ ناپی کوں بے دن دن

اے کاظم تم نے اپنے محبوب کو پالیا۔ تمہارا ہر روز روز عید ہے۔ ہر شب شب برات۔

(۱۳۸۴) بڑی کرپا سے درس بھئے تم کا — کھوج کیا نہیں جگ آئے کن کن

اُس کی بڑی عنایت ہے کہ اُس نے تم کو جلوہ دکھایا۔ ورنہ دنیا میں آکر بہتوں نے اسکی جستجو میں کیسے کیسے پاپڑ نہیں بیلے

طلبِ وصال میں عاشق کی بیقراری خواہ مجاز میں ہو یا حقیقت میں

(۱۳۸۵) یہی لاگ دُھن موری — کب گھر آویں لال مورے

اب مجھے یہی دُھن لگی ہوئی ہے کہ کب میرا محبوب گھر آئے گا۔

(۱۳۸۶) اَبتک بیٹھ رہے پردیسوا ن — بھولے کہہ گن موری

وہ ابتک پردیس میں براج رہے ہیں۔ خدا جانے کیوں ہمیں بھلا دیا۔

(۱۳۸۷) ہمری بتھا سمجھا وے کوئی — نہیں سمجھی اُن موری

ہم پر جو گذر رہی ہے وہ کوئی اُنھیں جتا دے وہ میرے حال سے واقف نہیں معلوم ہوتے (ورنہ)

(۱۳۸۸) دھیرج کی کچھ تو کہہ بھیجوت — بِت دُکھ کی سُن موری

میری تکلیف اور دُکھ کا حال سُنکر آخر کچھ تو تسلی دلانے کی باتیں کہلا بھیجئے۔

(۱۳۸۹) تیری سکھ ماگئے پیا پائے کے — سُن کاظم بِن موری

محبوب سے ملنے کے بعد تمہارے دن تو آرام سے کٹ رہے ہیں۔ اے کاظم تم ہی میری سن لو۔

(۱۳۹۰) گرب سے مکھ موسے نا دیکھے — پاپ نہ کچھ ناپن موری

اپنے غرور میں ایسا چور ہے کہ میری طرف رخ ہی نہیں کرتا۔ نہ میری اچھائیاں دیکھتا ہے نہ برائیاں (بے نیازی کی حد ہے)

ملار۔ گُنڈ۔ سور

کمالِ حضوری اور مشاہدۂ محبوب

(۱۳۹۱) اُجیاری بھئیں ہو رَاتیاں

بھیو اوجیار سب جگ اندھیروا — دیکھ پڑت پی کی چھب پیاری

راتیں روشن ہوگئیں۔ اندھیری دنیا محبوب کے رخِ روشن سے جگمگا اٹھی۔

(چاروں طرف سے صورتِ جاناں ہو جلوہ گر — دل صاف ہو ترا تو ہے آئینہ خانہ کیا)

(۱۳۹۲) بِت چمکے جب جوت دامن سی — کیسے رہے جگ میں اندھیاری

جب ہر وقت بجلی کیطرح اسکی چھوٹ کوندتی رہے تو دنیا میں کیسے اندھیرا رہ سکتا ہے (جب تجلی برق ہوتی رہے تو شہودی کیفیت قائم رہتی ہے)

(۱۳۹۳) گھٹے بڑھے سس پھر پورن ہوئے — واہوں کا مونڈے بدریا کاری

یہ چاند گھٹتا ہے پھر بڑھتا ہے اور پورا چاند ہو جاتا ہے اسکو بھی کالی گھٹائیں چھپا لیتی ہیں

(۱۳۹۴) ہمرو چندر سدا پورن رہے — واہی سے جگ جگ اجیاری

لیکن میرا چاند ہمیشہ بہ انداز کمال رہتا ہے۔ اسی سے تمام عالم روشن ہے۔

(۱۳۹۵) گرج نہیں گھن گرجے نہ گرجے — برسے چھپے بدری اودھکاری

اس کو میرے چاند کو، اس سے کوئی مطلب نہیں بادل چاہے گرجے یا نہ گرجے اور گھٹا برسے چاہے نہ برسے (یعنی ان تغیرات کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔)

(۱۳۹۶) ٹھن بجھے بچھڑن کی کاظم — رہے سیتل اب جندڑی ہماری

اے کاظم کسی طرح فراق کی تپش بجھے اور میرا کلیجہ ٹھنڈا ہو۔

عاشقِ مجازی کی فراق میں گریہ وزاری

(۱۳۹۷) کاری ہیں بھاری راتیاں

بھاری بھیو میرو سون مندروا — جب سے سدھارو پیروا ہمرو

(حالت فراق) میں یہ کالی راتیں بڑی کٹھن ہوتی ہیں۔ جب سے میرا محبوب مجھ سے جدا ہوا میرا سونا سونا گھر مجھے کاٹے کھاتا ہے۔

(۱۳۹۸) کون بتاوں میں اپنے جی کی — ہیرت ہیرت ٹھیاں پی کی

میں اپنے دل کا حال کس سے بتاؤں۔ محبوب کا راستہ دیکھتے دیکھتے آنکھیں پتھرا گئیں۔

۱۳۹۹ گھن برست گھن چڑھت اٹاریہ   گھن آنگن گھن ٹھاری دوروا ہو

پانی کی جھڑی لگی ہے انتظار کی بے کلی میں کوٹھے پر چڑھ جاتی ہوں اور کبھی صحن میں نکلتی ہوں۔ کبھی دروازہ پر کھڑی ہو جاتی ہوں۔

۱۴۰۰ گھن گرجت جیو لرجت کاظم   دامن چمکت جرت ہیروا

جیسا جیسا بادل گرجتا ہے ویسا ہی میرا دل دہلتا ہے۔ بجلی چمک کر میرا دل جلا رہی ہے۔

۱۴۰۱ رم جھم رم جھم برسے بدروا   ترسے جیئروا ہو

رم جھم رم جھم پانی برس رہا ہے اور میرا دل تمہارے دیکھنے کو ترس رہا ہے۔

وصالِ محبوب

۱۴۰۲ ساونواں رے آیو من بھاونواں   من بھاون سنگ بھاوت اب بھونواں

میرا من بھاون ساون کا موسم آپہنچا۔ اپنے محبوب کیساتھ ہونے سے اب گھر میں دل لگ رہا ہے۔

۱۴۰۳ پیا بن جب چمکت دامنیاں   گرجت گھن لرجت رہو تنواں

وہ کیسے بھیانک دن تھے، جب بنا محبوب بجلی کی چمک اور بادل کی گرج دل دہلا رہی تھی۔

۱۴۰۴ اب سکھ پاوت مورا تن منواں   عطر گلاب بسائے لبنواں
بھیگیں کون چھپائے گھس کنواں

اب محبوب کے ساتھ میرا جسم و جان سکھ پا رہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ میرا جسم پھولوں کی سیج پر ہے۔ اب کون اٹواٹی کھٹواٹی لے کر پڑے۔

۱۴۰۵ ایسے ساج سوں پیا ئل بیٹھوں   واروں پیا پر تن من دھنواں

(آج یہی آرزو رہی) کہ اسی انداز سے میں اپنے محبوب سے مل کے بیٹھوں اور اپنے پیا پر اپنا جان و مال قربان کردوں۔

۱۴۰۶ بوند پڑت اوٹھک سکھ موت اب   جتنے جتن چہو برس رے گھنواں

اب مینھ کی ہر بوند دل کو ٹھنڈک پہنچا رہی ہے۔ اے بادلو اب جتنا چاہو برسو۔

۱۴۰۷ پیا گھر پایوں کاظم یہی سمے   دھن دھن بھاگ ہوئے دھن دھنواں

اے کاظم ایسے موسم میں تونے اپنے محبوب کو گھر میں پا لیا ہے کہ زہے نصیب و خوش طالع۔

(جہان ہے وہ غیرتِ خورشید و قمر آج   دن آج ہے رات آج ہے شام آج سحر آج)

فراق

۱۴۰۸ ساونواں آیو آیو نہ رے ساجنواں   بھون بھاوت نہیں بن من بھاونواں

ساون آگیا لیکن ساجن نہیں آئے۔ بغیر محبوب گھر سے میرا جیتا اچاٹ ہے۔

(۱۴۰۹) بس کاری بھئی بھاری پیا بن   سون مندروا لاگ ڈراونواں

کالی راتیں بغیر ساجن مجھے اجیرن ہیں اور سونا گھر کاٹنے دوڑتا ہے۔

(۱۴۱۰) مور کوئل پپیہا رٹت بولے
ہمرو روندھا جیو کو کھولے

مور، کوئل، پپیہا بار بار بول رہے ہیں۔ میرے رندھے (پژمردہ) دل کو کون کھولے (شگفتہ کرے)

(۱۴۱۱) جی اوبھت پیا آوے نہ تولے   نگر ڈگر بھیو جی کو ابھاونواں

جب تک میرا تسکینِ جاں نہ آجائے میرا دل اُلٹ پُلٹ رہے گا اسی لئے ساری بستی میرے لئے پھیکی اور بے کیف ہے۔

(۱۴۱۲) آیو ساون پیا اجہوں نہ آیو
بن درسن نجل جیو ترسایو

ساون آگیا لیکن ساجن ذرا نا کھانہ آئے۔ میرے دل کو دیدار سے محروم رکھ کر خوب ہی ترسایا۔

(۱۴۱۳) تیں کاظم پیا گھر ہی پایو   تو رِجھونواں لاگے سُہاونواں

اے کاظم تم نے تو اپنے پیا کو گھر ہی پالیا۔ تمہیں کیا۔ تم کو تو اپنا گھر سہانا معلوم ہی ہوگا۔

(ہمہ خوبی و عشرت باشد اے دوست   دراں خانہ کہ مہمانش تو باشی)

ایضاً۔ فراق

(۱۴۱۴) ات کیوں بولے آئے پپیہا   پیو پیو رٹن لگائے

اے پپیہا یہاں آکر کیوں بول رہا ہے اور پی پی کی رٹ لگائے ہے۔

(۱۴۱۵) جونے دیس بسے نند نندن اُدھی بولو جائے

جس دیس میں وہ نند کے لال جاکر بسے ہیں وہیں جاکر بولو۔

(۱۴۱۶) مور کوئل اڑ جاؤ یہ دیس سے ہم کا کچھ نہ سُہائے

اے مور و کوئل یہاں سے دور ہو۔ ہم کو کچھ نہیں اچھا معلوم ہوتا۔

(۱۴۱۷) اَیسے جرے برہن۔ تم سب مِل کاہے ریت جرائے

برہن کی جلی تو خود ہی جل رہی ہے۔ تم سب مل کر کیوں اس کے جلانے پہ تلے ہو۔

(۱۴۱۸) جائے گھَن برسو جہاں گھنشام ہیں بسئے رہو گھن بھائے

اے بادلوں وہیں جاکر چھاؤ اور وہیں برسو جہاں گھنشام (محبوب) ہیں۔

(۱۴۱۹) نینن ہمارے اُن سے بچھڑت برسیں گھنے جھر لائے

میری آنکھیں اُن سے بچھڑ کر ساون بھادوں کی جھڑی لگائے ہیں۔

(۱۴۲۰) کون رہا جگ مانت پیا سنگ بھاگ اُس کا ہوں پائے

دنیا میں کون سدا اپنے محبوب کے ساتھ رہا ہے۔ کس کی ایسی قسمت رہی ہے۔

(۱۴۲۱) پیا سنگ ملا رہے نت ہی کاظم مَن لیو رب سے اُٹھائے

بس کاظم البتہ محبوب کیساتھ ہمیشہ رہتے جب اسلئے کہ انہوں نے دنیا زادو سے دل اٹھالیا ہو (اخلق رشتہ حق پیوستہ)

ایضاً۔ فراق

(۱۴۲۲) پیا نہیں آئے اجہوں سجنی مَن بھاؤن بن رجنی ستاوے

اے پیاری سکھی پیا آج بھی نہیں آئے بغیر مَن بھاؤن کالی رات ستا رہی ہے۔

(۱۴۲۳) کاری گھٹا جیو گھٹ سے نکاسے اگن بڑھاوے تن کو گھٹاوے

کالی گھٹا میری جان نکالے لیتی ہے آتش شوق بڑھاتی ہے اور جسم کو گھٹاتی ہے۔

(۱۴۲۴) سُونے بھوَن ماکاظم پیا بن برہن کب سکھ پاوے

اے کاظم سونے سونے گھر میں پیا بغیر فرقت کی ماری کب سکھ پا سکتی ہے۔

دیدار کی آرزو

(۱۴۲۵) دام سے کام نہ دھام سے ہم کو سیام آئے موہے مول لئے رے

نہ ہم کو دھن دولت سے مطلب ہے اور نہ گھر بار سے۔ بلکہ اس طرح محبوب بنے مجھے بے دام مول لے لیا ہے

(نہ غرض کسی سے نہ واسطہ مجھے کام اپنے ہی کام سے ترے ذکر سے ترے فکر سے تری یاد سے ترے نام سے)

(۱۴۲۶) بہت بھاری ہے میرو تیرے پریتیے جب چاہے تب تول لئے رے

میری محبت کا پلہ تمہاری محبت کے پلہ سے بھاری ہے۔ جب دل چاہے تول لو۔

(دل بازنا کو تول لو مجھے اپنی نظر میں تول لو تو نفع پاؤگے مول لو جو وہ متحسین زیاں نہیں)

(۱۴۲۷) پپیہا پیو سن جیو دکھے ہے پپیہا جا کہوں اور رے بول لئے رے

اے پپیہا تیری پی پی سن کے میرا دل دکھتا ہے۔ کہیں اور جاکر بول۔

(۱۴۲۸) کوئل ہوک اٹھت تیری کوک سوں کر جائے مور کلول لئے رے

اے کوئل تیری کوک سے میرے دل میں ہوک اٹھتی ہے بلے مور تو بھی جا کہیں اور کلیلیں کر۔

(۱۴۲۹) پی کے رسن جیو پاک کاظم کو مَن تھر ہو ٹیکے ڈول لئے رے

پیا کی محبت میں کاظم کا دل بک گیا ہے۔ ذرا وہ قابو میں آجائے پھر کلیلیں کرلینا

فراق

اُمنڈ گھمنڈ کیوں آئے بدروا

(۱۴۳۰) کیوں برسے میگھوا ہو چمکے بجلی بالم ہے پردیس

اُمنڈتے گھرتے ہوئے اے بادلوں کیوں آئے اور کیوں برس رہے ہو۔ بجلی چمک رہی ہے اور میرا بالم پردیس میں ہے۔

(۱۴۳۱) نگر چھوڑ اد بھر آئی بن ما کر جوگن کو بھیس

الجھن میں بستی کو چھوڑ کر میں نے جنگل بسایا ہے اور جوگن کا بھیس اختیار کرلیا ہے

(۱۴۳۲) دھرتی ہری ہری دیکھ جھوری موری سنیت بھئے سب کیس

زمین پر ہر طرف ہریالی ہے۔ دیکھ دیکھ کر میرا جسم سوکھ سوکھ کر کانٹا ہو رہا ہے میرے سب بال غم میں سفید ہو گئے

(۱۴۳۳) مور کوئل پپیہا کی کوکیں ۔۔۔ سن سن اٹھت کلیس

مور، کوئل پپیہا کی کوکیں سن سن کر دل میں درد اٹھتا ہے

(۱۴۳۴) رُت پھر آئی نہ آئے پیا پھر ۔۔۔ نا پھر بھیجو سندیس

ساون رت پھر آگئی لیکن پیا نہ تو خود آئے اور نہ کوئی خبر بھیجی۔

(۱۴۳۵) تیرو پیا کاظم گھر ہی رہے ۔۔۔ توہے کا اب سوچ اندیس

اے کاظم تمہارے پیا تو تمہارے گھر ہی میں رہتے ہیں اب تم کو کیا فکر و تردد ہے۔

ایضاً فراق

(۱۴۳۶) اُبھو مارت بیری مور لا

کہک کہک کوئلیا جارت ۔۔۔ پپیہا ٹارت جیو

پیو پیو کی رٹن ما

اے سکھی۔ دشمن مور مارے ڈالتا ہے کوئل کوک کر جلا رہی ہے پپیہا پیا پیا کہکے جی نکالے لیتا ہے۔

(۱۴۳۷) داؤر بولت رین اندھیاری ۔۔۔ پوچھ نہ کیسے کٹت ہماری

(۱۴۳۸) اری میں برہ بتھا کی ماری ۔۔۔ پیا بن اُو بھوں سونے بھون ما

اندھیری رات ہو اور مینڈھک بول رہے ہیں۔ کچھ نہ پوچھ کیسی بے قراری میں میری زندگی گذر رہی ہے۔ اری میں فراق کی مصیبت کی ماری ہوں۔ بغیر پیا کے سونے گھر میں ادبو رہی ہوں۔

(۱۴۳۹) سب مدھ ماتی بڑی بڑی جوڑے ۔۔۔ دھوم مچاوت سانجھ بھور سے

(۱۴۴۰) آٹے آٹے اپنی اپنی اور سے ۔۔۔ نیہ بڑھاوت مورے تن ما

اپنے اپنے یہاں سے آکر سب نشۂ محبت میں چور صبح و شام دھوم مچائے ہیں میرے دل میں محبت کی آگ اور بھی بھڑکا رہی ہیں۔

(۱۴۴۱) چت جاؤں رتت ہوں یاہی دکھ نا ۔۔۔ چڑھوں اٹا کی پھروں آنگن ما

(۱۴۴۲) کت ٹھہرے چت رہت کی لگن ما ۔۔۔ رہ نہ سکوں گھر ما نا بن ما

کیں سکھ پاپو پی کے گون ما

جہاں بھی جاؤں اسی دکھ میں مبتلا ہوں۔ کوٹھے پر جاؤں چاہے آنگن میں پھروں
محبت زدہ دلکو کہیں قرار نہیں ہے نہ گھر میں رہ پاؤں نہ جنگل میں۔ پیا کی جدائی میں کیسکو سکھ ملا ہے

(۱۴۴۳) نہیں دامن چمکے ہے گھن ما ۔۔۔ ہری اگن جائے پہنچی گگن ما

(۱۴۴۴) رہ نہ سکوں گھر ما نا بن ما ۔۔۔ نئی بپت یہ پڑی ساون ما

یہ بادلوں میں بجلی نہیں چمک رہی ہے۔ بلکہ میرے دل کی آگ ہے جو آسمان پر جا پہنچی ہے
نہ تو گھر میں گذارہ ہے نہ جنگل میں۔ ساون کا مہینہ ہے اور ہم پر یہ نئی مصیبت پڑی ہے۔

(۱۴۴۵) نیہ نہ دے دئی کاہو کاں جگ ما ۔۔۔ جاسے آوت دکھ پہلے پگ ما

(۱۴۴۶) تو ہی کو لے پہنچے۔ رہے سب نگ ما ۔۔۔ توہے لکھے کاظم تن من ما

دنیا میں اللہ سب کو محبت سے محفوظ رکھے جس میں پہلے ہی قدم پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے اور
سب تو ابھی راستہ میں ہی ہیں لیکن کاظم تجھکو اپنے ساتھ لیکر اپنے مقصد پر فائز ہو گیا اب وہ تجکو اپنے تن من میں دیکھتا ہے

اس عالم میں راستہ بھول جانے کی شکایت اور مرشد کی عنایت سے پھر راہ پر لگ جانا

(۱۴۴۷) ڈگروا چھوڑی سب سوں ۔۔۔ سُدھ بسرائے سبہیں تے چھب سوں

یہاں آکر سب ہی مظاہر میں پھنس گئے اور اصل راستہ بھول گئے۔

(۱۴۴۸) مَن پپیہا پیو پیو رٹ اب ۔۔۔ پیو پہچان لے کاہو ڈھب سوں

اے پپیہا دل اب پیا پیا رٹ کے کسی طرح پیا کو پہچان لے۔

(۱۴۴۹) نہیں گھن گرجت برست میگھا ۔۔۔ بھولے پیا رووت ہیں تب سوں

نہ تو بادل گرجتا ہے اور نہ ابر برستا ہے بلکہ دونوں محبوب کے غم میں رو رہے ہیں۔

(۱۴۵۰) پیو سنگ سب کے نہ جانے کوئی ۔۔۔ اٹک گئی جگ ماں سب رب سوں

محبوب سب کیساتھ ہے لیکن اسکی معیت کا کسیکو احساس نہیں۔ دنیا میں سب مظاہر میں اٹک گئے ہیں

(۱۴۵۱) پھینک بھیو سب کاج جگت کا ۔۔۔ بھئی کرپا سنگر کی جب سوں

دنیا کی ہر چیز میری نگاہ میں حقیر ہو گئی جب سے مرشد برحق کی عنایت ہوئی۔

(۱۴۵۲) رہی آنند سدا اب کاظم　　من لاگا جائے اُنکا رب سوں

کاظم کو اب ہمیشہ چین رسکھ حاصل ہے کیونکہ اس کا دل اب اپنے مالک سے لگ گیا ہے۔

فراق

(۱۴۵۳) بَس بَس رے بَس کر

اب نہ برس بس کر رے میگھا　　بالم ناہیں مورے گھر

اے بادل تو اب نہ برسو۔ بس کرو۔ میرا بالم میرے گھر میں نہیں ہے۔

(۱۴۵۴) بِرہے بچھڑ اکلات ہے موہَن　　تھرت ناہیں کو نیو کر

محبوب سے بچھڑ کر میرا دل بے چین ہے۔ کسی کروٹ چین نہیں ہے۔

(۱۴۵۵) جب گھر آوے مورا پیرڑا　　تب چھہ برس رے جھر جھر

جب میرا محبوب میرے گھر آجائے تو پھر جس طرح چاہنا جی بھر کے برس لینا۔

(۱۴۵۶) بِن گھنشیام دیکھے گھنشیام کے　　نینا آوت ہیں بھر بھر

بغیر گھنشیام کے کالی گھٹائیں دیکھ کر آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آتے ہیں۔

(۱۴۵۷) بیتت ہے بِرہن کو کاظم　　دن جر جر اور رنس مر مر

اے کاظم فرقت زدہ کے دن جل جل کر اور راتیں سسک سسک کر بسر ہوتی ہیں۔

محبوب کو سفر سے روکنا

(۱۴۵۸) کاری کاری گھٹا دیکھو چھائے رہیں

ہاں ہاں پیا پردیس نہ جا　　اے میں تورے بل ہاری

دیکھو کالی کالی گھٹائیں کیسی چھا رہی ہیں۔ ہاں ہاں اے میرے محبوب پردیس نہ جا میں تجھ پر قربان

(۱۴۵۹) ابھیں تو انکھیاں بوند رکت کی　　روئے روئے برسائے رہیں

ابھی تو آنکھیں خون کے آنسو برسا رہی ہیں (تمہارے ارادہ سفر پر یہ حال ہے)

(۱۴۶۰) کبھوں کہے بچھڑن کی کاظم　　پھر جی سے ہم جائے رہیں

اے کاظم اگر اب کہیں جدائی کا تذکرہ چھیڑا تو ہم جان سے جاتے رہیں گے

محبوب کے سامنے عجز و نیازمندی

(۱۴۶۱) مان کرت ہے کا رے پیارے　　ہم ہیں تیرے بارے کی سنگھ

اے محبوب تم کیسے غرور حسن کے باعث کچھ کھنچے کھنچے سے رہتے ہو دراں حالیکہ ہم تمہارے بچپن کے ساتھی ہیں۔

(۱۴۶۲) گھن برسے جیو ترسے درسن کوں　　برسیں دن دن سرسے پنیھ

جتنی زیادہ گھنگور گھٹائیں برستی ہیں اتنا ہی میرا دل تمہارے دیکھنے کو ترستا ہے۔ اور یہ ترسنا محبت کی آگ کو اور بھڑکاتا ہے۔

(۱۴۶۳) اتنی بنتی مان لے موہن　　اے میں تیرے پائن کی کھیہ

اے موہن میری اتنی التجا مان لے۔ میں تیرے قدموں کی خاک ہوں۔

(۱۴۶۴) برسن کے ارمان پورن کر　　گھر آؤ جھم جھم برسے مینھ

میرے برسوں کے دبے ہوئے ارمان نکال دے۔ میرے گھر آجا پھر جھم جھم پانی برسنے کا مزہ ہے۔

(۱۴۶۵) تیرو توتیھ بڑھت کاظم سے　　جھر جھر مور گھٹت ہے دیہہ

تیری محبت تو کاظم سے بڑھتی جا رہی ہے میرا بدن سوکھ سوکھ کر کانٹا ہوا جا رہا ہے

ایضاً

(۱۴۶۶) بچھڑن کی موسے کہت ہے کا رے

اے ہو پیتم پیارے ہو۔۔۔

پیارے پیتم مجھ سے بچھڑنے کا ذکر کیوں چھیڑتے ہو۔

(۱۴۶۷) کاری کاری گھٹا چہوں اور سے آوت　　چلب سُنت جیو مور گھبرارے

کالی کالی گھٹائیں چہار سمت سے امنڈی آرہی ہیں لیکن تمہارے جانے کی خبر سن کر میرا دل ڈوبا جا رہا ہے۔

(۱۴۶۸) جھینپیں گھٹا گھن چھوڑ گھمنڈ کوں　　لکھ لکھ نین کی برکھا رے

میری آنکھوں کی برکھا دیکھ کر یہ کالی گھٹائیں شرما کر چل دیں گی۔

(۱۴۶۹) پھر نہ کہیو کبھوں اس موہن　　انسوَن سنگ جیو جات ہمارے

اے موہن اب آئندہ جانے کا نام دلینا آنسوؤں کیساتھ میری جان بھی نکلی جا رہی ہے۔

(۱۲۷۰) دھڑکت جیو برہن کو کاظم   کو نیو جتن نہیں رہت سنبھارے

اے کاظم برہ کی ماری کا دل دھڑک رہا ہے کسی طرح سنبھالے نہیں سنبھلتا۔

عرصہ تک جدا رہنے کی شکایت

(۱۲۷۱) اب تک تم پردیسے چھائے
ہو۔ نرموہی رپیو
- - -

اے بے مروت محبوب تم اب تک پردیس ہی میں چھائے بچھائے ہو۔

(۱۲۷۲) مور کوئل ذہ دیس سے اُڑ گئے   دادُر کا بسہر بھجنگ کھائے
جو پیتم ہمرنی لبسرائے

کیا مور کوئل اس دیس سے اڑ گئے اور مینڈک کو سانپ کھا گئے (یہ چیزیں موسم بہار کی یاد دلاتی ہیں) جو پیتم ہم کو بالکل ہی بھلائے بیٹھے ہیں۔

(۱۲۷۳) ہے یہ کٹھن برہن کو کاظم   تیں تو پیا گھر ہی ما پائے
دھیرج رہے جیو

یہ حالت برہن کیلئے سخت ہے مگر اے کاظم تم نے تو محبوب کو گھر ہی میں پا لیا۔ اسلئے تم کو قلبی سکون میسر ہے۔

فراق میں عاشق سب ہی سے شاکی ہے

(۱۲۷۴) کب بھاوے گھٹا موہے ساون کی
برسے بدر دا ترسے جیرُ ڈ ا   کبہی نہ کہو پیا اَوَن کی

ساون کی گھٹا مجھے کیسے بھا سکتی ہے گھٹائیں برس رہی ہیں دل ترس رہا ہے۔ محبوب کے آنیکی خبر کوئی نہیں دیتا۔

(۱۲۷۵) مور کوئل کوکت جیا پھونکت   پپیہا کہت خبر اَوَن کی

مور کوئل کوک رہے ہیں اور میرا دل پھونکے ڈالتے ہیں، پپیہا آگ جی جلانے والے بول بول رہا ہے۔

(۱۲۷۶) واری واری جاؤں وا پر میں   جو کوئی کہے آون من بھاون کی

میں اس پر قربان و نثار جو کوئی مجھے ان کے آنے کا سندیا دے۔

(۱۲۷۷) گھن گرجے رَین کاری گھٹا سب   ہے موجی کے ڈراون کی

بادل کی گرج اور اندھیری رات۔ یہ سب میرے دل کو ڈرانے والی ہیں

(۱۲۷۸) ایسے سمے مو کو نہیں بھولت   پی کے گرے لگ جاون کی

(خوشا وہ لمحات رنگیں) پی کے گلے لگ جانے کا سماں نگاہوں کے سامنے ہے۔

(دگلے لپٹے ہیں وہ بجلی کے ڈر سے   الٰہی یہ گھٹا دو دن تو برسے)

(۱۲۷۹) جا ری بدریا برس اُت برسن   جت کاظم پیا چھاون کی

اے گھٹا وہیں جا کر برسو جہاں کاظم کے محبوب جلوہ آرا ہیں۔

(۱۲۸۰) برسے بچھڑ برسیں رَت نینا   کا بہی اِت برساون کی

محبوب سے بچھڑ کر آنکھیں خوب برس رہی ہیں۔ اب کیا اس سے بھی زائد برسانے کی تمنا ہے

(زمانہ) ہجر کر کیا اور بڑھانا چاہتے ہو۔

محبوب کے وصال کے ذکر کے سوا کانوں کو کچھ نہیں بھاتا

(۱۲۸۱) دے بتیاں من بھاونی
موہے نیکی لگت ہیں تیکو اتوری
تیں جو کہی پیا آون کی

اے قاصد تمہارے منہ سے وہ من بھاونی باتیں بڑی اچھی معلوم ہوتی ہیں جو تم نے پیا کے آنے کے بارے میں کہی ہیں

(۱۲۸۲) پھر کہہ کو نے ناس آون کہی   کا ساون گھر کر چھائے چھاونی

ذرا پھر سے یہ بتاؤ تو سہی کہ اس نے کس مہینہ آنیکو کہا ہے اور کیا اب کی ساون میں میرے ہی گھر مہمان رہیگا۔

(۱۲۸۳) بار بار یہی پوچھت کاظم   اُنکی بتیاں میٹھی سہاونی

بے قرار ہوکر بار بار کاظم اُس کی میٹھی اور سہانی باتیں پوچھتا ہے۔

حالت فراق میں ہر چیز سے خوف معلوم ہوتا ہے

(۱۲۸۴) کا ری کاری بدریا پھر آئی   جی ڈر ڈر کانپت کہاں جائی

پھر کالی گھٹا گھر کر آگئی جس سے ڈر ڈر کر میں کانپ اٹھتی ہوں۔ ہائے کہاں جاؤں۔

(۱۴۸۵) پی کے ہوت یہی نیکی لگت رہی — سو مَیں دیکھ ڈرائی

جب وہ میرے ساتھ تھے تو یہی کالی گھٹا مجھے کیسی اچھی لگتی تھیں اور اب اُنکو دیکھکر میرا دل لرز اٹھتا ہے۔

(۱۴۸۶) گھن گرجت جب ہی جی لرجت — ہم پی کو دھر دھر لپٹائی

وہ بھی کیا زمانہ تھا، جب بادل گرجتے تھے اور دل کانپنے لگتا تھا تو میں اپنے بالم کو بار بار گلے لپٹا لیتی تھی۔

(۱۴۸۷) سو بالم پردیس ہمارے — ہم کہکاں گرے لگائی

اب وہی بالم پردیس چھائے ہیں ہائے ہم کس کو گلے لگائیں۔

(۱۴۸۸) ساون آئے کہوں دُکھ پایا — کا ہو بھیو سُکھدائی

ساون نے اگر کسی کو دکھ پہنچایا اور کسی کو سکھ۔

(۱۴۸۹) تُیں تو سُکھی رہ کاظم پیا ل — ہم کیسے سُکھ پائی

اے کاظم تم اپنے محبوب سے مل کر آرام سے ہو، ہم کیسے سکھ پا سکتا ہے۔

فراق مجازی اور پھر حقیقت کی طرف رجوع

(۱۴۹۰) کہہ رے پتکو آون کی — کچھ پیا نے کہی برکھا نیرائی

اے قاصد کچھ پیا کے آنے کی خبر سناؤ۔ انھوں نے کیا کہا؟ اب تو برسات کی رت بھی آگئی۔

(۱۴۹۱) چلت کی بیر ہم سے بہتیری — پیا نے کہی بھاؤن کی

چلتے چلتے ہم سے پیا بہت دم دلاسے کی باتیں بنا گئے تھے۔

(۱۴۹۲) اب کا ہے جو بیر لگائی — کا پردیسے چھاؤن کی

کیا بات ہو جو اتنی دیر لگادی۔ کیا اب پردیس ہی میں پڑنے کا ارادہ ہے۔

(۱۴۹۳) بیر لگت ہمرے نینن تو — آئے چلی رت ساون کی

ان کے آنے میں بڑی دیر لگ رہی ہے۔ ہماری آنکھوں کی برسات تو آگئی۔

(۱۴۹۴) سب کہہ پی کی بھیتی جن تھیو — کا ہو سے نیہ لگاؤن کی

اے قاصد ذرا کھل کر پیا کی سب باتیں بتاؤ۔ سب بتانا کہ انھوں نے وہاں کسی اور سے دل لگا لیا ہے

(۱۴۹۵) داور سب کہنا اسیران قفس سے صیاد — یہ کہنا کہ گلستاں میں بہار آئی ہے

(۱۴۹۵) جگ آئے بچھڑے سب اب کو کہے — ہمرے پی کے بلاؤن کی

زمانہ بھر کے بچھڑے ایک دوسرے سے مل گئے۔ اب کون ہے جو ہمارے محبوب کے لانے کی بھر بنائے

(۱۴۹۶) سُکھی رہو کاظم ہے تم کا — رت سنگت من بھاون کی

اے کاظم تم خوش رہو آباد رہو کیونکہ تم کو ہمیشہ اپنے من بھاون کی سنگت (معیت) حاصل ہے۔

فراق میں ہر چیز سے الجھن ہوتی ہے

(۱۴۹۷) کہوں کو کت بیری مور — دیکھ تو رہی

ارے ذرا دیکھ تو میری جان کا دشمن مور کہیں چنگھاڑ رہا ہے۔

(۱۴۹۸) کوک سُنت بیکل بھیو جیرا — برہ جگایو شور

اسکی آواز سنتے ہی میرا دل اُلٹ پلٹ ہو رہا ہے۔ جدائی کے جذبات نے شورش برپا کر رکھی ہے۔

(۱۴۹۹) اور اگن بجھ جات ہے جل سے — ہمری دہکت اور

ہر آگ پانی سے بجھ جاتی ہے لیکن میری یہ آگ (آنسوؤں) سے اور بھی دہک اٹھتی ہے۔

(۱۵۰۰) پیا بن کو یہ تپن بجھاوے — سو ہیں بدیس نٹھور

سوائے پیا کے اور کون ہو جو اس دل کی لگی کو بجھا سکے۔ لیکن وہ بے درد تو پردیس میں ہے۔

(۱۵۰۱) بیت اساڑھ ساون اب لاگو — برسے جھکور جھکور

اساڑھ بیت گیا۔ اب ساون شروع ہے اور بارش کی جھڑی لگی ہے۔

(۱۵۰۲) میں جل جل نگ ہیروں کاظم — کو پوچھے دُکھ مور

اے کاظم میں جل جل کر راہ تک رہی ہوں لیکن کسے پڑی ہے جو میری بپتا سنے۔

حالت فراق

اگر زبانی ذکر کسی وجہ سے نہ ہو سکے تو خیالی یاد داشت (یعنی مراقبہ) کرتے رہنا چاہیے

(۱۵۰۳) تپن بجھاؤن نہیں دیت
یہہ پپیہا بیری مور

یہ دشمن پپیہا کسی طرح میرے دل کی آگ بجھنے نہیں دیتا۔

(۱۵۰۴) تَپَن بجھے ٹک سوئی پیا سنگ   پیو کہاں کہہ کہہ کھووت چیت

اگر ذرا دیر بھی پیا کے ساتھ سوؤں (اس کے مشاہدہ میں استغراق ہو جاتا) تو یہ دل کی آگ بجھ جاتی۔ یہ کمبخت پپیہا پی پی کی رٹ لگا کے اور بھی میرے آئے ہوا س گم کئے ہے۔

(۱۵۰۵) کاہے شور کرت ہے بورے   کون پڑی تو ہے ایسی سکت

ارے پگلے (پپیہا) کیوں اتنا شور مچائے ہے۔ آخر تجھ پر کون سی ایسی مصیبت پڑی ہے۔

(۱۵۰۶) مَن سے کہہ پیا۔ گھٹ ما دیکھ اب   مُول گیان ہم سے نہیں لیت

دل سے پیا پیا کہہ۔ پھر اپنے ہی میں اسکو دیکھ۔ یہ بنیادی معرفت ہم سے کیوں نہیں سیکھتا۔

(۱۵۰۷) ہیئہ نہ جرا ؤ چپ رہ نہیں کاظم   جگ پھونکت ہے تو ہو سمیت

اب میرا دل نہ جلا۔ چپ رہ نہیں تو کاظم ساری دنیا کو تیرے سمیت پھونک دے گا

واصلین کے سامنے ہجر کا بیان لغو ہے

(۱۵۰۸) پپیہا جن بول رے

ایک گھن گرجے جیرا لرجے   دوجے سنت بچھڑن کی بتیاں

مو چت جات ہے ڈول

او پپیہا نہ بول ایک تو بادل کی گرج سن کر دل لرزہ رہا ہے دوسرے فراق کی باتیں سنکر میرا دھیان اور بھٹکتا ہے

(۱۵۰۹) کہاں کہاں یہ کہت کہاں سے   ٹھور ٹھور پیا چھائے رہو ہے

کاظم دیکھیں ہیا کے نینا کھول

یہ تیری پی کہاں کی رٹ کس لئے ہے پیا تو ہر جگہ موجود و جلوہ گر ہے۔ کاظم دل کی آنکھوں سے دیکھو ذرا

ذکر قلبی یعنی پاس انفاس

(۱۵۱۰) مورے گھٹ میں پپیہا بولے

رٹن لگے وا کو پیا پیا کی   ہیئے تیں نام یہ بدھ کو کھولے

میرے جسم میں پپیہا (دل) بولنے لگے اور اُس کو پیا پیا کی رٹ لگ جائے اس طرح میرے قلب کو کون ہے جو جاری کر دے۔

(۱۵۱۱) نین بھلیں درسن کو ترسیں   روٹے روئے جیوں بادر برسیں

(۱۵۱۲) کہا ہوت کاظم روئے ریں   پیا ملے تب جب آپ کاں کھولے

آنکھیں دیدار کو ترس رہی ہیں اور رو رو کر بادل کیطرح برس رہی ہیں۔ اے کاظم لڑے بہانے سے کیا حاصل۔ محبوب جب ہی مل سکتا ہو جب تم اپنا عرفان حاصل کرو۔ (من عرف نفسہ فقد عرف ربہ)

فراق

(۱۵۱۳) لاگی تڑپے بجلی جیا ڈرپے   پیا نہیں آیو ساون تو آیو

بجلی تڑپنے لگی دل لرزنے لگا اور ساون آگیا لیکن پیا نہ آئے۔

(۱۵۱۴) مگ ہیرت بھیٹے دن برسن کے   ترس ترس ہم رین گنو ایو

انتظار کرتے کرتے ایک ایک دن ایک ایک سال معلوم ہوتا ہے ترس ترس کر ہمنے راتیں گنوائیں

(۱۵۱۵) جھوٹھی رہی کہوں آیو رے آیو   آیو رے تیرو من بھایو

کسی نے جھوٹ موٹ مجھ سے آکر کہدیا کہ دیکھو تمہارے پیا آگئے۔ آگئے تمہارے من بھاون آگئے۔

(۱۵۱۶) وَیئے سنجت دھائیوں اُٹاپر   دیکھوں پیا کہوں پرت دکھایو

یہ سنتے ہی میں تڑپ اٹھی اور ویسے ہی بھیگتی ہوئی اٹیا پر چڑھ گئی کہ دیکھوں پیا آتے دکھائی بھی پڑتے ہیں

(۱۵۱۷) پیا کارن جو بھانت بھانت کی   ساری اور پہر اٹے رنگا یو

پیا کی خاطر میں نے رنگ برنگی ساری رنگوائی تھی۔

(۱۵۱۸) کچھ دئی برسے کچھ مورے انسون   بھیج بھیج کے سگری لسا یو

کچھ تو بارش کی وجہ سے اور کچھ میرے آنسوؤں سے بھیگ کر ستیاناس ہو گئی۔

(۱۵۱۹) لگت اساڑھ آون کہو کاظم   اے دئی کا اتنی بیر لگایو

اے کاظم پیا نے تو اساڑھ لگتے ہی آنے کو کہا تھا۔ ہائے مالک اتنی دیر کہاں لگادی۔

(۱۵۲۰) چل برہن تو ہی کھوج پیا کے   سون بھون پیا بن کہوں بھایو

اے جدائی کی ماری پیا کے گھر جا میں نکل چلا سنسان گھر بغیر پیا کے کہیں اچھا معلوم ہو سکتا ہے۔

فراق و انتظار

(۱۵۲۱) پیا توری تگ ہیر ہیر کے — نینن آئی رُت ساون کی

اے پیا تیرا انتظار دیکھتے دیکھتے آنکھوں میں ساون کی رُت آگئی۔

(۱۵۲۲) گھِر گھِر جن آؤ بدریا — دھوم نہ کر برسادن کی

اے گھٹا ڈ گھر گھر کر نہ آؤ اور برسانے کی دھوم نہ مچاؤ

(۱۵۲۳) چھیڑ چھیڑ ہم ہی کا جراوت — چال چلت ترسادن کی

چھیڑ چھیڑ کر بس ہم ہی کو جلاتے ہو اور ہم ہی کو ترسانے کے ڈھنگ اختیار کر رکھے ہیں

(۱۵۲۴) ہیر ہیر وہی دیس برس جہاں — چت لاگی من بھاون کی

اسی دیس میں جا کر برس جہاں پیا کی طبیعت لگ گئی ہے۔

(۱۵۲۵) ڈھیر ڈھیر دکھ پایو پیتک ہم — ہیر لگت پیا آون کی

پیا نے آنے میں بڑی دیر لگا دی۔ اے قاصد ہم نے (انتظار میں) بہت دکھ جھیلے ہیں۔

(۱۵۲۶) پھر پھر جا کہہ کاظم سے — کا پردیسے چھاون کی

پھر واپس جاؤ اور کاظم سے کہو کہ کیا پردیس ہی میں ڈیرہ ڈال دینے کا ارادہ ہے۔

انتظار اور مراقبہ یعنی نگہداشت خطرات

(۱۵۲۷) مگ ہیرت سانورا تیری — ہم کو گھڑی بھئی برسن کی

اے سانولے محبوب تیرا راستہ دیکھتے دیکھتے ہر ایک گھڑی ایک ایک برس ہو گئی۔

(۱۵۲۸) چلت کی بیر آگم تیں بالم — چھلنے کی باتیں سرسن کی

چلتے وقت پہلے تو اے بالم تم نے بڑی لگاوٹ کی باتیں کیں۔

(۱۵۲۹) کہی اور لکھ پٹھئی اورے — جو لکھی سو جیا ترسن کی

کہا تھا کچھ اور لکھ کر کچھ اور ہی بھیجا اور جو لکھی وہ بھی دل ترسانے والی بات لکھی۔

(۱۵۳۰) اودھے پر ٹالے ہم کا دئی — کا پنیت رکھ برسن کی

وعدہ ہی پر ہم کو ٹالتے رہے سالہا سال سے محبت کے دھوکے میں کیوں ڈال رکھا تھا۔

(۱۵۳۱) درسن دیئو کاظم کا بھلا جو — ہم سے کرو جیا جھرسن کی

کاظم کو تو خوب جلوے دکھائے اور ہم سے سدا دل جلانے کی باتیں کرتے رہے۔

فراق

(۱۵۳۲) جا وہی دیس برس گھنشیام — جت چھائے برسن گھنشیام

اے کالے بادل اسی دیس میں جا کر برسو جہاں برسوں سے محبوب رہ رہے ہیں۔

(۱۵۳۳) کا من کی گت وہ کب جانے — اب نہ رہو جب تنکو کام

جس کا دل جذبات محبت سے لبریز ہو اس کی حالت وہ کیا جانے جو خود غرض کام نکال کر آنکھیں پھیر لیتا ہے۔

(۱۵۳۴) کہہ رے پیتک کا ہم کا دکھ دے — سکھ پائے نرموہی رام

اے قاصد یہ بتاؤ کہ ہم کو دکھ دے کر اس بیدرد بے وفا نے کیا سکھ پایا۔

(۱۵۳۵) مکھ پیراں پیارے بن جھور جھور — مانس گھٹو سب رہ گیو چام

میرا چہرہ زرد پڑ گیا اور اس کے فراق میں بدن گھل گھل کر ہڈی چمڑا رہ گیا۔

(۱۵۳۶) آؤ و درس دکھائے جیاؤ — کب ایہئے جب چھانڈت دھام

اب آجاؤ اور جلوہ دکھا کر زندہ کر دو۔ آخر کب آؤ گے کیا جب روح جسم سے نکل جائے گی۔

(وہ آئیں کہ نہیں چھوٹ چکیں چینو کی امیدیں ٹوٹ چکیں — بیمار کا رتبہ آخر ہے کچھ سن جائیں کچھ کہہ جائیں)

(۱۵۳۷) پیت رکھے سکھ کیا جگ ما — لے کاظم صاحب کا نام

محبت کر کے دنیا میں سکھ و آرام کا کیا ذکر۔ کاظم اللہ اللہ کرو۔

ہجر

(۱۵۳۸) لال بہاری بن کال سی لاگت — سون بھون ماں نس کاری

کالی رات سونے گھر میں بغیر پیا کے مجھے موت سے زائد ایذا دہ معلوم ہوتی ہے۔

(۱۵۳۹) تا پر گھیر گھیر بادریا — موہے ستاوت آئے ڈئی ماری

کالی بدریا پر خدا کی مار یہ گھر گھر کر اور مجھے ستانے آ رہی ہے۔

(۱۵۴۰) نت ہم ٹھاڑی چڑھ کے اٹاری — تیری نہواری باٹ نہاری

کوٹھے پر کھڑی کھڑی اے محبوب تیرا راستہ تکا کرتی ہوں۔

(۱۵۴۱) تھک ہاری بل ہاری مراری — کارے سُرت ہماری بساری

اے مراری میں انتظار کرتے کرتے تھک ہاری۔ کیا تم نے مجھے بالکل ہی بھلا دیا۔

(۱۵۴۲) دھیر چھوٹ آس ملن کی — مو پر ہیں یے رین دن بھاری

اب تو صبر کا یارا نہیں اور ملنے کی امید ٹوٹ چکی۔ مجھ پر یہ رات دن بہت بھاری ہیں۔

(۱۵۴۳) سُکھی ہیں کاظم جن کے بس — سدا رہے موہنی چھب پیاری

کاظم البتہ عیش میں ہیں۔ جن کے دل میں وہ موہنی چھب بسی ہے۔

بحالتِ وصال ہر چیز بھلی معلوم ہوتی ہے

(۱۵۴۴) پیا ہم سے بولن لاگے رے — میٹھے بچن درگ جوڑ جوڑ

واہ خوش نصیب و خوش قسمت کہ پیا مجھ سے بولنے لگے نظروں سے نظریں ملا کر میٹھی میٹھی باتیں کرنے لگے۔

(۱۵۴۵) چین بھئی جیا مورے بدروا — بڑے بڑے بوندن برسن جھکور

ہوا کے تیز جھونکوں کے ساتھ بڑی بڑی بوندیں بادلوں سے برسنے لگیں جس سے میرے دل میں ٹھنڈک پڑ رہی ہے۔

(۱۵۴۶) نگر نگر بن گھن سب بھاوت — پپیہا کوئل چہو اور مور

آبادی و ویرانہ اور جنگل و گھر سب دل کو بھا رہے ہیں۔ پپیہا کوئل۔ مور چاروں طرف ہیں۔

(۱۵۴۷) روم روم پی کے رنگ بھیجو — ماس چام سب چور چور

رواں رواں پیا کے رنگ میں رنگ گیا اور گوشت پوست سب اس کی محبت میں چور چور ہے

(۱۵۴۸) سکھ آنند نہ پوچھو ری سجنی — ایک مندر بھئے سس چکور

اے سجنی اس وقت میرے دل کے چین و سکون کا حال نہ پوچھو۔ جیسے چاند و چکور ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں

(۱۵۴۹) سنکھ رہت پیارت مورے — آئیں دکھاوت جور جور

اب میرا پیا ہر وقت میرے سامنے رہتے ہوئے خوب خوب ادائیں دکھا رہا ہے۔

(۱۵۵۰) یہی بدھ راکھ دیا کاظم پہ — پاس بسا رہ مکھ جن موڑ

کاظم پر اسی طرح عنایت رہے اور اس کو معیت حاصل رہے اس سے اب رُکھائی نہ کرنا

فراق میں گریہ وزاری

(۱۵۵۱) چالن ہار بھئے ہمارے پیتم
چلب سنت بیکل بھیو جیرا

ہمارے پیتم پابہ رکاب ہیں۔ ان کے جانے کی خبر سن کر میرا دل بے کل ہے۔

(۱۵۵۲) تن کے جوڑ جوڑ کے تپنے — رکت لاگ برکھن نینن سے
ہیئے اُپجے دکھ نئے نئے

جسم کا جوڑ جوڑ جل رہا ہے آنکھیں خون کے آنسو برسا رہی ہیں اور دل میں نئے نئے غم پیدا ہو گئے

(۱۵۵۳) کون بتاؤں میں اپنے جی کی — جو بیتت ہے یے سمے

مجھ پر اس گھڑی جو گزر رہی ہے اس کا حال میں کیا بیان کروں۔

(۱۵۵۴) رہب اکیل کو نے بدھ گھر ما — پیو جو گہوں پردیس گئے

اگر پیا پردیس چلے گئے تو اکیلے گھر میں کیسے رہوں گی۔

(۱۵۵۵) سنگ لاگب جوگن کو بھیس کے — بھسم اپنے انگے رمئے

جوگن کا بھیس کر کے اور جسم میں بھبوت مل کر ان کے ساتھ لگ جاؤں گی۔

(۱۵۵۶) جگ پردیس جانے کاظم — پریت رکھے کب من جو گیے

اے کاظم دنیا کو پردیس سمجھتے ہوئے فقیر کا دل اس سے کب محبت کر سکتا ہے۔

ہجر و فراق

(۱۵۵۷) مورا جیرا ترسن لاگو۔ ہو — جب سے مہروا برسن لاگو۔ ہو

جب سے گھٹائیں برسنے لگی ہیں میرا دل اور بھی ترس رہا ہے۔

(۱۵۵۸) آون کہی برکھا رُت آئیں — تگ ہیرے جیو ترسن لاگو ۔ ہو

برسات میں آنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن راستہ دیکھتے دیکھتے دل اوب گیا۔

(۱۵۵۹) بیت گئیں یہ بدھ کی رُت کیتی — پیا نہ موہی کو برسن لاگو ۔ ہو

معلوم نہیں کتنی برساتیں یوں ہی گزر گئیں۔ بے درد پیا کو آتے آتے برسیں گزر گئیں۔

(۱۵۶۰) ناگھن بھاوے نہ بن نا تن من — جیوا اُڈ بجے۔ پی نگر سن لاگو ۔ ہو

نہ تو بادل ہی اچھے معلوم ہوتے ہیں نہ جنگل اور نہ اپنا تن من سب سے دل اوب گیا اب پیا کی نگری میں دل اٹکا ہے

(۱۵۶۱) پیا نہ موٹے گھر رُت ما سجنی — رُت دیکھے جیو جھُورسن لاگو ۔ ہو

اے پیاری سکھی جب موسم بہار میں پیا گھر پر نہیں ہیں تو ہرا بھرا بہار کا موسم دیکھ کر میرا دل جلنے لگتا ہے۔

(۱۵۶۲) بھر نہ دئی سوں لاگ ہماری — وہ دئی کھلے گرسن لاگو ۔ ہو

جس بے درد سے میرا دل لگا ہے وہ خدا جانے کس کے گلے کا ہار ہے۔

(۱۵۶۳) کہہ سنگ کاظم جھولے ہنڈولا — ڈور مو پر جو برسن لاگو ۔ ہو

کاظم کس کے ساتھ ہنڈولا جھولے۔ جس سے برسوں سے محبت کا رشتہ قائم تھا وہ تو ہے نہیں۔

رُت فراق میں دُعا و مُناجات

(۱۵۶۴) میگھا جھر جھر لاگے برسن — کہو جائے کوؤ رگھبر سن

بادل جھر جھر برسنے لگا۔ کوئی جا کر رگھوبر (محبوب) سے کہہ دے۔

(۱۵۶۵) تم تو رہو پردیسوا برسن — ہم مر مر درسن کو ترسن

تم تو برسوں سے پردیس چھائے ہو اور ہم دیدار کے لئے مر مر کر ترس رہے ہیں۔

(۱۵۶۶) پیت لگی اُن کی جو اور سن — ملب کہاں پھر ہم سے برسن

جب ان کا دل کسی اور سے لگ گیا ہے تو پھر ہم سے اب برسوں ملاقات کا کیا سوال۔

(۱۵۶۷) یا ہی اگن ہم جھر جھر جھرسن — کو کہے یہ دُکھ ہمرے برسن

اسی آگ میں ہم جل جل کر جھرس رہے ہیں۔ کون ہماری یہ مصیبت ان سے بیان کرے

(۱۵۶۸) نیریں دیکھ ڈاہی کے درسن — سُدھ آوت لاگن کی گرسن

انہیں دیکھ کر میری کلفتیں چھٹ جاتی تھیں۔ ہائے ان کے گلے لگنے کی یاد ستا رہی ہے۔

(۱۵۶۹) نکس گئے وہ اپنے گھر سن — سونے بھون دُکھ پادیں سرسن

وہ میرے یہاں سے کیا گئے کہ سونے گھر میں مجھ پر دُکھ کے پہاڑ پھٹ پڑے۔

(۱۵۷۰) دُکھ پایا یہ چھب سُندرسن — جیتے رہو تم لاکھن برسن

اس پیاری چھب کی بدولت میں نے بہت ایذائیں اور تکلیفیں اٹھائیں تم لاکھوں برس زندہ اور سلامت رہو

(۱۵۷۱) دیو نہ دیو کاہو کو درشن — پیے رہو نت کاظم کے برسن

چاہے کسی کو درشن دو یا نہ دو لیکن کاظم کے ساتھ ضرور رہو۔

بحالتِ وصال ہر چیز اچھی معلوم ہوتی ہے

(۱۵۷۲) اب کی ساون آیو پُنت سُہاون — گھر ہے پیا مورے تپن بجھاون

اب کی ساون بہت سہانا معلوم ہوتا ہے کیونکہ میرے پیا میرے دل کی لگی بجھانے کو گھر ہی میں موجود ہیں۔

(۱۵۷۳) جو نے جتن چہہ برس رے میگھا — نیکی لگت توری برساون

اے بادلو جس طرح چاہے برسو۔ کیونکہ تمہارا برسنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

(۱۵۷۴) گرجے گھن چمکے دامنیاں — ڈر نہیں گھر ہے جی کو لگاون

چاہے بادل گرجے یا بجلی چمکے مجھے اب کچھ ڈر نہیں کیونکہ من بھاون گھر میں موجود ہے۔

(۱۵۷۵) سُکھ آنند ہے تب سے مو کو — جب سے کری پیا گھر ہی چھاون

اس وقت سے مجھکو تمام راحتیں اور آرام میسر ہیں جب سے پیا میرے گھر میں براجمان ہیں۔

(۱۵۷۶) دھرتی ہری ہری برچھ ہرے ہرے — ہرے لبن پہرے من بھاون

ساری زمین پر ہریالی ہے اور درخت بھی سبز لباس پہنے کھڑے ہیں اس لئے میرا گل اندام دھانی لباس میں جلوہ آرا ہے

(۱۵۷۷) باہر ہر گھر ہر مورے کاظم — بھلے ہم ٹھور ٹھور پاون

اے کاظم باہر بھی وہی محبوب ہے اور اندر بھی وہی محبوب ہے ہم نے خوب اپنے محبوب کو ہر جگہ جلوہ کناں پالیا ہے۔

کمالِ عشق میں عاشق کو وصالِ معشوق کی پروا نہیں رہتی اور وہ کہتا ہے کہ چاہے فراق ہو یا وصال ہو دونوں حالتوں میں بے پروا ہوں میرے لئے صرف تیرا عشق کافی ہے

(دائے مطرب ایں غزل گو کز یار توبہ کردم   از ہر گلے بریدم وز خار توبہ کردم)

(۱۵۷۸) ارے کیسی رت آئی جا سُوں جیا لرجے
پیا بن نہیں بھاوت میہرا   چمکے بجلیا گھن گرجے
ارے یہ کیسی رت آگئی جس سے میرا دل لرز رہا ہے۔ پیا بغیر یہ بادل مجھے نہیں اچھے معلوم ہوتے۔ بجلی چمک رہی ہے اور بادل گرج رہے ہیں۔

(۱۵۷۹) پی کے کھوج پھرت ہم بن بن   اب نا ہم کو کوؤ برجے
پیا کے کھوج میں ہم جنگل جنگل پھر رہے ہیں۔ ہمیں کوئی نہ روکے۔

(۱۵۸۰) برہ اگن ما جرب ہے نیکو   پی کے ملن سے نہیں گرجے
ہمارے لئے فرقت کی آگ میں جلنا بہتر ہے پیا کے ملنے سے ہم کو اب کوئی غرض نہیں

(۱۵۸۱) جا کے نہ ہوئے اگن ڈگی پیم کی   لے ٹک ہم سے کرجے
جس کے دل میں محبت کی آگ نہ لگی ہو وہ ہم سے تھوڑی سی قرض لے لے۔

(۱۵۸۲) درس مانگوں تو کا منہ میرو   تم راجہ اور ہم پرجے
ہم اور تم سے تقاضائے دید کریں بھلا ایسا ہمارا منہ کہاں ہے۔ تم راجہ ہو ہم پرجا ہیں

(۱۵۸۳) یتیں رہ گھٹ ما کی پیم تیرو رہے   مان کا ظم کی یہی عرجے
یا تو تم میرے دل میں آبسو یا تمہاری محبت۔ کاظم کی اتنی عرض مان لو۔

مراقبہ اور طالب کا انتظار جذبہ کیلئے مجازی ہو یا حقیقی

(۱۵۸۴) بیر بھئی پی کے آون کی   انسوئن کینھو جور ساون ہو
پیا کے آنے میں دیر ہوگئی۔ آنسوؤں نے وہ زور کیا ہے۔ جیسے ساون آگیا۔

(۱۵۸۵) نین کارے ہمرے جس بادر   برسن لاگے جھکور ساون ہو

میری کالی آنکھیں بادل کی طرح جھر جھر برسنے لگیں۔ جیسے ساون آگیا۔

(۱۵۸۶) اب ہم کا ہے کو کریں سنگروا   چیت کہاں رہو مور
اب ہم کاہیکو سنگار کریں پیا کے نہ ہونے سے ہمارا دل اُچاٹ ہے۔

(۱۵۸۷) نگر نگر پہ کچھ نیکو نہ لاگے   جیئو گیئو پی کے اور
اب مجھے شہروں میں کچھ نہیں اچھا لگتا کیونکہ دل تو پیا میں لگا ہے۔

(۱۵۸۸) جان پڑت ہے موہے سکھی ری   کچھ پیا ہم سے کینھ مرور
اے سکھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پیا مجھ سے کچھ کھنچے ہوئے ہیں۔

(۱۵۸۹) کاہے سب کے پیا گھر آئے   رت ناؤے ہیں بدیس ٹھور
کیا بات ہو سب کے پیا گھر آگئے۔ میرا بے درد پیا پردیس میں ہے ابھی موسم بہار نہ آئے۔

(۱۵۹۰) جائے تپکو ادیکھ پیا کی   چت کہوں اور ہے کی ہے یہ چھور
اے قاصد ذرا یہ پتہ لگا کر آؤ کہ پیا کا دل کہیں اور لگا ہے یا میری طرف التفات باقی ہے۔

(۱۵۹۱) موہن کا منموہن کو ہے   کو چت چور کا ہے چت چور
میرے موہن کا منموہن کون ہے۔ جس نے میرے دل چرانے والے کا دل چرا لیا ہے۔

(۱۵۹۲) بن گھنشیام گھنشیام کو کاظم   کب جی میں ہے ٹھور
پیا بغیر اے کاظم کالے بادل کہاں اچھے معلوم ہوتے ہیں۔

(۱۵۹۳) آوے تو آوے نہیں چل برہن   وہی اور گھر چھوڑ
اگر وہ آجائیں تو آجائیں نہیں تو اے برہ کی ماری اسطرف جہاں پیا ہیں نکل کھڑی ہو۔

نالہ و درد

(۱۵۹۴) ساون آیو ہم کو جراون   گھر نا ہیں مورے من بھاون
ساون ہم کو جلانے آگیا۔ کیونکہ من بھاون گھر میں نہیں ہے۔

(۱۵۹۵) پیا بن انکھیاں بوند اگن بھری   اب لاگیں برساون
پیا بغیر آنکھیں آگ کے آنسو برسا رہی ہیں۔

(۱۵۹۶) رُوم رُوم دُکھ بھیجو تن ما   مَن کہہ بدھ سمجھاؤن

رُوئیں رُوئیں میں غم سرایت کر گیا ہے۔ اب دل کو کیسے سمجھاؤں۔

(۱۵۹۷) گھن برسے لَس کاری نہ بھاوے   بجلی لاگی ڈراؤن

برستے بادل اور گھٹا ٹوپ راتیں مجھے بالکل نہیں بھاتیں اور بجلی کی چمک اور بھی میرے دل میں جھک پیدا کر دیتی ہے (ڈراتی ہے)

(۱۵۹۸) مور کا شور کوئل رَنگی کوکیں   پپیہا لاگو سَتاؤن

مور کا شور اور کوئل کی کوکیں اور پپیہے کی 'پی کہاں' کی رٹ مجھے پریشان کئے ہیں۔

(۱۵۹۹) سُون مَندر کاظم کب بھاوے   بن پی کے گھر آؤن

بغیر پیا کے گھر آئے اے کاظم یہ سنسان گھر مجھے کیسے بھا سکتا ہے۔

حالتِ وصال میں آئی کیسا جدائی کا خوف

(۱۶۰۰) آؤ پیا مل کے ہنڈولا جھولیں
دُکھ بچھڑن کے جی سے بھولیں

آؤ پیا ہم تم مل کر ہنڈولا جھولیں۔ جس سے جدائی کی تکلیفیں بھول جائیں۔

(۱۶۰۱) کب کی لگی رہی ہمری آس   آن پیا ملے ساون ماس

پیا ساون کے مہینہ میں آ ملے۔ نہ معلوم کب سے میرے دل میں یہ آس بندھی تھی۔

(۱۶۰۲) دُکھ کی بھٹی اس مَن سے ناس   جانو سدا رہی پی کے پاس

(ان کے آن ملنے سے) درد دکھ ایسے دل سے کافور ہو گئے گویا میں ہمیشہ پی کے ساتھ رہی ہوں۔

(۱۶۰۳) جھول پیا سنگ بھول نہ گوری   یہ ملنے پر پھول نہ بوری

(اپنے سے تخاطب ہے) پیا کے ساتھ جھولا جھول لے لیکن اے گوری اپنے اس ملنے پر نازاں نہ ہو اور یہ نہ بھول کر جدائی کا وقت دوڑتا چلا آ رہا ہے۔

(۱۶۰۴) یہ سُدھ آوت سُدھ گئی موری   آڈے نیہہ ہمارو لگوری
جگ آئے کا جوگ بسر دری

یہ خیال (جدائی) آتے ہی میرے حواس جاتے رہے کیونکہ ازل سے ہی اس کی محبت میں گرفتار تھی۔ دنیا میں آکر کیا ہوا جو میں تھوڑی دیر کے لئے بھول گئی۔

(۱۶۰۵) کاظم سنگ پیا سدا رہو ری   بچھڑن کی اُن سے نہ کہو ری

اے پیا کاظم کے ساتھ ہمیشہ رہو۔ اس سے فراق کا ذکر ہی نہ کرو۔

فراق

(۱۶۰۶) پی کو سندیسو کٹھن بھیو   اب تک کوؤ نا آئے

پیا کا پیام ہی ملنا دشوار ہے۔ اب تک ادھر سے کوئی نہیں آیا۔

(۱۶۰۷) کہاں درس پا تیو نہیں آوت   اس سُدھ دینھ بھلائے

دیدار کا کیا ذکر۔ خط تک تو آتا نہیں۔ اس نے ایسی میری یاد بھلا دی ہے۔

(۱۶۰۸) تاک ہیرت ساون تو بیتو   بھادوں چھٹ ہے جائے

انتظار کرتے کرتے ساون تو گذر گیا۔ اب بھادوں بھی ختم پر ہے۔

(۱۶۰۹) دیکھ پتک پی کوں پردیسواں   کیں راکھو بلمھائے

اے قاصد ذرا دیکھنا تو کہ پیا کو کس نے پردیس میں بھا رکھا ہے۔

(۱۶۱۰) بنتی کر کر جوڑ جوڑ کے   اُن کے لاگیو پائے

خوشامد کر کے۔ ہاتھ جوڑ کے قدموں پر گر کے۔

(۱۶۱۱) پوچھ جائے پی کا جو ہمری   بھولے بنائے بنائے

ان سے اصرار سے پوچھنا کہ ہم کو کیوں بھول بیٹھے۔

(۱۶۱۲) سدا رہو کاظم سنگ ہم کا   پاتیو سے دیو بسرائے

(اور کہنا) کہ تم کاظم کے ساتھ تو ہمیشہ رہتے ہو۔ ہم کو تم نے خط سے بھی بھلا دیا۔

ایضاً

(۱۶۱۳) کاگری اے نارئی

بچھڑت پی کو ظلم بھیو

اے سکھیا میں کیا کروں۔ پیارے بچھڑے مجھ پر بڑے ظلم ہوئے۔

(۱۶۱۴) اودھ بدی ساون ما آون کی   اجھوں نہ آئے ہائے

ساون میں آنے کا پکا وعدہ کر گئے تھے۔ ہائے اب تک نہ آئے۔

(۱۶۱۵) نس اندھیاری ساون بھادوں کی   سونے مندر جیو مور ڈرائے

ساون بھادوں کی گھٹاٹوپ راتیں اور سنسان گھر مجھے کاٹے کھاتا ہے۔

(۱۶۱۶) تپک تپک رت بیتی ان بن   اب موسے رہیو نہ جائے

ان کے بغیر یہ موسم تپتے جل جل کر گذارا ہے اب مجھ میں صبر کی تاب نہیں ہے۔

(۱۶۱۷) جگ ما اب ہے کو جن دکھ   بچھڑن کا نہیں پائے

دنیا میں ایسا کون ہے جس نے جدائی کا دکھ نہ اٹھایا ہو۔

(۱۶۱۸) کاظم جب سے ملے نہیں بچھڑے   اس پیا لین بلائے

کاظم نے اپنے پیا کو دل کے شیشہ میں اتار لیا ہے کہ جب سے ملے ہیں کبھی جدا نہیں ہوئے۔

تجدید وصل

کیسی نیکی آون ہے من بھاون کی۔ ساون ما
جا سے ہے ساون سہاون

میرے من بھاون کا ساون میں آنا کیسا مبارک ہوا جس سے ساون سہانا ہو گیا

(۱۶۲۰) بیت اساڑھ نگ ہیرت کاظم   بیگھ برس جی لاگو جراون

اے کاظم اساڑھ تو انتظار میں ختم ہو گیا اور گھٹائیں برس برس کر جی جلا رہی تھیں۔

(۱۶۲۱) اچھا پور بھئی پھر من کی   بھئی اچانک پی کی آون

یکایک یہ خبر معلوم ہوئی کہ وہ آ رہے ہیں۔ میری دلی آرزو بر آئی۔

طلب وصال

(۱۶۲۲) مورے من بھاون رے
درس دکھاؤ آئی رت   آئے ساون سہاون

میرے من بھاون آؤ اپنا جلوہ دکھاؤ۔ سہانا ساون آ گیا۔

(۱۶۲۳) کب اچھا پورن ہوئے موری کاظم   پیا بن تورے درس دکھاون

اے میرے پیارے بغیر تمہارے جلوہ دکھائے کاظم کی آرزوئیں کیسے پوری ہو سکتی ہیں۔

قلق و اضطراب یعنی وہ بےچینی و بیتابی جو بعد تجلیات کے ہوتی ہے

(۱۶۲۴) انسون بھیج گیو انچروا   گھر نہیں آوت مورے سانوروا

روتے روتے آنسوؤں سے میرا سارا آنچل بھیگ گیا۔ کیونکہ میرا محبوب میرے گھر نہیں آتا۔

(۱۶۲۵) جرت ہیروا کرکے نہروا۔ اوپیروا   نکسو چہت نہیں مور جیروا۔ ہو

(جدائی کی آگ سے) میرا قلب پھنکا جا رہا ہے۔ اے پیا (اب آ جاؤ) کشمکش میں میری جان اٹکی ہے۔

(۱۶۲۶) گھڑی پل نہیں بھاوت نیہروا   چھن چھن باڑھت تورا نیہروا

ایک گھڑی بھی مجھے یہ گھر نہیں بھاتا۔ لحظہ بلحظہ تیری محبت بڑھ رہی ہے

(۱۶۲۷) ارے نردئی موہن بھنورا   کاہے نہیں آوت مور نیروا

اے بے درد جفا کار موہن آخر میرے پاس کیوں نہیں آتا۔

(۱۶۲۸) کاری کاری رین بدریا کاری
گھن آنگن گھن ٹاڑھی اٹاری   ہیرت باٹ تیری بٹ پاری

(۱۶۲۹) واری واری میں بلہاری۔ تیرے کاظم   موکو بلا دے کی آوے نیہروا ہو

کالی کالی رات ہے اور کالے کالے بادل چھائے ہیں۔ بے قراری میں کبھی صحن میں آ نکلتی ہوں اور کبھی کوٹھے پر کھڑی اے راہزن تیرا راستہ دیکھا کرتی ہوں۔ اے میں صدقے قربان وہ مجھ کو اپنے یہاں بلا لے یا پھر میرے یہاں چلا آئے۔

ایضاً

(۱۶۲۰) ساؤن مو کو تنک نہ بھاوے ‏ ‏ بالم ہے پردیس ہمار

مجھے ساون ذرا بھی اچھا نہیں معلوم ہوتا اس لئے کہ میرا محبوب پردیس میں ہے۔

(۱۶۲۱) پیا بن کوئی کیسے سُکھ پاوت ‏ ‏ ہے بچھڑن کی کہاں سنبھار

پیا بغیر کیسے کوئی سکھ پا سکتا ہے۔ اُسکے غم جدائی سہنے کی کس میں تاب ہے۔

(۱۶۲۲) کو یہ پی کو جائے سمجھائے ‏ ‏ کاہے ہم کا دین بسار

کون جا کر پیا کو سمجھائے کہ ہمیں کیوں بھلا دیا ہے۔

(۱۶۲۳) اَورَن کے ساون گھر آئے ‏ ‏ تم کا اِتی لگائی بار

اوروں کے پیا تو ساون آتے ہی گھر آ گئے۔ آخر تم نے اتنی دیر کیوں لگا رکھی ہے۔

(۱۶۲۴) مور کوئل یا بَن تیں اُڑ آوو ‏ ‏ آنکھ اُوٹ دے جائیں پہاڑ

یا تو مور و کوئل اس جنگل سے اُڑ جاتے ہیں۔ ان کے لئے تو آنکھ اوٹ پہاڑ اوٹ ہے۔ رنگینی برسات کی رُت یاد دلانے والے مور و کوئل وہاں سے اڑ آئے ہیں۔

(۱۶۲۵) کاظم پی کو جو مورے لے آوے ‏ ‏ جیؤ مورا وا پر بلہار

اے کاظم جو کوئی میرے پیا کو (بہلا پھسلا کر) لے آئے میں اس پر قربان۔

ملاحِ موہوم سے استمداد

(۱۶۲۶) مورے بیر ہو کھوَیّا

کب کی ہوں بھیجت نیّا لیاؤ ‏ ‏ نیّا لیاؤ بڑ ستّ دیّا

اے میرے بہادر کشتی بان میں کب سے کھڑی بھیگ رہی ہوں۔ کشتی لے آؤ۔ بڑے غضب کا پانی برس رہا ہے۔

(۱۶۲۷) پار پیا مو کو وار نہ رکھ رے ‏ ‏ واری جاؤں تیری لیوں بلیّا

میرا پیا اس پار ہے مجھے ادھر نہ چھوڑ۔ قربان جاؤں تیری بلائیں لوں۔

(۱۶۲۸) جو تنکو لاگت کیوٹ کے ‏ ‏ سنتے بیگ لیاوت نیّا

اگر ملاح کے دل پر ذرا بھی چوٹ لگی ہوتی تو میری آواز سنتے ہی جلدی کشتی لے آتا۔

(۱۶۲۹) وا کے لگی نہیں پھر کیا جانے ‏ ‏ کہاں سُنے ہمری نر دیّا

اس کے لگی ہی نہیں وہ کیا جانے۔ بے درد میری کیوں سننے لگا۔

(۱۶۳۰) یہ جگ ہے سب بھو کا سمندر ‏ ‏ گُرو بن کو ہے پار لگیّا

یہ سارا عالم وہم کا سمندر ہے۔ سوا مرشد کے کون پار لگا سکتا ہے۔

(۱۶۳۱) بیر بیر تو ہے گہر اوت کاظم ‏ ‏ اب سُدھ لے رے سُدھ کے لیّا

کاظم تجکو بار بار پکار رہا ہے۔ اے سب کی خبر رکھنے والے اب میری خبر لے۔

انتظارِ محبوب

(۱۶۳۲) پیا پردیسیا کو بیگ لیاؤ

تک ہیرت بھئی بیر پتھکوا ‏ ‏ کچھ آون کی شبد سُناؤ

پردیسی پیا کو جلدی لے آؤ۔ اے قاصد راستہ تکتے بہت دیر ہو گئی۔ اب انکے آنے کی خوشخبری سُنا

(۱۶۳۳) کی جا کہو وے نرموہی پیا سوں ‏ ‏ ساؤن جات ہے اب تو آؤ

یا اس بے مروت سے جا کر کہو کہ ساون گذرا جا رہا ہے للہ اب تو آ جاؤ۔

(۱۶۳۴) ہمری سُدھ کاہے بسرائی ‏ ‏ کاکھوں جی کوں بھیو لگاؤ

ہماری یاد کیوں بھلا دی ہے۔ کیا تم نے کہیں اور دل لگا لیا ہے۔

(۱۶۳۵) جگ ما سکھ ہے سدا کاظم کال ‏ ‏ اُن کی پیا سے ہے بھلی بناؤ

اس عالم میں کاظم کو خوب سکھ ہے کیونکہ ان سے اور انکے پیا سے خوب بن رہی ہے۔

دھناسری

بغیر مُشاہدہ کے اعمالِ ظاہری بے کار ہیں۔

(۱۶۳۶) مَن بھاوَن جو نا ہیں بھوَن ما

کَون کاج کی پھر چوڑیاں ‏ ‏ ہری ہری لال سُو ساوَن ما

جب اپنے پیا گھر میں نہ ہوں تو ساون میں ہری ہری لال لال چوڑیاں کس کام کی۔

(۱۶۳۷) سیہنے سنگار چھوٹا ری سجنی ‏ ‏ پی کے بدیس گون ما

پیا کے پردیس چلے جانے سے میرا سارا بناؤ سنگار چھوٹ گیا۔

(۱۶۴۸) پی کے درس پیاسی مریں   نیر بہے انکھین ما

پیا کے درشن کی پیاسی آنکھیں ترس رہی ہیں اور ہر وقت آنسو بہا رہی ہیں۔

(۱۶۴۹) پیا بن پران کہہ کاج کو کاظم   یہ ہو پن جائے لے پون ما

بغیر پیا کے اے کاظم یہ جان کس کام کی۔ یہ جان بھی ہوا کر ہوا میں مل جائے (عناصر کا ظہور ترتیب کے طرح ختم ہو)

ابر سے خشکی کی شکایت

(۱۶۵۰) کارے بدرا وا نوٹ گھمنڈ تیرا   ہمرے نین کا دیکھ رہے جھرڈا

اے کالے بادل۔ میری آنکھوں کی بارش دیکھ کر تیرا گھمنڈ ٹوٹا۔

(۱۶۵۱) کس جھر ان جل جھو رجھیے کا رے   تیرو کا کہوں لاگو نہرڈا

اے کالے بادل تیرا پانی کیسے خشک ہو گیا۔ کیا تو نے بھی کہیں دل لگا لیا ہے۔

(۱۶۵۲) ہمری اگن تیرو ہیے بیاپی   یا سوں تیرو جرت ہیرڈا

کیا ہمارے دل کی آگ تیرے دل میں بھی سرایت کر گئی جس سے تیرے دل میں شعلے اٹھ رہے ہیں۔

(۱۶۵۳) گھیر گھیر آوت ہے رین دن   برست کیوں نہیں میت بدرڈا

اے دوست بادل رات دن گھر گھر کے آتا ہے۔ مگر برستا کیوں نہیں؟

(۱۶۵۴) ہمرے بدیسی تو آئے۔ برس اب   برسے اودھک سکھ پاوے جیرڈا

میرا پردیسی پیا گھر آ گیا۔ اب خوب برس۔ کیونکہ ایسے میں تیرے برسنے سے اور بھی آرام ملتا ہے۔

(۱۶۵۵) گروے لاگ کاظم کے پیارا   موہن سانور ڈا من ہرڈا

پیارا موہن کاظم کے گلے لگا ہے۔ وہ موہن جو سانولا بھی ہے اور دلبر بھی ہے۔

ایضاً

(۱۶۵۶) ارے اے بدرا تیں کیوں آیو   پیا تو ہماری سدھ بسرایو

ارے اے بادل تو کیوں آیا۔ پیا نے تو ہم کو بالکل ہی فراموش کر دیا۔

(۱۶۵۷) برسن کے چھوٹے رگھبر سن   اب برسن کی ناہیں سہایو

پیا سے بچھڑے برسیں گذر گئیں۔ تیرا برسنا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

(۱۶۵۸) ایک تو ہم دکھی دوجے تیں   برس برس کے اور جرایو

ایک تو ہم یوں ہی دکھی ہیں اس پر تو برس برس کے اور بھی جلا رہا ہے۔

(۱۶۵۹) گھنے گھمنڈ سے گھن ڈی مارے   گرج گرج آئے سر کھایو

بڑے غرور سے بادل اٹھ کر آیا اور گرج گرج کر میرا بھیجا کھا لیا۔ اس پر خدا کی مار ہو۔

(۱۶۶۰) گھیر گھیر دکھ دے جائے ان کاں   جن ہمر پردیسی لبھایو

(بادل) گھیر گھیر کر اس کو دکھ پہنچا جس نے میرے پردیسی (محبوب) کو لبھا لیا ہے۔

(۱۶۶۱) کاظم سا ہے کو دو جگ ما   جو پیا مل دن دن سکھ پایو

دونوں عالم میں کاظم کا ایسا کون ہے۔ جس نے پیا سے مل کر ہمیشہ آرام پایا ہے۔

تمام عالم کی طرف سے آنکھیں بند کرلے اور حق کی طرف نگراں رہے

(۱۶۶۲) مندری موندری چک چہو اور سے   نیکے پیکو گھٹ ہی ما ڈھونڈری

چار طرف سے آنکھیں بند کر لے اور پیا کو دل میں تلاش کر لے۔

(۱۶۶۳) ہے جگ بار برہم میں ایسا   کوندے جیوں ہے سونے کی موندری

دنیا میں وہ ذات بحت اس طرح ہے جیسے سونے میں سونے کی انگوٹھی۔

(۱۶۶۴) پریم کو باور بر کھت ہے   کہوں بڑی بوند کہوں ننھی بوندری

باران محبت ہر جگہ برستا ہے۔ کہیں بڑی بڑی بوندیں اور کہیں ننھی ننھی بوندیں۔

(۱۶۶۵) پریم بھجن کاظم پیا دیکھیں   جن کی نہیں انکھین ماد ھوندری

اے کاظم جن کی آنکھوں میں دھند نہیں ہے وہ محبت کا انجیر پڑھ کے محبوب کا جلوہ دیکھتے ہیں۔

بحالت مشاہدہ عین وصال میں فور شوق سے گریہ سری اور عشق کے حالات و عجائبات

(۱۶۶۶) آیو آج ہمار پییرؤا بہت دِنَن پَردیسواں چھایو

آج خدا خدا کرکے پیا آ گئے۔ جو بہت دنوں سے پردیس چھائے ہوئے تھے۔

(۱۶۶۷) بھلے آون سُن پی کے مورے آنس انکھین ما بھر بھر آیو

میرے محبوب کا آنا کیسا اچھا ہے اس خوشی میں میری آنکھوں میں آنسو امڈے آرہے ہیں۔

(۱۶۶۸) پھر ساون کا برسے جو نینا پی کے دیکھت ہی جھر لائیو

بھلا اب ساون اس طرح کیا برس سکتا ہے جیسی میری آنکھیں محبوب کو دیکھ کر جھڑی لگائے ہیں۔

(۱۶۶۹) ملین چین نا بچھڑیں۔ اے دئی کون پیم ہیئے مورے سمایو

نہ ملے چین نہ بچھڑے آرام۔ اے خدا کون سی محبت میرے دل میں سما گئی ہے

(۱۶۷۰) اچرج تھا کہی ہم کا سول ایسا نہیں کوئی پڑت دکھایو

میں اپنا یہ عجیب و غریب حال کس سے کہوں۔ کوئی سننے والا نہیں نظر آتا۔

کاظم جانے ہمارے پیم کی جن ندن یا ہی ما گنوایو

ہاں۔ کاظم البتہ میرے اس محبت کے حال کو سمجھ سکتے ہیں جنھوں نے اپنے رات دن اسی میں صرف کئے ہیں۔

دِل رُبائی محبوب

(۱۶۷۲) مورے ہاتھ سے منواں اب تو گیو رے لے گیو چتوت ہی سانورؤا

اب تو میرے ہاتھ سے میرا دل گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ سانولا اڑا لے گیا۔

(۱۶۷۳) جو پیا ناہیں کہت آون کوں
نین بہت ہیں جھر لاون کوں
کاظم کاج نہیں جو برسے بدرؤا

پیا جو آنے کو نہیں کہتے ہیں تو میری آنکھیں آنسو برسا رہی ہیں۔ کاظم اب بادلوں سے کیا غرض۔ چاہے برسیں یا نہ برسیں۔

حالت وصال میں محبوب سے شکایت

(۱۶۷۴) بہت دِنن پاچھے تم آئے
ہو نِرموہی بالم

اے بے درد بالم بہت دیر کرکے تم آئے۔

(۱۶۷۵) ایسے نٹھر بھئے بیٹھ بدیسواں پاتیو سے ہم کا بسرائے

پردیس جانے سے ایسے بے مروت ہو گئے کہ ہم کو ایک خط بھی نہ بھیجا۔

(۱۶۷۶) جی پہ ہمارے کا کچھ بیتا کون کون بچھڑیں غم کھائے

ہمارے دل پر کیا کیا مصیبتیں گذریں اور فراق میں کیسے کیسے غم اٹھائے ہیں کیا بتائیں۔

(۱۶۷۷) پپیہا مور کوئل کے بولت تم بن جو دکھ پائے سو پائے

پپیہا اور مور و کوئل کے بولنے سے تمھارے بغیر ہم نے جو دکھ جھیلے ہیں۔ بس اللہ ہی جانتا ہے

(۱۶۷۸) بالم بیٹھ بدیسواں ہم کا تیں بھولے ہم ناہیں بھلائے

اے بالم پردیس میں بیٹھکر تم ہم کو بھول گئے لیکن ہم نے تم کو نہیں بھلایا۔

(۱۶۷۹) پیا بل دکھ بچھڑن کا کاظم تیں تو اپنا کب کا بہائے

اے کاظم تم نے تو محبوب سے مل کر اپنا غم فراق کب کا دور کر دیا۔

نالہ و درد

(۱۶۸۰) ساون بیتو پی کی آسن
سب کے بدیسی گھر آئے ہمرے بالم پردیسئے چھائے
کیسے کے جھولیں ہنڈولن

ساون تو پیا کے آنے کے آسرے میں ختم ہو گیا۔ سب کے بدیسی گھر آ گئے لیکن ہمارے بالم پردیس ہی میں ہیں۔ ہائے ہم کیسے (تنہا) ہنڈولا جھولیں۔

(۱۶۸۱) ہیرت ہیرت باٹ پیا کی من کے کنول مرجھائے
بیتیم ہم کا دین بھلائے
کیسے کے جھولیں ہنڈولن

پیا کا راستہ دیکھتے دیکھتے میرے دل کا کنول (پھول) مرجھا گیا۔ پیا نے ہم کو بھلا دیا اب ہم کیسے تنہا ہنڈولا جھولیں۔

(۱۶۸۲) ایک رات سپنے ما بالم   اپنے مندر ہم پائے
روئے اُٹھی نینا بھر لائے
کیسے کے جھولیں ہنڈولن

ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ پیا میرے گھر آئے ہیں۔ میں رو پڑی آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔

(۱۶۸۳) گیو ساون کہو جائے پیت کوا   ابہوں آو نکی کچھ ٹھہرائے
کی ڈھوں ہم کا دیت بھلائے
کیسے کے جھولیں ہنڈولن

اے قاصد پیا سے جا کر کہو کہ کیا کچھ آنے کا ارادہ ہے یا ہم کو اسی طرح دم دے رہے ہو۔ آہ ہم کیسے اکیلے ہنڈولا جھولیں۔

(۱۶۸۴) سکھی رہیں کاظم سکھین مِل   وے پی کے من بھائے
ہم رہیں ویسے ڈور لگائے
کیسے کے جھولیں ہنڈولن

کاظم تو اپنے محبوب سے مل کر خوش ہیں کیونکہ وہ تو پیا کے نظر چڑھ گئے ہیں۔ ہم ویسے ہی امید لگائے بیٹھے ہیں۔ ہائے اکیلے کیسے ہنڈولا جھولیں۔

قلق

(۱۶۸۵) ساون آیو جرا ون سکھی ری   گھر ناہیں پیا مور

ساون دل جلانے آگیا کیونکہ میرا محبوب تو ہے نہیں۔

(۱۶۸۶) کائیں کہوں دکھ اپنے جی کا   جا کو اور نہ چھور

میں اپنے دل کا غم کیا بیان کروں جس کا اور ہے نہ چھور۔

(۱۶۸۷) بتیاں ہیرت پی کی ہم کا   چین نہ سانجھ نہ بھور

پیا کا راستہ دیکھتے دیکھتے ہم کو نہ رات کو چین ہے نہ دن کو آرام۔

(۱۶۸۸) سن کوئل کی کوکیں اوکھوں   بھاوے نہ مور کو شور

کوئل کی کوکیں سن سن کر میرا دل اُٹھا جا رہا ہے اور مور کی جھنکار بھی نہیں اچھی لگتی۔

(۱۶۸۹) رہوں تو سون مندر کب بھائے   جاؤں کہاں کہہ ٹھور

اگر گھر میں رہوں تو یہ سونا گھر کب اچھا لگتا ہے اور اگر جاؤں تو کہاں ٹھکانہ ہے۔

(۱۶۹۰) جائے پنچھوا کہو پیتم سے   بنتی کر۔ کر جور

اے قاصد اُس محبوب سے التجائیں کر کے اور خوشامد کر کے کہہ دینا کہ۔

(۱۶۹۱) کو نے کھور سے سدھ بسرائی   ایسے بھئے کٹھور

آخر ہمیں کس قصور پر بھلا دیا ہے اور کیوں ایسے سنگدل ہو گئے ہو۔

(۱۶۹۲) جگ ما پیت سے کِن سکھ پاوا   لگت بڑھے دکھ اور

دنیا میں محبت کر کے کس نے سکھ پایا۔ محبت ہوئی اور مصیبت آئی۔

(۱۶۹۳) سکھی رہیں کاظم جن کا جی   نت رہے صاحب اور

کاظم البتہ خوش رہتے ہیں جن کا دل ہمیشہ اپنے مالک سے لگا رہتا ہے۔

فراق

(۱۶۹۴) پیا دیکھن کوں ترسن لاگے   جب سے میگھا برسن لاگے

جب سے پانی برسنے لگا ہے پیا کے دیکھنے کو ترس رہی ہوں۔

(۱۶۹۵) سونے بھون ما پیا بن کب سن   او بھے اپنے گھر سن لاگے

خالی گھر میں پیا بغیر کب سے میرا دل گھبرا رہا ہے۔

(۱۶۹۶) گرج نہ رے گھن تڑپ نہ دامن   اب لرجے ترے ڈرسن لاگے

اے بادل اب نہ گرج اور اے بجلی اب نہ تڑپ۔ کیونکہ ایسی حالت میں گرج و چمک سے میرا دل لرز اٹھتا ہے۔

(۱۶۹۷) لگت اساڑھ آونکی سن سن   نگ ہیرے ہم سرسن لاگے

اساڑھ آتے ہی اُن کی آمد کی خبر سن سن کر میں ہمہ تن انتظار ہو گئی

(۱۶۹۸) رُت بیتی۔ بیتیم پردیسی کوں   کاظم آوت برسن لاگے

موسم تو ختم ہونے آیا لیکن پردیسی پیا کو آتے آتے اے کاظم برسیں گذر گئیں۔

وصال میں ہر چیز اچھی معلوم ہوتی ہے

(۱۶۹۹) پیا پردیسی ہمارے آئے ہو

نیکے برس اب مینت بدرُوا   چہُو اُور سے چھائے

ہمارے پردیسی پیا آگئے۔ اے دوست بادل اب خوب برسو۔ چاروں طرف سے گھر گھر کر آؤ۔

(۱۷۰۰) اب ہم سے کا پوچھت جی کی   بہت دُکھن سُکھ پائے

اب ہم سے ہمارے دل کا حال کیا پوچھتے ہو۔ بہت مصیبتوں کے بعد آرام ملا ہے۔

(۱۷۰۱) من کو کنول پھولا پیا آوت   جوُن رہو مرجھائے

من کا کنول پیا کے آنے سے کھل گیا۔ وہ کنول جو عرصہ سے مرجھایا ہوا تھا۔

(۱۷۰۲) کاظم پی کو سنگ پائے کے   پھُولے ناہیں سمائے

کاظم اپنے پیا کو پا کے اب پھولے نہیں سماتے۔

بحالت ہجر اچانک وصال حاصل ہوتا ہے

(۱۷۰۳) ڈبر بھر لوا انسُون

جب سے بدیس سدھارو پیڑوا   ترس ترس جیو مور رہیلوا

آنسوؤں سے تالاب بھر گیا۔ جب سے میرے پیا پردیس سدھارے ہیں میرا دل ترس ترس کر رہتا ہے

(۱۷۰۴) مور کوئلیا کی کوکیں اُبھاگی   کین کریجوا آدھکوداگی

مور کوئل کی منحوس کوکوں نے اور بھی میرے دل میں داغ ڈال دیئے ہیں۔

(۱۷۰۵) آون سُن کے ساون ماں پیکی   دُکھ بوڑی سوئی اُٹھ جاگی

کاظم مور جیرُوا سکھ پیلوا

ساون میں پیا کے آنے کی خبر سُنکر مصیبت میں ڈوبی سُوتے سے اُٹھ بیٹھی اے کاظم اب میرا دل سکھ پار ہا ہے۔

ہجر

(۱۷۰۶) کارے کارے بادر آئے

جاوہی دیس برس ؤئی مارے   جہاں ہیں بسے سانورے پیارے

اے شامت کے مارے کالے بادلو جاؤ وہیں برسو جہاں پیارے سانولے براج رہے ہیں۔

(۱۷۰۷) اُن کے ہوت سکھ ہوت رہو جیا   اب دُکھ باڑھت جی کوں ہمارے

جب وہ یہاں تھے تو میرے دل کو قرار تھا اور اب اُنکے نہ ہونے سے روز بروز دُکھ بڑھ رہا ہے۔

(۱۷۰۸) بن گھنشیام آئیں گھنشیام کے   کاظم کب ہوئے سکھ جی کا ہمارے

اے کاظم اب بغیر محبوب کے آئے ان کالے بادلوں کے آنے سے میرا دل کیسے خوش ہو سکتا ہے۔

محبوب مجازی یا حقیقی کی دل رُبائی

(۱۷۰۹) پیاری پیاری اَنکھیاں کاری بن کاجروا

چتوت چت کو چُرالے سنوروا۔ ہو

اُسکی پیاری پیاری کالی آنکھیں جو بغیر سرمہ کے بھی سرمگیں ہیں۔ وہ سانولا نظروں ہی نظروں میں دل اڑا لیتا ہے

(۱۷۱۰) بھوہیں کمان بان پلکن کے   آون نہ دیت رہو کاں سنمکھ

(۱۷۱۱) جائے سکے کو تورے نیئروا   یا تیں انکھیئن نت برکھے بھروا۔ ہو

ابروؤں کی کمانیں اور پلکوں کے تیر کسی کو سامنے ٹھہرنے نہیں دیتے۔ کون ہے جو تیرے سامنے آسکے اسی باعث میری آنکھیں بادل کی طرح برس رہی ہیں۔

(۱۷۱۲) نیکی نیکی چھب نیکی چال لال کی   برنی نہ جات موسے کاظم

مُرمسکن میٹھی بتیئن دن دن   ہم سے بڑھت نہروا۔ ہو

اے کاظم اُس کی پیاری پیاری صورت اور فتنہ زا چال بیان سے باہر ہے "زیر لب مسکراہٹ اور میٹھی میٹھی باتیں" انھیں سے تو اور بھی محبت کی آگ بھڑک رہی ہے۔

فراق

(۱۷۱۴) موکو بہت جرائیو نند یاتورے بیرن

بہت لگے دن پی کو بدیسواں — اب تک کیوں نہیں آیو

اے نند تیرے بھائی نے مجھے جلا کر خاک کر دیا۔ اب کی پیا کو پردیس میں بہت دن لگ گئے نہ معلوم اب تک کیوں نہیں آئے۔؟

(۱۷۱۵) نا آیو نا لکھی اُن پاتی — ساون آئے جھر لایو

نہ خود آئے اور نہ کوئی خط پتر ہی بھیجا۔ ساون آگیا اور جھڑی لگ گئی۔

(۱۷۱۶) گھن گرجے جیو مورا لرجے — دامن ادِھک ڈرایو

کس قیامت کی گھن گرج ہے اور بجلی کی چمک دل لرزا رہی ہے۔

(۱۷۱۷) نس اندھیاری سونے بھون ما — پیا بن بہت دکھ پایو

سونے گھر اور اندھیری راتوں میں بغیر پیا کے دل گھبرا رہا ہے۔

(خیال) شب غم سے گھبرا رہے ہیں — ہمیں دن کو تارے نظر آ رہے ہیں)

(۱۷۱۸) تیں کاظم پیا اپنے بس کیو — کا تو ہے گرو نے سکھایو

اے کاظم اپنے پیا کو خوب تم نے بس میں کر رکھا ہے آخر تمھارے پیر و مرشد نے تمکو کون گر سکھائے ہیں

شکوۂ فراق

(۱۷۱۹) اَب تک نا آئے مَن بھاوَن

ساوَن آئے پیا بن — کہاں لگے ساوَن سُہاوَن

میرے مَن بھاوَن اب تک نہ آئے اور ساوَن آگیا ایسے ساون سے کیا خوشی ہو سکتی ہے جس میں پیا نہ ہوں۔

(۱۷۲۰) گرجت گھن گرجت ہے تن من — بن درسن ترسن دکھ پاوَن

جیسے جیسے بادل گرجتا ہے میرا دل کانپ اٹھتا ہے۔ بغیر انکو دیکھے ترس ترس کے غم اٹھا رہی ہوں۔

(۱۷۲۱) لاگت رُت آون کہی پیتم — ساوَن جات۔ کا آس لگاوَن

پیا نے تو برسات شروع ہوتے ہی آنے کو کہا تھا اب تو ساون بیتا جا رہا ہے اب کیا امید۔

(۱۷۲۲) رکت لگیں برساوَن انکھیاں — اب جی کو کہہ بدھ سمجھاوَن

آنکھیں خون برسانے لگیں اب دل کو کیا کہہ کے سمجھاؤں۔

(۱۷۲۳) یہ دئی ماری بدریا کاری — کاری گھٹا جی لاگی گھٹاوَن

اس کالی گھٹا پر بجلی گرے یہ تو مجھے (غم میں) گھلائے دے رہی ہے۔

(۱۷۲۴) پیا گھر پائے تو ہے سکھ ہے کاظم — موہے لگے سون بھون ڈراوَن

اے کاظم تم تو پیا کو گھر میں پاکر مگن ہو۔ مجھے تو میرا سونا گھر کاٹے کھاتا ہے۔

وِصال

(۱۷۲۵) سکھی ہمارا پیروا آئیلا

بولت مور کوئلیا — اَت سکھ پئیلا

اے سکھی میرے پیا آگئے۔ اب مور و کوئل کے بولوں سے میرے دل میں امنگیں امنڈ رہی ہیں۔

(۱۷۲۶) کیتیو گھن گرجے چمکے بجلی — ڈر نہیں ساون ما پیروا اپئیلا

کاظم دکھوا مورا سُب گئیلا

اب چاہے جتنا بادل کیوں نہ گرجے اور بجلی کیوں نہ تڑپے مجھے ڈر نہیں۔ میں نے پیا کو ساون میں پالیا۔ اے کاظم میرے دکھ درد کافور ہوگئے۔

فراق و رشک

(۱۷۲۷) مورے مندر نہیں آوے سنوروا — اُنہو کاظم سنگ دن رین گنواوے

میرے من مندر میں ایک دن بھی وہ سانولا نہیں آتا اور کاظم کے ساتھ دن رات گنواتا ہے۔

(۱۷۲۸) کارے بن جھوکر جھوکر۔ نہیں کارے — کاری بدریا کب موہے بھاوے

مجھے یہ کالے بادل خاک اچھے نہیں معلوم ہوتے۔ یہ میرے پیارے سانورے کے فراق میں کب کالے ہوئے ہیں۔

(۱۷۲۹) کبہوں نہ چھب چنچلا سی چمکے — چنچلا چمکے ادِھک ڈراوے

وہ بجلی سی چھب کبھی میری آنکھوں کے سامنے نہیں چمکتی۔ اسی لیے بجلی چمک چمک کر مجھے ڈرا رہی ہے۔

(۱۷۳۰) نا دھو ہیم کا مدھوا انگھبر بھر — ہم کا نہیں انکھیں کاں پیاوے

وہ محبوب ساقی شراب محبت کے پیالے بھر بھر کے ہم کو نہیں بلکہ انھیں کو (کاظم کو) پلا رہا ہے۔

(۱۷۳۱) جب دیکھوں اُنھیں سنگ پاؤں — موہے سدا وہ آنکھ چُراوے

جب دیکھو انھیں کے ساتھ محوِ رازونیاز ہیں۔ ہم سے ہمیشہ کھنچے کھنچے رہتے ہیں۔

(۱۷۳۲) ایسے نِٹھوہی نند لال سوں — کو نے جتن جی کو دُکھ جاوے

ایسے سنگدل محبوب سے کسی کے دکھ درد دور کرنے کی کیا توقع ہوسکتی ہے۔

وصل مجازی

(۱۷۳۳) اُجیاری بھئیں ہو راتیاں

اُدھک ٹھے گھٹ میں اُجیروا — ہمرے مندر جب آیو سنوروا

میری راتیں روشن ہوگئیں، وہ میرے گھر کیا آئے کہ میرا گھر جگمگا اُٹھا۔

(۱۷۳۴) سب دُکھ گئے آون سے پیکے — اب دن دن سُکھ پاوے جیروا

اُن کے آنے سے سارے دُکھ تشریف لے گئے اب روز بروز دل کو آرام ہی آرام ہے۔

(۱۷۳۵) برسن پر رگھبر سے ملے ہم — برسے چاہے جن برسے بدروا

مدتوں بعد اب اُن سے ملے ہیں۔ اب چاہے پانی برسے یا نہ برسے۔ (مجھے پرواہ نہیں)

(۱۷۳۶) تپن گئی رہے سیتل دیہی — کاظم پی کے آوت مندروا

اے کاظم جیسے ہی وہ میرے گھر آگئے میرے جسم وجان کی جلن دور ہوگئی اور دل میں ٹھنڈک پڑگئی۔

فراق

(۱۷۳۷) بیتو اساڑھ آئے نہیں پیتم — بھئیں ساون کی بھاری رتیاں

اساڑھ تو بیت گیا لیکن پیتم نہ آنا تھا نہ آئے۔ ساون کی راتیں مجھ پر بھاری ہو رہی ہیں۔

(۱۷۳۸) کاری گھٹا گاڑھی بھئی جیا پر — موہے ڈراوت کاری رتیاں

کاری گھٹا میرے دل پر کاری لگ رہی ہے اور یہ اندھیری راتیں میرا دل دہلا رہی ہیں۔

(۱۷۳۹) آج جو پیتم ہوت مندر ما — کاری ہوت پیاری رتیاں

آج اگر میرے پیتم میرے پاس ہوتے تو یہی اندھیری راتیں سُہانی معلوم ہوتیں

(۱۷۴۰) دِنو رہیں کاظم سنگ پیتم — کنٹھ لگے رہیں ساری رتیاں

اور وہ ہیں کہ دن بھی کاظم کے ساتھ گذارتے ہیں اور رات میں بھی انھیں کے گلے لگے رہتے ہیں

ہجر میں نالہ وزاری

(۱۷۴۱) اُپھو جرو جیروا سنتے پیانے — اب کی بدیسے چھاون کی

اب تو یہ سُن کر دل میں آگ لگی ہے کہ پیانے پردیس ہی میں رہنے کی ٹھان لی ہے۔

(۱۷۴۲) جون لکھی پاتی آون کی — سو رہی بات چھلاون کی

وہ جو آنے کو لکھا تھا وہ بھی محض دم دلاسا دینے والی بات تھی۔

(۱۷۴۳) کیتے ماس سے آس لگائی — آون سُن من بھاون کی

نہ معلوم کتنے مہینوں سے اُن کے آنے کی آس لگائے بیٹھی تھی۔

(۱۷۴۴) سون بھیو جیو جگ ہو بھیو سونا — یہ سُنتے دُکھ پاون کی

یہ دُکھ بھری خبر سُنکر میرا دل مرجھا گیا اور سارا عالم میرے لیے بے کیف ہوگیا۔

(۱۷۴۵) کبھوں اٹا چڑھ کبھوں دوارے — تک ہیری پیا آون کی

اُنکے انتظار میں کبھی کوٹھے پر چڑھ جاتی تھی اور کبھی دروازہ پر کھڑی راہ تکتی رہتی تھی۔

(۱۷۴۶) جیو مارن کی چال چلے پیا — مو رہی آس جیاون کی

مجھے اُن سے اُمید تھی کہ وہ اپنے جمال جاں بخش سے مجھ برہ کی ماری کو پھر سے زندگی دیں گے لیکن اُنھوں نے

تو وہ چال چلی کہ میری جان ہی لے لی۔

(۱۷۴۷) اب رت بھاڑ پڑے پیتم بن — آئی تو کا رت ساون کی

پیا بغیر ساون کی رت آئی بھی تو کیا۔ ایسی رُت بھاڑ میں جائے۔

(۱۷۴۸) برسے چھوٹے گھن برسے تو کا — کب بھاوے برساون کی

محبوب سے بچھڑ کر بادل اگر برسیں تو مجھے کیا۔ ایسے میں اُنکا برسنا مجھے کیسے اچھا معلوم ہو۔

(۱۷۴۹) آئی نہ آئے کی نین لگے کہوں — پیانے جو ہم سے چھپاون کی

نہ جانے پیا یوں ہی نہیں آئے یا کہیں آنکھ تو نہیں لگ گئی جو مجھ سے اس طرح کنارہ کش ہو گئے ہیں۔

(۱۷۵۰) جگ پردیس ہے تج دے کاظم آسیں جی کے لگاوَن کی
اے کاظم یہ دنیا پردیس ہے۔ دل لگانے کے لائق نہیں ہے اسے ترک کر دے۔

(۱۷۵۱) لگت جو کچھ ایسی جگت کرو ہیئے میں اَلکھ بساوَن کی
اگر ٹھکانا چاہتے ہو تو کچھ ایسی تدبیر کرو کہ دل میں وہی' اَن دیکھی' ذات بس جائے۔

بعدِ وصل ہجر میں گریہ وزاری

(۱۷۵۲) پایا سنجوگ پیا کا کچھ دن پھیر ملو بیراگ
کچھ دنوں محبوب کا ساتھ نصیب ہوا تھا کہ فراق کا زمانہ آپہنچا۔

(۱۷۵۳) گیو اساڑھ تپکے پیتم بن ساوَن لاگی آگ
پیتم بغیر اساڑھ تپ تپ کے گزر گیا اور ساون آتے ہی ہمارے دل میں آگ لگ گئی

(۱۷۵۴) پیا بچھڑیں رُت آئی برکھا کی باؤ ہمارے بھاگ
پیا سے بچھڑنے کے بعد برسات آئی ہماری بھی کیا قسمت ہے۔

(۱۷۵۵) بھاگ اَبھاگی نہ جاگے ہمارے ہم پے موئیں نس جاگ
میرے پھوٹے کرم نہیں جاگے گو کہ میں محبوب کی جدائی میں جاگ کر مرمٹی۔

(۱۷۵۶) ڈور لگی جب سے تیری کاظم ٹوٹو نہ ہٹ کو تاگ
اے کاظم جب سے تمھاری محبت کا رشتہ اُن سے قائم ہوا ہے کبھی اُس کا ایک تار بھی نہیں ٹوٹا۔

(۱۷۵۷) اب سو بسا آئے پیا تیرے گھر ہی دن دن باڑھے سُہاگ
اب تو پیا تمھارے گھر میں بس گئے ہیں۔ تمھارا سُہاگ دن دونا رات چوگنا بڑھتا رہے گا۔

(دلبر ہے بر میں الحمدللہ سب کچھ ہے گھر میں الحمدللہ)

امید وصال

(۱۷۵۸) پی کے آوَن سُن کے سہاوَن لگو سُکھ پاوَن مور جیروا

پیا کی آمد آمد کی خوش خبری سے میرا دل راحت پا رہا ہے۔

(۱۷۵۹) جیسے سُنائی آوَن کی اے دئی بیگ ملاؤ اب ویسے پیروا
اے مالک جس طرح اُن کے آنے کی خبر سُنائی ہے ویسے ہی اب جلدی اُن سے ملا بھی دے۔

(۱۷۶۰) بیر بھئی نہیں آئے بالم ساوَن آئے پہنچو نیروا
اُنھیں بڑی دیر لگ گئی۔ نہیں آئے۔ ساون تو اب قریب آ گیا۔

(۱۷۶۱) بہت جرو ہیا پی کے بچھڑیں اب کر سیتل ہمرو ہیروا
بہت دنوں تک پیا کے فراق میں میرا دل جلتا رہا ہے۔ اب میرے دل میں ٹھنڈک پہنچا دے۔

(۱۷۶۲) دُھندھلیں اَنکھیاں تک ہیرت اَت برکھو نینن سے جھروا
راستہ تکتے تکتے آنکھوں سے اتنی آنسوؤں کی بارش ہوئی ہے کہ آنکھوں کے نیچے اندھیرا چھانے لگا۔

(۱۷۶۳) تیں کاظم کہہ کی تگ ہیرے تیرو تو بیو رہے تیرے مندروا
اے کاظم تمھیں اب کس کا راستہ دیکھنا ہے۔ تمھارا محبوب تو تمھارے گھر میں رہتا ہے۔

ہجر میں آہ و نالے

آئے نہیں گھر پیتم مورے

(۱۷۶۴) برسن کو کہے دیو آئے درسن برسن ساوَن لاگو جھکورے
میرا پیتم اب تک میرے گھر نہیں آیا۔ وعدہ کیا تھا کہ میں برسات میں جلوہ دکھاؤں گا۔ اب تو برسات زوروں پر ہے۔ کوئی اُن سے کہہ دے۔

(۱۷۶۵) لکھ بھیجی رُت لاگیں آوَن کی تک ہیری ہم سانجھو بھورے
انھوں نے لکھ بھیجا تھا کہ موسم آتے ہی میں آجاؤں گا۔ اسی دھارس میں راستہ تک رہی ہوں

(۱۷۶۶) پپیہا، مور ستاوت جی کوں کونی کھور مکھ ہم سے موڑے
پپیہا اور مور میرے دل کو ستا رہے ہیں۔ نہ معلوم کس قصور میں ہم سے یہ بے رخی کی جا رہی ہے۔

(۱۷۶۷) چونک اٹھت جیو دامن چمکت سُن گرجت ہیا گھنگھورے
بجلی کے چمکتے ہی میں چونک پڑتی ہوں اور بادل کی گرج سے میرا دل لرز اٹھتا ہے۔

(۱۶۶۸) تیں کچھ کر کاظم پیا آوے پاؤں لگوں کر جوڑے توڑے
اے کاظم تم ہی کچھ ایسی تدبیر بتاؤ کہ پیا میرے گھر آجائے میں ہاتھ جوڑتی ہوں اور پاؤں پڑتی ہوں۔

وصل محبوب

(۱۶۶۹) آئے لال ساون مامورے
بھلی سُدھ لی اَوَدھے پر ہیتم بلہاری آون پر تورے
میرا نگل رو اساون میں آگیا۔ وعدہ کے مطابق محبوب نے خوب وقت پر خبر لی۔ میں تیری آمد آمد کے قربان۔

(۱۶۷۰) مور کوئل پپیہا کی رٹن سُن جیو سکھ پاوے سانجھو بھورے
مور کوئل۔ پپیہا کی پیہم آوازیں سُن سُنکر میرا دل صبح وشام راحت پارہا ہے۔

(۱۶۷۱) چپلا چمکے پاؤں سکھ اگلا پیا گھر۔ کاڈر سُن گھنگھورے
بجلی چمکتی ہے تو مجھے اور بھی اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اب پیا گھر میں ہیں مجھے بادل کی گرج کا کیا ڈر۔

(۱۶۷۲) نیکی لگیں اب سب پیا سنگھ بھائے نہ جو۔ پی کے بکھ موڑے
اب محبوب کے ہوتے ہوئے وہی سب چیزیں (مناظر) بھلی معلوم ہوتی ہیں جو اُن کی غیر موجودگی میں کاٹے کھاتی تھیں

(۱۶۷۳) کاظم تیرے سُکھن کے آگے کا ہمرے سکھ ہیچ تھوڑے
اے کاظم تیرے سکھوں کے آگے ہمارے سکھ ہیچ ہیں۔

ایضاً

(۱۶۷۴) آئے رے سیام بھلے آئے رُت لاگت کب سے تڑپت پران کا رے بن
موسم شروع ہوتے ہی میرے شیام خوب آگئے۔ نہ معلوم کب سے میرا کلیجہ بغیر محبوب کے تڑپ رہا تھا۔

(۱۶۷۵) نا ہیں تو پیو پیو بول پپیہا کب چھانڈت جیو مارے بن
ورنہ پپیہے کی پیو پیو کی رٹن بغیر میری جان لیے نہ چھوڑتی۔

(۱۶۷۶) سُونی اب سب ہی سُہائے جی کوں جو نہ سُہائے پیارے بن
وہی سب چیزیں جو انکی جدائی میں اچھی نہیں معلوم ہوتی تھیں وہ سب اب بھلی معلوم ہو رہی ہیں۔

(۱۶۷۷) کاظم بیگ آوَ ہے سُونی۔ پیکی سبھا جو تمھارے بن
اے کاظم جلدی آؤ بغیر تمھارے پیا کی محفل سونی سونی ہے۔

جھولہ

اپنے محبوب سے قربت اور دوسروں کو انکی غفلت پر نصیحت

(۱۶۷۸) دور کہو جہہ پی کوں لوگوا سو سُٹھ نیرے آئے
جس محبوب کو لوگ دور بتاتے تھے وہ تو بہت ہی قریب آگیا ہے۔

(۱۶۷۹) اَب سُکھ آیو جگن جگن کا دُکھ مار ہے بلائے۔
اب مجھے خوب راحت میسر ہے۔ اب میری بلا دُکھ میں رہے۔

(۱۶۸۰) تیں بوری بوڑی مایا میں پی کو دینھی بھلائے
تو دیوانی مایا میں غرق ہے اور پیا کو بھلائے بیٹھی ہے۔

(۱۶۸۱) کچرے کھائے دِن بہلائے بسن پہ سوئی ہائے
مردار کھا کر دن گذارے اور نرم بستروں پر سوئی۔ ہائے افسوس۔ (الدنیا جیفۃٌ الخ)

(۱۶۸۲) نا پیو تو ہے بُلاوے کبہوں اپنے نہ پاوَن جائے
نہ تو پیا تجکو کبھی بلاتا ہے اور نہ تو از خود جاتی ہے۔

(۱۶۸۳) اِدھر اُدھر مَن تیرو بھٹکے کب پیا مَن میں سمائے
اِدھر اُدھر تیرا دل بھٹک رہا ہے۔ ایسے میں پیا تیرے دل میں کیسے گھر کر سکتا ہے۔

(۱۶۸۴) آؤ بیٹھ سادھن کی سَنگت گیان دِھیان چت لائے
گیان دِھیان میں لگ جا اور صاحب دلوں کی صحبت اختیار کر۔

(۱۶۸۵) جیوں کاظم پیو پاوے گھٹ ما ہیرت پی کے ھِرائے
(پھر تو) کاظم کی طرح پیا کو اپنے ہی میں پالوگے اور پیا کو دیکھتے ہی خود گم ہو جاؤ گے۔

ملار

(۱۶۸۶) تنک تنک کا برست گھنواں

نِس کیں اُٹھ آویں آنگن بِن برسیں اُٹھ جائیں بھونول

اے بادو پیا کی ہلکی پھوار کیسی۔ (رجب ۵ ہ) آنگن میں اگر اٹھیں پھر خوب برسو تاکہ وہ اٹھکر اندر چلے آئیں۔

(۱۷۸۷) گھر گھر آؤ اپنے گھمنڈ سے پی کے برس کرکے اِتھنوا

پہلے پیا کے گھر جا کر برسو۔ پھر یہاں اپنی قسمت پر اتراتے ہوئے آؤ۔

(۱۷۸۸) مَیَہ نہیں کا تیری دنیہ ماں کھیہ اُڑت جو سگرے انگنواں

تمہارے دل میں کیا بالکل رحم نہیں ہے دیکھو سارے صحن میں دھول اُڑ رہی ہے۔

(۱۷۸۹) نیہہ کے مینہہ نت بھیجے کاظم پی کے درس سیتل رہے منواں

کاظم ہمیشہ محبت کی بارش میں شرابور رہتے ہیں اور پیا کے درشن سے انکا کلیجہ ٹھنڈا رہتا ہے۔

ایضاً

(۱۷۹۰) کچھ دن درس دکھائے چلے کا دُکھ ہم سے برسائے چلے
ہو پردیسی ہمارے

اے میرے پردیسی مجھ سے کیوں روٹھ گئے جو چند روز صورت دکھا کر چل دیئے۔

(۱۷۹۱) کب بجھی اگن اگم بچھڑن کی جو تم اور لگائے چلے

ابھی اگلے فراق کی آگ ٹھنڈی نہیں ہونے پائی تھی کہ تم یہ نئی آگ لگا کر چل دیئے۔

(۱۷۹۲) لوگ رہیں برکھا گھر تم سو برکھا بجلی اور برائے چلے

لوگ تو برسات میں آکر گھر پر رہتے ہیں اور تم ہو کہ ادھر برسات آئی اور تم کترا گئے

(۱۷۹۳) بادر اب لگے آوے پیو آگم نینن ہمکو برسائے چلے

بادل تو اب آرہے ہیں مگر تم پہلے ہی میری آنکھوں کی برسات بلا کر چل دیئے

(۱۷۹۴) دُبَی سے پیا آوَن ہم مانگی پیو نردئی گھر آئے چلے

ہم نے تو پیا کے آنے کی دعا مانگی تھی لیکن وہ بے درد آتے آتے پلٹ گیا۔ (دعا نے الٹا اثر کیا)

(۱۷۹۵) ڈر ڈر مَریوں دامن چمکے جو پیو گھوں جی کے سہارے چلے

اگر اب بجلی چمکی تو میں ڈر کے مارے مر جاؤں گی کیونکہ میرے دل کو ڈھارس دینے والے تو چلے گئے۔

(۱۷۹۶) اب یہ اگن نہ بجھی کچھ بوجھیں کا پیا ہم کا بجھائے چلے

اب یہ فراق کی آگ نہ بجھے گی۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ (ہم ہی کو بجھا کر ختم کرکے) چل دیئے۔

(۱۷۹۷) تیرے تو پیا گھر ہی رہیں کاظم اُنکی کہوں بلائے چلے

اے کاظم تمہارے پیا تو تمہارے گھر ہی میں رہتے ہیں۔ تمہاری بلا کہیں جائے۔

ایضاً

(۱۷۹۸) ایک تو پیا بن گھر ہے اُبجاوَن دُوجے بدروا آئیو ستاوَن
اور دامن لگی ادِھک ڈراون

ایک طرف تو پیا بغیر گھر وحشت انگیز ہو رہا ہے۔ دوسری طرف بادل ستانے آگئے۔ اس پر طرہ یہ کہ بجلی آنکھیں دکھا رہی ہے۔

(۱۷۹۹) چین نہ دِن نا رین ہے ہم کا نیند۔ نہ نین جو ٹک سکھ پاوَن

ہم کو نہ تو دن کو چین ہے نہ رات کو قرار۔ نیند بھی نہیں آتی جو ذرا دیر سکون ملے۔

(۱۸۰۰) ہائے اکیل بَیرن آئے گھیرا کون کون دُکھ جی کے بتاوَن

اب دل کی کس کس کلفت کا حال بیان کروں۔ اکیلا پا کر دشمنوں نے گھیرا ہے۔

(۱۸۰۱) تو ہے کچھو ڈر کہہ کا ہوئے کاظم بھَوَن رہت تیرے تیرو مَن بھاوَن

اے کاظم تجھیں کس کا ڈر اور خوف ہو سکتا ہے کیونکہ تیرا محبوب تو تیرے گھر میں رہتا ہے۔

جھولہ

(۱۸۰۲) آئے نہیں پیا مورے سکھی ری آئے پڑو سر ساون

اے سکھی میرے پیا نہیں آئے۔ ساون سر پر آگیا۔

(۱۸۰۳) بن من بھاون کچھ نہیں بھاوے بھَوَن بھیو ہے اُبجاوَن

بغیر پیا آئے کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ گھر میں وحشت ہو رہی ہے۔

(۱۸۰۴) لائے گون پیا کِنھوں گون اب سیئے دن کیسے گنواوَن

مجھے لاکر وہ خود چل دیئے اب یہ جدائی کی گھڑیاں ہائے کیسے گذریں گی۔

(۱۸۰۵) نا آدر سسرے ہے پیا بن — نیہر سُو کہاں پاؤن

پیا بغیر سسرال میں کوئی قدر نہیں۔ اور میکا اب کہاں سے لاؤں۔

(۱۸۰۶) ایک تو گھن برسے دُوجے — دُو دُو نین لگے جھر لاؤن
کیسے کٹّے دِن رَین ہمارے

ایک تو مینھ برس رہا ہے دوسرے میری آنکھوں نے جھڑی لگا رکھی ہے۔ میرے دن رات کیسے کٹیں گے۔

(۱۸۰۷) رے جے پیو پیو کہت پپیہا — کہہ بدھ مَن سمجھاؤن

تیرے پپیہے نے 'پاپی' کی رٹ لگا رکھی ہے۔ آخر دل کو کس طرح بہلاؤں۔

(۱۸۰۸) ہُوں برہن بچھڑی کہاں دھیرج — بن پی کے گھر آؤن

بغیر پیا کے گھر آئے مجھ فرقت زدہ کو کہاں سکون میسر۔

(۱۸۰۹) کاظم کو پیو پاس رہے نِت — بھل لگے مندر سُہاؤن

کاظم کے محبوب تو ہمیشہ اُنکے ساتھ ہی رہتے ہیں اسی لیے اُنکو اپنا گھر پیارا ہے۔

ایضاً

محبوب کا انتظار اور اُن چیزوں کی شکایت جن سے وصال کی یاد آئے اور ایسا وصال اچھا معلوم ہوتا ہے جسمیں جدائی کا خوف نہ ہو

(۱۸۱۰) یہی ٹک لاگ رہی جی کوں سجنی — کب گھر آوے پیا مورے

اے میری پیاری سکھی میرا دل اسی انتظار میں رہتا ہے کہ دیکھیں وہ کب میرے گھر آتے ہیں۔

(۱۸۱۱) بِرسَن چھوٹے برس نا میگھا — نہیں بھاوت گھنگھورے

ہم اپنے محبوب سے جدا ہیں اے بادل اب نہ برس۔ مجھے تیرا گھر گھر کر آنا بالکل نہیں بھاتا۔

(۱۸۱۲) جائے برس جہ دیس بسے پیا — آوے جو مَن میں تورے

اگر تیرا دل چاہے تو وہیں جا کر برس جہاں میرا جانِ تمنا قیام فرما ہے۔

(۱۸۱۳) نہ گھبر سَن بچھڑے برسَن کال — نین بہے کچھ تھوڑے

محبوب سے جدا ہوئے برسہا برس ہو گئے (اس غم میں) آنکھیں کچھ کم روئی ہیں۔

(۱۸۱۴) جن کہو پیا پیا بیری پپیہا — نیہہ کرت ہے جوڑے

اے دشمن پپیہے پیا پیا نہ کہہ۔ اس سے محبت کی آگ اور بھی بھڑک اٹھتی ہے۔

(۱۸۱۵) پیت جوڑ جگدیس سوں کاظم — جگ سے نہ ہت توڑے

اے کاظم اس مالک سے لَو لگاؤ اور دنیا والوں کی محبت سے ہاتھ اُٹھا لو۔

ذاتِ حق کی کمال توجّہ اور بندہ کو اپنی طرف کھینچنا

(۱۸۱۶) میری چک لاگ گئی چک سُوں پیکے — جب لاگے پیا دیکھن جھک جھک

پیا کی آنکھ سے میری آنکھ لڑ گئی۔ جب پیا جھک جھک کے دیکھنے لگے (تو جب سے)،

(۱۸۱۷) نیہہ کو مینھ برکھت ہے پھل نسدن — تار لگو ٹوٹے نہیں رُک رُک

دن و رات خوب محبت کا مینھ برس رہا ہے۔ وہ تار بندھا ہے کہ ٹوٹتا ہی نہیں۔

(۱۸۱۸) چمکت چھب چپلا سی جا میں — کٹت جری نا پاگئی پھنک پھنک

انکی چھب بجلی کیطرح کوند رہی ہے جس سے ناموس کے پردے جل گئے اور ما یار ماسوا اللہ پھنک کر بھسم ہو گئی۔

(۱۸۱۹) پی کی دیا کاظم پر دیکھ کے — بیر اُٹھے بیری کے ہُوک ہُوک

کاظم پر پیا کی عنایت دیکھ کر غیر کے دل میں ہوک اٹھ رہی ہے اور اس کا دل کھٹک رہا ہے۔

(۱۸۲۰) سَداں رہیں اب وُرسَن ان کال — پیو رہے کا ہیکوں چھپ چھپ لک لک

اب اس کو ہر وقت دیدار میسر ہے۔ پیا کیوں اب اس سے حجاب کرے۔

فراق

(۱۸۲۱) چہُو اُور بادر گھر آیو — پیہو پیہو پپیہا رٹن لگایو
ساون آیو پیو نہ آئے

چاروں طرف بادل چھائے ہیں اور پی پی کا شور مچا ہے۔ ساون آ گیا۔ ہائے ہائے پیا نہیں آئے۔

(۱۸۲۲) کیسی پتنگ آون کی لکھن اُن — کارِیں جھوٹی جو تپیاں لائے

اے قاصد انہوں نے کیا آنے کو لکھا تھا۔ کیا وہ خط جھوٹے تھے جو تم لائے تھے۔

(۱۸۲۳) مور کو شور کوئل کی کوکیں — سُن سُن جی میں الھٹ ہیں ہوکیں

مور کا شور اور کوئل کی کوکیں سن سن کر میرے دل میں ہوکیں اٹھ رہی ہیں۔

(۱۸۲۴) دئی کبتک تَن مَن ہم پھونکیں — پیا بچھڑن تُمھ دیت جرائے

اے مالک ہم کب تک اپنا تن من پھونکیں۔ پیا کی جدائی آگ لگائے ہے۔

(۱۸۲۵) جگ بھولا کاظم کب بھولیں — سب کاں ڈال بات اُنگا مولیں

ساری دنیا بھول گئی لیکن کاظم کب بھلا سکتے ہیں سبکو ذرّات میں اظہار کھلے ہے اور ایس اپنی ذات میں لگائے ہیں۔

(۱۸۲۶) وہ پیا سنگ ہنڈولا جھولیں — ہم کا پیا کا دیت بھلائے

وہ تو پیا کے ساتھ جھولے میں پینگیں لے رہے ہیں۔ ہمیں یہ خبر کہاں میسر۔

یارِ غمگسار کا فراق

(۱۸۲۷)
پیا بن ہم کا کچھ نہ سُہاوے
کاری بدریا پھر پھر آوت

پیا بغیر مجھے کچھ اچھا نہیں لگتا۔ کالے بادل امنڈ امنڈ کر آرہے ہیں

(۱۸۲۸) جو برہن دن نیّنن تیں — رُوٹے روئے اَنسون نیر بہاوے

جو فرقت کی ماری رات دن آنکھوں سے آنسوؤں کے دریا بہارہی ہے

(۱۸۲۹) سُونے بھول واکو بن مَن بھاوَن — بھاوے کہاں جو ساون آوے

ساون میں بغیر من بھاون کے اس کو اپنا گھر کب اچھا معلوم ہو سکتا ہے۔

(۱۸۳۰) جاکے دن بتیں نگ جوہت — اور پڑھ ساری رین جگاوے

جس کے دن راستہ دیکھتے دیکھتے گزرتے ہیں اور فراق میں ساری رات جاگا کرتی ہے۔

(۱۸۳۱) کل نہ ملے پی کے دکھ نہ دن — سو دکھ پی کاں کون سُناوے

ان کلفتوں میں اس کو ایک دم بھی چین نہیں تھا۔ یہ مصیبت کون پیا کو جا سنائے۔

(۱۸۳۲) گھنے سُکھن میں بھرا رہ کاظم — تیرے بچن تیں من سُکھ پاوے

اے کاظم تم (خدا کرے) ہمیشہ چین و آرام میں رہو۔ ہماری باتوں سے دل کو بہت تسکین ہوتی ہے۔

(۱۸۳۳) دُکھ نہ رہے سرگن نرگن کا — جو تیرے گیان پہ ٹک چت لاوے

جس کو تیرا گیان (معرفت) حاصل ہو جائے وہ ذات و صفات کے جھگڑوں سے نجات پا جائے۔

ہجر

(۱۸۳۴) چھو اُو رے تم کیوں چھائے بادر — آدر کچھ نہیں تیرو
جو من بھاون بھون نہ آوے

اے بادلو چاروں طرف سے کیوں چھا رہے ہو جبتک پیا گھر میں نہ ہوں تمہاری کیا قدر و قیمت۔

(۱۸۳۵) بھاڑ پڑے جو ساون آیو — پیا آون بن کچھ نہ سہائے

ایسا ساون بھاڑ میں جائے۔ بغیر ان کے آئے کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا۔

(۱۸۳۶) پی کے بیوگن جرِی بیوگن — میہ آئے دیہ اور جرا وے

محبوب کی جدائی و فراق کی ماری جل رہی ہے بارش کے چھینٹے نے اور بھی آگ لگا دی۔

(۱۸۳۷) جو ہم کا پیا چت تیں بھولے — جت چاہے تت ہت کوں لگاوے

جب پیا نے ہم کو اپنے دل سے بھلا دیا تو (ہم کو کیا) جہاں جی چاہے دل لگائیں۔

(۱۸۳۸) بھاگ بھلے اُت کاظم کے سکھی — پیا سنگ اپنے نت سکھ پاوے

اے سکھی کاظم کے بھاگ (خوش طالعی) کا کیا کہنا وہ تو ہمیشہ اپنے پیا کے ساتھ چین کیا کرتے ہیں۔

فراقِ مجازی

پیو تو اَجھوں ہمارے نہ آئے
کارے پیو پیو رٹ لائے پپیہا — جھوٹے بولن بہکائے

میرے پیا تو ابھی نہ آئے اے پپیہے کیا تو نے پی پی کی رٹ لگا رکھی ہے تو تو جھوٹے بول بول کے بہکاتا ہے۔

کارے پیرے بادر کھوں دیکھے — کارے پیارے بن بھائے

کالے پیلے بادل کہیں بغیر محبوب کے جانتے ہیں۔

(۱۸۴۱) پیو تو گئیو پردیس چھاؤنی   تہہ تو رہو اُت چھائے

پیا نے تو پردیس میں ڈیرا ڈال رکھا ہے۔ تم بھی وہیں جا کر چھاؤ۔

(۱۸۴۲) مور کوئل بیری آئے کوکے   کوئی دیؤ ان کاں سکھائے

بدبخت مور کوئل آکر کوک رہے ہیں۔ کوئی ان کو جا کر سمجھا آئے۔

(۱۸۴۳) ہمری کوکیں سکھ اُت جائے کوکیں   جت پڑے پی کاں سنائے

میری کوکیں (نالۂ فراق) سن کر اور سیکھ کر ایسی جگہ جا کر بولیں جہاں سے میرے پیا

سن سکیں (اور میری ہجراں نصیبی انہیں یاد آ جائے)

(۱۸۴۴) گرجت گھن تڑپت دامن موہے   ان سُنھ دین ڈرائے

بادل گرج رہا ہے اور بجلی تڑپ رہی ہے جس سے مجھے ڈر معلوم ہو رہا ہے۔

(۱۸۴۵) ان کے مارے برہن رہے کہہ بدھ   سُونے بھون ڈر کھائے

ان کی وجہ سے فراق زدہ کیسے سونے گھر میں پڑی سہا کرے۔

(۱۸۴۶) ساون آیو بنا من بھاون   نین اُگے جھر لائے

ساون پیا کی عدم موجودگی میں آگیا۔ آنکھیں پہلے ہی سے جھڑی لگائے ہیں۔

(۱۸۴۷) میں بل جاؤں کاظم کے بھاگ کے   جب سے جگ اُٹھے پیا پائے

میں کاظم کی قسمت کے قربان جب سے انھوں نے آنکھیں کھولیں اپنے محبوب کی معیت انھیں حاصل ہے۔

ایضاً

(۱۸۴۸) جیوں جیوں یہ گھن گرجے   تیوں تیوں لرجے مور جیروا
اجھوں نہ آئے مندر وا پیروا

جیسا جیسا یہ بادل گرجتا ہے ویسا ویسا میرا دل لرزتا ہے۔ ہائے پیا آج بھی نہ آئے۔

(۱۸۴۹) موہے ساون کب لاگے سُہاون   بن من بھاون دہکے ہیروا

مجھے ساون کیسے اچھا لگے۔ میرا دل تو پیا کے فراق میں (انگارہ کی طرح) دہک رہا ہے۔

(۱۸۵۰) اَنسُون کی جھر لاگ رہی رات   تیں جا اُت ہی برس بہروا

یہاں تو آنسوؤں کی جھڑی لگی ہے ہی۔ اے بادل تم وہاں جا کر برسو جہاں وہ ہیں۔

(۱۸۵۱) تیں کاظم لبھائے راکھے پیا   ڈھنگ کس لاگو تہہ سے نہروا

اے کاظم تم نے تو پیا کو خوب لبھا لیا ہے۔ آخر وہ کیسے تمہاری طرف مائل ہو گئے۔

(۱۸۵۲) ہم برسن کے بچھڑے برسن   نت ترسن نہیں آوے پیروا

اور ہم برسوں کے بچھڑے ترس رہے ہیں لیکن وہ ہماری طرف رخ ہی نہیں کرتے۔

نغمۂ بہاگ

محبوبِ مطلق کو جہاں تلاش کرو موجود ہے لیکن چشمِ ظاہر سے پوشیدہ ہے اگر چشمِ باطن اُس کے فضل سے براہِ سلوک یا جذبہ روشن ہو جائے تو اس کا دیدار میسّر ہو۔

(۱۸۵۳) پیا پیارے چوری چوری بغل رہت منگوا   سنمکھ نہ ہو بل بل جاؤں میں توری

پیارے پیا چوری چوری خوب میرے گھر میں رہتے ہو لیکن سامنے نہیں آتے میں تم پر قربان۔

(قدم بے باک تر نہ در حریم جانِ مشتاقاں   تو صاحب خانۂ آخر چرا دزدانہ می آئی)

(۱۸۵۴) گھر ماہے سُو جھے نا تن کو   درسن کو ں ترسے جند موری

درشن کو میرا دل ترس رہا ہے۔ گھر میں رہتے ہوئے بھی نظر نہیں آتے

(۱۸۵۵) کھول پیارے مکھ پیارا اپنا   گھر پیا چھوڑ کہاں ہم دوڑی

میرے پیارے اپنا حسین مکھڑا بے نقاب کر دو۔ جب پیا گھر میں موجود ہیں تو ہم

کہاں مارے مارے پھریں۔

(۱۸۵۶) پیارا سدا ہے سنمکھ چت سوت   رہی مور کھ جیت تہہ سے بجھو ری

اے محبوب تم ہمیشہ سامنے رہے اور مجھے دیکھتے رہے میں انجان رہی۔ تم سے محبت نہ کی۔

(۱۸۵۷) کر کے دُبیا چیتن کر کب تک   ہم کا بھلاوے مایا بوری

ازراہِ عنایت اب مجھے ہوش عطا کرو آخر یہ بے ہوشی اور علائق دنیاوی میں گرفتاری کب تک رہے گی۔

(۱۸۵۸) گیان دھیان ہت توہی سے پایا — گھر سے کچھ ہم لائے تھوڑی

گیان دھیان اور محبت سب تیری ہی عنایت و کرم سے ہے ہم اپنے گھر سے تھوڑی لائے رہا رہے تھے خالی ہی گیا۔

(۱۸۵۹) پیت جوڑی کاظم سے بھلی تیں — اوگُن دیکھ تنک ناہیں توڑی

کاظم کی خطاؤں اور کمزوریوں سے چشم پوشی کر کے خوب تم نے اس سے رشتہ محبت قائم رکھا ہے۔

جذبے سے ناامیدی اور اس کی طلب میں سلوک

(۱۸۶۰) اب تو گرے پڑی پیم کی پھانسی — رہی تڑپن یہ بڑ ہو نا سی

اب تو محبت کا پھندا گلے میں پڑ ہی گیا۔ یہ بے چینی تو اب بار ہوں ماس رہے گی۔

(۱۸۶۱) ناپیتم گھر آئے نہ یہ جیو — پیا سنگ رہ سکے پائے کھلاسی۔

نہ تو پیا میرے گھر آتے ہیں نہ میں بغیر پیا کے ساتھ رہے چھٹکارا پا سکتی ہوں۔

(۱۸۶۲) کیا کروں کچھ بن نہیں آوت — دیکھ کٹھن جیو ہوت نراسی

کیا کروں کچھ بنائے نہیں بنتی۔ یہ مشکلات دیکھ کر آس ٹوٹی جا رہی ہے۔

(۱۸۶۳) تلکھ تلکھ میں روؤں رہنے وہ — سینت گیو جیو ہانسی ہانسی

میں تو بلک بلک کر رو رہی ہوں اور وہ میرے رونے پر ہنس رہے ہیں ہنسی ہنسی میں جان میری جا رہی ہے۔

(۱۸۶۴) مارگ ملنے کوئی بتا دے — بیراگی جوگی۔ سنیاسی

کوئی اسکے ملنے کی راہ بتائے۔ خواہ زاہد ہو یا عابد یا درویش تارک الدنیا۔

(۱۸۶۵) جو دھولوک کی ناس کرے سو — کون ہے وہ پیتم ابھناسی

جو ناموس عوالم کو فنا کر دے وہ پیارا غیر فانی محبوب ہے۔

(۱۸۶۶) موچت ٹھور رہو نہیں تنکو — گئی پراگ پھری ہم کاسی

میں کاشی و پراگ جا نکلا آئی لیکن دل کو کہیں بھی قرار نہ ملا۔

(۱۸۶۷) سُن کے بچن نربان کاظم کے — چین بھئی گئی جی کی اُداسی

کاظم کی الہامی باتیں سنکر اب میرے دل کو قرار آگیا اور اداسی دور ہو گئی۔

مُناجات

(۱۸۶۸) بنتی مان لے پیا مورے — سیس دھرت ہوں تورے چرن پر

اے محبوب میری التجا مان لے میں تیرے قدموں پر سر رکھتی ہوں۔

(۱۸۶۹) گھونگھٹ کھول درس دے ہم کو — میں بل جاؤں تیرے گھونگھٹ کھولن پر

ذرا گھونگھٹ کھول اور مجھے دیدار عطا فرما۔ میں تیرے گھونگھٹ کھولنے پر قربان۔

(۱۸۷۰) ہت سے ملت رہ موڑ نا مکھ کوں — دو جگ واروں ہت کے ملن پہ

مجھ سے محبت سے ملا کر اور اپنا مکھڑا نہ چھپا۔ تیرے محبت سے ملنے پر دونوں عالم نثار۔

(۱۸۷۱) کہاں رہیں پھر پاپ پاچھے کے — تیرے آگے سیس دھرن پر

جب تیرے قدموں پر سر رکھ دیا تو پھر پچھلے گناہ کہاں باقی رہے!

(۱۸۷۲) بکس دیو اوگن کاظم کے — کرپا نہ چھانڈ و کھوٹے چلن پر

کاظم کے گناہوں سے درگذر فرما اور اس کے نقائص کی وجہ سے عنایت نہ چھوڑ۔

حق کی بقا ہی مشغولی اور گرفتاران مجاز کو نصیحت

(۱۸۷۳) سکھیو ہوں چرنن کی داسی
جو لے چرن نہ دیکھوں اُن کے — تو لے جی کوں رہت اُداسی

اے ہم نفسو! میں انکی لونڈی ہوں جبتک ان کے قدموں کی زیارت نہیں ہوتی میں اداس رہتی ہوں۔

(۱۸۷۴) بھٹک بھٹک جن جاؤ کوئی تیرتھ — سُنت ہو رے جوگی سنیاسی

اے فقرا! بے سہارا اور باہم۔ بھٹک بھٹک کے اب کہیں تیرتھ کو نہ جاؤ۔

(۱۸۷۵) مکھ پھیر و کروٹ لیو جگ سے — کائے کر ہیو کروٹ کاسی

ساری دنیا سے منہ موڑ اور تمام دنیا کی طرف سے کروٹ لے لو کاشی کی طرف منہ کرنے سے کیا فائدہ۔

(۱۸۷۶) کہا ہوت تیرتھ سے تمھرے — گرے پڑی مایا کی پھانسی

تمہارے تیرتھ کو جانے سے کیا فائدہ تمہارے گلے میں تو یاد خواہشات دنیاوی، کا پھندا پڑا ہے۔

(۱۸۷۷) اُن کی دَیا سے دیکھے کاظم   ٹھور ٹھور مورت اُبھناسی

ان ہی کی عنایت و مہربانی سے کاظم ہر جگہ اُس غیر فانی ذات کا مشاہدہ کر رہا ہے۔

اس امر کی تنبیہ کہ حق تم میں جلوہ گر ہے جو دیکھتا اور سنتا اور بولتا ہے اور جتنے بھی تمہارے صفات ہیں وہ سب عین اُسکے صفات ہیں!

(۱۸۷۸) لاگن جاگت تورے جھروکے

تُم کیا بھرم سے بن بن پھیرت   اے درشن کے پیاسے بھوکھے

وہ محبوب تیرے جھروکوں سے جھانک رہا ہے اے درشن کے پیاسے تو کیوں فریب میں مبتلا ہو کر جنگل جنگل پھر رہا ہے۔

(دوست نزدیک تر از من بمن است۔ بیں   چند گوئی کہ ترا در دگراں می بینم)

(۱۸۷۹) سب کے سنگ رہے وہ نسدن   راکھے سب کال پالے پوکھے

رات دن وہ سب کے ساتھ رہتا ہے اور سب کی پرورش کرتا ہے۔

(۱۸۸۰) بید بتاوے تیرے گھٹ ما   اُر تو نہ جانے پڑھتا پوکھے

کلام الٰہی کی تعلیم تو یہ ہے کہ "وہ تجھ میں جلوہ گر ہے" مگر تو ہی عجیب پڑھنے والا ہے کہ مطلب نہیں سمجھتا۔ (وفی انفسکم افلا تبصرون)

(۱۸۸۱) تج مایا کے پھیکے رنگ کال   لکھ وا کے رنگ چوکھے چوکھے

مایا کے پھیکے رنگ چھوڑ دے۔ اُس کی محبت کے اچھے چوکھے رنگ دیکھتا رہ۔

(۱۸۸۲) تو لے نام لے چھن چھن پل رے   جو لے پیم مدھ نہیں چوکھے

اس وقت تک ہر لحظہ اور ہر ساعت اس کا نام جپتا رہ جب تک شراب محبت نہ چکھ لے۔

(۱۸۸۳) پھر آئے سیکھ جگت کاظم سے   سب ہی مٹیں تیرے جی کے دھوکھے

پھر آ کر کاظم سے وہ طریقہ سیکھ جس سے نفس کے سب دھوکے مٹ جائیں۔

اعیان ثابتہ میں میں تجھ میں ہی گم تھا اور صرف تو ہی تو تھا اس عالم میں بھی وہی کیفیت عطا فرما اور یہ غفلت جو بوجہ خامی استعداد ہے دور فرما

(۱۸۸۴) کاظم جیسے پیا رہے بس
ویسے سدا بسیو جی

اے پیا جس طرح کل تم میرے یہاں رہے۔ کاش ویسے ہی ہمیشہ رہو۔

(۱۸۸۵) میٹھی میٹھی باتن ہت کی کے موہن   جیسے پھانس پھانس لیو ویسے پھنسیو

میرے دل کو محبت کی میٹھی میٹھی باتیں کر کے جس طرح پر جا پایا ہے (اللہ نے چاہا) ویسے ہی تم بھی پھنسو گے۔

(۱۸۸۶) ہنسو جات ہے دیکھو کا ہو جو ہنست ہے   دیکھو لاگ دیکھ کوئی کا ہو جن ہنسیو

جو کسی پر ہنستا ہے وہ بھی ہنسا جاتا ہے دیکھو خبردار کسی مبتلائے محبت کو دیکھ کر ہنسنا نہیں۔

(۱۸۸۷) نیکے ڈھنگ سیکھ وا کی سبھا میں دھنسیو   کاظم کاں سنگ لے رس رس دھنسیو

آداب محفل سیکھ کر اس کی محفل میں جانا۔ اور کاظم کو ساتھ لے کر آہستہ آہستہ داخل ہونا۔

(سنبھل کر ذرا اے نگاہ محبت   مقام ادب ہے مقام ادب ہے)

عارفِ کامل کے واسطے سے مناجات

(۱۸۸۸) اے ہو کرشن دوارکا باسی   اب سنکٹ میرے کرو ناسی

اے کرشن (عارف کامل) دوارکا میں بسنے والے (مقام اطلاق پر فائز) اب میری مصیبتیں دور کر دیجئے (مقام تقید کو فنا کر دیجئے)

(۱۸۸۹) میں رہوں دُکھ دالدر میں کیسے   لچھمن کے موت تمہاری داسی

یعنی بے انگی کی مصیبت میں کیسے گرفتار رہ سکتی ہوں جبکہ لکشمی دولت (دولت معرفت) آپ کے گھر کی لونڈی ہے

(۱۸۹۰) مایا کی پھانسی چھٹت نہیں من سے   جاؤں پراگ کہ آؤں کاسی

مایا کی پھانسی سے کسی طرح گلو خلاصی نہیں ہوتی۔ چاہے پراگ جاؤں چاہے کاشی

(۱۸۹۱) اندرن کے پھندے من پڑگیو   ہے یہ پھند سے دیو کھلاسی

محسوسات کے پھندے میں دل پھنس گیا ہے۔ مجھے اس قید سے نجات دیجئے۔

(۱۸۹۲) دھرم کے گھر سکھ سے جائے بیٹھوں   بھرم کے بن سے جو پاؤں نکاسی

خودی کے جنگل سے مجھے نکال دیجئے تاکہ بے خودی کے کاشانہ میں اطمینان سے جا بیٹھوں

(۱۸۹۳) ان سنکٹ کے مارے موہن۔   موہن نپٹے رہت اُداسی

اے موہن ان مصائب اور الجھنوں کی وجہ سے میرا دل ہمیشہ اداس رہتا ہے۔

(۱۸۹۴) کاظم سکھے سرگن نا رزگن — میں رہوں ویسی درس پیاسی

کاظم تو تشبیہ میں تنزیہہ کا مشاہدہ کر رہے ہیں کیا میں ایسی ہی درشن کی پیاسی رہوں گی۔

وفا دان جو پنے کو عشق سے بے تعلق سمجھکر دوسروں پر طعن کرتا تھا اب خود عشق میں مبتلا ہو رہا ہے

(۱۸۹۵) کلہہ تیں ہم کو ہنست رہی
اری اے گوالن

کلہہ تک تو اے گوالن تم میری (عشق کی گرفتاری پر) ہنسی اڑاتی تھیں۔

(۱۸۹۶) آج تنک مرلی دُھن سنتے — پھرت ہے مدھ بن بہی بہی

اور آج صرف بانسری کی مدھر تانیں سنکر تو مدھ بن میں سرشن بنی سرپٹکتی پھر رہی ہے۔

(۱۸۹۷) مرلی سُن بھو چک بھئی بوری — مرلی والے کی کون کہی

اے پگلی مرلی کی تانیں سنکر ہی تیری مت بیٹھ گئی اگر اس نے نواز کا جمال ہوشربا دیکھ لے تو کیا ہو۔

(۱۸۹۸) جب جانوں موہن کے دیکھیں — سُدھ بُدھ نا بھولے تو سہی

میں تو تیرے ظرف دل کی اسوقت قائل ہوں کہ موہن کا جمال ہوشربا دیکھ کر تیرے ہوش و حواس سلامت رہیں

(۱۸۹۹) ماکھن دودھ بھلائے گوالن — لاگے پکارے دہی دہی

اری اے گوالن مکھن دودھ بیچنے ہوئے تو سہی کر تو اسکے جلوہ سے ا مدہوش کر دہی دہی ا ز پکارنے لگے۔

(۱۹۰۰) یہ موہن گوالن کے گھٹ میں — کاظم دیکھے دہی دہی،

اس گوالن کے پردہ میں کاظم صرف اسی محبوب کا جلوہ گر دیکھتے ہیں۔ دسوا اسکے کسی کو نہیں دیکھتے

ذاتِ مطلق سے مناجات

(۱۹۰۱) اب مورے من کوں لیجو سنبھال
پڑے نہ جائے اندرن کے بس ماں — من کو چھانڈ نہ دے گوپال

اب میرے دلکو سنبھال لے۔ کہیں محسوسات و خواہشات کے پھندے میں نہ پڑ جائے اگر پال میرے دل سے بے خبر ہو۔

(۱۹۰۲) تیرے کمیال ہے سب جگ مُو کو — آپ مارا کھ چھٹائے کمیال

میرے نزدیک تمام عالم تیرا حلقۂ دام ہے۔ اس حلقہ سے علٰحدہ رکھکر مجھے اپنی ذات کیطرف متوجہ رکھ۔

(دنیا کے مت فریب میں آجا بُو اسد — عالم تمام حلقۂ دامِ خیال ہے)

(۱۹۰۳) آس لگی تیری کاظم کال — کھبر لیہو واکی ہر حال

کاظم کو تیرا ہی آسرا ہے۔ ہر حال میں اسکی خبر گیری فرماتا رہ۔

محبوبِ مجازی پھر ستانے لگا

(۱۹۰۴) سکھی پھیر ستاون لاگے پی
جھگڑ جھگڑ ہم سوں آئے لڑ لڑ — آئے بدیس سے ایتے دِنن پر

اے سکھی وہ پھر ہم کو ستانے لگے اتنے دنوں کے بعد کس شکل سے لڑ جھگڑ کر تشریف لائے ہیں۔

(۱۹۰۵) گھر نہیں لاگت تنکو رہی — نین آوت ہیں انسون بھر بھر

(پھر بھی) گھر میں جیتا نہیں لگتا۔ میری آنکھوں میں آنسو اُمڈے آتے ہیں۔

(۱۹۰۶) پُورب دیس نہ بھولا پی کوں
ایسی بگڑی بل بل کی — گئی جت پی کی چت ہر ہر

(وہ) اپنا پورب دیس کیطرح نہیں بھولتے۔ ایسے اپنے دیس کے وارے چپکے ہیں کہ انکا دھیان اسیطرف لگا رہتا ہے؟

(۱۹۰۷) یہ جگ سب ہی بدیس ہے لوگو — سبھے جی کوں اٹھا دو رہی
ہر سے لگاؤ نیتی کر کر

اے لوگو یہ ساری دنیا پردیس ہے لہذا جب جہاتے اس سے دل اٹھالو اور مالک سے خضوع و خشوع سے دل لگاؤ۔

(۱۹۰۸) گرو کی دیا سے تم تو کاظم — پیم کو مد ھوا بھر بھر پی
امر بھئے دیکھے ہر گھر گھر

اے کاظم تم نے تو اپنے پیر مرشد کی عنایت سے شراب محبت کے پیالے

بھر بھر کے پیے اور اب زندہ جاوید ہو کر اسی کا جلوہ ہر شے میں دیکھتے ہو۔

مرشدانِ رہنمائے راہِ حق کی طلب

(۱۹۰۹) باٹ محبوب کی کوئی مجھے بتاوے
تن من دھن سب واروں میں واپر جو مجھے پنتھ لگادے

کوئی مجھے محبوب کی راہ بتاوے۔ جو مجھے سیدھے راستہ پر لگادے میں اس پر اپنا جسم و جان و مال قربان کردوں۔

(۱۹۱۰) کوئی کہت ہے واکو نیرے دور کوئی بہکاوے

کوئی تو اس کو قریب بتاتا ہے اور کوئی دور بتاکر مجھے بہکاتا ہے۔

(۱۹۱۱) کہاں جاؤں کونی ڈگر تاکوں کو یہ بھٹک مٹاوے

اب میں کہاں جاؤں اور کون راستہ ڈھونڈوں کون میری یہ بھٹک دور کرے۔

(۱۹۱۲) اور تو کو۔ کاظم سے پوچھو کاہو نہ وہ بھٹکاوے

اور کون بتانے والا ہے۔ آؤ کاظم سے پوچھو۔ وہ کسی کو بھٹکاتا نہیں ہے۔

(۱۹۱۳) وہ کہے ہے سوئی ڈگر سانچی چل دیکھے سو پاوے

وہ جو راستہ بتائے وہی صحیح ہے جو اس پر چلے گا اس کو دلی مقصد حاصل ہو جائے گا۔

عشق مجازی اور اس کی قید

(۱۹۱۴) پنگھٹ چھوٹ سکھی اب ہم سوں کیسے جل بھر لادیں

اے سکھی اب ہم سے پنگھٹ چھوٹ گیا۔ پانی کہاں سے لائیں۔

(۱۹۱۵) نٹ ناگر مرلی دھر پھونکے گاگر بھریں کہ آگ بتادیں

وہاں تو وہ شعبدہ باز مرلی پھونکتے ہیں جب سے قلب پھنکا جاتا ہے ہم پانی بھریں یا آگ بجھائیں وہائے کیا کریں۔

(آگ لگی ہے قلب میں کیسے بجھاؤں کیا کروں
آہ کروں فغاں کروں خاک اڑاؤں کیا کروں)

(۱۹۱۶) تھوڑے دنن کا ایک چھوہرا کون کون چھل واکے بتادیں

ہے تو ابھی کمسن لیکن اس کے چھل فریب کیا کیا گناؤں۔

(نظر پڑا ایک بت پری وش نرالی سج دھج نئی ادا کا
جو عمر دیکھو تو دس برس کی پہ قہر و آفت غضب خدا کا)

(۱۹۱۷) گھاٹ پہ آوے گھات لگاوے سنمکھ ہوتے چت کو گنوا دیں

گھاٹ پر آکر گھات میں لگا رہتا ہے ہم اگر سامنے جائیں تو اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھیں

(۱۹۱۸) چھوت ہی چت من ہر لیت ہے آپ کو کیسے وا سے بچادیں

نظر سے نظر ملاتے ہی دل چھین لیتا ہے۔ آخر کیسے ہم اپنا دل اس سے بچائیں۔

(ہم بچائے ہوئے دل جاتے تھے رستہ رستہ
لے گئے پل کے بتاں چھین کے رستے رستے)

(۱۹۱۹) کوئی ہے ایسا چھلے جو وا کوں ایسے چھلیا پر بل بل جادیں

ایسا کون ہے جو اسے فریب دیکر قابو میں کرلے۔ میں ایسے فریب دینے والے پر قربان

(۱۹۲۰) نند کو پالک ہے سٹھ بالک کاظم سہجے وا کو چھلادیں

نند کا پالا پوسا بہت ہی بالی عمر کا ہے کاظم نے بڑی آسانی سے اس کو قبضہ میں کر لیا ہے۔

(۱۹۲۱) وہ من کیتو ہرے وے وا کوں چپکے گود جھٹ لیکے چرادیں

وہ کتنی ہی دل ربائی کیوں نہ کرے لیکن وہ د کاظم ، اسکو چپکے سے گود میں لیکر ہر لیتے ہیں۔

محبوب حقیقی کی شان استغنا و تجبر سے خوف اور گریہ وزاری

(۱۹۲۲) بہت کٹھن سوں بیتیں ہمری پیا بن بیرن رتیاں

بڑی مشکل سے میری غمگین راتیں پیا بغیر بسر ہوتی ہیں۔

(۱۹۲۳) نا آوے نا پٹھوے سندیسوا بیٹھ بدیسواں جارت چھتیاں

نہ خود آتا ہے اور نہ کوئی پیام ہی بھیجتا ہے۔ پردیس میں ٹھہر کر میرے سینے میں آگ لگادی ہے۔

(۱۹۲۴) روگ بھیو جیو پی کے بیوگ ما بچھڑت ہی ہم لاگیں کھٹیاں

پیا کے فراق میں دل کو روگ لگ گیا ہے۔ ان سے بچھڑتے ہی میں پلنگ سے لگ گئی۔

(۱۹۲۵) کیتو جری مری ان کی رت ان پے نہ پوچھی کبھوں بتیاں

ان کی محبت میں میں جل مری لیکن انھوں نے کبھی بات بھی نہ پوچھی۔

(۱۹۲۶) سکھی رہیں اپنے پیا بل کاظم ہم بچھڑیں جر جر بھئیں ستیاں

کاظم تو اپنے پیا سے مل کر آرام میں ہیں ادھر ہم فراق میں جل جل کر ستی ہو رہے ہیں۔

محبوب حقیقی کی محبت

(۱۹۲۷) لگن لگی اب دے پیتم سوں جو رہے نیرے مکھ نہ دکھاوے

اب ایسے محبوب سے میرا دل لگا ہے جو پاس رہ کر بھی صورت نہیں دکھاتا۔

(۱۹۲۸) بڑے بھاگ جگ آئے پائے ہم تو من جو واسوں ہت لاوے

خوش نصیب کہ دنیا میں آ کر میرے دل کو اس سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے۔

(۱۹۲۹) ایسے تو گپت پر گھٹ میں آہی پئے مورے ہیئے نت ہے سماوے

یوں تو خود ہی پوشیدہ اور خود ہی آشکارا ہے لیکن میرے دل میں ہمیشہ جلوہ فرما رہتا ہے۔

(۱۹۳۰) کاظم بھگت کرو تم سانچی مکھ دکھلاوے چاہے چھپ جاوے

اے کاظم تم سچی بھگت سے معرفت حاصل کرتے رہو چاہے وہ اپنا دیدار عطا کرے یا نہ کرے۔

امیدِ وصال میں عاشق کی خوشی

(۱۹۳۱) اب سکھ پاون لاگو جی پی کی آون سن ساون ماس

یہ سن کر کہ پیا ساون میں آنے والے ہیں میرے دل کی کلی کھل رہی ہے۔

(۱۹۳۲) کہاں سماؤں پھولی چھو اور اب مہکن لاگی پی کی باس

اب میں پھولے نہیں سماتی کیونکہ چاروں طرف خوشبو سی بکھری ہوئی ہے

(۱۹۳۳) جگ آئے کوئی پیا پائے سکھی ہیں کوئی تک رہیں ملن کی آس

دنیا میں آ کر کوئی تو پیا کو پا کر خوش ہے اور کوئی اس کے ملنے کا آسرا لگائے ہے۔

(۱۹۳۴) کوئی بچھڑیں ٹوٹی آس ملن کی نین بہیں نت ان کے آنس

کوئی ایسی بچھڑی ہے کہ اس کو پیا ملن کی آس ٹوٹ چکی ہے اور اسکی آنکھوں سے مستقل آنسوؤں کے چشمے جاری ہیں۔

(۱۹۳۵) کرو آنند امر ہوئے کاظم سدا پائے رہیم کاں پاس

اے کاظم تم مزے کرو کر جات جاودانی پا گئے رقیب اللہ تمہارے محبوب تو ہمیشہ تمہارے پاس رہتے ہیں۔

بوالہوس کی بےخبری باوجودیکہ باخبروں کے ساتھ رہا ہے

(۱۹۳۶)
جگ ما لکھو نہیں جانے وہ پیا کا کری سمجھنی
بوجھ نہ کہہ دکھ جات ہے رجنی!

دنیا میں پیا کا دیدار نہیں ہوتا۔ سے سبھی کیا جتن کریں۔ کچھ نہ پوچھو رات کس مصیبت میں کٹتی ہے

(۱۹۳۷) دن دن جر جر تاک تاکت بیتے رین جریں جگ جگ جس دیا

دن تو جلتے جلتے اور راستہ تکتے تکتے گزر جاتا ہے اور رات شمع کی طرح آہستہ آہستہ جلتے گذرتی ہے

(۱۹۳۸) کیسی ہے اگ یہہ لاگ کی جو تن جرت رہے نت سلگت ہیا

یہ محبت کی آگ کیسی ہے جس سے ہمیشہ جسم میں آگ لگی رہتی ہے اور دل سلگتا رہتا ہے۔

(۱۹۳۹) کہہ بوجھ آئیں یہ آگ سے بجھے کچھ تیں ہم کا بجھائے نا دیا

کون وہ ترکیب بتائے جس سے یہ لگی بجھے۔ کچھ تم نے بھی نہیں بتایا۔

(۱۹۴۰) بیٹھے سادھن سنگ گیان نہ آیو سنگت پائے کچھ نا ہم کیا

(دائے محرومی کہ) فقرا کی صحبت میں بیٹھے لیکن معرفت نہ حاصل ہوئی اچھی سنگت ملنے کے بعد بھی ہم نے کچھ نہ کیا (افسوس)

(۱۹۴۱) پی یہ ہے جیسے سمندر اچھل جگ وا ہی میں اپجا مرا مر جیا

پیا کی مثال سمندر کی ہے اور دنیا مثل بہاؤ ہے کہ اسی میں پیدا ہوا اور اسی میں فنا ہوا اور پھر زندہ ہوا۔

(۱۹۴۲) مین مری پیاسی جل کھوجت آ پر جل ہی ما جنم دیں لیا

مچھلی پیاس میں پانی کی تلاش میں مر گئی۔ باوجودیکہ پانی میں ہی اس نے جنم لیا تھا۔

(۱۹۴۳) درسن کوں جل کب سن کاظم اپنے گرو کے پیا رن پیا

دیدار یار کا آب بقا نہ معلوم کب کا تم اپنے مرشد برحق کے پلانے سے پی چکے ہو۔

مناجات

ولی مادر زاد کی تعریف و نیز مجذوب (غیر عارف) کا بیان

(۱۹۴۴)
وہی ہوت وا کے رنگ راتا
جا کو آوت جگ ما تشکو دیس پیا کو بھول نہ جاتا

وہی اس کے رنگ میں رنگا ہوا ہے جو اس عالم میں آ کر پیا کے دیس کو ذرا بھی نہیں بھولا۔

(۱۹۴۵) آئے بدیس شدہ رہے وہ دیس کی ایسا سو چیت مورے ہیئے بھاتا

اس پردیس (دنیا) میں آ کر اس دیس (وطن اصلی) کو جو نہ بھولا ایسا باہوش مجھے دل سے پسند ہے۔

(۱۹۴۶) اگیانی پیا پاس نہ پہرے — اِدھر اُدھر مَن کوں بھٹکاتا

نادان متلاشی پیا کو اپنے قریب نہیں ڈھونڈتا اِدھر اُدھر دل کو بھٹکاتا پھرتا ہے۔

(۱۹۴۷) سُو سُو بار چِتایُو نہ چِیتا — اَیسے مُورکھ کا کونی جگاتا

سو سو بار جگانے پر بھی نہیں جاگتا۔ ایسے غافل سونے والوں کو کوئی جگا دے۔

(۱۹۴۸) گیان دھیان کچھ پایُو کاظم — لاگ رہت جو واہے لپٹاتا

مشغولی اور تفکر کی بدولت کاظم اس سے رابطہ قائم کئے ہے۔

(۱۹۴۹) بھول سُو بھول اب نا بھولے — اُس کرپا رکھ مورے داتا

ابتک جو بھول چوک ہوئی وہ ہو چکی کاش اب نہ بھول چوک ہوتی اے مالک ایسی عنایت رکھ۔

نغمۂ بہاگ

طلب وصال اور محبوب حقیقی سے شکایت

(۱۹۵۰) اکنوں پردہ ز رخ بر دار رخ زیبا بنما مارا

توری جو گھونگھٹ مکھ پر راکھے دیکھ سکے کو مکھ پیارا

اے پیارے اب اپنے چہرے سے نقاب اٹھا کر رخ زیبا ہم کو دکھلا۔ جب تو خود اپنے چہرے پر نقاب رکھے تو کون تیرا روئے زیبا دیکھ سکے۔

(۱۹۵۱) چارۂ وصلت از کہ بجویم نیست بدستم کیسے چارہ

چاروں اُور سے ہار تھکا من۔ باہنہ گہو موہوں بے چارا

تیرے وصال کا ذریعہ کہاں اور کس سے ڈھونڈھوں ہر طرف کوشش کرکے دل تھک گیا اب تو ہی میری مدد فرما میں بے سہارا ہوں۔

(۱۹۵۲) سر و سامانم رفت بہ کویت کرد پریشاں گیسویت

سر تو پڑا آئے تورے پائن اب کہاں سو جھت مد دوارا

میرا سازوسامان تیرے کوچہ کی نذر ہو گیا تیری زلفوں نے پریشان کر دیا میرا سر تیرے قدموں پر ہے مجھے در سوا نظر نہیں آتا۔

(۱۹۵۳) از زحمت دل شد افگار۔ تاہم بازنیابم بار

ہے تو کھلا تیرا دربار۔ بار نہ پایا ایکو بارا

تیری جدائی سے دل پارہ پارہ ہے کبھی بھی بار محفل نصیب نہیں، حالانکہ تیرے دربار میں اذن عام ہے لیکن مجھے ایک بار بھی باریابی نہ ہوئی۔

(۱۹۵۴) کاظم را ہر دم دیدار از ما پردہ چرا کردی

تیری دَیا سے رَہیں وسے نیرے۔ ہم سے رہت کاہے نیارا

کاظم کو تو ہر وقت نظارۂ جمال حاصل ہے۔ آخر ہم سے کیوں پردہ ہے تیری عنایت سے وہ تو قریب رہتے ہیں ہم سے یہ دوری کیوں ہے۔

حقیقۃ الحقائق سے دوری کی شکایت جو وجود مجازی کی وجہ سے ہے

(۱۹۵۵) با من و تو بود وقتے اتحادے خوش بہم

تب رہے لاگے گرے نیائے رہے سب دکھ سے ہم

یاد بخیر ایک زمانہ تھا کہ ہم سے تم سے بڑا یارانہ تھا۔ اُس وقت ہم تیرے گلے کا ہار تھے اور ہر طرح کے دکھ درد سے کوسوں دور تھے۔

(۱۹۵۶) ناگہاں کردی جدا ہم خود شدی اندر حجاب

اب کہاں وہ سکھ ملے۔ پایا بھرم کا جب جنم

یکایک تو نے ہمیں الگ ہٹا دیا اور خود پردہ میں چھپ گیا۔ اب اس زندگی کے ننگ و ناموس میں گرفتار ہونے کے بعد وہ چین کہاں نصیب۔

(۱۹۵۷) تو چناں ہستی کہ بودی من نماندم آں چناں

اب کچھ ایسی کھینچ کر جو چھوٹ جائے جنمن کا غم

تو تو اب بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ اس وقت تھا لیکن میری حالت وہ نہ رہی۔ لہٰذا اب کچھ ایسی کشش فرما کہ اس ہستی کا غم دور ہو جائے۔

(۱۹۵۸) از کدامیں حیلہ یابم باز آں وصل نخست

آنگیں تیں لیو سُدھ جو لے نہ آوے سر پہ جم

اب کس طرح وہ عالم وصل حاصل ہو جس طرح پہلے میری خبر لیتا تھا اب بھی ویسی ہی خبرگیری رکھ جبتک موت آ جائے۔

(۱۹۵۹) ہستی موہوم مایا رب ہزاراں رنج داد
پھر ملا وہستی سے ہستی اُس عدم سے یہ عدم

یارب میری ہستی موہوم نے مجھکو بڑی تکلیفیں دیں۔ پھر میری ہستی کو ہستی اول سے ملادے اور اس عدم کو اُس عدم سے

(۱۹۶۰) یافت کاظم ہستے تو نے ز خود۔ از جذبہ ات
جب سے اُس کی لاگی تجھسے ہے سُکھ دم بدم چھوٹا بھرم

کاظم نے جو ہمت پائی ہے وہ اُس کی نہیں ہے بلکہ تیرے دئے ہوئے جاذبہ کی بدولت ہے۔ جب سے اُس کا تجھ سے رابطہ قائم ہوا دنیا کے جنجال سے چھٹکارا مل گیا اب سُکھ ہی سُکھ حاصل ہے۔

نغمۂ پچ وسوہنی

جذبہ کی تعریف اور بغیر سلوک محبوب کی تجلی سلوک کیلئے تنبیہ

(۱۹۶۱) پاپ سے گئے میرے بہتیرے — جب کر پا کر ہتن ہیرے

میرے بہتیرے گناہ دور ہوگئے جب وہ عنایت فرماکر میری طرف متوجہ ہوا۔

(۱۹۶۲) دُکھ گیو سُکھ آیو جگ جگ کا — تیرے آوت میرے دیرے

جب تو میرے گھر آگیا۔ میری مصیبت دور ہوگئی اور خوشی ہی خوشی نصیب ہوگئی۔

(۱۹۶۳) نام بھجے تیں پریم بڑھت ہے — مورکھ بھج لے نام سویرے

(محبوب حقیقی کے) نام رٹنے سے محبت بڑھتی ہے اس لیئے اے نادان جتنی جلد ہو یہ نام رٹنا شروع کردے۔

(۱۹۶۴) کہہ کی بھئی یہ مایا جہہ پر — تن من دھائے دھائے والے پھیرے

اس مایا نے کس کے ساتھ وفا کی جو تو اُس پر جی جان نچھاور کئے ہے۔

(۱۹۶۵) ہیت چیت سے بیٹھ دیکھ تو — کچھ دن آپنے ہیے کے نیرے

ہوشیاری اور خبرداری کے ساتھ مشغول بحق ہوکر بیٹھا اور اپنے قلب میں تفکر کر۔

(۱۹۶۶) تُرت ہرائے سُر ہیرت ناہیں تو — کاظم کال جو پُچھ کہہ لے رے

(تو) جلد سب ما سوا اللہ دور ہوسکتے ہیں مگر تو اس پر تُلتا نہیں۔ پھر غفلت میں کاظم کو جو چاہے کہہ لے

محبوب مطلق کے شہود میں قیام اور بعض اشغال کا ذکر اور عالم اور

اُسکے خواہشات سے علیحدہ ہونیکی ترغیب

(۱۹۶۷) بس گیو موری انکھین پیارا — بس کے من کیو متوارا

محبوب میری آنکھوں میں بس گیا اور میرے دل کو مست کرکے اپنے قبضہ میں کرلیا۔

(۱۹۶۸) تیں جو نہ دیکھے تو کیا کریں مُورکھ — ہے پیتم سنمکھ ٹھارا

اے نادان تو اگر نہ دیکھے تو ہم کیا کریں۔ پیتم تو سامنے ہی کھڑا ہے۔

(۱۹۶۹) ہم نے تو پایا اُس کی دیا سے — نیرے جا کو کہیں نیارا

ہم نے تو اُسکو اُسی کی عنایت سے اپنے نزدیک پالیا جس کو لوگ دور بتاتے ہیں۔

(۱۹۷۰) آئے لاگ واسوں جگ تج کے — ہوئے جائے بھرم سے نستارا

دنیا کو ترک کرکے اُسی سے واسطہ قائم کرلے تاکہ ننگ و ناموس سے نجات مل جائے۔

(۱۹۷۱) جیئت چہے تو مرآ گے ہیں — امر بھئے جن من مارا

اگر زندگی چاہتا ہے تو موت سے پہلے موت اختیار کر جس نے اپنے نفس کو مارا وہ زندۂ جاوید ہوگیا۔

(۱۹۷۲) کان موند سُن ہو تو کھل جائے — سُن پڑے انہد جھنکارا

کانوں کو ایسا بند کرے کہ سُن ہو جائیں (جیسا ذکر سلطان الاذکار میں کیا جاتا ہے) پھر ایسے کھل جائینگے کہ صوتِ سرمدی کی جھنکار سنائی دیگی۔

(۱۹۷۳) چک مُوندے سے دیکھے یہ اچرج — اندھیاری میں اُجیارا

آنکھیں بند کرلینے سے یہ عجیب تماشہ نظر آئے گا کہ اندھیرے میں روشنی (نور) نظر آئیگی۔

(۱۹۷۴) یہ انجن ہم کا دے کاظم — چھوٹے نینن کو اندھیارا

اے کاظم ہم کو بھی وہ سرمہ دو جس سے آنکھوں کا اندھیرا دور ہو۔

عالم بمنزلہ اُسکی زلف کے ہے جس نے تمام عالم کو اپنے حلقہ میں لے رکھا ہے اگر بنگاہ غور دیکھو تو وہ خود اپنے آپ میں گرفتار ہے اس لئے کہ اُس کے سوا کچھ ہے ہی نہیں

(۱۹۷۵) پھندے ڈالے زُلفن اُس کی ۔۔۔ پھنس کے مَن نکنئے گئے

انگی زلفوں نے ایسا اپنے جال میں گرفتار کیا ہے کہ کوئی اُس سے نکل سکتا ہی نہیں۔

(۱۹۷۶) ڈَنِی ماریں یے دُودُو ناگنیں ۔۔۔ جیت نہ چھانڈا کھو ڈسکے

اِن دونوں ناگنوں پر خدا کی سنوار جس کو انھوں نے ڈسا زندہ نہ چھوڑا (دونوں عالم کا پھندا مراد ہے)

(۱۹۷۷) تا پہ بان لگیں نینَن کے ۔۔۔ سُورہ جائیں ہیے میں دھنسکے

اُس پر ستزاد یہ کہ آنکھوں کے تیر دل پر لگتے ہیں جو ترازو ہوکر رہجاتے ہیں۔

(۱۹۷۸) ان چوٹن کے مارے ہمارو ۔۔۔ ٹھور ٹھور ہیرا اٹکے

ان چوٹوں کی وجہ سے میرے دل میں کسک اور ٹیس ہو رہی ہے۔

(۱۹۷۹) تارگ درس کی پوچھت بولا ۔۔۔ کرکے دَیا مُہتن ہنس کے

اِن چوٹوں کا تدارک میں نے پوچھا تو بڑی مہربانی سے ہنسکر بولے۔

(۱۹۸۰) چوٹیں کھائے بچے اب کاظم ۔۔۔ اَمر بھئے ہم کاں بسکے

کاظم تو اب چوٹیں کھانے سے بچ گئے اور زندۂ جاوید ہو گئے۔ اس لیے کہ انھوں نے ہم کو اپنے بس میں کر لیا ہے (صرف ذات کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں)۔

بحالت شباب توبہ کرلو کیونکہ سانس کا اعتبار ہی کیا۔ آئے نہ آئے

(۱۹۸۱) دم کا بھروسہ کون ہے جگ ما ۔۔۔ جونئیں جگ آئے بھولا رب سوں

دنیا میں زندگی کا کیا بھروسہ جو تونے دنیا میں آکر مالک کو بھلا دیا۔

(۱۹۸۲) کیا صورت پہ اٹکا مورکھ ۔۔۔ دل کوں اُٹھائے انگی چھب سوں

اے نادان تو صورت میں کیا اُلجھا ہے۔ دل کو انکی دلکشی سے علیحدہ کرلے۔

(۱۹۸۳) دیکھ سمجھ اُن کی بے وفائیاں ۔۔۔ سَہج سَہج جی کھینچ لے سب سوں

اُن کی بیوفائیاں دیکھ اور غور کر۔ (یہ سب نمود بے بود ہے) آہستہ آہستہ اپنا دل اُٹھالے۔

(۱۹۸۴) مان کہا آخر پچھتائے گا ۔۔۔ تجکو جتایا کس کس ڈھب سوں

کہا مان لے ورنہ بعد کو پچھتائے گا۔ یہ بات تجکو کس کس طرح ہم نے سمجھائی ہے۔

(۱۹۸۵) جنیوں کاظم سب کوں تج دل کوں ۔۔۔ رب سے لگا تب سے نہیں اب سوں

کاظم کی طرح سب کو تج کر دل کو اپنے مالک سے لگا۔ اگر اب تک یہ نہیں کیا تو اب کرلے۔

غفلت سے تنبیہ

(۱۹۸۶) چیت نام کوں اَبہیں سویرا

پھر نہ رہے گا چیت تیرا ۔۔۔ جب جی کے آوے کوچ کی بیرا

خدا کی یاد کرلے۔ ابھی سویرا ہے۔ جب موت کا وقت آجائے گا پھر موقع نہ ملے گا۔

(۱۹۸۷) اِدھر اُدھر مت جی بھٹکاوُرے ۔۔۔ دیکھ تو جگ میں ہے کوئی تیرا

اِدھر اُدھر دل کو نہ بھٹکا اور غور کر کہ دنیا میں تیرا کوئی ہے بھی۔

(۱۹۸۸) ہار نہ جی سیں بھول نہ واکوں ۔۔۔ آوے اَنبہ کی جائے ہنیرا

انکی یاد سے ہار کر نہ بیٹھ۔ خواہ آم آویں خواہ درخت خشک ہوجائے (خواہ مقصد حاصل ہو یا نہ ہو)

(حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن ست و بس ۔۔۔ در بندِ آں مباش کہ نشنید یا شنید)

(۱۹۸۹) سُرت لگائے گھٹ ہی میں بیٹھ رہ ۔۔۔ دور نہیں۔ ہے نپٹے نیرا

اپنے ہی میں دھیان سے غور کرو۔ وہ دور نہیں ہے بلکہ بہت ہی قریب ہے۔

(۱۹۹۰) ایسی جگت سے دیکھا کاظم ۔۔۔ گیو ہرائے جن ہر کوں ہیرا

اے کاظم ہم نے یہی طریقہ دیکھا کہ جس نے خود کو کھویا اُس نے اُس کو پالیا۔ (محبوب کو)

ہمارے اعمال و ریاضات بغیر امدادِ حق کوئی حقیقت نہیں رکھتے

(۱۹۹۱) بہت دِنن مَن باورِ بھٹکا

تجھے چھوڑ کہیں اوُرے اُٹکا ۔۔۔ اب سو کہاں مِلنا جھٹ پٹ کا

میرا باؤلا دل بہت دنوں بھٹکا کیا اور تجھے چھوڑ کر کہیں اور اٹک گیا۔ ایسے میں جلدی ملنا کیسے ممکن ہے۔

(۱۹۹۲) گیان دِھیان سے کچھ نہ ہوا ۔۔۔ ہم بہت دِنن سر پٹکا

ذکر و فکر سے کچھ نہ ہوا۔ اگرچہ میں نے بہت کوشش کی۔

(۱۹۹۳) جبھی تنک کرپا بھئی تیری گیو بھرم کاظم کے گھٹ کا

لیکن جب تیری ذراسی عنایت ہوگئی تو کاظم کے دل سے ننگ و ناموس کا پردہ اُٹھ گیا۔

شہانہ

(۱۹۹۴) تیرا بنرا آیو چھبیلرا سگرے نگر کے من میں بھایو

تیرا چھیل چھبیلا بنرا آگیا۔ ساری بستی کو پسند آیا۔

(۱۹۹۵) بھلے بھلے سنگ براتی آئے ناچ راگ نہیں جات بتایو

اچھے اچھے براتی ہمراہ آئے۔ ناچ رنگ کی دھوم دھام کیا بیان کی جائے۔

(۱۹۹۶) ایک اور چھوٹے آتشبازی ایک اور کنئیں دھوم مچایو

ایک طرف تو آتشبازی چھوٹ رہی ہے اور دوسری طرف (گھرکی) لڑکیوں نے دھماچوکڑی مچا رکھی ہے

(۱۹۹۷) کہی نہ جائے بہار پھولن کی نس کاری اُجیاری دکھایو

پھولوں کی بہار بیان میں نہیں آتی۔ اندھیری رات (پھولوں کی بہار سے) روشن ہوگئی۔

(۱۹۹۸) کاظم دیکھے رب کا ظہورا سب ما۔ دوسر کہاں سمایو

کاظم ہر چیز میں اپنے رب کا ظہور دیکھتا ہے غیرِ حق کی سمائی ہے ہی کہاں۔

محبوب حقیقی اور مجازی دونوں پر اطلاق کیا جاسکتا ہے

(۱۹۹۹) مورے جیا ارمان بھرے تیرے میٹھے بولن کے
ارے نیکے بول رے

تیری میٹھی میٹھی باتیں سننے کے لیے میرے دل میں ارمان بھرے ہیں ذرا پیاری پیاری باتیں کرو۔

(۲۰۰۰) گھونگھٹ اوٹ کا درسن دیت ہو میت سے کاہوں لاج کرے
ارے مکھ کھول رے

گھونگھٹ کی آڑ سے کیا جلوہ دکھاتے ہو۔ اپنے چاہنے والوں سے بھی کوئی شرماتا ہے۔

(اٹھا دے برقعہ دکھا دے مکھڑا کریگا مجھ سے حجاب کب تک)

(۲۰۰۱) مان گمان نہ کریں ہم سے لگی ہے ہم سے پریت گھری
اپنے جی میں تول رے

میرا کہا مان لو۔ مجھ سے بدگمان نہ ہو۔ مجھ سے زائد بھی اور گہری کس کی محبت ہے۔ اس کا اندازہ تمھارا دل کرسکتا ہے۔

(۲۰۰۲) تن من جیو جگ تجھ پر واروں ٹک سنمکھ رہ مورے کھڑے
چھب دکھلا انمول رے

اپنا جسم و جان اور دنیا جہاں سب تم پر نثار ہے۔ ذرا میرے سامنے رہو اور اپنا انمول جلوہ دکھاتے رہو۔

(۲۰۰۳) جو لے پران ہیں گھٹ میں کاظم پیم کی میں نہ تجوں نگری
کبھوں نہ جاؤں کہوں ڈول رے

اے کاظم جب تک جسم میں جان ہے محبت کا راستہ نہ چھوڑوں گا اور یہاں سے ہٹ کر نہ جاؤنگا۔

محبت اور فراقِ مجازی

(۲۰۰۴) موکوں بھون بھیو سُنسان بھاری جب سے بچھڑے لال بہاری

جب سے وہ محبوب مجھ سے جدا ہوا مجھے سونے گھر میں وحشت ہو رہی ہے۔

(۲۰۰۵) من بھاون بن لاگت بھیانک کاری بدریا نس اندھیاری

بغیر محبوب کے کالی بدلی اور اندھیری رات بھیانک معلوم ہوتی ہے۔

(۲۰۰۶) جی کو نہ دیتیوں مرتیوں سیام پہ بچھڑب جان پڑت جو اگاری

اگر جدائی کا حال پہلے معلوم ہو جاتا تو ہرگز اُسکو دل نہ دیتی۔

(۲۰۰۷) من گیو ہاتھ سے اب کا ہوت ہے ہاتھ ملے پچھتائے پچھاری

اب تو دل ہاتھ سے بے ہاتھ ہوگیا۔ اب پچھتانے اور ہاتھ ملنے سے کیا حاصل۔

(۲۰۰۸) کال بھئی رے پریت کارے کی برہ ناگن ڈس ڈس جیو ماری

سانولے محبوب کی محبت بڑی جان لیوا ہے۔ اُسکے فراق کی ناگن ڈس ڈس کے جان لیے لیتی ہے۔

(۲۰۰۹) نرگن نردن اوٹ سرگن کے من لیے گیلے دلداری

تنزیہ (ذات) تشبیہ کے پردہ میں دل ربائی و دلداری کر رہی ہے۔

(۲۰۱۰) سنگ ہو رہے تیرے کاظم ایسی نہ دیکھی کا ہوسے یاری

اے کاظم یہ معیت تم کو ہی حاصل ہے۔ ایسی دوستی کسی کے ساتھ دیکھی نہ تھی۔

معیت ہوتے ہوئے بھی مشاہدہ نہ ہونا جب تک کہ سلوک نہ کیا جائے یا جذبہ نہ آئے

(۲۰۱۱) اچرج دیکھ سکھی پیا سنگ ہے دیکھن کوں جیرا سہکے

اے سکھی یہ عجیب بات دیکھو کہ محبوب ساتھ ہے مگر پھر بھی دل اُسے دیکھنے کے لیے بے چین ہے۔

(۲۰۱۲) پاس نہ کھوجا اپنے گھٹ ما اِدھر اُدھر دوڑے نکلے

اسکو اپنے دل میں تلاش نہیں کیا۔ دھوکے میں پڑکر اِدھر اُدھر مارے مارے پھر لگئے۔

(۲۰۱۳) اب جو بیوگی کا جیو چاہے پیا دیکھن کوں من لہکے

اب اگر ہجر کے مارے ہوئے کا دل پیا کے دیکھنے کو لہکے۔ تو

(۲۰۱۴) سُمت لے سادھن سنگ بیٹھے اپنی کمت راکھے تہکے

عقل سلیم کے ساتھ فقیروں کی سنگت اختیار کرے اور اپنی خودی کو طاق پر رکھدے۔

(۲۰۱۵) نام بھجے ہردے سے چت لائیکے ستگر کی سنگت رہ کے

مرشد برحق کے ساتھ رہ کر دل سے متوجہ ہو کر اسکی (حق کی) یاد کرے۔

(۲۰۱۶) مَن کی کلی پھولے پھوُ اور سے باس لگے پی کی مہکے

(پھر تو) دل کی کلی کھل کر پھول ہو جائے گی اور محبوب کی خوشبو چاروں طرف مہک اُٹھے گی۔

(۲۰۱۷) چمکے جوت نرگن کی گھٹ ما پیم اگن لاگے دہکے

تنزیہ کی تجلی دل میں چمکنے لگے گی اور محبت کی آگ دہک اُٹھے گی۔

(۲۰۱۸) پرگھٹ گپت دیکھے واہی کوں جیوں کاظم پھر نا بہکے

کاظم کی طرح ظاہر و باطن اُسی کو دیکھنے لگے گا اور پھر کبھی اِدھر اُدھر نہ بہکے گا۔

مناجات

(۲۰۱۹) کبھی کبھی آؤ مورے گھر کر پھیرا
جی ترسے ترے دیکھن کارن

کبھی کبھی میرے گھر کا بھی پھیرا کیا کرو۔ تمھارے دیدار کے لیے میرا دل ترس رہا ہے۔

(۲۰۲۰) تیرے گیان دھیان سُمرن ہے تیرے جاپ ہے سانجھ سویرا

تیرا ہی ذکر و فکر زبان پر ہے اور تیرے ہی نام کی رٹ صبح و شام رہتی ہے۔

(۲۰۲۱) کیا بھجن تج موہ مایا کوں بھرم کا اَبہوں نہ چھوٹ پھیرا

دنیا کو تج کر تیری یاد کی لیکن ننگ و ناموس نے اب تک پیچھا نہ چھوڑا۔

(۲۰۲۲) کہا ہوت ہمرے سُمرن سے جب تک کرم نہ ہووے تیرا

محض ہمارے نام رٹنے سے کیا ہوتا ہے تاوقتیکہ تیرا کرم شامل حال نہ ہو۔

(۲۰۲۳) دے درشن اپنے کاظم کاں تن من جیو سے ہے تیرا چیرا

اپنے کاظم کو اپنا دیدار عطا فرما وہ جسم و جان سے تیرا غلام ہے۔

(بحالتِ مناجات) قدرے قلیل تجلی ہونا جس سے عشاق کو سکون ہوتا ہے

(۲۰۲۴) آج بھلا کیے مورے گھر پھیرا
تن من سیے آون پر واروں

آج تم میرے گھر خوب آنکلے۔ میری جان و دل تمھارے اس آنے پر قربان

(۲۰۲۵) یا ہی جتن نت درس دیت رہ نئی نئی چھب سے بھلا پیا میرا

اے میرے پیارے اِسی طرح نت نئے انداز سے مجھے جلوہ دکھاتے رہو۔

(۲۰۲۶) تیرے آوت ہم آپ گئے جب بھرم پاپ کب آوے نیرا

تیرے آتے ہی میری خودی رخصت ہو گئی۔ اب ننگ و ناموس کا خیال میرے قریب کہاں آسکتا ہے۔

(۲۰۲۷) گیان دھیان کر کر موہے نس دن کچھ نہ بھیا کیے جاپ گھنیرا

اگرچہ بہت دنوں اُس کے نام کی رٹ لگائی لیکن ذکر و فکر رات دن کرتے رہنے سے کچھ بھی نہ ہوا۔

(۲۰۲۸) دَیا کیٔ کاظم پر جب تب   تو ہے پاوت چہو اور سے گھیرا

(البتہ) جب تو نے کاظم پر کرم فرمایا تو اب وہ چار و نطرف تجھی کو محیط دیکھ رہا ہو (انہ بکل شیئ محیط)

عاشق و معشوق کے درمیان جو معاملت ہوتی ہے اُس کو لوگ بہت کم جانتے ہیں۔ ہاں اگر سلوک بالمحبت کیا جائے تو معلوم ہو سکتا ہے

(۲۰۲۹) میں پیا تیرے ہاتھ بکائی

آدسے میرو نیہہ لگو رے   کچھ دن جگ میں بھلانی

اے محبوب میں تو تیرے ہاتھ کبھی کی بک چکی تھی۔ ازل ہی سے میرا دل تیری محبت کے نذر ہو چکا تھا۔ اگرچہ دنیا میں آکر یہ پیمان وفا (الست بربکم قالوا بلیٰ) بھول گئی۔

(۲۰۳۰) تج کے مایا موہ لوبھ اب   تیرے نام لبھانی

دنیا اور اُسکے خواہشات کو چھوڑ کے اب تیرے ہی نام کی والہٗ و شیدا ہوں۔

(۲۰۳۱) جوگ تجا جی سب سے اٹھائیکے   میچ جو من میں ٹھانی

دل کو سب سے یکسو کر کے درویشی اختیار کر لی۔ اب منزلِ فنا حاصل کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔

(۲۰۳۲) جھٹ پٹ کھول کے پٹ گھونگھٹ   جوت رہی جو چھپانی

اُس نے پردے اُٹھا کے دروازے کھول دیئے جو نور پوشیدہ تھا وہ بے حجاب ہو گیا۔

(۲۰۳۳) تیرے نیہہ سے جو بیتت ہے   تیں وہ جانے کی میں جانی

تیری محبت سے جو مجھ پر گذرتی ہے اُس کو یا میں جانتی ہوں یا تو خوب جانتا ہے۔

(۲۰۳۴) اب کرتب کچھ ہم سے نہ پوچھو   جب پوچھو مورت پہچانی

اب مجھ سے میرے عمل کے بارہ میں نہ پوچھو بلکہ جب پوچھو محبوب ہی کے بارہ میں پوچھو

(۲۰۳۵) سب صورت میں پی کی صورت   کاظم پائی سمانی

کاظم نے ہر صورت میں محبوب کی صورت کو جلوہ گر پایا۔

توجہ الی المجاز سے پشیمانی

(۲۰۳۶) جائے کے ہم جمنا پچھتانی   آگ لگی ہے بھرتے پانی

ہم تو جمنا جا کے پچھتائے۔ وہاں پانی کیا بھرا کہ دل میں آگ بھڑک اُٹھی۔

(۲۰۳۷) گھاٹ پہ ٹھاڑ رہو من موہن   چتوت ہی سُدھ موری بھلانی

وہاں گھاٹ پر منموہن کھڑے تھے۔ اُنکو دیکھتے ہی میرے ہوش و حواس رخصت ہو گئے۔

(۲۰۳۸) اب تو گیو من ہاتھ سے مورے   موری چتون موری مونڈ بپانی

اب تو میرا دل ہاتھ سے بے ہاتھ ہو گیا۔ میری نظر بازی کا یہ لپکا میرے لیے عذابِ جان بن گیا۔

(۲۰۳۹) لوگ کہت سب موکو باوری   موہن لکھ کو ورہت سیانی

سب مجھے سڑی دیوانہ کہتے ہیں۔ بھلا اُس دلبر کو دیکھکر کسی کی عقل سلامت رہ سکتی ہے۔؟

(۲۰۴۰) جاکے لگے سوئی جانے کاظم   کاہو کی پیر کہو کب جانی

اے کاظم جس کے دل پر محبت کی چوٹ لگی ہو بس وہی جان سکتا ہے۔ پرایا درد کوئی کیا جانے۔

فراق میں آہ و نالے

(۲۰۴۱) مو پر نندرِیا کبھی بھاری   بچھڑ گئے جب سے بنواری

میرا محبوب جب سے مجکو چھوڑ کر چلا گیا مجھ پر راتوں کی نیندیں حرام ہو گئی ہیں۔

(۲۰۴۲) پوچھ نہ دن کیسے بیتت ہے   رین کو دکھ ہم کہو آگاڑی

رات کی مصیبت میں پہلے ہی بیان کر چکی۔ دن نہ پوچھ کیسے بسر ہوتے ہیں۔

(۲۰۴۳) نرموہیا چہے بھولے ہم کا   ہم کبہوں نہ بساری

وہ بے مروت چاہے مجھے بھول جائے لیکن میں کبھی اُسکو نہیں بھول سکتی۔

(۲۰۴۴) جو جو بیر لگت درسن کی   تو تو دکھ بڑھت ادھکاری

حصول دیدار میں جتنی دیر ہو رہی ہے اُتنی ہی میری کلفت و تکلیف بڑھ رہی ہے۔

(۲۰۴۵) ہم کا چھوڑ ملے کاظم سے   کا تقصیر ہماری

مجھے چھوڑ کر کاظم سے ملتے ہو۔ آخر ہمارا قصور؟

معشوق مجازی سے وصال کی طلب

(۲۰۴۶) دکھادے موہن موہنی چھب پیاری   یہ چھب پیاری پر جیو بلہاری

اے موہن اپنا من موہنے والا انداز دکھا دو۔اس انداز پر میری جان نثار ہے۔

(۲۰۴۷) مرلی سنائے للچاوت کارے   سنمکھ آؤ بنواری

اے میرے کنھیا (محبوب) سامنے آؤ۔ بانسری کی آواز سے آتشِ شوق کیوں بھڑکا رہے ہو۔

(۲۰۴۸) دور کی ٹیر سنت ہی جانو   لاگت تیر مراری

دور کی آواز سنکر یہ سمجھو کہ قلب پر اک تیر سا لگتا ہے۔

(۲۰۴۹) بین مدھر ہے بین لگاوت   یہ مرلی ڈئی ماری

اس مرلی سے خدا بچائے اسکی مستانہ تانیں تیر کی طرح قلب میں پیوست ہو رہی ہیں۔

(۲۰۵۰) کب تک ہم ترسیں درسن کوں   ارے اے لال بہاری

اے لال بہاری (محبوب) آخر ہم کب تک دیدار کو ترستے رہیں۔

(۲۰۵۱) کاظم سے نت نہہ بنو رہے   ہم کیا تیری بگاری

کاظم سے تو تمھاری سدا کی یاری ہے۔میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔

سوہنی

محبوب مجازی سے شکوہ

(۲۰۵۲) تم میری سدھ کیوں بساری ہو   بانکے نینوں والے پیارے

اے بانکے نینوں والے محبوب تو نے میری یاد کیوں بھلادی۔

(۲۰۵۳) کب تک دکھ بچھڑن کا سہیے   نند کے لال دلارے

اے نند کے جانِ جاں یہ جدائی کی مصیبت کب تک برداشت کی جائے۔

(۲۰۵۴) ہمروجی دیکھن کوں چاہت   کبھوں تو آؤ ہمارے

میرا دل تمھارے دیکھنے کو بہت چاہتا ہے۔کبھی تو آجاؤ۔

(۲۰۵۵) دیکھ تو کیسے کٹت ہے ہمری   نس دن سانجھ سکارے

دیکھو تو میری زندگی کے صبح و شام کیسی مصیبت سے بسر ہو رہے ہیں۔

(۲۰۵۶) نت کاظم کے لاگے گرے رہو   وہی ہیں میت تمھارے

ہمیشہ کاظم کے گلے لگے رہتے ہو۔کیا بس وہی تنہا تمھارے دوست ہیں۔

(۲۰۵۷) بانٹ پڑے انھیں کے اکیلے   ہمری بھلائے کارے

بس انھیں کے ہو کے رہ گئے ہو۔ہم کو بالکل ہی دل سے بھلا دیا ہے۔

محبوبِ مجازی کی دلربائی (پنجابی)

(۲۰۵۸) لیگئی لیگئی دل کوں لیگئی   جنک سہانے والی ظالم

اُس سہانے دلکش ظالم کی ادا دل کو اُڑا لے گئی۔

(۲۰۵۹) چنچل آئے چنپلا سی چمکی   دیگئے داگ برہ دی دیگئے

ناز و انداز سے بجلی کی طرح آکر چمکی اور فراق کا داغ دے گئی۔

(۲۰۶۰) رانجھے ہت رل پنجھا نڈا کھنڈا   ہے ہے گئی وہ ہے ہے گئی

رانجھا محبت میں ثابت قدم رہا اور ہیت کا کھیت (مبدائے عشق) نہ چھوڑا۔ ہائے فراق کا داغ دے گئی۔

(۲۰۶۱) ہیر دیکھائے رانجھے تو ایک لے   کے گئے جادو سوکے گئے

ہیر نے رانجھے کو اپنی ایک جھلک دکھلا کر جادو کر دیا۔

(۲۰۶۲) پھر وہ لے کہاں کاظم جو   دل سو لیگئے پہلے سو لیگئے

اب اُس دلستاں کے لئے کیا باقی ہے متاعِ عقل و ہوش وہ پہلے ہی لے گئی۔

محبوبِ حقیقی کی تجلیِ ذاتی برقی

(۲۰۶۳) دیگئے داگ برہ دی دیگئے   آئے چنپلا سے دل پہ چمکے

میرے دل پر بجلی کی طرح چمکے اور مجھے جدائی کا داغ دے گئے۔

(۲۰۶۴) تنک نہ ٹھہرے ہمارے سنمکھ   دھیرج کب ہوئے دیکھن جھمکے

تھوڑی دیر بھی میرے سامنے نہ ٹھہرے بھلا ایک آن کی چمک دیکھکر دل کو کیسے تسکین ہو۔

(۲۰۶۵) اب نہیں بھاوت دل کو ہمارے   واکے آگے کوئی اُسکے ڈھمکے

اب اُن کے سامنے بھلا کوئی دوسرا میری نگاہوں پر کیسے چڑھ سکتا ہے۔

(چڑھتے ہی نہیں میری نظر پر مہ و خورشید   دیکھا تمھیں کیا میں نے کہ اترا گئیں آنکھیں)

(۲۰۶۶) کبھو اور اب دیکھ سکیں کب   برجت کاظم ڈے دے دھکے

اب کسی اور طرف کیسے دیکھ سکتے ہیں وہ کاظم کو دھمکیاں دے دے کر منع کر رہا ہے۔

محبت مجازی جس میں حقیقت کا شمول ہو۔ اس میں سوا درد اور کچھ حاصل نہیں ہوتا

(۲۰۶۷) درد ہمیں انعام ہوئی
لگت نہروا تھسے پیزوا

اے محبوب تم سے محبت کرکے مجھے انعام میں درد ملا۔

(۲۰۶۸) تم نکلو نہیں گھر سے ہم کو   صبح سے بیٹھے شام ہوئی

(۲۰۶۹) جاتا نکل عالم سے کروں کیا   صورت تیری دام ہوئی

تم گھر سے نکلتے نہیں اور مجھے صبح سے بیٹھے بیٹھے شام ہوگئی۔ میں تو اس عالم سے نکل جاتا لیکن تیری صورت میرے لیے پھندا بن گئی ہے۔ (یعنے اگر مجاز میں گرفتاری نہ ہوتی تو مقام تعین سے نکل کر مقام لاتعین میں پہنچ جاتا)

(۲۰۷۰) مجرا کر ڈیوڑھی پہ کھڑے رہیں   یہ کر ہم پہ مدام ہوئی

ادب سے در دولت پر ہمیشہ حاضر رہنے کی خدمت میرے لیے مقرر ہوگئی ہے۔

(۲۰۷۱) ہم کو درد ملی کیا جانی   اور کی کیا انجام ہوئی

(۲۰۷۲) درد سوائے صورت میں نہ پائی   صورت کس کوں رام ہوئی

اس معاملت سے ہم کو تو صرف درد حاصل ہوا نہ معلوم اوروں کا کیا انجام ہوا۔ صورت میں گرفتاری سے سوا تکلیف کے کیا حاصل اور صورت کس کے قبضہ میں ہوئی ہے۔

(۲۰۷۳) سب خوش نام رہے۔ بدنامی   خاص ہماری عام ہوئی

(۲۰۷۴) کاظم تجھ کوں تو ہر صورت سے   یار ملا آرام ہوئی

اور سب تو نیک نام رہے ہم ہی سب میں خصوصاً بدنام ہوے۔ اے کاظم تم کو ہر صورت سے آرام ہے۔

اس لیے کہ تمھارا محبوب تم کو مل گیا۔

عاشق کے درد و عشق کو کوئی نہیں سمجھتا

(۲۰۷۵) باتیں کا سُو کہیں موہن کی
بید بتھا مَن کی نہیں سمجھے   دیت ہے اوکھد تن کی

موہن کی باتیں کس سے کہوں۔ طبیب دل کا درد نہیں سمجھتا صرف جسم کے علاج میں سر کھپا رہا ہے۔

(۲۰۷۶) جن مو دُکھ دین سو نیکے سُنت نہیں   رہ گئی من میں مَن کی

جس نے مجھے دُکھ دیا وہ اچھی طرح میری بات بھی نہیں سُنتا۔ میرے دل کی بات دل ہی میں رہ جاتی ہے

(۲۰۷۷) من کو ہر لیا ہرے دُکھ سُوئی   ھِسر سمجھے ہر جن کی

جس نے دل لیا ہے وہی دکھ دور کرسکتا ہے۔ غریبوں کی دادرسی اللہ ہی کرتا ہے۔

(بت ظالم نہیں سُنتا کسی کی   غریبوں کا خدا فریاد رس ہے)

(۲۰۷۸) کاظم کے بس سیام ہے۔ اُن کچھ   دھیرج کی کُہتن کی

کاظم کے بس میں تو ان کے محبوب ہیں ہی۔ انھوں نے مجھے تسلی دی جس سے مجھے گونہ سکون ہوا۔

سوہنی

ذکر الٰہی سے بہتر دنیا میں کچھ نہیں

(۲۰۷۹) واہی کی آئے کایا میں بنی   جیں جیو ہر سُمرن کی ٹھنی

اس جسم میں آکر وہی کامیاب و بامراد رہا جو (حق کی) یاد میں مستعد رہا۔

(۲۰۸۰) صاحب واکو سنوارا ایسا   جو ویں سنوارا نام دھنی

مالک نے اُسکو ایسا نوازا کہ اُس کا نام ہی دھنی مشہور ہوگیا۔ (یعنی عارف جسکو وصال حاصل ہو)

(۲۰۸۱) پھر کہاں کھائے گھاؤ مایا کے   پھر کیتو چلا وے آنی گھنی

پھر مایا کے وار اُس پر کیا اثر کرسکتے ہیں۔ چاہے وہ کتنے ہی اُس (دھنی) پر سخت حملے کرے۔

(۲۰۸۲) کبھوں نہ اُگے وہ مورت سوں   موہنی ہوئے کی آنموہنی

اب کبھی وہ صورت (تعین) میں گرفتار نہیں ہو سکتا۔ خواہ وہ صورت دلفریب ہو یا نہ ہو۔

(۲۰۸۳) رُوپ اَرُوپ کے پاؤ جگت میں ہوئے نہ وہ کب سب سے غنی

وہ جو صورت اور بے صورتی کا مشاہدہ اپنے ہی میں کرے۔ پھر کیوں نہ سب سے بے نیاز ہو جائے۔

(۲۰۸۴) اَلیسُو گیان تُو ہے سُو ہے کاظم دیکھے پی کی تُو ہی چھب سوہنی

اے کاظم ایسی معرفت بس تمہارے ہی شایان شان ہے۔ تم ہی پیا کا حسین جلوہ دیکھتے رہے

نغمہ پیرچ

جب تک وصال نہ حاصل ہو اُس کے غم میں روتے رہنا چاہیئے

اور امید لگائے رہنا چاہیئے

(۲۰۸۵) بے وصلش چشمت گریاں ہر گو خوں بینی زہر اشکے

روئے تیں انکھیاں پی کو بھاویں پی کو رجھاؤ روئے روئے کے

بغیر اُس کا وصال حاصل ہوئے آنکھوں کا روتے ہی رہنا بہتر ہے چاہے ہر آنسو سے خونِ جگر ہی کیوں نہ ٹپک پڑے۔ روتی آنکھ پیا کے پسند خاطر ہے لہذا رو رو کر ہی اُس کو اپنی طرف متوجہ کر لو۔

(۲۰۸۶) خوش چشمے کہ خوش آید اُو را شداز یں چشم خوش چشمے

چار دِنا جو روئے بِہُوگن۔ رہے جوگن پیا بل ہنسکے

آنکھ وہی اچھی ہے جو اس کی نظر چڑھ جائے۔ اسی لئے مجھے اپنی چشم گریاں سے اچھی امید بندھی۔ جو فرقت زدہ چار دن اُسکے فراق میں روئے وہ ہمیشہ اُس کے وصال سے شاداں شاد رہا کرے گی۔

(۲۰۸۷) گر غمِ دل دلدار پسند د۔ خوشتر از یں غم عیشے نیست

واہی ہیا بھاوت ہے پیا کاں برہ کی چوٹن جو کسکے

اگر غمِ دل محبوب کو پسند ہو تو ایسے غم سے زائد خوش گوار کوئی راحت نہیں ہے۔ محبوب کو وہی دل پسند ہے جو فراق کی چوٹیں کھا کھا کر تڑپ رہا ہے (انا عند المنکسرۃ قلوبھم لاجلی)

(۲۰۸۸) مسکیں گے بہ ہر از غمہا۔ تا نبو د لطفش ہمراہ

تھا جال مایا تیں دیا بن نکس سکے پھر کو پھنسکے

بے چارہ غموں سے کیسے نکلے جب تک اُس کا کرم نہ شامل حال ہو۔ بہت بڑا پھندا تو ما سوا اللہ کا ہے جس سے بغیر اس کی عنایت و مدد کے رہائی نا ممکن ہے۔

(۲۰۸۹) در محفل کاظم ہم آئی۔ ہم در محفل خود طلبی

ہم کا بُلاؤ کی آؤ ہمارے۔ درس دیو چاہو جسکے

کاظم کے یہاں تو تم خود بھی آتے ہو اور ان کو بھی اپنی محفل میں بلاتے ہو کبھی ہم کو بلاؤ یا ہمارے یہاں آؤ۔ بہر حال جس طرح ہو اپنے دیدار سے شاد کام کرو

نغمہ دیس و سورٹھ و جاجونتی

مُرشد بر حق کی تعریف

(۲۰۹۰) پائی سبھی کچھ مُنہ مانگی
ستگر تیرے پائن سوں

اے مرشد برحق آپکے قدموں کے طفیل۔ میری سب منہ مانگی مرادیں بر آئیں

(۲۰۹۱) پہنت پاؤن کے درس ہت پاؤن کھات پیت سوئے جاگے

اس مالک کے مشاہدہ سے ہمیشہ دل آسودہ رہتا ہوں۔ ہر حال میں سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے اسکی دید میسر ہے

(۲۰۹۲) جو سوئے سوہی پیا تیں رہے مل جاگے رہیں وہی انگ لاگے

جب سوتا ہوں تو پیا سے ہم کنار رہتا ہوں اور جب جاگتا ہوں تو بھی اسی سے لپٹا رہتا ہوں۔

(۲۰۹۳) گھٹ کے روگ بِن جوگ گئے سب اپنے پائن اُلٹے بھاگے

بغیر ریاضت کئے ہوئے (مرشد کی عنایت سے) میرے سب روگ الٹے پاؤں بھاگ گئے۔

(۲۰۹۴) نرگُن کے گُن لکھ سرگُن میں لکھ نہ پڑیں نیکے ناگے

تنزیہہ کے کیفیات تشبیہہ میں مشاہدہ ہوں تو اچھائی و برائی کا خیال نہ رہے۔

(۲۰۹۵) کوئی نہ پاوے برسن بیچ درسن سو رہے پیو نینن آگے

جس کا دیدار برسوں اور دنوں کو حاصل نہیں ہوتا وہ میری نظروں کے سامنے رہتا ہے۔

(۲۰۹۶) بس گیو پیو رس لے من تن ما کاظم پیا کے رس پاگے

وہ محبوب جسم و جان میں رفتہ رفتہ رچ بس گیا ہے۔ کاظم محبوب کے رنگ میں رنگ گئے ہیں۔

جسکو لوگ دُور بتاتے ہیں میں نے اُسی کی عنایت سے اُسے اپنے نزدیک پالیا

(۲۰۹۷) سُو ہیو پایا اپنے گاؤں
دور بتاویں جا کو دلیوا

محبوب کو میں نے اپنے گاؤں (دل) میں پالیا۔ جس کو لوگ دور بتاتے ہیں۔

(۲۰۹۸) تن من میں اب چھلکے دھوپی   دوڑ چھوٹی کہاں آؤں جاؤں

جسم و جان میں اب وہی جاری و ساری ہے۔ اب خواہ مخواہ کی دوڑ دھوپ سے نجات ملی۔

(۲۰۹۹) ناؤں نہ ٹھاؤں رہو کچھ پائے   گھنے ناؤں بہتیرے ٹھاؤں

اسکے لئے کوئی مخصوص نام یا جگہ قرار دینے سے کیا حاصل ہوگا کیونکہ اسکے بہت نام ہیں اور بہت ٹھکانے ہیں

(۲۱۰۰) پتت پاون کے پاون لاگی   بڑے بھاگ سے ٹھہرایا ٹھاؤں

ایک گناہگار اس معاف کرنے والے کے قدموں پر پڑا ہوا ہے یہ اسکی خوش قسمتی ہے کہ ایسی جگہ پہ وہ دھونی رما کر بیٹھ گیا۔

(۲۱۰۱) ہارت پریم کی باجی جیتی   مرے سے پایا امر کو ناؤں

مرنے سے محبت کی بازی جیت لی۔ مرنے سے حیات جاودانی حاصل ہوگئی۔ (اپنی ہستی کا شہود ہو جانے سے حق تعالٰی کی ہستی کا یقین آیا۔ یہی محبت کی بازی جیتنا ہے)

(۲۱۰۲) اپنی اُلجھے اپنے روپ اب   جہاں تہاں جوہیں الجھاؤں

وہ خود اپنی صورت پر فریفتہ ہوگئے اسی لئے میں بھی ہر ہر جگہ صورت میں گرفتار رہو جاتا ہوں

(اسی کی صفت تو یہی کا عکس مجھ پر پڑا ہے کہ)

(بے جستجو کر خوب سے ہے خوب تر کہاں   اب دیکھئے ٹھہرتی ہے جاکر نظر کہاں)

(۲۱۰۳) بلا رہ پیا سے جُگ جُگ کاظم   جیتے تو درسن کا داؤں

اے کاظم تم کو ہمیشہ اپنے پیا سے وصال حاصل رہے گا تم تو درشن کا داؤں جیت گئے۔

جس نے محبوب کو اپنے میں پالیا اسکو تیرتھ یاترا کی کیا حاجت

(۲۱۰۴) تیرتھ ہم کا جائے کریں   تیں جا کر اگیانی تیں

ہم تیرتھ کے لئے کیوں جائیں۔ اے احمقو یہ تم ہی کو مبارک۔ تم ہی جاؤ۔

(۲۱۰۵) پاس چھوڑ ابھناسی کا ہیکوں   کاسی جائے جائے بھٹکیں۔

جب وہ ذات غیر فانی اپنے پاس ہے تو ہم کیوں بلا ضرورت کاشی جاکر بھٹکیں۔

(۲۱۰۶) لاکھ بیر جا اُلکھ نہ لکھئے   ہم وہ اُلکھ لاکھن مانکھیں

لاکھوں بار بھی اگر تم جاؤ تیرتھ کو تو اس ذات غیر مرئی کا مشاہدہ نہ ہوگا۔ ہم اُس ذات کو لاکھوں میں جلوہ گر دیکھتے ہیں۔

(۲۱۰۷) دور دور تیں بھٹک بھٹک مر   ٹھور ٹھور پیا دیکھوں میں

تم دور دور بھٹکتے رہو اور اپنی جان کھپاتے رہو میں تو ہر جگہ محبوب کا جلوہ دیکھتا ہوں

(۲۱۰۸) جن ستگر کا سنگ نہ پایا   کاظم وے سب بھول مریں

اے کاظم جن کو مرشد برحق کی صحبت نہ حاصل ہوئی وہ اسی طرح بھول میں پڑے رہیں گے اور ہلاک ہو جائیں گے

حق کا مشاہدہ اسی کی عنایت و مہربانی سے ہوتا ہے اپنی کوشش سے

(۲۱۰۹) آئے آئے آج پریتم وے   بہت دنن ہم کا دکھ دے

بہت دنوں فراق کی مصیبت میں رکھ کر آج میرے پریتم آگئے۔

(۲۱۱۰) گیان پائے کیا دھیان بہتیرا   بیٹھے آسن وا کے نام کوئے

علم حاصل کرکے بہتیرا تفکر کیا اور اس کے نام کا وظیفہ پڑھکر اس کے دیدار کی آس لگائے رہا۔

(۲۱۱۱) کچھ نہ بھیو کرتب سے ہارے   ہارے جوگ جگت سب کے

میرے اعمال سے کچھ بھی نہ ہوا۔ زہد و اتقا کی ساری تدبیریں کرکے تھک گیا۔

(۲۱۱۲) دیکھے جو ہے سو اُن کے دیئے ہے   کرتب کچھ نہیں تا سے

جو کچھ تم کو نظر آرہا ہے وہ سب اسی کی عنایت کا ظہور ہے۔ میرے اعمال کو اس میں ذرا بھی دخل نہیں۔

(۲۱۱۳) آس لگائی جب سے دیا پر   تب جائے کچھ بن آئی پے

جب اس کے رحم و کرم کی آس لگائی تب جاکر کامیابی کی جھلک نظر آئی۔

(۲۱۱۴) کرکے دیا گھٹ ہی ما بولا   کاظم دیکھ لے ہم ہیں یے

مہربانی و عنایت فرماکر میرے ہی خانۂ دل سے آواز دی کہ اے کاظم دیکھ لے ہم یہاں ہیں۔

(۲۱۱۵) بھنگ گئی تب سے بچھڑن کی   ٹھور ٹھور اب ہے تو ہے

اب جاکر فراق کی الجھن و تکلیف سے نجات ملی۔ اب ہر مقام پر وہ خود ہی جلوہ نما نظر آتا ہے۔

محبت مجازی

(۲۱۱۶) مورے تونینا لاگ گئے   اب تم سے ہماری لال

اے ہماری لال (محبوب) اب تو میری آنکھ تم سے لڑ گئی۔

(۲۱۱۷) چھانڈو کچال بچھڑن کی ہم سے   سو ہی چلو درشن کی چال

اپنے انداز فراق کی کج روی چھوڑ دو۔ اور شیوۂ جلوہ نمائی اختیار کرو۔

دلبے حجابانہ در آ روح کو مضطر کر دے   ایک ہنگامہ سر بالش و بستر کر دے

(۲۱۱۸) جب لاگی تب جان پڑو نہیں   اب سو بھئی جی کے جنجال

جس وقت لگی تھی اس وقت تو تکلیف کا اندازہ نہ ہوا۔ اب وہی دل کا لگنا جی کا جنجال بن گیا ہے۔

(۲۱۱۹) کہاں پاؤں تو ہے دیکھن موہن   رہوں بن درسن نپٹ بے حال

اے جان تمنا تجھ کو کہاں پاؤں کہ تیرے مکھڑے کا دیدار میسر ہو۔ بغیر دیدار جمال کے محروم ہو کر حال سے بے حال ہوں

(۲۱۲۰) تم سے کوئی دکھ پاوے کبھوں   اے سکھ دائی دین دیال

اے جان راحت بھلا تم سے کوئی دکھ بھی پا سکتا ہے۔

(۲۱۲۱) دکھ ہے دکھ ہم رے کرمن کا   دکھ کی ریکھ کرمن سے مٹال

دکھ تو ہمارے اعمال کا نتیجہ ہے۔ دکھ کی تحریر میری قسمت سے مٹا دے۔

(۲۱۲۲) دے درشن بچھڑن کی بپت سوں   جی کوں ہمارے راکھ سنبھال

اپنا درشن عطا کر۔ میرے دل کو سنبھالے رہ اور جدائی کے آزار سے نجات دے

(۲۱۲۳) جیوں کاظم میں وا ہی ارُوپ کوں   روپ ما لکھ رہوں نہال

کاش میں بھی کاظم کی طرح اس بے صورتی کو صورت میں پاکر جلوہ دیکھوں اور دن شادمانی سے بسر ہوں۔

عشق کا شغل بہتر ہے حقیقی ہو خواہ مجازی۔ ترک نہیں کرنا چاہیے

(۲۱۲۴) کس لاگی پچھتائے
نین لگے جب سے تیرے سیام سوں

جب سے تیری آنکھ شیام (محبوب) سے لگی کیسی ہاتھ مل رہی ہے (متاسف ہے)

(۲۱۲۵) کا کبھوں گھر تیرے نہ آوے   نا کبھوں تو ہے لئے بلائے

کیا وہ کبھی تیرے گھر نہیں آتا اور نہ تجھے اپنے یہاں بلاتا ہے۔

(۲۱۲۶) کا بھیو جو نہ ملے وہ کچھ دن   پیت نہ چھانڈری رہ غم کھائے

اگر وہ چند روز نہ ملا تو غم نہ کر اور محبت نہ چھوڑ صبر سے کام لے۔

(۲۱۲۷) سو دانوں وہ چھے کاظم وا کوں   ایک داؤں جو چاہے بن لئے

اے کاظم جو اس کو ایک بار دل سے چاہے تو وہ اس کو سو بار چاہے گا۔

محبوب مجازی کے اعضا کی تعریف

(۲۱۲۸) کاری انکھیاں چت لیندری آئیں چھپ ہو راج   جی کو ہمارے سہاونیاں سی لاگیں۔ ہو

اے راجہ تیری کالی ہوش ربا آنکھیں میرے دل کو بڑی سہانی معلوم ہوتی ہیں۔

(۲۱۲۹) برنیں نہ جات ہیں تسنکو کاظم   کھنجن ورگن کی لجاونیاں سی لاگیں ہو

اے کاظم ان آنکھوں کی تعریف بیان میں نہیں آسکتی وہ آنکھیں تو کھنجن (ایک چڑیا ہے مولانام) کی آنکھ کو شرمانے والی ہیں

ایضاً

(۲۱۳۰) تہاری انگلیں دکھ دینیدری   آئیں چھپے ہو راج
(۲۱۳۱) چھوٹی مکھ پر ناگنیاں سی لاگیں ہو   پھیر پھاند جن کھول
(۲۱۳۲) کاظم کے رس رس من کی   پھنساونیاں سی لاگیں ہو

اے راجہ تیری دکھ دینے والی زلفیں معلوم ہوتا ہے کہ مکھڑے پر ناگنیں پڑی لہرا رہی ہیں
للہ اب اپنی زلفوں کو پریشان نہ کرو۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ آہستہ آہستہ کاظم کے دل کو الجھا لیں گی۔

درد عشق کی طبیب کو کیا خبر

(۲۱۳۳) بَید نہیں جانے میڈی درد
ناڑی دیکھ دہ ہم کو اَوکھد گرم بتادے کبہیں سرد

طبیب میرے مرض کو نہیں سمجھتا۔ نبض دیکھ کر کبھی ٹھنڈی دوا تجویز کرتا ہے اور کبھی گرم۔

(۲۱۳۴) پیرا بدن دیکھ کے پُوچھے کُونی چوٹ لگائی ہرد

میرے بدن کی زردی دیکھ کر پوچھتا ہے کہ کیا کہیں چوٹ لگی ہے جو ہلدی تھوپ رکھی ہے۔

(۲۱۳۵) مکھ ناڑی اُس چینھے اُناڑی بَید ہے بھل بدیا کو مرد

نبض وچہرہ سے وہ اناڑی دل کا حال معلوم کرنا چاہتا ہے اور اپنے کو بہت قابل سمجھتا ہے۔

(۲۱۳۶) ہم رہے ٹھور سنمکھ تورے ہوتے اُن تیرے نینن مارے گرد

سامنے جاتے ہی تیری نظروں نے ایسا کاری زخم لگایا کہ ہم جگہ سے ہل بھی نہ سکے۔

(۲۱۳۷) اُٹھ کے جائیں کہاں ہم کاظم اُن تو کیا ہے ہم کو گرد

اے کاظم ہم اُٹھ کے کہاں جا سکتے ہیں انھوں نے تو ہم کو خاک کر دیا۔

عین بے طاقتی میں بحالت مراقبہ یکایک تجلّی ہونا اور اُسمیں محو ہو جانا

(۲۱۳۸) اب نہیں رہت سنبھارو میرو مَن
جب سے سُنی پی کے آون کی

جب سے پیا کے آنے کی خبر سنی ہے اب میرا دل ایسا بے قابو ہے کہ سنبھالے نہیں سنبھلتا۔

(۲۱۳۹) رہی ہیرت میں باٹ پیا کی نِسدِن سانجھ سکارو

میں رات دن اور صبح و شام پیا کا راستہ تکا کرتی تھی۔

(۲۱۴۰) آگیو اُچانک یہہ آون پر تن مَن جیو سب وارو

اچانک وہ آ پہنچے (خلاف امید) ان کی ایسی تشریف آوری پر میرا جسم وجان قربان۔

(۲۱۴۱) کاظم پی کے پیم کی مدھ سُوں پینت رہے متوارُو

کاظم شراب محبت پی کر اس کے نشہ میں مست اَلَست رہتے ہیں۔

(۲۱۴۲) سب سکھی ترسیں درسن کوں پیو اب نہیں چھانڈت سنگ ہمارو

سب سکھیاں اس کے درشن کو ترستی ہیں اور پیا اب ہمارا ساتھ نہیں چھوڑتے

عشق مجازی اور اُسکی قید

(۲۱۴۳) موہے چھب سنورے کی لگی پیاری
بن دیکھے رہیو نہ جائے موسے چِتوَن بر چھی کریجے لگی کاری

مجھے سانولے محبوب کی چھب بڑی پیاری معلوم ہوتی ہے۔ مجھ سے بے دیکھے رہا نہیں جاتا اور دیکھنے سے ان کے نگاہوں کی برچھی کلیجہ کے پار ہوتی ہے۔

(۲۱۴۴) گھائل کرے چتوت ہی موکو کیسے سہوں دُکھ سہلو نہ جائے موسے
رت کے گھاؤ اب کون سنبھاری

دیکھتے ہی مجھے گھائل کرتا ہے۔ اے خدا یہ چوٹیں کیسے برداشت کروں یہ آئے دن کے چرکے بے برداشت ہو رہے۔

(۲۱۴۵) کو برنے روپ چھب وا کی کاظم کا کہوں میں کچھ کہلو نہ جائے موسے
لاکھن رجیو وا پر بلہاری

اے کاظم اُسکی چھب کی کون تعریف کر سکتا ہے کیا کہوں مجھ سے کچھ نہیں بنتا۔ لاکھ جانیں ہوں تو اس پر سے تصدق کردوں۔

اشتیاق ملاقات

(۲۱۴۶) بالم آئے جا کبھوں مورے گھر
آو نٹھر نردئی میں تورے کارن تڑپ تڑپ نس جاگی
سب کاں تج چت تم سے لاگی

اے بالم کبھی میرے گھر بھی آتے ہو۔ اے جفا کار بے رحم تیرے کارن تڑپ تڑپ کر رات گذاری ہے سب کو چھوڑ کر تجھ سے محبت کی ہے۔

(۲۱۴۷) نسدن تھری باٹ نہارن ساجن تیری کہاں چت لاگی
ہم تو سدا تو ہی کوں چہت ہیں

رات دن تیرا راستہ تکتی رہتی ہوں۔ اے ساجن تیرا دل کہاں اٹکا ہے میں تو ہمیشہ سے تجھ کو ہی چاہتی ہوں۔

(۲۱۴۸) گھڑی پل چین کبہوں نہ پارن کاظم درسن کے بیراگی

کاظم درشن کے بیراگی ہیں وہ ایک پل اور ایک گھڑی بھی تجھ کو نہیں بھولتے۔

ایضاً

(۲۱۴۹) چتوت ہی تُو ہے اُس بَو رائے
گئی سُدھ جائے ڈگر نگر کی ـ درسن دے مکھ کا ہے چھپلائے

تجھ پر نظر ڈالتے ہی مجھے ایسا دیوانہ کیا کہ میں اپنے گھر کا راستہ ہی بھول گئی۔ دیدار دیکر اب کیوں منہ چھپایا؟

(۲۱۵۰) ٹھور ٹھور سوئی چھائے رہت ہو ـ کاظم سے نیکے مکھ کھولو
کون گنُن ہمری بسرائے۔

تم ہر جگہ موجود ہو۔ کاظم سے تو بے نقاب ملتے ہو۔ ہمیں کس خطا میں بھلا دیا ہے۔

محبوبِ حقیقی سے شکوہ شیریں

(۲۱۵۱) میں جانوں یہی اِیکے بات
جاسے رہیں نت درسن تیرے ـ وا ہی بتا دے موکو گھات

میں تو یہی ایک بات جانتی ہوں مجھے ایسا طریقہ بتا دے جس سے تیرے درشن ہوتے رہیں۔

(۲۱۵۲) سووَت جاگت موہے جیت ہیں ـ سنگ رہوں دیکھوں دن رات

سوتے جاگتے اور مرتے جیتے ہمیشہ میں تیرے ساتھ رہوں اور تجھ کو دن رات دیکھوں یہی منتا ہے۔

(۲۱۵۳) تیں تو کہے موہے ہاتھ بکا نا ـ جو کوئی سُنت کے ہاتھ بکات

تو نے کہا کہ وہ میرے ہاتھ بک گیا جو کسی عارف کے ہاتھ پر بیعت ہوا

(۲۱۵۴) اُو ہم سے جو مانگے سو پا دے ـ مانگن ہار کا ہے گھبرات

اور ہم سے جو مانگے سو پائے، اے مانگنے والے کیوں گھبراتا ہے۔ و ادعونی استجب لکم

(۲۱۵۵) کب کی رہی مانگا بہتیرا ـ بنتی کری کوؤ ناہی اُنات

میں تو بہت دن ہوئے تیرے ہاتھ بک چکی۔ نہ معلوم کتنے عرصے سے تیری مراد مانگ رہی ہوں لیکن کوئی التجا نہیں۔

(۲۱۵۶) جان بوجھ کے یہ من چنچل ـ تیری اُور نہیں ٹھہرات

جانتے بوجھتے ہوئے بھی یہ بے قرار دل کسی طرح تیری طرف قائم نہیں رہتا۔

(۲۱۵۷) نا تیں کھینچ کرے نا موسے ـ چلو جات نا رُکو جات

نہ تو تو اپنی طرف کھینچتا ہے اور مجھ سے نہ تو چلا جاتا ہے نہ رُکا جاتا ہے۔

(۲۱۵۸) دیہہ توہی سے پران توہی سے ـ آگم مو جی کہت ڈرات

جسم تجھ سے ہو اور جان بھی تجھ سے ہی ہے۔ اس سے آگے کہتے ڈر معلوم ہوتا ہے
چنچل تیں مو من نہیں چنچل ـ توہی اپنی مایا ما بھٹکات

(۲۱۵۹) تو ہر جائی ہے میرا دل ہر جائی نہیں ہے۔ تو خود اپنے مظاہر پر فدا ہے۔

(۲۱۶۰) مَن مایا جگ اُرجھا جگ ما ـ توہی ہے کاظم کہاں سمات

دل دنیا کی مایا میں الجھا ہے۔ دنیا میں تو ہی تو ہے کاظم کی سمائی کہاں ہے۔

مناجات

(۲۱۶۱) تم بن پاپ مورے کو کھووے
چیت سدا دے موہے نام کی ـ نام تیرے بن میل کو دھووے

تیرے سوا کون میرے گناہ بخشنے والا ہے۔ ہمیشہ مجھے اپنا نام جپنے کی توفیق
عطا فرماتا رہ۔ سوا تیرے نام کے اور کون میرا دل صاف کر سکتا ہے۔

(۲۱۶۲) کرتب کے بندھن جگ بندھا ـ وہ جگ تو لے جو یہ جگ بوئے

یہ دنیا تو دارالعمل ہے یہاں جو تو بوئے اس دنیا میں کاٹے۔ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ

(۲۱۶۳) ان کرتب سے کہاں نستارا ـ بھر بھر کھائے اور نسدن سوئے

ان اعمال سے کہاں نجات مل سکتی ہے جو تو شکم سیر ہو کر کھائے اور رات دن سوئے۔

(۲۱۶۴) بھگت کہا یہ سُن گت مو ری ـ کہاں تلک دُکھ اپنا رُوئے

زاہد نے میری یہ حالت سُن کر کہا کہ اپنے مصائب کا کہاں تک دکھڑا رو ؤ گے۔

(۲۱۶۵) تم رہیوں کاظم کال نہ بھولو ـ کاج نہیں پھر ہوئے سو ہووے

تم اے مالک، کہیں کاظم کو نہ بھولنا۔ جو کچھ ہونا ہوگا وہ تو ہو گا ہی اس سے کوئی سروکار نہیں۔

مناجات

(۲۱۶۶) تم بِن کو دُکھ مُورے ہرے
جگ ما آئے جن تو ہے بھُلایا   سُوہی اَگیانی نِرکھ پڑے

تیرے سوا میرے دکھ کون دور کرسکتا ہے دنیا میں آکر جنھوں نے تجھکو بھلا دیا وہی نادان دوزخ میں پہنچے

(۲۱۶۷) تیری اَستُت سات سمندر سے   لاکھ لِکھیں لِکھ نا سَپرے

تیری حمد خواہ سات سمندروں سے بھی کوئی لکھے پھر بھی ناممکن ہے۔ (تو کان البحر مداداً لکلمات ربی الخ)

(۲۱۶۸) اُس صاحب جو جگ کا چاہے   چھن ما بنئے چھن ما بگڑے

ایسا خالق جو چاہے تو دنیا کو چشم زدن میں پیدا کردے اور چاہے تو لمحہ بھر میں نیست و نابود کردے۔

(۲۱۶۹) چھن پل کا ہُونہ بھُولے تِہکا   کون بھُلادے باٹ پڑے

کسی دم کوئی تجھ کو نہ بھولے۔ راہ سلوک میں تجھکو کون بھول سکتا ہے۔

(۲۱۷۰) تِیں سُکھ داءی اَو دُکھ کے بھَنجن   ہمرے دُکھ ابتک ہے دھرے

تو ہی سکھ دینے والا اور دکھ دور کرنے والا ہے۔ میری مشکلیں ابھی تک آسان نہیں ہوئیں۔

(۲۱۷۱) کا دُکھ من جو پھنسا اندرن ما   نِکسے جو اُبھی کھینچ کرے

علائق میں اگر دل پھنس گیا ہے تو کیا غم تو اگر چاہے تو ابھی ان الجھنوں سے نجات دے سکتا ہے۔

(۲۱۷۲) مُہا جال مایا کے پھَندسے   تُمری دیا بِن کو نِسرے

مایا کے پھندے اور جال سے تمہاری عنایت کے بغیر کون نکل سکتا ہے۔

(۲۱۷۳) کاظم چرَن لگو گہہ داکوں   سب سنگت مِل جیئت ترے

اے کاظم مضبوطی سے اُس کے قدم پکڑ لو۔ سب ساتھیوں سمیت پار اتر جاؤ گے۔

شکایتِ مجازی

(۲۱۷۴) باتیں ہم جی کی کہہ کے پچھتائی   منھ سے نکس بھی بات پرائی

ہم اپنا حالِ دل کہہ کے بہت پچھتائے۔ ہونٹوں اترتی کوٹھوں چڑھی۔

(۲۱۷۵) جو باتیں کہبے کی ناہیں   کہی تو جگ ما ہوے ہنسائی

جو کہنے والی باتیں نہیں ہوتیں ہیں ان کو کہہ کر ایسی ہی جگ ہنسائی ہوتی ہے۔

(۲۱۷۶) کا ہُو سُو لوگن بیٹھ بکھانی   پھر کا کہی ہم کان لگائی

وہ محبوب خود تو سب میں بیٹھ کر ساری رام کہانی (میری محبت کی) کہہ گیا اور اب پھر بڑا رحم کرکے ہمیں شہرت دی ہے۔

(۲۱۷۷) تھوڑے دِنن کا چھوہرا موہن   نیہ کی بات کہاں وے پائی

موہن تو ابھی بال عمر کا ہے وہ محبت کی باتیں کیا سمجھے (کمسنی کیوجہ سے وہ محبت کے نازک حالات نہیں سمجھتا)

(۲۱۷۸) جا کو گئیاں چراوت بیتی   کوڑ گوال کی کا سُگھڑائی

جس کی عمر گائیاں چراتے گذری ہو ایسے الھڑ کو محبت کا کیا شعور۔

(۲۱۷۹) دَرد و پیر سُن سُن نِردَیا   کھیل ماہنس ہنس دیت اڑائی

میرے درد و تڑپ کا حال سن سن کر وہ بے درد مجھے چٹکیوں میں اڑا رہا ہے۔

(۲۱۸۰) پیت کی ریت وہ کا جانے رے   چکئی[1] بھنورا وہ سکھائی

محبت کی ریت و رسم وہ کیا جانے وہ تو چکئی بھنورا جانتا ہے وہی سکھادے گا۔

(۲۱۸۱) نیٹ کٹھور اُلکھے یے نینا   دیکھی دئی کیسے بن آئی

بڑے ظالم سے میری نگاہیں لڑی ہیں یا اللہ دیکھیں کیسے نبھتی ہے۔

(۲۱۸۲) منھ سے نہ کہہ تو ہو کاظم   باتیں ہم جی کی کہہ کے پچھتائی

اے کاظم تم ایسی باتیں زبان سے نہ نکالو۔ ہم اپنے دل کی بپتا کہہ کے بھگت چکے ہیں۔

ایضاً

(۲۱۸۳) آج پیا جانو رُوٹھے رُوٹھے   رُوکھی روکھی کرت ہیں باتیں

آج پیا کچھ روٹھے روٹھے سے نظر آتے ہیں اور اکھڑی اکھڑی باتیں کر رہے ہیں۔

(۲۱۸۴) گھنڈی کھولو نیکے بولو   جیو گھبرات ہے مورا یا تیں

میرے دل کی گرہ کھول دو اور ذرا سیدھے منھ بات کرو۔ تمہارے اس روکھے پن سے میرا دل الٹ رہا ہے۔

(۲۱۸۵) باٹ ہیرت گئے دن گئیں دیئے   کالھ پرُوں کی دُو دُو راتیں

آج سارا دن انتظار میں گزر گیا اور کل پرسوں کی راتیں بھی آنکھوں ہی آنکھوں میں کٹیں۔

---

[1] ایک کھیل ہوتا ہے جس میں لڑکے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر گھومتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

(۲۱۸۶) راتیں گنوؤ لئے آئے سو دُرسائے آجُو کی رین گئی ہائے گم کھائیں

راتوں کو ادھر اُدھر اوروں کے ساتھ خوب گلچھرے اُڑائے اب یہاں آئے ہیں تو الٹے مجھی سے کھنچے کھنچے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آج کی رات بھی مجھے تڑپتے ہی بسر ہو گی۔

(خدا را ز دہن بستان از دائے شحنۂ مجلس کرمئے با دیگراں خوردہ است و با من سرگراں دارد)

(۲۱۸۷) سو نہ بھیّو جو چھک چھک دیکھیں ایسی نہ پائیں ہم لے گھاتیں

کبھی ایسا نہ ہوا کہ ہم جی بھر کے دیکھ سکتے۔ ایسا موقع ہم کو کبھی نہ ملا۔

(۲۱۸۸) کنٹھ لگے کبوں کاظم ہمرے کبھوں ڈارت ہے جی میں اُچاٹیں

اے کاظم کبھی تو وہ میرے گلے لگ جاتا ہے اور کبھی میرا دل (اپنی بے رخی سے) اچاٹ کر دیتا ہے۔

محبتِ حقیقی

(۲۱۸۹) اری میں برہ کی جاری جری کچھ نہیں بوجھت بید اناری
اے دئی درد کی ماری مری

اری میں فراق کی ماری جلی! اناڑی حکیم میرے دل کا روگ نہیں پاتے۔ اے خدا میں درد کی ماری مری جاتی ہوں۔

(۲۱۹۰) کاظم درس بھکاری کب کو عرض کرت ہے درد بھری

درشن کا بھکاری کاظم نہ معلوم کب سے اپنی دکھ بھری بپتا سنا رہا ہے۔

(۲۱۹۱) او کھد کام نہ آئے درشن دے بن درس کو پیر ہری

دوا کا یہاں کام نہیں، دیدار عطا فرما۔ سوا (تیرے دیدار کے) اس درد کی کوئی دوا نہیں۔

محبتِ مجازی

جہاں مورے نینوں آ رجھے آئے اُس مورت نہیں پڑت لکھائے

جب سے میری آنکھیں لڑی ہیں اسکی ایسی صورت اور کہیں نہیں نظر پڑتی۔

(۲۱۹۳) جس کاگد مَس لاگ گئی ہے چھن پل تنکو سرک نہ جائے

جس طرح کاغذ میں روشنائی جذب ہو جاتی ہے اسی طرح وہ صورت میرے دل میں نقش ہو گئی ہے

اور ایک پل کے لئے بھی اوجھل نہیں ہوتی۔

(۲۱۹۴) لگت ڈرا جو مورت والے سوں چھوٹ نہ جاؤں کہوں مورت لگ کے

میرا دل مورت والے پر آتے ڈرا کہ کہیں دل لگا کر اس سے بچھڑ نہ جاؤں۔

(۲۱۹۵) پھر دیکھا وہی مورت والا رہو مورت ما آپ سمائے

پھر جو دیکھا تو اُس مورت کے پردہ میں حُسنِ ازل جھلک رہا تھا۔

(۲۱۹۶) یہ بدھ جو تو بھی ہے کاہو کا میں جانوں وہی لین لبھائے

اس انداز سے جو بھی کسی پر فریفتہ ہے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ وہی ہر حسین شکل میں جلوہ گر ہو کر لبھا رہا ہے۔

(۲۱۹۷) دُوسر ہے کہاں کاظم آپہے اپنے روپ رہو ارجھائے

اے کاظم دوسرا اور ہے کون۔ وہ خود اپنے حُسن پر ریجھا ہوا ہے۔

بیانِ حقیقت

(۲۱۹۸) کوئی مور پیَرواد یو بتائے کس من لے کے لین چھپائے

کوئی میرے محبوب کا پتہ مجھے بتا دے۔ کس طرح اس نے میرا دل لے کر منہ چھپا لیا ہے۔

(۲۱۹۹) اب نہ درس نہ سندیس نہ پاتی کہاں تلک مرے غم کھائے

اب نہ پیام ہے نہ سلام ہے نہ نظر کو جلوۂ عام ہے "کہاں تک غم کھا کھا کر میں اپنی جان ہلکان کروں۔

(۲۲۰۰) کوئی نیرے بتاوت پی کوں کوئی کہت ہے دُور بسائے

کوئی تو کہتا ہے کہ پیا بہت نزدیک ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ کالے کوسوں ہیں۔ (بہت دور)

(۲۲۰۱) دُور چلے کی گوں کہاں پاؤں نیرے سوں موسے ٹھہرو نہ جائے

دور جانے کی مجھ میں سکت نہیں ہے اور قریب مجھ سے رکا نہیں جاتا۔

(۲۲۰۲) یوں نہ نیرے نا دُور پھر جیوں تیوں کاظم آپہے گیو ہرائے

نہ نزدیک چین ہے نہ دور قرار ہے۔ کاظم خود ہی گم ہو گیا۔

حق سے مناجات

(۲۲۰۳) اے پردیسی مورے پیروا
کبھوں مِلن تم سے پھر ہوئی

(۲۲۰۴) سات سمندر پار رہے جائے   پہنچ سکے کو تورے نیروا

اے میرے پردیسی پیا پھر تم سے ملنے کا کوئی آسرا ہے، تم تو سات سمندر پار جا کر بسے ہو کس کی تم تک رسائی ہے۔

(۲۲۰۵) سُدھ آوت آگم کے مِلن کی   یا سے اُدھک جرت ہیروا

جس وقت مجھے اگلا ربط و ضبط یاد آتا ہے تو دل میں اور بھی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔

(۲۲۰۶) ویسے مِلب پھر چاہے تو کاظم   سب تج ہیئے رکھ واکو نہروا

اے کاظم اگر تم اس سے پہلے (روزِ ازل) کی طرح ملنا چاہتے ہو تو ماسوا کو چھوڑ کر اُسی سے لو لگاؤ۔

شہانہ

(۲۲۰۷) اری تیرا پیارا بنرا مورے من بھایو باتو
لال چیرا سونے کا سہرا   چھب چھب انکھین ما نہ سمایو

اے دولھن تیرا پیارا بنرا مجھے دل سے بھا گیا۔ لال پگڑی اور اُس پر زر کار سہرا (اسکا ہر تار) میری آنکھوں میں چبھ کر سما گیا ہے

(۲۲۰۸) چھب پیارے محبوب بنے کی   رب نے اپنے ہاتھ بنایو

پیارے بنے کی چھب قدرت نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔

(۲۲۰۹) سُوبھل بھیو نا جو تیرا بنرا   دُھن کے آوت سسرے دھن آیو

اے دولھن کیا ہی پیارا تیرا دولہا ہے۔ اے دولھن تیرے آتے ہی سسرال میں لچھمی کے قدم آگئے۔

(۲۲۱۰) سُکھی رہیں دو جگ مادرو   جن دولھن دولھا کاں جایو

دولھا اور دولھن کے ماں باپ دونوں جہان میں خوش رہیں۔

(۲۲۱۱) یہ بھانتن رب اپنا ظہورا   کاظم کاں دِکھلائے رِجھایو

اس طرح رب نے اپنی قدرت کا کرشمہ دکھا کر کاظم کو فریفتہ کر لیا۔

معرفت

(۲۲۱۲) دیکھی ہر ہر ہم سب گھر گھر   جب کرپا بھئی ہر کی ہم پر

جب حق کی عنایت و مہربانی ہم پر ہوئی تو ہم نے ہر چیز میں اُسی کے جلوہ کا نظارا کیا۔

(۲۲۱۳) ٹُر ٹُر جات رہو من چنچل   ہاری بہت جگتیں سب کر کر

میرے بے چین دل کو ایک جگہ قرار نہیں تھا۔ میں سب جتن کر کے تھک گئی۔

(۲۲۱۴) صاحب کا در چھانڈ کے بورا   پھرا یوں ہی سب در در

مالک کا در چھوڑ کے دیوانہ در بدر گھومتا پھرا۔

(۲۲۱۵) ڈر ڈر دھڑکو کریجوا دھڑ دھڑ   گرُ سے عرض کے کیے پائن پڑ پڑ

خوف سے میرا دل بیتوں اُچھل رہا تھا۔ میں نے مرشد کے پاؤں پڑ کر عرض حال کیا۔

(۲۲۱۶) کہا دیکھ جا ہر کوں ہر میں   سب کا ہر ہر دم کہہ ہر ہر

ارشاد ہوا کہ جا ہر ایک میں اُس ذات واحد کو دیکھ (کثرت میں وحدت)

اس مقام پر پہنچ کر ہر ایک کو حق سے غیر نہ سمجھ۔

(۲۲۱۷) جُر جُر جیو آنسو بہے تر تر   ایک داؤں نہیں سو داؤں مر مر

میرا کلیجہ چھنک رہا ہے اور آنسوؤں کا تار بندھا ہے ایک بار نہیں سینکڑوں بار جان ہلکان کر چکی ہوں۔

(۲۲۱۸) کاظم چڑھ چڑھ برہم لوک پر   اب مدھ پیم کا پیویں بھر بھر

اب کاظم تنہائے عروج روحانی پر پہنچکر شرابِ محبت کے جام پر جام چڑھا رہے ہیں۔

محبتِ مجاز

(۲۲۱۹) مورا من موہنواں ناہیں آئے   پڑ گیو کہکے کس موری مائی

میرا دل موہ لینے والا پیارا نہ آنا تھا نہ آیا۔ اے میری ماں نہ معلوم وہ کس کے بس میں ہو گیا ہے۔

(۲۲۲۰) رین گئی سو گئی تک ہیرت   دن ہو جات رکن آئی نیرائی

گزشتہ رات تو خیر انتظار میں گذر گئی اب دن بھی ڈھلنے پر ہے اور پھر شبِ فراق آ رہی ہے۔

(۲۲۲۱) کیں ایسا بِلمائے راکھو ہے   جو ہمری سُدھ بھولو بنائی

کس نے اسکو ایسی طرز دلچسپیوں میں لگا لیا ہے جسکی وجہ سے اُس نے ہمیں بالکل دل سے بھلا دیا ہے۔

(۲۲۲۲) سُو تُن سُکھ ہم کا دُکھ اے دئی   یا ہی لکھی کرمَن ما ہائی

(ہائے کیا ستم ہے) ہماری سوتیں تو سکھ میں ہیں اور ہم دکھ میں کیا ہماری قسمت میں یہی لکھا تھا ؟

(۲۲۲۳) کاظم تیرو میت سُنُورڈا   کچھ نہیں جانت پیر پرائی

اے کاظم تیرا پُر ملامت دوست دوسروں کے دکھ درد سے بالکل نا آشنا ہے۔

فراقِ محبوبِ مجازی

(۲۲۲۴) بچھڑت ہی کَسکت ہیا کھرکَت   رَکت اُبل اَنکھین دھڑکے

اسکے بچھڑتے ہی دل میں چمک سی اٹھ رہی ہے اور چشمہ چشم سے خون کے آنسو ابل کے بہہ رہے ہیں۔

(۲۲۲۵) تَنک چھُہت دُکھ پایا گھنیرا   نوج چھُہے کوئی جیو بھر کے

ذرا سی محبت کرکے کیا کچھ غم اٹھایا ہے۔ خدا نہ کرے کوئی جی بھر کے محبت کرے۔

(۲۲۲۶) جات رہی جمنا جل بھرن کوں   تب رہو سیام کہوں لڑکے

جس زمانہ میں میں جمنا سے پانی لینے جایا کرتی تھی اس وقت تو شیام کا بچپن ہی تھا۔

(۲۲۲۷) جوئی سدھار دوار کا سوئی   لاگی اگن ہیے کی بھڑکے

جیسے ہی وہ دوارکا باشی ہوئے میرے دل کی آگ بھڑک اٹھی۔

(۲۲۲۸) تب کچھ جان پرو نا تنکو   اب من مارت اُٹھ کھڑکے

اس وقت تو کچھ پتہ نہ چلا (تازہ چوٹ تھی) اب ہر وقت دل میں کھٹک ہوتی رہتی ہے۔

(۲۲۲۹) اب تو درس کہاں ملے جیتے   جو کہوں ہوئے جنم مر کے

اب جیتے جی دیدار کی امید کہاں۔ شاید مرنے کے بعد دیدار ہو تو ہو۔

(۲۲۳۰) دھیان سے دیکھے جھلکت ہو کب جیو   دیکھوں جو مورت کہوں دھر کے

اگر میں شبیہ تصور کروں بھی تو تصور میں دیکھنے سے کب دل آسودہ ہو سکتا ہوں۔

(۲۲۳۱) تیر تو پیو نت سنگ ہے کاظم   کہاں وہ جائے کہاں سر کے

اے کاظم تیرا پیا تو ہمیشہ تیرے ساتھ رہتا ہے۔ اب وہ تجھے چھوڑ کر
کہاں جا سکتا ہے

شکایتِ مجازی

(۲۲۳۲) کیل کُنجَن ما کیسے کرت ہے   کانھ کنور برج چھیل

کنور کنھیا برج کا چھیلا، کنجوں میں کیسی کیسی چہلیں کر رہا ہے

(۲۲۳۳) برج کے لوگ لگائن کے سنگ   نیکے کھیلت کھیل پھیل

برج والوں کے ساتھ خوب ہی خوب بلا جھجک کھیل رہا ہے۔

(۲۲۳۴) رس کو کہاں کو نے رس پاگا   جو نہیں آئیو ہماری گیل

(معلوم نہیں) وہاں کن رنگ رلیوں میں پڑ گیا ہے کہ ہماری طرف کا راستہ ہی بھول گیا۔

(۲۲۳۵) سوئی سب کی کھاتر راکھت ہے   ہمری پوچھت ناہیں اکیل

وہ سب کی تو دلجوئی کر رہا ہے، ایک ہم ہی ہیں کہ ہماری طرف سے اتنی بے خبری ہے۔

(۲۲۳۶) کاظم اپنے میت سے کہہ جائے   اِتیا نہ راکھے من میں میل

اے کاظم تم اپنے دوست (کنھیا) سے ذرا اتنا پیام پہنچا دو کہ کسی کی طرف سے دل میں اتنا میل نہ رکھنا چاہیے

تعریفِ مجاز

(۲۲۳۷) کاری انکھیاں لال گُماری   متواری ظالم ہیں شیام کی

شیام کی قاتل اور ظالم آنکھیں کالی نشیلی اور متوالی ہیں۔

(۲۲۳۸) چتوت ماریں بان کٹاری   کیسے جیت گوکل کی ناری
دیکھ دیکھ چھب واکی پیاری

دیکھتے ہی بان اور کٹاری مارتی ہیں۔ اس کی پیاری چھب دیکھکر گوکل والے کیسے جی رہے ہیں۔

(۲۲۳۹) ہوں سو ایک چتون کی ماری   لوک لاج سُدھ سگری بساری

میں تو ایک نگاہ کی ماری ہوئی ہوں (اسی ایک نگاہ کے اثر سے) سارے عالم کا خیال میرے صفحۂ دل سے محو ہو گیا

(۲۲۴۰) کاظم میت تیرو بنواری   سب سے بنی چھب واکی نیاری

اے کاظم تیرے دوست بنواری کی چھب سارے عالم سے انوکھی اور نرالی ہے۔

(۲۲۴۱) ہے وہ دئی کے ہاتھ سنواری   وئی پر واری واری بلہاری

اُس کو مشاطۂ ازل نے اپنے ہاتھ سے سنوارا اور سجایا ہے۔ میں جی جان سے اس پر قربان۔

فراق میں آہ و نالے

(۲۲۴۲) شیام پیارے کے بچھڑت ہی   میرو من تو بوراے گیو

پیارے شیام کے بچھڑتے ہی میرا دل ہوش و حواس کھو بیٹھا۔

(۲۲۴۳) کر کے کیل مدھ بن کے کنجن   جاے دوار کا گون کیو

مدھ بن کے کنجوں میں دھومیں مچا کر اب جا کر دوارکا پڑا بسے ہیں۔

(۲۲۴۴) پیت لگاے سدھارو موہن   سب کاں مار جس کون لیو

دل میں محبت کی آگ لگا کر موہن (تم) چل دیے۔ سب کو (بے موت) مار کے تم نے کیا ثواب کمایا۔

(۲۲۴۵) یا ہی سبھاؤ ہے کارے رنگ کا   کہوں کا ریو کا ہوت میو

کالے رنگ (ملاحت یعنی شانِ تمزبی) کے یہی گُن ہیں۔ بھلا کہیں کالے رنگ والے میں ترس بھی ہوتا ہے

(۲۲۴۶) اِتے دِن رنگ رس کا تماسا   اِک چھن ماسپن بھیو

اتنے دنوں کی عیش و عشرت کا تماشا گھڑی بھر میں خواب و خیال ہو گیا۔

(۲۲۴۷) بہت والیں گئیں جی سے بچھڑتے   کا بھیو چلتے جو جیو نہ دیو

محبت کرنے والیاں اُس سے بچھڑ کر جی جان سے گئیں۔ جان دینا تھی تو اُنکی روانگی کے وقت دیتیں

(تب مزہ بھی تھا۔)

(۲۲۴۸) تج مورت پیا پاے امورت   پیم کو مدھ کا ظم ہے پیو

صورت کو چھوڑ کر اور بے صورتی میں پیا کو پا کر کاظم شرابِ محبت کے جام پر جام چڑھا رہے ہیں۔

(زمان نشہ، مکان نشہ، وہ سر سے پا تک تمام نشہ

چھلک رہی ہے اُچھل رہی ہے پیے ہوے ہیں پلا رہے ہیں)

دلِ ناداں کی شکایت

(۲۲۴۹) جگ ماہیں مَن بیری کھلے   کہاں بس ہوے جو ہوت بھلے

دنیا میں یہی دشمنِ جاں دل ہے جو زندگی ایک مستقل وبال بنائے ہے۔ اپنے بس کا روگ کہاں کہ اسکو راستہ پر لگائے

(۲۲۵۰) کون بیری کیو ساتھ دئی نے   جن کھوئی سب جی کی کلے

نہ جانے اللہ نے یہ کیسا دشمن میرے ساتھ لگا دیا ہے جس نے سب چین و آرام مجھ پر حرام کر رکھا ہے۔

(سکھائے شیوۂ تسلیم۔ دل کیا ہے عطا   کہ اختیار بھی کوئی اختیار نہ ہو)

(۲۲۵۱) جا کو آد انت نہیں سوجھے   ٹھور کٹھور گرے بچلے

یہ دل وہ ہے کہ جو آغاز و انجام نہیں دیکھتا (اسی لیے جگہ بے جگہ اُلجھتا اور پھسلتا ہے۔

(۲۲۵۲) تنک سنتوکھ نہ راکھے پاپی   جو دیکھے مانگے اَگلے

یہ پاپی (دل) ذرہ بھر بھی صبر و قناعت نہیں رکھتا۔ ادھر کوئی اچھی چیز دیکھی اور مانگنے لگا۔

(۲۲۵۳) اِنچھا پور بھئیں سکھ۔ ناہیں تو   مرے پچھتا وے ہاتھ ملے

اگر مَن مانی پوری ہو گئی تو باغ باغ ہے ورنہ (تمنا میں) مرا جاتا ہے اور بے حصولی پر کفِ افسوس مل رہا ہے۔

(۲۲۵۴) دوش دیں کہکا ہم دکھ ما   اپنی اگن ہیا آپ جلے

اپنے دُکھ کا الزام ہم کس پر رکھیں۔ ہم اپنی آگ میں خود ہی جلے جا رہے ہیں۔

(۲۲۵۵) کھبر لیہہ صاحب کاظم کی   سو نہ ہوے کوئی روپ چھلے

اے مالک اپنے کاظم کی خبر لے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی اور کے بہلاوے میں آ جائے۔

تعریفِ دلربائی

(۲۲۵۶) پیاری پیاری انکھین والا موہن   لے گیو رے مو من بس کے

میرا پیاری پیاری آنکھوں والا موہن دل میں بس کر میرا دل اُڑا لے گیا۔

(۲۲۵۷) اور ڈارو پھند از لفن کا   اب نکسب کب ہوئے پھنس کے

اُس نے اپنی زلفوں کا پھندا ڈال کر مجھے گرفتار کر لیا۔ اب اس گرفتاری سے دل کیسے رہائی پا سکتا ہے

(۲۲۵۸) بکھ بھری گانسی لگی چتون کی   رہ گئی سو ہیا میں دھنس کے

اُس کی نگاہوں کے زہر میں بجھے ہوے تیر میرے دل میں ترازو ہو گئے۔

(۲۲۵۹) کہی نہیں جات پیر ہردے کی — جو تت اُٹھ ہیا میں کھٹکے

دل کی ٹیس بیان سے باہر ہے۔ جو ہر وقت اُٹھتی ہے اور جس سے دل میں کھٹک ہوا کرتی ہے۔

(۲۲۶۰) پیر نہ جائے منتر جنتر سے — نا اَوکھد لائیں کھسکے

یہ درد (دردِ محبت) نہ تو جادو ٹونے سے جاتا ہے نہ دوا دارو سے۔

(۲۲۶۱) سُکھ تب پاوے جیرا جو گھر — سانورا رہے آئے بسکے

(اس کا صرف ایک ہی علاج ہے کہ) دل کو اُسی وقت چین و آرام مل سکتا ہے جب وہ سانولا سلونا، میرے گھر میں آکر بس جائے۔

(۲۲۶۲) سو سو آنسوُن رووَیں انکھیاں — جو جو وہ چتوے ہنسکے

جیسے جیسے وہ ہنس ہنس کے میری طرف دیکھتا ہے۔ ویسے ہی ویسے میری آنکھیں (آٹھ آٹھ آنسو نہیں بلکہ) سُو سُو آنسو رو رہی ہیں۔

(۲۲۶۳) سُو موہن کاں بس کیو کاظم — ہم کا جانی دُنھ کس کے

ہم کیا جانیں کہ کس طرح اُس موہن کو کاظم نے اپنے بس میں کر لیا ہے۔

محبوبِ حقیقی سے شکوہ

(۲۲۶۴) لائے بدیس مُکھ کاہے چھپائے — اب نِکھین کوں جیو ترسے۔ ہو پیا نرموہی

اے بے رحم پیا ہمیں پردیس میں لا کر ڈال دیا اور خود مُنھ چھپا لیا۔ اب تیرے دیکھنے کو دل ترس رہا ہے۔

(۲۲۶۵) جی کی ترسن ہمری اُن سے — اُس کو جا کہے بسیر بٹوہی

اے مسافر کون ہے جو اُسے جا سنائے کہ ہم کیسے ترس رہے ہیں۔

(۲۲۶۶) اگم جس رہو جیو تو ہے دیکھت — وُس کبہوں پھر دیکھب توہی

جس طرح میرے دل نے پہلے (روزِ ازل) تجھے بے حجاب دیکھ کر تسکین پائی تھی کیا وہ زمانہ پھر آسکتا ہے؟

(۲۲۶۷) دَرس کی آس لگائے نِدن — نام سُمر کیتی تگ جوہی

دیدار کی آس لگائے رات دن تیرا نام رٹتے رٹتے انتظار میں کٹ گئے۔

(۲۲۶۸) تیں ہے سنگ نیکے جانوں پے — جان بوجھ کس ہوت نِچوہی

یہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تو میرے قریب ہی ہے۔ پھر آخر یہ تغافل کیسا۔

(۲۲۶۹) ہت لگی جب ہمری تُہ سے — پھر جگ ماکب دُوسر سوہی

جب میرا دل تجھ سے لگ گیا پھر دوسرا میری نظروں پر کہاں چڑھ سکتا ہے۔

(نورِ سحر کی روشنی دہر میں ہو ہوا کرے — مجکو تو تم پسند ہو اپنی نظر کو کیا کروں)

(۲۲۷۰) کھولدے مُکھ ٹک دیکھے جائے — سُمرن تو ربسر جائے موہی

ذرا اپنے مکھڑے سے نقاب اٹھا دے تاکہ میں تجھے دیکھ سکوں اور یہ یاد کی تسبیح کھڑکا نا ختم ہو (اور مشاہدہ میں غرق ہو جاؤں)

(۲۲۷۱) ہم کا درس کٹھن بھئے کاظم — تم کا ٹھور ٹھور ہے اُوہی

مجھے تو دیدار حاصل کرنا بہت کٹھن ہو گیا۔ اے کاظم تم کو تو ہر جگہ وہی وہ نظر آتا ہے۔

اشتیاق

(۲۲۷۲) تیں آئے جا مور مندر روا — میں تُہ پر بلہاری

اے سانولے (محبوب) میں تجھ پر قربان۔ میرے خانۂ دل میں آجا۔

(۲۲۷۳) تگ ہیرت کیتے دن بیتے — اب نہیں موکو سنبھار کی

انتظار کرتے کرتے کتنے دن بیت گئے۔ اب صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹا جاتا ہے۔

(۲۲۷۴) کانہیں پہنچت کا نُھ کے کانن — صدا یہ ہمری پکار کی

کیا یہ ہماری نالہ و فریاد محبوب کے کانوں تک نہیں پہنچتی۔

(۲۲۷۵) گھائل کین کریجوا ہمارو — چتون ترچھی مرار کی

محبوب کی ترچھی نظروں نے میرا کلیجہ چھلنی کر دیا۔

(۲۲۷۶) واری واری یہ وار سہے کو — سہی جائے برچھی کٹار کی

میں قربان۔ برچھی اور کٹاری کے گھاؤ تو سہے جا سکتے ہیں لیکن (اِن ترچھی نظروں کے) وار کون سہہ سکتا ہے

(۲۲۷۷) بھلا تیں سُکھ مارہت ہے کاظم — چھب دیکھ اپنے یار کی

اپنے یار کی چھب دیکھ کر اے کاظم تم تو چین اُڑا رہے ہو۔

(۲۲۷۸) آپ ملے صاحب سے ہاریو   کچھ سُدھ ہے نستار کی

تم خود تو فنا فی المحبوب ہو گئے۔ میری نجات کی بھی تمھیں کچھ فکر ہے؟

آدابِ طریقت

(۲۲۷۹) اگم گیان گورن سے لیجے   پاچھے کریئے ہت توں دھیان

اول مرشدوں سے معرفت سیکھو اُسکے بعد سچے دل سے لَو لگاؤ۔

(۲۲۸۰) یہ بدھ جو واکی سنگ چلیئے   ہیم کو مدھ تو دن دن بیجے

اوہوئے صاحب سے پہچان

اس انداز سے اگر راہِ حقیقت پر چلوگے تو پھر شرابِ محبت ہر روز پیتے رہوگے اور مالک سے جان پہچان ہو جائیگی (عرفان حاصل ہو جائے گا۔)

(۲۲۸۱) پرگھٹ گپت وہی کو دیکھے   رُوم رُوم پی کے رَس بھیجے

دیکھ تماسا ہوئے حیران

(پھر تو یہ عالم نظر آئے گا کہ) ظاہر و باطن وہی نظر آئے گا اور رُوئیں رُوئیں محبوب کے رنگ میں رچ جائیگا یہ تماشہ دیکھ دیکھ کر حیران رہ جاؤگے۔

(اک عالم حیرت ہے فنا ہے نہ بقا ہے   حیرت کو بھی حیرت ہے کہ کیا جانیے کیا ہے)

(۲۲۸۲) اوجو چلے کوئی بن گرُ یہ سنگ   روگ بڑھے اوکایا چھیجے

گیانی ہوئے کے ہوئے اگیان

اگر کوئی (خدانخواستہ) بغیر مرشد کے اس راستہ پہ چلے تو (بجائے فائدہ کے) نقصان ہوگا۔ بلا وجہ اپنے جسم کو تکلیف پہنچائے گا۔ باوصف عالم ہونے کے رہے گا نرا جاہل۔ (معاذ اللہ)

(۲۲۸۳) جو تیں پائے گورن سے کاظم   کچھ دے گیان سے ہم کاں دیجیے

تن من ہے تجھ پر قربان

اے کاظم جو معرفت تم نے اپنے مرشدین سے حاصل کی ہے اُس میں سے کچھ ہم کو بھی عنایت کردو۔ میں تم پر قربان گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی   او خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی)

تعریف

(۲۲۸۴) کو پہچانے جو ہے یہ کانھ   تیں کاظم بھل واکو جانے

اُس کنھیا کو کون پہچان سکتا ہے ہاں اے کاظم تم خوب اُس کو پہچانتے ہو۔

(۲۲۸۵) گوالن پاوے اٹھارہ برس کو   جسمت دیکھے بالک ماٹھ

یہ اچرج کوئی برے مانے

(بیک وقت) گوالنوں کو اٹھارہ سال (شباب) کا نظر آیا اور جسمت کو بچہ دکھائی دیا۔ یہ کرشمہ سنجیاں شاید ہی کوئی یقین کرے۔

نصیحت اور مشاہداتِ حقیقی پر ترغیب

(۲۲۸۶) بالم سب ٹھیّاں لکھ مورکھ   ہیئے کے نینوں ان اگھار

اے ناسمجھ دل کی آنکھیں کھول اور محبوب کو ہر جگہ جلوہ فرما دیکھ۔

(۲۲۸۷) کب رہو دوسر آگم جواب   دوسر دیکھت ہے سنسار

پہلے بھی سوا اُس ذات کے اور کیا تھا جو اب دنیا والے دوئی میں گرفتار رہیں۔

(۲۲۸۸) گھٹ گھٹ بن پیتم کے پائے   گھٹ ہی گھٹ کوئی پاوے اُوبار

جب تک کہ ہر ایک میں محبوب کو جلوہ گر نہ دیکھ لے شاید ہی کوئی نجات پا سکے۔

(۲۲۸۹) ہیئے سے لکھ وہ الکھ کا نام لے   نردن مورکھ کاہے کرت گہار

دل کی آنکھ سے اُس الکھ (ذاتِ غیر مرئی) کو دیکھ۔ اے احمق (خالی) نام لے لے کر کیا رات دن غل مچا رہا ہے۔

(۲۲۹۰) من اُبجے جو جانے واکوں   کاہے کو کوئی کرے پکار

جو اُس کو جان لے اُس کا دل روشن ہو جائے۔ پھر اُسے ذکر واذکار کے شور و غل سے کیا واسطہ

(۲۲۹۱) کر بچار من میں اگیانی   سُن سُن گیان کی بات ہمار

اے ناسمجھ میری معرفت کی باتیں سنکر دل میں غور کر۔

(۲۲۹۲) بھجن کرو لکھ الکھ تجو سب   کاظم تم کا نہیں کچھ آڑ

اے کاظم صورت و بے صورتی سے ما ورا ہو کر اُسکے گُن گاؤ۔ تمہارے تو سب حجابات نظر اُٹھ چکے ہیں۔

پہلے وہ متوجہ تھا۔ اب لاپرواہ ہے

(۲۲۹۳) کون گُنن پِیا ہم کا بُلائے — کہہ اَوگن ہمری بسرائے
ہٹ ہٹو نر موہی بڑے

میرے کِن اوصاف کی وجہ سے مجھے بُلایا اور اب نہ معلوم کِن خطاؤں کی وجہ سے مجھے بھلا دیا تم بڑے بے درد ہو

(۲۲۹۴) نیہہ لگائے کہاں اب جاؤں کاظم — ٹھور نہیں کہوں پڑت دِکھائی
جان بوجھ کا کرت رِجھو ہی

کاظم اب محبت کر کے کہاں جائے اُسکو کوئی دوسرا ٹھکانا نہیں نظر آتا۔ جان بوجھ کر انجان بنتے ہو اور
فراق کی تکلیف دے رہے ہو۔

طرح طرح کی تجلّیاں

(۲۲۹۵) چھبیں نئی نئی دکھلائے دکھلائیکے — نئی نئی چوٹ لگاوت جی کوں
نئے نئے روپ بدل کے وہ دل کو نئی نئی چوٹوں کی دعوت دے رہے ہیں۔

(۲۲۹۶) نئی نئی چوٹ لگائے لگائے کے — نئی نئی پیت بڑھاوت جی کوں
نئی نئی چوٹیں لگا کر میرے دل میں نت نئی محبت بڑھا رہے ہیں۔

(۲۲۹۷) نا گھٹے پیت گھٹیں نہ یے چوٹیں — مارت پھیر جِیاوت جی کوں
نہ تو محبت گھٹتی ہے اور نہ یہ چوٹیں کم ہوتی ہیں۔ دل کو مار مار کے پھر زندہ کر رہے ہیں۔

(۲۲۹۸) نا میں مروں نہ جیوں کہوں کا — کھوئے کھوئے کا پاوت جی کوں
نہ میں مرتی ہوں نہ جیتی ہوں کیا بتاؤں کہ اپنا جی ہلکان کر کے مجھے کیا ملتا ہے۔

(۲۲۹۹) رہے بڑھتی تیرے گھر۔ ہم تو — بل کیا تیرے آوت جی کوں
'خانہ آباد دولت زیادہ' (اللّٰھُمَّ زِد فزِد) میں نے تو تیرے سامنے آتے ہی تجھ پر
اپنا جی جان قربان کر دیا۔

(۲۳۰۰) جیو کہاں آوت جات ہے کاظم — کوئی نہیں انت بتاوت جی کوں
اے کاظم روح کہاں سے آتی ہے اور کہاں جاتی ہے۔ کوئی مجھے اس راز کی ماہیت سے آگاہ نہیں کرتا

محبوب کا تغافل

(۲۳۰۱) جانو رُوسے سُر جنواں۔ ہو تم — کاہے آئے نہ ہمرے مندر ما
اے ساجن تم کچھ کھنچے کھنچے سے معلوم ہوتے ہو۔ آخر تم ہمارے مندر (دل) میں کیوں نہیں آئے۔

(۲۳۰۲) ہم درسن کو ترسن نِس دِن — تم رہو یا ہی نگر ما
ہماری آنکھیں رات دن تمہارے دیکھنے کو ترس رہی ہیں۔ (اندھیر یہ ہے) کہ ہم تم ایک ہی شہر
میں رہتے ہیں۔

(۲۳۰۳) کاہو بُلاوت پاس کاہو کاں — لیت ہو آئے ڈگر ما
کسی کو تو اپنے پاس بلا لیتے ہو اور کسی کو آ کر راستہ ہی سے لے جاتے ہو۔

(۲۳۰۴) ہمری بیس گئی مگ ہیرت — اَے ہو کہہ اَوسر ما
ہماری عمر تو انتظار میں گزر گئی۔ ہائے افسوس "مفت ہماری جان گئی"

(۲۳۰۵) تو تو لگی سر سے کا چھوٹے — ہے جو تو سر دھڑ ما
جب تک شانوں پر سر سلامت ہے۔ تمہارا سودا نہیں نکل سکتا۔

(۲۳۰۶) ہل مِل چھوٹ جیو مارا۔ ہم تو — مر گئے یا ہی رگڑ ما
تمہارے ہل مل کر بچھڑنے کی ریت نے تو ہمارے دل کو مٹا دیا۔ ہم تو اس ہجر و فراق کی کشمکش میں ختم ہو گئے۔

(۲۳۰۷) جا کو کہیں نیارا سو پیو کوں — کاظم پاوے سگر ما
جس محبوب کو لوگ نیارا اور یکتا کہتے ہیں کاظم اُسے ہر ایک شے میں جلوہ گر دیکھ رہا ہے۔

بغیر یادِ الٰہی کے سب ہیچ ہے

(۲۳۰۸) جیبت بھلا جب تو سُمِرن ہوے — ناہی تو ہے جیو نا جنجال
زندگی اُسی وقت گوارا ہے جب یہ دل تیری یاد سے زندہ کیا جائے ورنہ زندگی وبال جان ہے۔

(بھرعمر تر آب اسکی اطاعت میں جو گذرے   بھر تو کوئی نعمت نہیں جینے کے برابر)

(۲۳۰۹) آج مرَیں کی کال مرَیں سب   اَنت لگو ہے پاچھے کال

آج مرَیں یا کل۔ موت سب کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑی ہے۔

(۲۳۱۰) کرتا ہوئے کچھ یہ نہیں وہ گر   تم بن کا کرے سُونی کھال

اگر تو مجھ میں جلوہ گر ہو جائے تو میں سب کچھ کر سکتا ہوں ورنہ بغیر تیرے یہ سُونی کھال کیا کر سکتی ہے۔

(۲۳۱۱) تن من جیو ہے ہاتھ میں تیرے   کر جو چاہ سو میرے لال

میرا جسم و جان تیرے اختیار میں ہے۔ اے میرے محبوب جو چاہے کر۔

(۲۳۱۲) گُپت رہے تب تو نہ رہے کچھ   اب پرگھٹ سو خواب خیال

جب تک پوشیدہ رہے تب تک تو خیر کوئی بات نہ تھی۔ اب جب ظاہر ہوے تو بھی خواب و خیال ہو گئے

(۲۳۱۳) اِچھا تیری ہم کا چلاوے   پرگھٹ گُپت ہماری چال

تیری ہی مرضی ہم کو چلا رہی ہے خواہ ہمارا ظاہری حال ہو یا باطنی۔

(ما ہمہ گوئے چوگاں او ہمہ بدست یار است   او ہی برد بہر سو مارا چہ اختیار است)

(۲۳۱۴) تیں داتا ہم دَرس بھکاری   ہاتھ پسارے نت کنگال

تو سخی داتا ہے اور ہم درشن کے بھکاری ہیں کنگال (مفلس) ہمیشہ (سخی کے سامنے) ہاتھ پھیلاتا ہے۔

(۲۳۱۵) بن کرپا تیری کون بھجے تو ہے   کہکا منہ ہے کہہ کی مجال

بغیر تیری عنایت شامل حال ہوے کون تجھے یاد کر سکتا ہے۔ کس کا منہ ہے اور کس میں اسکی طاقت ہے۔

(۲۳۱۶) پھیلن مچائے مچلائے لوٹ کے   کر انسوں سے آنکھیں لال

مچل مچل کے ضدیں کرکے اور رو رو کے آنکھیں لال کر کے۔

(۲۳۱۷) عرض یہی رکھت ہے کاظم   درشن دے دے کرو نہال

کاظم منت و سماجت سے عرض کرتا ہے کہ اسکو اپنا دیدار عطا کرکے باغ باغ کر دے۔

نہ ممکن واجب ہوتا ہے نہ واجب ممکن

وے نہ بھئے وے بھی نہ رہے ہم   جو ہیں سُو نہیں بنت کہے

(لایا ہے مرا شوق مجھے پردہ سے باہر   ورنہ میں وہی خلوتی راز نہاں ہوں)

(۱۳۱۹) اگم اتھاہ جہہ وار نہ پایا   تو سے سمندر جائے بہے۔

ہم ایسے بحر ناپیدا کنار میں غرق ہو گئے جس کا عبور کرنا ناممکن ہے اور جس کی گہرائی کی انتہا نہیں نہ اُس کا اور چھور ہے

(۲۳۲۰) برہم لوک سے آئے بھولوک میں   کون نہیں جھنک جھور سہے

عالم ارواح سے عالم ناسوت میں آکر ہم نے کیا کچھ مصیبتیں نہیں اُٹھائیں۔

(۲۳۲۱) کبھوں اُدھر گئے کبھوں اِدھر   اب اِدھر اُدھر کدھرو نہ رہے

کبھی اُدھر (عالم آخرت کی طرف) گئے اور کبھی اِدھر (دنیا کی طرف) نتیجہ یہ کہ نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے۔

(۲۳۲۲) جو تم چاہو سوئی ہوت ہے   کچھ نہیں ہوت کہو کے چہے

جو تم چاہتے ہو وہی ہوتا ہے کسی اور کے چاہے کچھ نہیں ہوتا۔

(۲۳۲۳) گُپت رہو چاہو پرگھٹ ہو   رہو کاظم کی بانہہ گہے

چاہے عیاں ہو چاہے پوشیدہ رہو۔ کاظم کو سہارا دیئے رہو۔

راہِ سلوک کی سختیاں اور بعض حقائق

(۲۳۲۴) پگ دھرتے جگ چھانڈا سادھو   مگ ما بہت جھنک جھور سہے

اے سادھو ہم نے راہ سلوک میں قدم رکھتے ہی دنیا کو ترک کر دیا اور راستہ میں بڑی مصیبتیں جھیلیں۔

(۲۳۲۵) بِرہ اگن سے جرو یہ تن من   سگرے پُن اور پاپ دہے

یہ جسم و جان محبت کی آگ میں پھنک رہے ہیں۔ سب پُن اور پاپ اسی (آتش محبت) میں بھسم ہو گئے۔

(۲۳۲۶) بھو ساگر مایا سے نکس کے   پوچھ نہ کون سمندر بہے

مایا (ماسوا اللہ) کے خوفناک تالاب سے نکل کر یہ نہ پوچھو کہ ہم کس سمندر میں بہہ گئے۔

(۲۳۲۷) ہے، ناہیں، کے پار گئے ہم   جہاں کی کچھ نہیں بنت کہے

ہست و نیست کی کشمکش سے ہم کہیں آگے نکل گئے۔ یہ وہ عالم ہے جو بیان میں نہیں آسکتا۔

(۲۳۲۸) یہ بدھ بہت گئے آئے سپنے   آپ سے ناہیں وہی کے چہے

اس عالم میں ہم بہت بار آئے اور گئے لیکن از خود نہیں بلکہ اسی کی مرضی سے۔

(۲۳۲۹) وے نہ بھُلے جِس وے رہے یتیم   ہم ہوں پھر ویسے نہ رہے

(من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگو ید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری)

(۲۳۳۰) تیں کاظم بھلے یہ جگ آ کے   اُلکھ کے نینَن اَلکھ لکھے

اے کاظم تم خوب اس دنیا میں آکر اُسی کی نگاہوں سے اُسے دیکھ رہے ہو۔

(۲۳۳۱) آپ میں آپ کوں پا وے نِسدن   آپ رہے تیری با نھ گہے

رات و دن، اپنے ہی میں اُسکو جلوہ گر دیکھتے رہو وہ خود تمھاری بانہیں تھامے ہے۔

بے صورتی سے صورت میں آنا

(۲۳۳۲) مورت آئی اُروپ نگر سوں   اُنمورت صاحب کی بنائی

صورت بے صورتی کے ملک سے آئی ایسے کی بنائی ہوئی ہے کہ جو خود بے صورت ہے۔

(۲۳۳۳) کچھ دِن رَہ کے روپ نگریوں   جہاں سے آئی تھیں کا جائی

کچھ دن روپ نگر (عالم جسمانی) میں رہ کر جہاں سے آئی ہے وہیں واپس چلی جائے گی۔

(۲۳۳۴) ہے کچھ دن اُنکا دُ مایا کا   دُنھ کب تک جی کاں اُرجھائی

یہ مایا جال کا پھندا تو چند روز کا ہے۔ کب تک ہم اس میں اُلجھے رہیں گے۔

(۲۳۳۵) جو نہ ہوت اُرجھاؤ مایا کا   صاحب کبھو نہ بھولت بھائی

اگر مایا کے فریب (قدم قدم پر) نہ ہوتے تو اے بھائی مالک کی یاد کبھی فراموش نہ ہوتی۔

(۲۳۳۶) تیں مُلّا ہم سے وے نگری   لاکھن جوجن باٹ سُنائی

اے مُلّا تو نے ہم کو دھوکا دیا کہ وہ نگر (مقام محبوب) لاکھوں کوس دور ہے۔

(۲۳۳۷) نت رہے سنگ ہمارے صاحب   بھید تو ہم کا یا ہی بتائی

کلام الٰہی نے تو ہم کو یہ بتایا ہے کہ ہمیشہ ہمارا مالک ہمارے ساتھ رہتا ہے۔

(۲۳۳۸) آج تلک اگیان رہا تیں   نکلے پڑھ پڑھ عمر گنوائی

تو آج تک جاہل ہی رہا ناحق علم واکتسابِ علم کے چکر میں پھنسکر عمر ضائع کی۔

(۲۳۳۹) جو بدھ ایسی بتائے تیری بُدھ   پھر کا بوجھی کو سمجھائی

جب تیری عقل تجھے ایسے اُلٹے سبق پڑھائے تو پھر تو کیا سمجھے گا اور کون تجھے سمجھا سکے گا۔

(۲۳۴۰) گیان ہے آؤ ہت کے کاظم سے   صاحب سنگے پڑے دِکھائی

آ۔ کاظم سے رموزِ محبت و معرفت سیکھ لے۔ پھر وہ محبوب تجھے اپنے ساتھ ہی دکھائی دیگا۔

غفلت پر تنبیہ اور معیّت کا بیان

(۲۳۴۱) کون کہت ہے جگ سوں نیارا   نیرا تو ہے وہ ہمارا پیارا

کون کہتا ہے کہ وہ، جگ سے علیحدہ ہے۔ میرا محبوب تو قریب ہی ہے۔

(۲۳۴۲) یہ ناہیں جانت اگیانی   کام کرودھ لوبھ کا مارا

لیکن وہ جاہل نا سمجھ جو نفس کا بندہ اور جذبات نفسانی کا غلام ہے وہ یہ باتیں نہیں سمجھ سکتا۔

(۲۳۴۳) ٹھور ٹھور کو مورت بنا دے   دور جو ہوئے بنا وَنہارا

یہ جگہ جگہ صورتیں کس نے ڈھالی ہیں اگر وہ کاریگر سوں دور ہوتا تو یہ کیسے کرتا۔

(۲۳۴۴) بیم بھگت بن مُلّا پانڈے   دیکھے دوؤ نپٹ گنوارا

بغیر محبت و معرفت حاصل کئے مُلّا اور پنڈت دونوں کُندۂ ناتراش ہیں۔

(۲۳۴۵) یے باتیں کب جانیں بچارے   گیان کیتے کیوُ نہ سانجھ سکارا

یہ (حقائق و معارف کی) باتیں وہ کیا جانیں۔ چاہے صبح و شام جتنی بھی عبادت کیوں نہ کریں (ظاہری بے خلوص)

(۲۳۴۶) صاحب جہہ پر کین دیا او   اپنی جوت سے من اُجیارا

مالک نے جس پر فیضان کرم کیا اور اپنے نور سے اُس کا دل اُجاگر کر دیا۔

(۲۳۴۷) وہی جگ جان صاحب پہچانے   سو ہے کاظم گرو ہمارا

وہ (جس پر حق نے کرم کیا ہے) جو حقیقتِ دنیا اور خالق کائنات کو پہچانتا ہے اے کاظم وہ ہمارا گرو ہے۔

معشوقِ مجازی کو سفر سے روکنا

(۲۳۴۸) پیّاں پڑوں پر دیس نہ جائے

ہاں ہاں نہ جائیں پئیاں پڑوں گی   ناہیں تیرے پلنگا نہ چڑھوں گی

میں تیرے پاؤں پڑوں پردیس نہ جا۔ ہاں ہاں اللہ نہ جائیں تیرے پیروں پڑوں گی۔ اگر نہیں مانتا اور چلا گیا تو (یادِ دُکھ کر) پھر کبھی تیرے پاس بھی نہ پھٹکوں گی۔

(۲۳۴۹) گل نہ کروں گی کھاٹ پڑوں گی

میرو کہا جو مانت ناہیں   تیرو کہا ئیں ناہیں کروں گی

ایک منٹ کے لیے بھی قرار سے نہ بیٹھوں گی اور (خفا ہوکر) اَٹوائی کھٹوائی لے کر پڑ رہوں گی۔ اگر تم میرا کہنا نہیں مانتے تو میں بھی (آئندہ کبھی) تمہارا کہا نہیں کروں گی۔

(۲۳۵۰) جب ہی چلے نرموہیا تب ہی   سیس کاٹ تیرے آگے دھروں گی

اگر تم نے چلنے کے لیے قدم اُٹھایا تو میں اپنا سر کاٹ کر تمہارے آگے ڈال دوں گی۔

(۲۳۵۱) چار دِنا جگ ماہِل رل رہ   انت بچھڑیو جب ہی مروں گی

میری چار دن کی زندگی ہے پیار و محبت سے گذار دو جب میں جی سے گذر جاؤں گی پھر تو بچھڑنا ہے ہی۔

(۲۳۵۲) پچھ کھیہوں کاظم پیا اُو پہ   پھر جو کہوں چلنے کی سُنوں گی

اے کاظم اب اگر انھوں نے چلنے کا نام لیا تو اُن ہی کے نام پر کچھ کھا کر سو رہوں گی۔

عشقِ مجازی

(۲۳۵۳) دِن دِن کیوں پیرات سکھی ری   کچھ اپنی بِتھائیں موسے بتاؤ

اے سکھی تو کیوں روز بروز پیلی پڑتی جاتی ہے۔ کچھ اپنی رام کہانی مجھ سے تو بیان کر۔

(۲۳۵۴) اور بِتھا جو ہوئے تو موسے   اَو کھد لے جائے کھوئے بہاؤ

اور اگر کوئی روگ لگ گیا ہے تو مجھ سے دوا لے اور اُسکو دور کر۔

(۲۳۵۵) بان مارا۔ کہوں موہنی اَنکھین   یاکو نہیں مورے تیر اُپاؤ

ہاں اگر (خدانخواستہ) موہنی آنکھوں کے تیروں کی گھائل ہے تو اِس کی دوا میرے پاس نہیں ہے

(۲۳۵۶) ٹھور رہے جہہ ہیرے اَہیروا   وے چِتون کا ہے یا ہی سُبھاؤ

وہ محبوب جس کو دیکھ لیتا ہے اُس کا گھائل اُسی جگہ گر جاتا ہے۔ اُس کی نگاہوں میں یہی اثر ہے۔

(۲۳۵۷) پچھ بھری اَنکھیاں کاری سی زلفیں   دوؤ کارن سے کہاں بچاؤ

زہریلی کالی آنکھیں اور کالی زلفیں۔ اِن دونوں کالوں کا ڈسا کہاں بچ سکتا ہے

(۲۳۵۸) مورت بِمورت بس ہیں کاظم کے   اُن سے ملے۔ ہوئے سب سے بناؤ

صورت اور بے صورتی دونوں حالتوں میں وہ کاظم کے بس میں ہیں۔ جو اُن سے (کاظم سے) دوستی کرے تو پھر سب سے بنی رہے گی۔

غیرتِ عاشق

(۲۳۵۹) جاؤ جاؤ واہی کے موہن   جہاں بجھیو اب جی اَرجھاؤ

جاؤ جاؤ اے موہن وہیں جاؤ جہاں تم نے اب دل لگایا ہے۔

(۲۳۶۰) چھانڈ ہماری باٹھ سسر کے جا   جا کہو اور کوں گرے لگاؤ

ہماری بانہہ چھوڑ دو۔ ہٹو جاؤ کسی اور کو گلے لگاؤ۔

(۲۳۶۱) جنم کے ہم تم۔ سو رہو وا کے   جاسے بھیو ہے آج بناؤ

ہماری تمہاری تو ازلی دوستی ہے اور تم اب اُس کے ساتھ رہتے ہو جس سے ابھی آج ہی دوستی ہوئی ہے۔

(۲۳۶۲) کارو ہوت ہے کا ہو کا رے   کالے رنگ کا ہے یا ہی سُبھاؤ

کالے رنگ والا (یعنی) کبھی کسی کا ہوا بھی ہے۔ اس رنگ کی یہی شان تو لطیف ہے (بے نیازی)

(۲۳۶۳) ہم ترسیں تم جاؤ کاظم کے   ہت سے نیکے گرے لپٹاؤ

ہم ترس رہے ہیں اور تم ہوکر کاظم کے یہاں جاکر محبت سے اُن کو گلے لگا رہے ہو۔

بعض حقیقی صفات

(۲۳۶۴) پیا پرت لگائے مکھونا کھولے   کب سکھ میت کو پاوے ہیا

پیا محبت کرکے اگر منھ چھپائے تو عاشق کے دل کو کیسے قرار آ سکتا ہے۔

(۲۳۶۵) نیپٹ نکٹ پیا درس بکٹ ہوئے   ایسی بپت کوئی میت جیا

پیا بہت ہی قریب ہے لیکن پھر بھی اُس کا دیدار بہت مشکل ہے۔ ایسی مصیبت میں بھلا عاشق کیسے زندہ رہے

(۲۳۶۶) گئے باسر بکل ہی کھوج میں   نس بتیں جر جیسے دِیا

پیا کے کھوج میں سارا دن بیقراری سے گذرتا ہے اور راتیں چراغ کی طرح جل جل کے بسر ہوتی ہیں۔

(۲۳۶۷) نیہہ ہمارے کچھ نہ رہو تو   آج تلک درشن نہ دِیا

ہماری محبت کی (اُن کی نگاہ میں) کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ اسی لیے آج تک درشن نہیں دیا۔

(۲۳۶۸) پیا سانچا ہم ہی ہیں جھوٹے   سانچا کہاں ہم نیہہ کیا

پیا سچے اور ہم جھوٹے۔ ہم نے بھلا سچی محبت کہاں کی۔

(۲۳۶۹) کب گھونگھٹ پیا رکھے سانچے سوں   ٹھور ٹھور لکھے سانچا۔ پیا

پیا سچے سے کب گھونگھٹ کاڑھتا ہے۔ جو (محبت میں) سچا ہے وہ ہر جگہ اُسکو جلوہ نما دیکھتا ہے۔

(۲۳۷۰) کاظم پر کچھ ایسی دَیا ہے   جب سے گورن سے گیان لیا

کاظم نے جب سے اپنے مرشدوں سے معرفت حاصل کی اُس پر ایسی عنایت و مہربانی ہوئی کہ

(۲۳۷۱) دَرس کو مدھ پیوے چھک چھک دُکوں   دیئے پیائے جو ہوئے آگیا

وہ شربت دیدار چھک چھک کے پی رہا ہے اور اُن کی اجازت سے دوسروں کو بھی پلا رہا ہے۔

سورٹھ
محبوب کی دلربائی

(۲۳۷۲) تان کے بھوئیں کمان سیاہی نینا   چتوت ماریں بان

سیاہی نینا ابروؤں کی کڑی کمان تان کر دیکھتے ہی تیر مارتے ہیں۔

(۲۳۷۳) پلک مارت بھئے گھائل کیتے   سنمکھ کیسے جان

پلک مارتے ہی نہ معلوم کتنے گھائل ہوگئے۔ کیسے اُس کے سامنے جائیں۔

(۲۳۷۴) موہنی مورت تیں مرلی والیں   لوٹ لیو میری جان

مرلی والے نے اپنی موہنی صورت دکھا کر میری جان نکال لی۔

(۲۳۷۵) مورت اوٹ کیں دھوم مچائی   کا ہو کاں ہے پہچان

صورت کے پردہ میں کس نے یہ دھوم مچا رکھی ہے۔ کہاں کسی کو اس کا عرفان ہے۔

(۲۳۷۶) سرگن۔ تن میں جانوں ہیں اوہی   زرگن ہوئے پران

(اس ٹھمری میں) سرگن سے مراد جسم ہے اور نرگن سے مراد روح ہے۔

(۲۳۷۷) اپنے روپ پہ آپے موہے   مجھے دِیو یہی گیان

اپنی صورت (مظاہر) پر آپ ہی فریفتہ ہو گیا ہے۔ مجھے تو یہی معرفت عطا کی گئی ہے۔

(۲۳۷۸) پھر دھر روپ کاظم کا   اوہی دیکھے اپنی آن

پھر کاظم میں جلوہ گر ہو کر اپنی ہی آن بان کا تماشائی ہے۔

ایضاً سورٹھ
سوز مناجات

(۲۳۷۹) جو جگ یوں ہی جات تو   نیہہ نہ لگاؤ بورے

دنیا تو اسی طرح چلتی رہے گی۔ اے دیوانے اُس سے لو نہ لگا۔

(۲۳۸۰) کونی ٹھور پھنسے آئے جگ میں   اے مَن بیری موہے

اے دشمن دِل تیری بدولت دنیا میں آکر ہم کس جنجال میں پھنس گئے۔

(۲۳۸۱) ہیر پھیر بیرن ارجھا رہے   جان بوجھ جھک جھورے

ہر پھیر کے دشمنوں میں اُلجھا رہتا ہے جانتے بوجھتے ہوئے اپنے سر آفت مول لی۔

(۲۳۸۲) سادھن کے ملے ہوئے نستارا   سو اُن تیں مکھ موڑے

فقرا کی صحبت سے نجات ملتی ہے لیکن وہ (دل) اُدھر متوجہ ہی نہیں ہوتا۔

(۲۳۸۳) پیت جوڑ ایسے پیتم سوں   جو رہے نت سنگ تورے

ایسے محبوب سے پریم کا ناتہ قائم کر جو ہمیشہ تیرے ساتھ رہے۔

(۲۳۸۴) آدسے نیہہ جوڑے رہے واسوں   اب کیوں جوڑ کے توڑے

ازل سے تو محبت کا رشتہ اُس محبوب سے قائم ہے اب جوڑ کے توڑنے کا کیا سوال۔

(۲۳۸۵) جگ کے رچیا سُدھ کے لویا   کا سُدھ ہمری چھوڑے

وہ تو سارے عالم کا سنوارنے والا ہے اور سب کا خبر گیر ہے۔ ہماری خبر گیری کیسے چھوڑ دیگا۔

(۲۳۸۶) من کاظم کا لگاؤ اور اپنے   کر کے اپنے ہو رہے

احسان وکرم فرماکر کاظم کے دل کو اپنی ہی طرف متوجہ رکھ۔

ایضاً سورٹھ

یکایک جذبۂ ناتمام آیا اور عقل و ہوش گم کر دیئے اور دل کو ویران کر کے چلدیا

(۲۳۸۷) جو سُدھ ہمری بھلائی   ارے ویں چتوت ہی کا کینہیو

ارے اُس نے کیسی نظر ڈالی کہ پہلی ہی نظر میں میرے ہوش وحواس گم کر دیے۔

(۲۳۸۸) من میں رہی نہ کاہو کی سمائی   جو رہی سو ہر لینہیوں

اب میرے دل میں کسی اور کی تمنا باقی نہیں رہی۔ جو تھی بھی وہ اس نے نکال دی۔

(۲۳۸۹) بن بن میں پھروں اُو بھی اکلائی   پریت لگائے گھر چھینیوں

اب میں جنگل جنگل حیران وسراسیمہ گھوم رہی ہوں۔ محبت کر کے مجھے گھر سے بے گھر کر دیا۔

(۲۳۹۰) یا ہو پہ موسے کیو نٹھرائی   نیکے درس نہ دنیہیوں

اس پر بھی میرے ساتھ یہ کج ادائی ہے کہ اچھی طرح صورت بھی نہیں دکھاتا۔

(۲۳۹۱) وہ چھون پھر ہم سے چُرائی   موہت پائیو ہنیو ں

میری محبت کو اپنی نظروں سے گرا کر پھر مجھ سے نظریں چرالیں۔

(۲۳۹۲) کاظم کے بھاگن کی نیکائی   ہل کے وہی رنگ بھنیوں

کاظم کی خوش قسمتی کا کیا کہنا وہ تو اُسی کے رنگ میں رنگ گئے ہیں۔

(۲۳۹۳) ان سے اُن سے بھلی بن آئی   ان بھل اُن کا ں چینہیوں

ان سے (کاظم سے) اور اُن سے خوب گاڑھی چھنتی ہے۔ انھوں نے انکو خوب پہچانا ہے۔

ایضاً

(۲۳۹۴) تیری باٹ ہیرت تھک ہاری   کبہوں نہ آئے بلہاری تہاری

تنک دکھاؤ چھب پیاری ہیں واری

تمہارا انتظار کرتے کرتے میں تھک کے ہار بیٹھی لیکن تم پھر بھی نہ آئے۔ میں قربان۔ ذرا اپنی پیاری جھلک دکھلاؤ۔

(۲۳۹۵) روپ دھنی جہ بست گھنی ہیں   سو نہیں پاوے مانگے بھکھاری

تم دولتِ حسن کے مالک ہو اور یہ بے بہا شئے مانگے سے بھکاری کو نہیں ملتی۔

(۲۳۹۶) مکھ دکھاؤ بھیکھ کا ترا کھت   درس بھیک دے کب کی ہوں ٹھاڑی

ذرا محرومِ دید کو اپنا رخِ زیبا دکھا دو۔ نہ معلوم کب سے آس لگائے کھڑی ہوں۔ درشن کی بھیک عطا کرو۔

(۲۳۹۷) جن ترساؤ بھکھاری ایتا   یہ ترسن نہیں جات سنبھاری

بھکاری کو اتنا نہ ترساؤ۔ اب یہ حسرتِ دیدار اُٹھائے نہیں اُٹھتی۔

(۲۳۹۸) نت دیکھے مکھ پیارا کاظم   ہم نہیں۔ کا تقصیر ہماری

کاظم تو ہمیشہ تمہارا پیارا مکھڑا دیکھتے رہتے ہیں۔ ہم محروم ہیں۔ آخر ہمارا قصور۔

ایضاً

(۲۳۹۹) منموہن ہو کہاں جائے بسے   کیل کرت رہے جو ان کنجن
بچھڑے پھر نہ ملے درشن

میرا دل موہنے والے جو ان کنجوں میں چہلیں کیا کرتے تھے کہاں جا کے بسے ہو بچھڑنے کے بعد سے آج تک
اُس پیارے مکھڑے کی زیارت نہ نصیب ہوئی۔

(۲۴۰۰) دھیر دھرے من بر ہن کو کب   ہوئے بچھڑے بہت برسن برسن

فرقت کی ماری ہوئی کو کیسے قرار آسکتا ہے۔ محبوب سے بچھڑے مدتیں گذر گئیں۔

(۲۴۰۱) بہت دنن اُن کے سنگ کھیلے   جو سکھ پایو رکھبر سن

بہت دنوں اُن کے ساتھ کھیلے ہیں (کیا بتائیں) اُس محبوب کے ساتھ کیا کیا مزے لوٹے ہیں۔

(۲۴۰۲) مدھ بن دیکھ جرے ہیا ہمرو   رکت لگے انکھین برسن

اب مدھوبن دیکھ دیکھ کر میرے دل میں شعلے اُٹھتے ہیں اور آنکھوں سے خون کی برکھا لگی ہے۔

(۲۴۰۳) بن جائیں نہ بنتے بنواری   پن کت جائیں اُو بکھے گھر سن

اے محبوب (وحشت کے عالم میں) تنہا جنگل (ڈھونڈ بن) گئے بن نہیں پڑتا جب گھر میں دل نہ لگے تو کیا کریں۔

(۲۴۰۴) ٹھور ٹھور تیری سُدھ آوت مُوجی دُکھ پاوَت سرسَن

(جنگل میں) چپہ چپہ (جہاں جہاں تمہاری یادیں وابستہ ہیں) تمہاری یاد دلاتا ہے جس سے میرے دل میں درد والم کے طوفان اُٹھنے لگتے ہیں۔

(۲۴۰۵) اُودھو کچھ موہن جانت ہے یہ ہمری جی کی ترسن

اے قاصد کچھ موہن کو ہمارے اِس حال (ترسنے) کی خبر ہے کہ نہیں۔

(۲۴۰۶) اِتہاں اُتہاں توہے کاظم ایک ہے پیام نہ چھوٹ تیرے گرسن

اے کاظم تمہارے لیے تو یہاں (گھر) اور وہاں (جنگل) یکساں ہے اس لیے کہ تمہارا محبوب ہمیشہ تمہارے گلے لگا رہتا ہے۔

محبوب مجازی کے فراق میں آہ ونالے

(۲۴۰۷) آنکھ لگت پھر آنکھ نہ لاگی گیو جو سُکھ کو سونا تھا

آنکھ لگنے کے بعد کبھی میٹھی نیند نہ نصیب ہوئی۔ سُکھ کی نیندیں اُڑ گئیں۔

(۲۴۰۸) گل کھوئی مورت نے من کی کیا مورت میں ٹونا تھا

نہ معلوم اُس صورت میں کیا جادو تھا کہ اُس نے میرے دل کا چین وآرام لوٹ لیا۔

(۲۴۰۹) ایک ٹھور کب جگ میں رہا ہے پیتم جا کو سلونا تھا

جس کا محبوب سانولا سلونا ہوتا ہے اُس کے دل کو ایک جگہ کیسے قرار آسکتا ہے۔

(۲۴۱۰) جے اُرجھے مورت سوں اُن کو بیس اَکارت کھونا تھا

جو بھی صورت میں اُلجھے رہے اُنھوں نے اپنی ساری زندگی یونہیں گنوادی۔

(۲۴۱۱) کچھ دن ہنسے سنیہی ہل مل پاچھے پھر دُکھ رونا تھا

کچھ دن تو دوست احباب (دنیا میں) مل جل کر ہنسے بولے آخر کار جدائی کے غم میں آٹھ آٹھ آنسو رونا پڑا۔

(۲۴۱۲) کاظم پیا پائے انمورت تھے جگ جگ سکھ ہونا تھا

اے کاظم پیا کو بے صورتی میں پاکر تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے آرام ازل سے مقدر ہو چکا تھا۔

ایضاً نغمہ سورٹھ

وادیِ حیرت

(۲۴۱۳) سووت چت موری کا ہوں ہری روئے اُٹھی جو جاگ پڑی

سوتے میں یہ کس نے میرے ہوش اُڑا دیے جب جاگی تو رو پڑی۔

(۲۴۱۴) موسے تو برنی نہ جائے وہ مورت کچھ مُجھے چیت ہے کچھ بسری

اسکے خط وخال کیا بیان کروں کچھ یاد ہے اور کچھ میں بھول گئی۔

(۲۴۱۵) کاکہوں میں وُنہہ کس رہو پیتم جیں سُدھ لین موری سگری

میں کیا بتاؤں وہ پیتم کیسے تھے جنھوں نے میرے ہوش وحواس اُڑا دیئے۔

(۲۴۱۶) کونے دیس اب کھوجوں سکھی ری جون بتاؤ اب تون کری

اے سکھی میں اب کس دیس میں اُسے ڈھونڈھوں۔ جو بتاؤ وہ کروں۔

(۲۴۱۷) کاج چھوٹا اب دوؤ جگت کا جگ ہے کا جو چت یہ دھری

اب دونوں عالم کے بکھیڑوں سے مجھے نجات مل گئی۔ عالم کی قیمت ہے ہی کیا جس کی میں فکر کروں

(دلوں کو فکرِ دو عالم سے کر دیا آزاد خدا جنوں کا ترے سلسلہ دراز کرے)

(۲۴۱۸) جل بدھر کی جل جل انکھین سوں ہوں درسن کی پیاسی مری

میں وہ اُنکی نظروں کی ماری درشن کی پیاس میں جل جل کر مر رہی ہوں حالانکہ وہ آب حیات کے مالک ہیں۔

(۲۴۱۹) انمورت بالم ہے ویسئے انمورت واکی نگری

وہ بالم خود بے صورت ہیں اور عالم بے صورتی ہی میں بستے ہیں۔

(۲۴۲۰) اُنمورت کی سُنی تو ہے مورت کاظم سنمکھ رہت گھڑی

بے صورتی کی ہیئت ہم نے تو صرف دوسروں سے سُنی ہی ہے لیکن کاظم کی نظروں کے سامنے ہر وقت رہتی ہے۔

ایضاً

عاشق کا اپنے معشوق سے رشک

(۲۴۲۱) پیا نہ موہیا تو سے نا بولوں — جل جائیں مور جرائے ہیا

اے ستمگر میں تجھ سے نہیں بولونگی۔ جاؤ ہٹو۔ تونے تو میرا دل جلا کر خاک کر دیا۔

(۲۴۲۲) اب لگے موہن انکھیں چراون — تب کیوں مومن چھل کے لیا

اب موہن مجھ سے آنکھیں چرانے لگا۔ آخر پہلے کیوں ہزار وں چھل فریب کرکے میرا دل چھینا تھا۔

(تو ہزار کرتا لگاوٹیں میں کبھی نہ آتا فریب میں — تجھے پہلے اسکی نہ تھی خبر تیرا دہی دن کا پیار ہے)

(۲۴۲۳) نس کا رین تگ ہیرت سگری — رین حسرت رہیں جیسے دیا

کالی راتیں تیرے انتظار میں چراغ کی طرح جل جل کر گذار رہی ہوں۔

(۲۴۲۴) ہم جل جل مرے درس پیا سے — نیکے نہ جل درسن کا پیا

ہم درشن کے پیاسے آتش فراق میں جل جل کر جان دے رہے ہیں اس لیے کہ کبھی بھی اُس نے اپنے شربت دیدار سے سیراب نہ کیا۔

(۲۴۲۵) تیر نہ آؤ اہیر سرک جا — دور سے جائے سناؤ مرلیا

اے اہیر میرے قریب نہ آنا۔ دور رہو۔ دور سے جاکر مرلی سناؤ۔

(۲۴۲۶) سب کوں تجوں نہ تجوں مرلی میں — کب چھوٹے اندھے سوں لکڑیا

میں ہر چیز چھوڑنے کو تیار ہوں سوا مرلی کے اسلیے کہ اندھے کا سب سے بڑا سہارا اُسکی لاٹھی ہے۔

(۲۴۲۷) چین سے ایکو رین نہ پائی — ہت سے نہ کبھوں درس دیا

میری ایک رات بھی چین سے بسر نہ ہوئی۔ کبھی بھی اُس نے محبت سے درشن نہ دیا۔

(۲۴۲۸) جاگرے لاگ موہن کاظم کے — جیں تجھے اپنے بس میں کیا

جاؤ جاؤ موہن کاظم کے گلے لگو جنھوں نے تجھے اپنے بس میں کر رکھا ہے۔

طلب و مناجات میں عجز و نیاز

(۲۴۲۹) وصل ترا شایاں چو نہ باشم — بر من ہم مگزار مرا

(۲۴۳۰) کاج نہ آویں جو ہم درسن کے — دوار نہ چھوٹے مو سے تیرا

اگر میں تیرے وصال کے قابل نہیں ہوں تو مجھے میری حالت پر نہ چھوڑ۔ اور اگر میں درشن کا اہل نہیں ہوں تب بھی کم ازکم اپنے دروازہ پر تو پڑا رہنے دے۔

(۲۴۳۱) از قسمت گر آں نہ شود ہم ایں نشود — حیف و صد حیف

(۲۴۳۲) جنم بلا پشُ ہوا پتیں بُرا — کہہ کاج جیا کا ایسا مرا

اگر قسمت میں نہ یہ ہے اور نہ وہ ہے تو وائے قسمت کیا مجکو چوپایوں (جانوروں) سے بھی بدتر زندگی ملی ہے۔ کس کام کا ایسا جینا اور کس کام کا ایسا مرنا۔

(۲۴۳۳) پردہ مکن اے یار خدا را — دیگر چہ بجو اہی کُن

(۲۴۳۴) جگ میں سہوں میں سب کچھ — جو ئیں سنمکھ میرے رہے کھڑا

اے دوست خدا کے لئے مجھ سے پردہ نہ کر اور جو چاہے کر۔ میں دنیا میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں اگر تو میری نگاہوں سے اوجھل نہ ہو۔

(۲۴۳۵) رنج فراق از بس کہ کشیدم — اکنوں مارا طاقت نیست

(۲۴۳۶) ابتو بل جاؤں درسن آئے تے — کب لو دوارے رہوں پڑا

فراق کی اتنی تکلیفیں اور مصیبتیں میں نے جھیلی ہیں کہ اب مجھ میں برداشت کی قوت باقی نہیں رہی اب تو قربان جاؤں آؤ اپنا جلوہ دکھاؤ۔ آخر کب تک دروازہ پر پڑا رہوں۔

(۲۴۳۷) گرچہ گنہ بسیار شد از من — شرم مکن از آمدنت

(۲۴۳۸) ہے یہ بگڑا تو رے سنوارا — تو رو سنوارا کہوں بگڑا

اگرچہ مجھ سے ہزاروں خطائیں سرزد ہوئی ہیں لیکن تو میرے پاس آتے ہوئے نہ شرما۔ یہ بگڑا تیرا ہی سنوارا ہے۔ جسے تونے سنوارا ہو وہ بھلا کیسے بگڑ سکتا ہے۔

(۲۴۳۹) محو شدہ کاظم بہ جمالت — ظاہر و باطن دید کمالت

(۲۴۴۰) ہوں نہ مرا نہ جیا تیرے ہت میں — رہا کنوا ڑے تیر کھڑا

کاظم تو تیرے جمال میں محو ہوگیا ہے اور ظاہر و باطن میں تیرے کمالات کا نظارہ کر رہا ہے اور میں تیری محبت میں نہ مر رہا ہوں نہ جی رہا ہوں (بسمل کی طرح تڑپ رہا ہوں) تیرے انتظار میں دروازہ

کے قریب کھڑا ہوں

(۲۴۴۱) بر در تو کر کریم و رحیمی　　چونکہ غریب اُفتا د اُفتاد

(۲۴۴۲) بھیکھ پاوے درشن کی بھکھاری　　کاہے بھکھاری ناؤں دھرا

اللہ غنی وانتم الفقراء

تیرے در پر کہ تو رحیم و کریم ہے جب غریب آپڑا تو پھر آپڑا۔ بھکھاری کو درشن کی بھیک ملے۔ آخر اُس کا نام بھکھاری[1] کیوں رکھا۔

سورٹھ

(۲۴۴۳) پپیہا پیو پیو کہہ جن موہے جراوٗ
ہرے تو ہوک اُٹھت سُن گوکیں　　لاگت ہیا میں گھاؤ پہ گھاؤ

اے پپیہا پیا پیا کہہ کے مجھے نہ جلا۔ تیری کوکوں سے میرے دل میں اک ہوک اُٹھتی ہے۔ اور گھاؤ پر گھاؤ لگتے ہیں۔ (چوٹ پر چوٹ لگتی ہے)

(۲۴۴۴) جو پئی پیر نہ جانے کہُو کی　　نیھ سے کچھ نہیں تجہہ سے لگاؤ

جب تو کسی کے دردِ (دل) سے واقف نہیں تو پھر محبت سے تجکو دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

(۲۴۴۵) ایسے ہے تو مور کوئل بل　　نگر تجو بن کان اُڑ جاوٗ

ایسا ہی ہے تو مور، و کوئل کو ساتھ لے کر اس بستی سے جنگل چلے جاؤ۔

(۲۴۴۶) ہم مانا تمھر تو ہے لاگی　　پرہ کیو سب ہی پہ گھلاؤ

یہ ہم مانتے ہیں کہ تیرے دل پر بھی (محبت کی چوٹ) لگی ہے۔ فراق نے سب ہی پر ظلم ڈھایا ہے

(۲۴۴۷) سر نہ کھاؤ۔ کا ہو برہن کا　　نگر رہو چپ ہوئے غم کھاؤ

کسی فرقت کی ماری کا سر نہ کھاؤ۔ اگر یہاں رہنا ہے تو خاموش رہو اور صبر کرو۔

(۲۴۴۸) تیری تو پیا تیں کھلی کھنی کاظم　　اور سدا رہے تجہہ سے نباوٗ

اے کاظم تم سے اور تمھارے پیا سے خوب نبھ رہی ہے۔ خدا کرے اسی طرح نبھتی رہے۔

---

[1] آپکی والدہ ماجدہ نے آپ کا نام بھکاری رکھا تھا۔

(۲۴۴۹) چاہے چپ رہ چاہے پریم بچن کہہ　　کا ہو سنیہی کا من سمجھاؤ

چاہے چپ رہو اور چاہے محبت کے میٹھے بولوں سے عاشق کے دل کو تسلی دو۔

اقسام کا نکھڑا

محبوب حقیقی کے ذات و صفات کی تعریف

(۲۴۵۰) گُن صاحب کے سُن ہم سے ری　　جاگ مایا کی نیند یا گھیری

اے مایا کی نیند کی ماتی ہوشیار ہو اور ہم سے صاحب کے اوصاف سُن۔

(۲۴۵۱) بن جیبھا بولے سب بانی　　بن سرون سُن لے بہتیری

بلا زبان کے ہزاروں زبانیں بولتا ہے اور بغیر کانوں کے ہزاروں آوازیں سُنتا ہے۔

(۲۴۵۲) بن آنکھن ظاہر باہر دیکھے　　چھن پل بھولے نہ میری تیری

بغیر آنکھوں کے ظاہر و پنہاں سب دیکھتا ہے۔ ایک لحظہ بھی میری اور تمھاری خبر گیری سے غافل نہیں

(۲۴۵۳) بن کر گڑھے صورت۔ یہ کدرت　　میں بل ہاری واری پھیری

ایسی قدرت ہے کہ بغیر ہاتھوں کے صورت گری کرتا ہے۔ میں اُس پر صدقے قربان۔

(۲۴۵۴) نام لیت تارے پاپن کاں　　اُس راجا کی نہ ہوئی کو چیری

نام لیتے گنہگاروں کو بخش دیتا ہے ایسے مالک الملک کی لونڈی بننے میں کون اپنے لئے فخر نہ سمجھے۔

(۲۴۵۵) نام کوں جپ بن جیبھ پریت سوں　　نئی نئی چھب دن دن لکھ لیری

اُس کا نام محبت سے بلا وساطت زبان جپتی رہ۔ پھر اُس کی نئی نئی چھبیں دن بدن دیکھ۔

(۲۴۵۶) کاظم تم کا نہ بھولے چھن پل　　عرض مان لے اتنی میری

اتنی التجا مان لے کہ کاظم تجکو کسی لمحہ اور کوئی دم نہ بھولے۔

عاشق کا اپنے معشوق سے ناز

(۲۴۵۷) موہنواں پھیر دے مورا منواں　　کچھ نہیں مانگوں تجہہ سے اور

اے میرا دل چھین لے جانے والے میرا دل واپس کر دے۔ میں تجھ سے کچھ اور نہیں مانگتی۔

(اے ساقی مستانہ زواں یار را آواز دہ   گر اونمی آید بگو آں دل کہ بردی باز دہ)

(۲۴۵۸) گرہ نہ باندھ بُشت پرائی   تیری گرہ کی مانگوں تھوڑ

پرائی چیز اپنی گرہ میں نہ باندھ۔ میں (اپنی چیز واپس مانگ رہی ہوں) کوئی تیری چیز تو نہیں مانگ رہی ہوں۔

(۲۴۵۹) ہمرے من کا لیب سہج نہیں   کہاں سمائے کو منھ کا کور

ہمارے دل کا لے جانا ہنسی کھیل نہیں ہے۔ یہ منھ کا نوالہ نہیں ہے کہ نگل جاؤ۔

(۲۴۶۰) تیں چوری کر من لیے ہم پے   بر جوری یہ مورت تور

تو نے چوری چوری میرا دل چرا لیا۔ اے بُتِ عیار یہ تیری زبردستی (اور سینہ زوری) ہے

(۲۴۶۱) سات دیپ نو کھنڈ کھلک ہے   لکھے الکھ کاظم سب ٹھور

ساری کائنات جس نے پیدا کی ہے کاظم اُسی ذاتِ غیر مرئی (نہ دکھائی دینے والی) کا مشاہدہ کائنات کے ذرّہ ذرّہ میں کر رہا ہے۔

پند و نصیحت اور سلوک کے لیے ہمت افزائی

(۲۴۶۲) یہی گھٹ ماکھ بوری ہیروا   اِدھر اُدھر کیوں بھٹکت ڈوری

اے دیوانی اِدھر اُدھر (محبوب کی تلاش میں) کیوں دوڑی دوڑی پھر رہی ہے۔ محبوب کو اپنے ہی میں تلاش کر لے۔

(۲۴۶۳) پاس ٹھاڑھ ہے پیتم تورے   سنگ بنا رہے چوری چوری

تیرا پیتم تو تیرے پاس ہی ہے لیکن آنکھوں سے اوجھل رہتا ہے۔

(۲۴۶۴) سب جگ تج کے وہی اور ہو   کچھ دن بھول جا توری موری

سارے عالم کو تج کے اُسی کی ہو رہ اور تھوڑے دنوں کے لیے من و تو کا قصہ ہی بھول جا۔

(۲۴۶۵) لال جواہر لے سادھن سے   کا سر پر لادے ہے کوڑی

فقراء سے (معرفت کے) لعل و جواہر حاصل کر۔ کیا سر پہ کوڑیاں (خواہشات دنیاوی یا مال و متاع دنیاوی) لادے گھوم رہی ہے۔

(۲۴۶۶) جگ ما آئے جو لال ہلت ہوئے   کوڑا کاہے کوڑ بٹوری

جب اس عالم میں آ کر لعل و گہر مل سکتے ہیں تو اے نادان کوڑا کرکٹ کیوں بٹورتی پھرتی ہے۔

(۲۴۶۷) بن کرپا کو پیت لگاوے   وا کے اور انکھیاں کو جوڑی

بغیر اُسی کی عنایت و توجہ کے کون اُس کی محبت کا دم بھر سکتا ہے اور کون اُسکی آنکھ سے آنکھ ملا سکتا ہے۔

(۲۴۶۸) ٹھور ٹھور تجھے کاظم دیکھے   پیا اپنا بل جاؤں میں توری

ہر جگہ کاظم تجھے جلوہ گر دیکھ رہا ہے۔ اے میرے پیارے پیا میں قربان۔

فراقِ محبوبِ مجازی

(۲۴۶۹) کہاں گیو کنور کنھائی   میرو من چھل چھل
کبھر نہیں پڑت دکھائی

ہائے میرا کنور کنھائی کہاں چلا گیا۔ میرے دل کو (سیکڑوں فریب دیکر) چھین لیا اور اب صورت بھی نہیں دکھاتا۔

(۲۴۷۰) چھپ چھپ بیٹھ کونے کنجن ما   کاہے کو آنکھ چرائی

خدا معلوم کس کنج میں چھپ کر بیٹھا ہے اور نہ جانے کیوں مجھ سے آنکھ چرائے ہے۔

(۲۴۷۱) من لے کے کوؤ ایسی کرت ہے   اپنے سنیہی سوں نٹھرائی

دل لے کے کوئی بھلا اپنے عاشق سے ایسی بے مروّتی اور بے توجہی کرتا ہے۔

(۲۴۷۲) بے دردی جسمت کو بالک   جانت ناہیں پیر پرائی

وہ بے درد تو جسمت کا بالک ہے وہ دوسروں کا دُکھ درد نہیں جانتا۔

(۲۴۷۳) بھل بس ماں کیئے واکوں کاظم   تیرے بس کرنے پہ ہم بل جائی

اے کاظم تم نے خوب اُس کو اپنے بس میں کر لیا ہے۔ میں تمھارے اِس قابو پانے پر قربان۔

(۲۴۷۴) کا موہنی پڑھ ڈاری موہن پر   ہم ہوں کا دے وہ موہنی سکھائی

(اے کاظم) تم نے کون سی موہنی اُس پر پڑھ ڈالی ہے۔ مجکو بھی وہی موہنی سکھا دو۔

اس امر کی تنبیہ کہ بغیر مرشد کے یافت محال ہے

(۲۴۷۵) کیوں تیری مت جگ آ کے بھلائی — کن توکو بورا یا بتا وری

آخر دنیا میں آکر کیوں تیری مت پلٹ گئی ۔ بتا کس نے تجھے بہکا دیا ہے ۔

(۲۴۷۶) اندرن کے بس مال گس پڑ گئی — کیں تو ہے پھانسا کیسا پھنسا وری

محسوسات کے جال میں کیسے گرفتار ہوگئی ۔ کس نے تجھے گرفتار کیا ۔

(۲۴۷۷) آدر ہوتیں سنگ واہی کے — تب رہو کب دوسر کا سما وری

ابتدا (ازل) سے تو تو اُسکے ساتھ رہی ۔ اُس وقت کسی دوسرے کا سوال ہی کیا تھا ۔

(۲۴۷۸) انت اب اور کہاں سے آوا — بھلی بھانت موکو سمجھا وری

اب آخر غیر کہاں سے آگیا (یعنی دوئی کیوں پیدا ہوئی) مجھے اچھی طرح یہ بات سمجھا دے

(۲۴۷۹) نہیں سمجھت آؤ ہم سے گیان لے — کچھ دن ہمرے بچن چت لا وری

اگر نہیں سمجھتی ہو تو آؤ ہم سے سمجھو اور کچھ دنوں ہماری باتوں پر دھیان دو ۔

(۲۴۸۰) دن دن ہو نت آنند یں جی کوں — جیوں کاظم جگ جگ سکھ پاوری

(پھر تو) روز بروز دل کا سکون و اطمینان بڑھتا رہے گا اور کاظم کی طرح ہمیشہ سکھ حاصل رہے گا ۔

صورت میں ابتلا اور ثنار الٰہی کی طرف رجوع

(۲۴۸۱) مورے من مانہہ سمائی جگدیشر لالن کی — سانوری سلونی موہنی چھب پیاری

اے خدا تیرے لال کی پیاری سانولی اور موہنی چھب دل میں ایسی کھب گئی ہے کہ

(۲۴۸۲) گھڑی پل چھن سرکت نہیں ہیا سوں — سووت جگت رہے ٹھاری

ایک گھڑی اور ایک پل کے لیے بھی دل سے ہٹائے نہیں ہٹتی ۔ سوتے جاگتے ہر وقت ستاتی رہتی ہے ۔

(۲۴۸۳) کوؤ نا لکھے کلم مس کاغذ — دئی مورت کہہ بدھ سے سنواری

کسی مصور نے آج تک ایسی تصویر نہ کھینچی ہوگی ۔ خدا نے کس حکمت سے یہ صورت سنواری ہے ۔

(۲۴۸۴) ایسے بناؤ نہار رے پہ کاظم — لاکھ داؤں جیو بل کے ڈاری

اے کاظم ایسے بنانے والے (صانع ازل) پر لاکھوں جانیں قربان ۔

محبوب مجازی کی تعریف

(۲۴۸۵) مورے من بھائی یہ چھب پیاری — بھول گئی سدھ دیکھ سانوری

میرے دل میں یہ پیاری چھب نقش ہوگئی ۔ سانولی صورت دیکھکر میرے حواس بجا نہ رہے ۔

(۲۴۸۶) تیری مورت بنواری کاری — کاری پیاری انکھیاں چنچل تیری
کھنجن درگن کی لجاونہاری

اے محبوب تیری سانولی صورت اور اُس پر ایسی چنچل آنکھیں جو ہرنوں کی آنکھوں کو بھی شرمانیوالی ہیں ۔

(۲۴۸۷) جاکی اور تنک ہیرین سو ٹھاؤں — آپن جیو بل بل کے ڈاری

(وہ آنکھیں) جس کی طرف ایک نگاہ بھی ڈال دیں وہ وہیں اپنی جان نثار کردے ۔ (یعنی ایسا کاری زخم لگتا ہے کہ شکار اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتا)

(۲۴۸۸) نیکے گن سب ہیں برج لال کے — پیت کی ریت نہ جانے مراری

یوں تو اُس شہر یار حسن میں خوبیاں ہی خوبیاں ہیں ہاں صرف محبت کی رسم و راہ سے البتہ انجان ہے

(ناز و کرشمہ و ادا حسن و جمال کیا نہیں — آپ میں خوبیاں ہیں سب عیب یہ ہے وفا نہیں)

(۲۴۸۹) کاظم کے نت لاگ گرے رہے — ہمرے نہ آوے کبوں بٹ پاری

وہ ہمیشہ کاظم کے گلے لگا رہتا ہے لیکن میرے راستہ سے ہوکر بھی کبھی وہ راہزن تمکین و ہوش نہیں گزرتا

فراق میں گریہ و زاری

(۲۴۹۰) کیسے کہ مانے من مورا — جائے کہت پردیسواں پی

پیا پردیس جانے کو کہہ رہے ہیں ۔ کیسے میرا دل قابو میں آئے ۔

(۲۴۹۱) سون بھون مار ہب ہم کیسے — بڑے سوچ موہے آوت ری

مجھے یہی فکر کھائے جاتی ہے کہ سونے گھر میں میں کیسے رہوں گی ۔

(۲۴۹۲) پائن پڑ ۔ کر جور جور کے — یہ بنتا تن ہم بنتی کی

اُس کے قدموں پر گر کر اور ہاتھ جوڑ جوڑ کر میں نے اُس کی منت و سماجت کی ۔

(۲۴۹۳) نرموہی مانت نہیں کاظم — دھیرج ہوئے کونے بدھ جی

لیکن اے کاظم وہ بیدرد کسی طرح نہیں مانتا ۔ کیسے میرے دل کو قرار آئے ۔

اصطلاحاتِ تصوف (ہندی)

(الف)

اُٹریا پر چڑھنا۔ سالک کی سیر عروجی بعض جگہ محلِ تجلیات کو کہتے ہیں۔ عرش سے بھی مراد لے سکتے ہیں۔

اُروپ نگر (مقامِ بے صورتی) جہاں کوئی رنگ نہ ہو۔ نہ کوئی نقشہ ہو۔ عالمِ تنزیہ۔

اُودھا دُھند اندھیارہ۔ حجابِ وجود سالک کو کہتے ہیں۔ اس سے تعینات بھی مراد ہیں (مرادفِ زلف) کیونکہ تعینات وجہِ حق کی رویت کے حاجب ہیں۔ سالک کے لیے اپنے وجود کا احساس ہی حجاب ہے۔

اُجپّا جاپ۔ ذکرِ حق بلا حرکتِ زبان یعنی ذکرِ پاس انفاس۔

آد (ازل) جس کی کوئی ابتدا نہیں۔ اس کے دو مرتبے ہیں اول مرتبۂ ذات بلا صفات ہے جس کو مرتبۂ لاتعین اور احدیت اور واجب الوجود کہتے ہیں جو خود بخود موجود ہے اور اپنی موجودیت میں کسی کا محتاج نہیں ہے۔ دوم تعینِ ثانی جس میں تفصیلِ صفات اور حقائقِ الٰہی وغیرہ ہیں۔ علمِ الٰہی و تقدیرِ الٰہی کو بھی کہتے ہیں۔

اَلکَن۔ زلفیں اور گھونگھریالے بال) وہ پیچ جو عشاق کی کاروبار ی میں پیچیدگی پیدا کریں۔ وجہِ حق پر تجلیاتِ صفات کا اجتماع جو طالبِ ذات کے لیے حجابات ہیں بعض جگہ عالمِ امکان (آفاق) مراد ہے تعینات سے بھی مراد ہے۔ انفس میں مراد ادائیں ہیں۔ تجلی جلالی اور جذبۂ عشق نیز مقام ہویت کو کہتے ہیں یہی تجلی الیقین

اَنگے ڈھنگے۔ اپنے و بیگانے۔ اپنے سے مراد عقل و نفس و طبیعت ہیں اور بیگانہ سے مراد شیطان

آنگن۔ فضائے قلب۔ عالمِ شہادت کو بھی کہہ سکتے ہیں۔

انگنائی جھاڑنا۔ قلب کو خطرۂ غیر سے خالی کرنا۔

آنجن۔ (سرمہ) اگر سالک کے لیے استعمال ہو تو کسبِ فیض مراد ہے اور اگر محبوب کی طرف منسوب کریں تو ذات کا اپنی صفتِ حُسن میں جلوہ گر ہونا مراد ہے۔

آن۔ (ادا) تجلیاتِ اسمائی و صفاتی میں ذات کی بے کیفی کا انعکاس ہونا جس کو شوقِ خود بینی و خود نمائی کہتے ہیں۔ اسی لیے ادا میں ایک خاص کشش ہے جو بیان میں آ سکتی ہی نہیں۔ کیونکہ یہ حسن و عشق دونوں کی جامع ہے حسن کی اس لئے

کہ محبوبِ حقیقی کنزِ مخفی تھا یعنے تمام اسماء و صفات کنزیتِ ذات میں باعتدال موجود تھے۔ اسی اعتدال کا نام حُسن ہے جو فطرتاً گمنامی و معدومیت میں رہ سکتا ہی نہیں۔ اَللّٰہُ جَمِیْلٌ کا مقتضا ہی یہی ہے کہ یُحِبُّ الْجَمَال ہو۔

اِندرِین۔ حواسِ خمسہ۔

اُودھو۔ (کرشن جی کے قاصد کا نام) انفس میں اس سے مراد نفس ہے جو بحالتِ مطمئنگی ہو جس کے عرفان سے عرفانِ حق حاصل ہوتا ہے۔

اہیر۔ ایک قوم ہے جو بے مروت اور اکھڑ کہی جاتی ہے مجازاً کرشن جی مراد ہیں۔ دراصل اس سے مراد ذاتِ حق کا مرتبۂ استغنا و شانِ بے نیازی ہے۔

(ب)

بالم۔ وہ معشوق جس میں صفتِ تشبیہی غالب ہو اسی کو صباحت کہتے ہیں۔

بابُل۔ اُس قلق فراق کو کہتے ہیں جو دلھن کو اپنے باپ کے گھر سے رخصت ہوتے وقت ہوتا ہے ایسا ہی رنج انسان کو موت کے وقت اس عالم کے دوستوں کے فراق کے وقت ہوتا ہے۔ نیز سالک کو سلوک میں عروج کے بعد بلا اختیار نزول ہوتا ہے جس سے وہ اُس حالت کی طلب میں بے قرار رہتا ہے یا عاشق معشوق کے فراق میں یا عارف عدمِ حصولِ عرفانِ ذات سے اس کو حالتِ قبض سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں۔

بادل چھا جانا۔ اس سے مراد سالک کا تعینات میں مقید ہو جانا ہے اور حالتِ قبض بھی مراد ہے۔

بالک۔ (امرد) معشوقِ کمسن جس میں مظاہرِ تشبیہی کی کثرت ہو۔ چونکہ مظاہرِ تشبیہی قدیم نہیں ہیں اس لئے محبوب کو کمسن کہتے ہیں۔

بٹو ہیّا بیر۔ اس سے مراد اپنا خیال ہے جس سے زائد تیز رو کوئی چیز نہیں ہے۔

برھمہ۔ حقیقتِ حقہ کا عرفان۔

برھمن۔ عارف جو ہر شئے میں حق کا مشاہدہ کرے

برج۔ اُس مقام کو کہتے ہیں جہاں کرشن جی رہتے تھے۔ اس سے مراد قلب ہے جو عرش اللہ ہے۔

برچھی۔ اس سے مراد سرسری نظر ہے جس کو نگاہِ غلط انداز بھی کہتے ہیں۔ نگاہ کی تشبیہ برچھی سے اس وجہ سے دیتے ہیں کہ جس طرح برچھی جسم میں پیوست ہو جاتی ہے اُسی طرح محبوب کا تیرِ نگاہ قلبِ عاشق میں پیوست ہو جاتا ہے۔

بادروا۔ اُس حجاب کو کہتے ہیں جو حصولِ شہود کا مانع ہو مگر بوجہ اپنی لطافت کے لطف انگیز ہو۔

بِسرنا۔ (بھولنا) یاد کی اتنی مزاولت ہونا کہ یاد کرنا ہی بھول جائے۔ کبیر داس کہتے ہیں۔

ع۔ کبیرا بھلا بھیو پر ہرے مورے سر سے ٹلی بلائے

یہی مرتبۂ عین الیقین ہے۔

بِرہ۔ (فراق) حالتِ قبض اُن واردات کو کہتے

ہیں جن کے سبب سے سالک کو توحش اور ہجران اور انقباض پیدا ہوتا ہے۔

برکش ۔ (بچھو) اس سے مراد نفس امارہ ہے جو بلا سبب ہر وقت ڈنک مارتا رہتا ہے۔

بنواری ۔ (جنگل میں رہنے والا) جو مقام ہوتیت پر فائض ہو۔ جس کو صرف تنزیہ میں چین سکون ملتا ہو

بنسی والا ۔ کرشن جی کو کہتے ہیں لیکن حقیقتاً ذاتِ حق مراد ہے۔ بانسری کی آواز سے صوتِ سرمدی مراد ہے۔ مرشدِ کامل بھی مراد لے سکتے ہیں اور بنسی بجانے سے مراد فیض دینا بھی ہے۔

بَن ۔ (جنگل) عالم تنزیہ۔ مقام ہوتیتِ غیب اول یعنی مرتبہ وحدت کو کہتے ہیں۔

بھاری گاگر ۔ عالم ناسوت کے علائق۔ بعض جگہ نفس امارہ سے بھی مراد لیا ہے۔ بھاری گاگر سے معرفت بھی مراد لے سکتے ہیں کیونکہ منتہیین و مقربین پر بعض اوقات اُس کا بوجھ بھی بہت ہوتا ہے جس کے ہیم ورود سے سالک بدحواس ہو جاتا ہے ایسے ہی مقام سے شطحیات کا ورود ہونے لگتا ہے بعض جگہ استعداد بھی مراد لے سکتے ہیں۔

بھگت ۔ (فقیر) اس سے مراد عبودیت ہے

بھنویں ۔ (ابرو) الہام غیبی اور شان محبوبیت جو سالک کے دل پر بطور تجلی الہامی وارد ہوتی ہے اور اُس کے سبب سے سالک مقام قرب پر پہنچتا ہے۔

صفات بھی مراد لے سکتے ہیں اور مقام قاب قوسین بھی جس کو دائرۃ الوجوب کہتے ہیں۔

بھور ہونا ۔ (طلوع صبح) تنزیہ سے تشبیہ میں نزول۔ انکشافِ حقائق اور قرب وصال بھی مراد لے سکتے ہیں۔ شمس حقیقت کا طلوع اور عکس کا اپنے مظاہر میں جلوہ گر ہونا۔ موہومات کا فنا ہونا۔ وقتِ آخر بھی مراد لے سکتے ہیں۔

بیر بھویا ۔ مجازاً ملاح کو کہتے ہیں۔ دراصل مرشدِ کامل مراد ہے۔ ہمت و ارادہ کو بھی کہہ سکتے ہیں۔

بیوگ ۔ اس سے مراد وہ آتش فراق ہے جس سے اندر ہی اندر سب سوخت ہو جاتا ہے۔

بے رنگ ہونا ۔ مقام احدیت پر فائض ہونا اور شہودِ ذات میں مستغرق ہو جانا۔

بَید ۔ (طبیب) طبیبِ روحانی یعنی مرشد کامل جو سالک کو تمام اُلجھاوؤں سے نکالتا ہے اور اُس کی صحت روحانی پر ہر وقت نظر رکھے۔

پاؤں پسار کر سونا ۔ پیر پھیلا کر سونا یعنی نفس سے علیحدہ ہونا اور تمام علائق سے اپنے کو منقطع کرنا۔

پنجرا ۔ قالب خاکی۔

پنچھی ۔ اس سے مراد روح ہے جس کی مفارقت سے تمام قالبی قوتیں فنا ہو جاتی ہیں اور جسم بغیر روح کے ایک بیکار شے ہے۔

پیستم ۔ اُس معشوق کو کہتے ہیں جس میں صفتِ

تنزیہی کا غلبہ ہو اسی کو ملاحت کہتے ہیں۔

پردیس ۔ عالم ناسوت۔ بعض جگہ اس کے معنی برعکس بھی لیے جاتے ہیں۔ اگر محبوب کی طرف منسوب کریں تو مرتبۂ لاتعین مراد لے سکتے ہیں۔

پیا سے ملنا ۔ یعنی حق الیقین حاصل ہونا۔

پیا ۔ (رباب) اس سے مراد عقل ہے۔

پیکوا ۔ (قاصد) اس سے مراد جاذبہ قلبی ہے اور وجودِ عاشق کو بھی کہتے ہیں۔

پانی ۔ رابطۂ قلبی اور وہ جاذبات جو من جانب حقیقت سالک کے قلب پر وارد ہوتے ہیں اور اُس کو بے خود کر دیتے ہیں۔ اسی طرح سالک کے قلب سے جو جاذبات حقیقۃ الحقائق کی طرف رجوع ہوتے ہیں اُن کو بھی کہتے ہیں۔

پگ چلنا ۔ (قدم بڑھانا) تلاشِ حق میں سالک کا قدم بڑھانا اور مستعد ہونا۔

پورب دیس ۔ حضراتِ نقشبندیہ کے سلوک میں مقام روح قرب جگر ہے۔ تکمیل کے بعد ایک جاذبہ سالک کے قلب پر مستولی ہو جاتا ہے جس کو عنقائے مشرق کہتے ہیں۔ وہ مقام روح سے چلتا ہے اور تمام جسم میں ساری وطاری ہو جاتا ہے۔ اسی سے مبدأ کی طرف رجعت میں اتنی ترقی ہو جاتی ہے کہ پھر اس عالم میں قیام بہت دشوار ہو جاتا ہے روح جزوی کا انجذاب روح کلی کی طرف بڑھ جاتا ہے۔ اس عالم کی ہر محبوب شے غیر مانوس محسوس ہوتی ہے۔ اس جاذبہ کا اثر جوارح پر بہت ہوتا ہے اور خصوصاً آنکھوں سے تو ہر وقت ظاہر ہوتا ہے۔ دیگر اہلِ دل حضرات اس کیفیت کو دیکھ کر محسوس بھی کر لیتے ہیں۔ ایسی حالت میں کامل مکمل انقطاع کی طرف متوجہ رہتا ہے اور اتصال کلی کا جویاں رہتا ہے۔ ۵

وقت آں آمد کہ من عریاں شوم
جسم بگزارم سراسر جاں شوم

پُورْوائی ۔ اُن نفحاتِ رحمانیہ کو کہتے ہیں جو مرشد کی مشرقِ روحانیت سے سالک کے فضائے قلب پر آتے ہیں اور اُس کو مستی عطا فرماتے ہیں۔ ۵

اے صبا نکہتے از کوئے فلانے بمن آر
زار و بیمار غمم راحتِ جانے بمن آر

پیَن سَین ۔ (دھاردار آلے) اس سے مراد نور عزت کی نظارہ سوز شعاعیں ہیں جو عاشق کو معشوقِ حقیقی کے مقابل ہونے کی جسارت سے باز رکھتی ہیں اور خود اپنی نورانیت و محبوبیت سے جگرِ عاشق میں پیوست ہو جاتی ہیں۔

پچکاری ۔ مخزنِ فیض۔

پنگھٹ ۔ (پانی بھرنے کی جگہ) مبدأ فیض جسمی جہاں سے ہر ایک کو فیض حاصل ہوتا ہے۔

(ت)

تربینی - پریاگ جہاں تین دریا ملتے ہیں۔ دراصل اس سے مراد قلب انسانی ہے جس میں خطراتِ حقانی ونفسانی وشیطانی وارد ہوتے ہیں۔

تیرتھ - سلوک اور لطائف ستہ کی سیر۔

تینوں لوک - عالم ناسوت۔ عالم جبروت عالم لاہوت۔

ترچھی چتون - غمزہ وناز۔ محبوب کی ترچھی نظر جو بالارادہ ہو۔

تیر - اس سے مراد تجلی حبی ہے جو عاشق کے دل وجگر میں پیوست ہوجاتی ہے اور عاشق کو ماسوا معشوق سے بے خبر کردیتی ہے۔ معشوق کے حرکات وسکنات کو بھی کہتے ہیں۔

تلوار - اس سے مراد صفتِ جلالی ہے مجاہدہ وریاضتِ شاقہ کو بھی کہتے ہیں۔

تارہ - اس سے مراد کرشمۂ معشوق ہے اور تجلی محض کو بھی کہتے ہیں۔

تیراک - اس سے مراد غواص معرفت ہے جو ہروقت بحرِ معرفت میں تیرا کرتا ہے۔

(ج)

جیون مکت اس سے مراد مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا یعنی قالب خاکی کے فنا ہونے سے قبل تمام خواہشات سے (خواہ اچھی ہوں یا بری) یکسوئی حاصل کرنا۔

جل - اس سے مراد ذوق وشوق ہے۔ اس فیض کو کہتے ہیں جو اُن لوگوں کے لیے پہنچے جنہوں نے اپنی ہستی جزوی کو فنا کردیا ہے۔

جُوبَن - (شباب) بعض جگہ اس سے مراد ہمت ہے۔ حضرت عارف باللہ فرماتے ہیں

گھر ماکھوج آؤ کچھ نہ گیو ہے
آئے تو کیا جب جوبن جائی

یعنی اپنے ہی اندر ڈھونڈو ابھی کچھ نہیں گیا ہے اگر اس وقت متوجہ ہوئے جب ہمت وطاقت نہ رہی تو کیا فائدہ۔ حالتِ شباب میں معشوق سے ملنے کی کوشش وخواہش اولیٰ وافضل ہے کیونکہ وہی زمانہ جوش ومستی کا ہوتا ہے۔ اور اُس وقت جو جذبات آتے ہیں وہ خود متوصل الی المطلوب ہوتے ہیں اور اگر جوبن سے جسم مراد لیا جائے جو روح کے لیے زنگار ہے تو یہ مطلب ہوگا کہ اسی عالم ناسوت میں شہود حاصل کرنا مقصدِ حیات ہے کیونکہ ارشاد ہے مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی۔

جوگ - عبادت۔ تفکر الی اللہ۔ یکسوئی حاصل کرنا وہ امور عاشقی جو ہجر وفراق کو مشتمل ہوں۔

جھروکہ - ان سے مراد صفاتِ جمالی ہیں جن سے عرفانِ ذات حاصل ہوتا ہے۔

جوت اس سے مراد نور محض ہے جس کی روشنی

بہت تیز ولطیف ہوتی ہے جس کے مشاہدہ سے عاشق کے قلب محرور میں ٹھنڈک پڑجاتی ہے۔ اور اضطرابی کیفیت میں تسکین ہوجاتی ہے۔ لیکن محبوب کی طرف سے یہ کیفیت وقتی القا ہوتی ہے۔ جس طرح تیز آنچ پر پانی کا چھینٹا دینے سے ذرا دیر کے لیے آنچ کی تیزی میں کمی ہوجاتی ہے اور لکڑی دیر تک جلا کرتی ہے وہی کیفیت اس میں ہوتی ہے۔

جنیو باندھنا - خدمت وطاعت کے لیے مستعد ہونا۔ صاحبِ یقین ہوکر کثرت کو گم کرکے مقام وحدت پر فائض ہونا۔ اور بعض جگہ زلفِ محبوب کی طرف بھی اشارہ ہے۔

جھمک - جلوہ مشاہدۂ انوارِ ذاتی وصفاتی۔

جمنا - اُنفس۔ بعض جگہ اس کے برعکس معنی میں بھی مستعمل ہے۔

جھولہ جھولنا - وادی استغنا میں جب سالک ناسوت سے ملکوت پر پہنچتا ہے تو وہاں اُس پر تجلی کا ورود ہوتا ہے۔ تجلی کے استتار کے وقت جو حالت ظاہر ہوتی ہے اُس کو استغنا کہتے ہیں۔ اگرچہ عاشق معشوق سے مستغنی نہیں ہے لیکن اس استتار واخفاے جو دوسری فنا کا باعث ہوتا ہے وہ تجلی مورثِ بقا ہے اور یہی کمالِ وصال ہے۔ بعض جگہ انوارِ صفات حبی میں مستغرق ہونے کو بھی کہتے ہیں۔

(چ)

چھب - اس سے مراد جلوۂ محبوب ہے جو باعث حیاتِ عاشقاں ہے۔ اس کیفیت کی دید میں فرحت وانبساط ہوتا ہے یعنی صرف ساز ہے۔ سوز کا وجود نہیں ہوتا۔

چتون - اس سے مراد چشم وابرو کا اشارہ ہے جو مجہول الکیفیت ومعلوم الحقیقت ہے۔ جس کی کیفیت بیان میں نہیں آسکتی۔ یہ نظر بالارادہ ہے جو توجہ کے ساتھ ہو۔

چوتر - اس سے مراد اخلاق واعمال حسنہ ہیں نیز لطائف ستہ مراد لے سکتے ہیں۔

چور - اس سے مراد خطرات ووساوس ہیں۔ معشوقِ عیار کو بھی کہتے ہیں۔

چاند نکلنا - ذاتِ حق کا مرتبۂ لاہوتیت سے مقامِ احدیت پر مع اسما وصفات نزول فرمانا۔ روح کو بھی کہتے ہیں۔ نور محض بھی مراد ہے۔

چُنبک - (کہربا) اس سے مراد قوتِ جذب باطن ہے۔

چھنک چھنک درشن کرنا - اس سے مراد تجلیِ ذات کا مشاہدہ اور اتصال کامل ہے جس سے سالک کو فنا رکامل حاصل ہوتی ہے۔ تجلیاتِ صفاتی آنی فانی ہیں اس سے سالک کو سکون وانبساط ضرور حاصل ہوتا ہے لیکن صرف تھوڑی دیر کے لیے جس سے اُس کی تشنگی میں اور اضافہ

ہو جاتا ہے اور بے قراری و طلب میں زیادتی ہو جاتی ہے ؎ ہر دم از چشم تو دیگر نگہے می خواہم ۔ کا نعرہ مارا کرتا ہے اور جب اُس کے ورود میں دیر ہوتی ہے تو اپنے وجود سے بیزار ہو جاتا ہے۔ اسی کو حالتِ قبض کہتے ہیں۔

چُنیر ۔ (دوپٹہ) مجازاً دوپٹہ کا وہ پلّو جس سے سینہ چھپا رہتا ہے۔ عالم آفاق میں جسم مراد ہے جو روح کو اپنے میں چھپائے ہے اور اَلنفس میں صفات مراد لے سکتے ہیں جن سے محبوب حقیقی اپنی ذات کو چھپائے ہے۔

چُترائیں ۔ محبوب کے چھل فریب عیاری و طراری

(د)

دَرواچہ ۔ اس سے مراد حجاب اکبر ہے۔ حجاب اکبر وہ پردہ ہے کہ جس کے اُٹھنے پر حضوری حق یعنی حق الیقین حاصل ہوتا ہے۔ دروازہ تک پہنچنے سے مراد عین الیقین ہے۔ ایوان شاہی میں حجاب اکبر سے مراد وہ پردہ ہے جس کے بعد پھر کوئی پردہ نہیں ہوتا۔ اسی حجاب کبریائی کے حائل رہنے سے سالک غمگین و پریشان رہتا ہے کیونکہ کچھ بنائے نہیں بنتی۔

دُرجن (اغیار) وہ لوگ مراد ہیں جو محجوب ہیں اور وہم غیریت و جزئیت میں گرفتار ہیں جن کے بارہ میں کلام مجید میں ارشاد ہے کہ اولئک کالانعام بل ھم اضل سبیلا وہ لوگ مثل چوپایوں کے ہیں بلکہ اُن سے بھی بدتر ہیں اس لئے کہ گمراہ ہیں۔ اگرچہ یہ بھی احاطۂ وجود سے باہر نہیں ہیں لیکن بوجہ کلیت سے غفلت اور اپنی جزئیت میں گرفتار ہونے کے وحدت سے دور ہیں اور غیریت میں مقید ہیں۔

دَوڑ دھوپ ۔ اس سے مراد راہِ سلوک کی سعی و کوشش ہے۔

دَرپَن ۔ (آئینہ) اس سے مراد قلب ہے جو محلِ ورودِ انوار و تجلیات بھی ہے جس میں انسان اپنے اعمال و افعال اور اُسکے نتائج کا معائنہ کر سکتا ہے۔

دس دروازے ۔ اس سے مراد حواس خمسہ ظاہری و حواس خمسہ باطنی ہیں۔ حسِ ذائقہ۔ حسِ شامہ حسِ باصرہ۔ حسِ سامعہ۔ حسِ لامسہ۔ حسِ مشترک حسِ خیال۔ حسِ متصرفہ۔ حسِ وہم۔ حسِ حافظہ۔

دامنی (بجلی) اس سے مراد تجلی صفاتی و برقی ہے۔ برقی چمک سے مراد وہ نورانی شعاعیں ہیں جو سالک کے دل پر چمکتی ہیں اور پھر پوشیدہ ہو جاتی ہیں۔ اس سے سالک متنبہ ہوتا رہتا ہے۔

دن ۔ اس سے مراد غلبۂ تشبیہ ہے اور انوارِ جمال کے ورود کو بھی کہتے ہیں۔

دودھ ۔ اس سے مراد معرفت ہے۔

دوارکا ۔ وہ مقام جہاں کرشن جی مقیم ہوگئے تھے۔ دراصل اس سے مراد مقام روح ہے

ہے اور عالم تشبیہ بھی مراد لے سکتے ہیں اور محبوب کا مسکن بھی۔

دیس اروپ ۔ حضرتِ حق کا مقام لاتعین۔

دھنی ۔ (عارف) اُس عارف کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات و صفات و اسماء و افعال کا بینا کیا ہے جو عالم عرفان میں گم ہو اور مراتب نزول و عروج سے گزر کر مقام مَن عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ ۔ میں محو ہو گیا ہو اور مرتبۂ واحدیت اور وحدت سے گذر کر اپنے کو ذات حق میں محو کر چکا ہو۔

دِیا ۔ (چراغ) نور عرفان و نور الٰہی کو کہتے ہیں۔

(ر)

رات ۔ اس سے مراد غلبۂ تنزیہ ہے۔

روپ ۔ جلوہ۔

رنگ ڈالنا ۔ اس سے مراد فیض عام یعنی تجلی رحیمی ہے۔

رنگ ۔ اس سے مراد عالم تقید ہے۔

(ز)

زیور ۔ اس سے مراد اخلاق و اوصاف حمیدہ ہیں

(س)

سنجوگن ۔ جس کو وصال حاصل ہو۔ وہ معیت جو غیر منفک ہو۔

سکھی ۔ اس سے مراد جاذبہ بھی ہے بعض جگہ عقل سے بھی مراد لے سکتے ہیں۔

سوہنگ ۔ اس سے مراد ترتیب انفاس بذریعۂ پاس انفاس ہے۔

سادھو ۔ سالک زاہد متلاشی عرفان حق۔

سانورا ۔ معشوق ملیح جس میں صفت تنزیہی کا غلبہ ہو اور شان استغنائی بڑھی ہو صاحب گلشن راز کہتے ہیں۔

ملاحت از جہانِ بے مثالی
درآمد ہمچو رند لاابالی۔

ساس ۔ بعض جگہ شیطان مراد ہے اور بعض جگہ عقل۔

سات سمندر ۔ اس سے مراد امہات سبعہ ہیں جن کو امہات الاسما کہتے ہیں حی۔ علیم۔ قدیر سمیع۔ بصیر۔ کلیم۔ مُرید۔ یہ اسماء و صفات حضرت حق کے ہیں۔ مرتبۂ ذات ان سے اعلیٰ ہے یہ صفات بنیاد ہیں اُن تمام صفات کے جن سے تمام مظاہر وجود میں آتے رہتے ہیں۔ حضرت عارف باللہ فرماتے ہیں ؎

کوئی تیاوت سات سمندر
پار ہے پیتم دور بتائے

اس راستہ کی طرف اشارہ ہے جس میں سالک صفات کی راہ سے عرفان ذات حاصل کرتا ہے۔

سورج ۔ اس سے مراد فیض دہندہ ہے خواہ بصورت تعین ہو خواہ بلا تعین۔ تجلی روح کو بھی کہتے

ہیں جو وقت اکتساب سالک کے دل پر وارد ہوتی ہے۔

سسرے ۔ اس سے مراد عرفی مسکن ہے کہ جو اصلی مسکن چھوڑنے پر اختیار کیا جاتا ہے اور بعض بزرگوں نے اسکے برعکس بھی مراد لیا ہے۔

سنگار کرنا ۔ اس سے مراد تصفیہ و تجلیۂ قلب ہے۔

سجنی ۔ ہمدم ۔ بعض جگہ نفس لوامہ سے بھی مراد لیتے ہیں۔

ساجن ۔ اس سے مراد محبوب بمقام واحدیت ہے۔

سرگن ۔ (عالم تشبیہ) ذاتِ حق کا بوجہ حب ذاتی مظاہر کونیہ میں مع اسما و صفات جلوہ گر ہونا۔

سکھ ۔ قلب کی اُس تسکین و خنکی کو کہتے ہیں جو شدتِ حرقت و اضطراب کے بعد سالک کے دل پر من جانب اللہ وارد ہوتی ہے اور سرور بخشتی ہے۔

سانجھ ۔ اس سے مراد کثرت ہے ۔ تعینات مظاہر میں حق کا مخفی ہونا۔

سبھا ۔ اوقاتِ حضورِ حق اور مشاہدۂ واحدیت کو کہتے ہیں کہ وہاں تمام اعیان علم حق میں حاضر ہیں اور محبوب کی جلوہ گاہ کو بھی کہتے ہیں۔

(ش)

شہانہ ۔ ایک قسم کا گیت ہوتا ہے جو نوشہ کے عروس کے یہاں داخلہ پر گایا جاتا ہے ۔ سالک کو سلوک میں بعد مشاہدہ قبل شہود کے اپنی حقیقت کا کشود ہوتا ہے اور بعد کشود کے جو انبساط ہوتا ہے اُس میں حقائق کا اظہار ہوتا ہے جس سے سرور حاصل ہوتا ہے۔

شیام بہاری ۔ کرشن جی کا نام ہے بعض جگہ حقیقتِ جامعہ سے بھی مراد ہے۔

(ع)

عبیر جھونکنا ۔ اس سے مراد فیض خاص یعنے تجلی رحمانی ہے۔

(ک)

کاشی ۔ بنارس کو کہتے ہیں جس کے متعلق ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ وہاں مرنے سے نجات ہو جاتی ہے یعنی کوئی اُنجا وہ نہیں رہتا ۔ حضرات صوفیہ اس سے مقام روح مراد لیتے ہیں اس لیے کہ لطیفۂ روح پر پہنچکر سالک کو خطرات سے نجات ملجاتی ہے۔

کاٹھ کا مالا ۔ اس سے مراد تسبیح ہے جو مرتبۂ تقید ہے۔

کنج ۔ وہ مقام جہاں گھنے درخت اور بیلیں ہوں حقیقتاً اس سے مراد فضائے قلبی ہے۔

کنٹھ لگانا ۔ (گلے لگانا) معیت حاصل ہونا۔

کھیر کھانا ۔ اس سے مراد معرفت حاصل کرنا ہے اور اسکی شیرینی سے مراد تجلی حبی کی آمیزش ہے۔

کھاری جل پینا ۔ طریقۂ بد اختیار کرنا اور راہِ ضلالت پر گامزن ہونا اور دیگر اخلاق ذمیمہ اختیار کرنا۔

کالا رنگ ۔ اس سے مراد جفا و کینہ ہے۔ اخلاق ذمیمہ بھی مراد لے سکتے ہیں۔

کوکر ۔ اس سے مراد نفس بہیمی ہے۔

کنیاں ۔ بصورت تانیث جلوہ گری۔

(گ)

گاری ۔ اس سے مراد اسرار خفی ہیں جن کے فاش ہونے سے دل کو تکلیف ہوتی ہے معشوق کے پر غمزہ آنے کو بھی گالی کہتے ہیں جس سے عاشق کو سرور حاصل ہوتا ہے ۔ اد بقم زندہ کند یار بدشنامے چند ۔ حضرت غوث ملت فرماتے ہیں ؎

جو تو منھ سے کہے مرجائے عاشق کیوں نہ جی اُٹھے۔
دعا سے کچھ اثر زیادہ تری دشنام کرتی ہے۔

گاگر ۔ اس سے مراد جسم عنصری ہے اور عالم ناسوت بھی مراد ہے ۔ تفصیل بضمن بھاری گاگر ملاحظہ ہو ۔ خود حضرت عارف باللہؒ نے ایک جگہ گاگر کے معنے بیچی بھگت کے لیے ہیں۔

گرب ۔ اپنی یکتائی پر ناز کرنا ۔ غرورِ حسن بے نیازی (الکبریا والجبروت)

گھٹ ۔ جسم ۔ بعض جگہ قلب کے معنی بھی لیے جا سکتے ہیں۔

گاؤں ۔ بعض جگہ قلب کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور بعض جگہ عالم ناسوت بھی مراد لے سکتے ہیں۔

گلاب ۔ اس سے مراد روحانیت ہے۔

گود ۔ احاطۂ وجود ۔ مراقبہ میں استغراق۔

گھونگھٹ کاڑھنا ۔ عالم تنزیہ کی سیر۔

گھونگھٹ کھولنا ۔ عالم تشبیہ کی سیر۔

گورس ۔ لفظی معنی دودھ ۔ دہی ۔ مکھن کے ہیں لیکن دراصل اس سے مراد کیفیات محبت ہیں ۔ بعض جگہ فیض بھی مراد ہے۔

گوپیاں ۔ گوالوں کی عورتیں اور کرشن جی کی سکھیاں مجازاً مراد ہیں لیکن حقیقتاً اس سے مراد حقیقت کا بصورت تانیث متجلی ہونا ہے ۔ شیونات الٰہیہ بھی مراد ہیں اور بعض جگہ امہات اسما بھی مراد ہیں۔

گنیاں ۔ سہیلی ۔ آلۃ الادراک یعنی عقل کو بھی کہتے ہیں۔

گوکل ۔ اُس مقام کا نام ہے جہاں کرشن جی کی گوپیاں رہتی تھیں ۔ اس سے مقامِ قلب مراد ہے جو تمام اشیا کا محلِ ورود ہے۔

(ل)

لوگ لگائی ۔ اس سے مراد عالم ناسوت کے علائق ہیں اور اعیانِ ممکنات و عالم کثرت و تعنیات بھی مراد ہیں۔

لال ۔ معشوق امرد (کمسن) جو صفت تذکر و تانیث سے مُبرّا ہو۔

ڈگیاں ۔ اس سے خواہشات و غفلت مراد لے سکتے ہیں ۔

لاج ۔ شرم و لحاظ ۔ وہ جھجک جو بوجہ خودی جزوی کے ہو ۔

لڑائی ۔ امتحانات الٰہی کو کہتے ہیں ۔ سالک کا محاربہ جو اس کے اور نفس امارہ کے درمیان ہو ۔

لہر مارنا ۔ اس سے مراد شیونات ذاتیہ کا مرتبۂ تعین اول سے نزول فرما کر مرتبۂ علمی خارجی اختیار فرمانا ہے ۔ نیز عارف کی اُس کیفیت قلبی کو بھی کہتے ہیں جو بہیم ورود تجلیات صفاتی سے پیدا ہوتی ہے جس کی مستی سے وہ بے خود ہو جاتا ہے ۔ یہ کیفیت متعدی ضرور ہوتی ہے لیکن وقتی ہوتی ہے ۔

م

مایا ۔ ماسوا اللہ ۔ علائق دنیاوی ۔ عارف کامل کے لیے اس سے مراد تجلیات صفاتی و لطائف ہیں کیونکہ عارف کامل کے لیے یہی تجلیات و لطائف حجاب ہیں جو ذات میں مدغم ہونے سے مانع ہوتے ہیں ۔

مدھ ۔ (شراب) مستی حقیقی کو کہتے ہیں اور اُس جذبۂ عشق الٰہی کو کہتے ہیں جو عالم غیب سے سالک کے قلب پر وارد ہو ۔

مندر ۔ اس سے مراد قلب عاشق ہے اور بعض جگہ حریم ناز بھی مراد ہے اور مقام احدیت بھی مراد لے سکتے ہیں ۔

موہن ۔ اس سے مراد معشوق مجازی ہے جس میں صفت دلربائی بدرجہ اتم ہو ۔ اس میں یگانگت و یکتائی دونوں ہیں ۔

میّا ۔ ماں ۔ اس سے مراد حقیقت ہے اور بعض جگہ نفس لوامہ بھی مراد ہے ۔

مکھ موندنا ۔ اس سے عالم تنزیہ کی سیر کرنا مراد ہے ۔

مورت ۔ اس سے مراد متشکل جاذبہ اور تجلّی ہے ۔

مراری ۔ اس لفظ کی اصل مرار آری ہے ۔ سنسکرت کے قاعدہ سے اَر گرا دیا گیا مراری رہ گیا مرار ایک سرکش تھا جس پر کوئی غلبہ نہ پا سکا تھا ۔ آری کے معنی مارنے والے کے ہیں ۔ کرشن جی نے اُس کو مارا تھا اسی وجہ سے اُنکو مراری کہتے ہیں حقیقتاً اُس سرکش سے مراد نفس امارہ ہے اور اُس کا مارنے والا سالک ہے ۔

موہنی ۔ اُس نغمہ کو کہتے ہیں کہ جس میں جذب کی قوت ہوتی ہے ۔ جس سے وہ اوروں کو اپنا لیتی ہے ۔ موہنی اور جادو میں یہ فرق ہے کہ اگرچہ دونوں ہوش رُبا ہیں لیکن موہنی میں بعد عروج حقیقت سے پھر مجاز کی طرف نزول ہوتا ہے اور مجاز ہی کی طرف توجہ رہتی ہے اگویا کہ یہ سیر حق کی جانب سے عالم کی طرف ہوئی اس سے

مراد شہود تفصیلی بھی ہے ۔

مانس ۔ بمعنی گوشت ۔ اس سے مراد قوت بشری ہے ۔

مٹکی ۔ اس سے مراد وجود جسمی ہے ۔ بعض جگہ قلب بھی مراد ہے ۔

مُسکانا ۔ اس سے مراد سرور محض ہے اور یہی محرک فاجبت ان اعرف اور باعث تخلیق ہوا ہے ۔

مالی ۔ مجازاً درختوں کی پرورش کرنے والا اور حقیقتاً اس سے مراد مرشد کامل ہے ۔

میٹھے بول ۔ مجازاً شیریں کلامی ۔ حقیقتاً اس سے مراد خطاب اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ہے اشارات الٰہی کو بھی کہتے ہیں ۔

متھرا ۔ ہندوؤں کا ایک مقدس مقام ہے اس سے مقام قلب مراد ہے جس میں محبوب جلوہ گر ہو ۔

مُکھڑا ۔ (چہرہ) آئینۂ تجلیات کو کہتے ہیں محبوب کا چہرہ عاشق کے لیے آئینہ تجلیات جبھی ہے ۔ انوار تجلیات و تجلی جمالی کو بھی کہتے ہیں ۔

میت ۔ (دوست) شیفتگان ذات حق کو کہتے ہیں ۔

مین ۔ (مچھلی) اس سے مراد عارف مستغنی ہے جو باوجود مشاہدات و حصول عرفان ہر وقت نعرۂ ھل من مزید بلند کرتا رہتا ہے ۔

میٹھا جل پینا ۔ اطوار نیک اختیار کرنا اور راہِ ہدایت پر گامزن ہونا اور اخلاق حمیدہ اختیار کرنا ۔

موتی ۔ اس سے مراد معرفت و حقیقت و جامعیت جمیع اسمار و صفات ہے جس کے لیے قلب مومن ہی مخصوص کیا گیا ہے لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن یا قلب المومن عرش اللہ ۔

(ن)

نرکھ ۔ (دوزخ) حق کی شانِ جلال کے ظہور کو کہتے ہیں ۔

نرنجن ۔ نور محض ۔ حق کی صفت ایجابی ۔

نگر ۔ اس سے مراد عالم تشبیہ ہے ۔

نیگھر ۔ مقام روح ۔

نند ۔ اس سے مراد نفس امارہ ہے ۔

نیّا ۔ اس سے مراد جسم انسانی اور قلب انسانی بھی مراد لے سکتے ہیں جیسے

نیا بیچ ندیا ڈوبی جائے

نیا سے مراد قلب انسانی ہے اور ندیا سے مراد عرفانِ حق ہے ۔

نرموہی } جسکو کوئی اپنے قابو میں نہ کر سکے اور
نردئی } جو کسی کے دکھ درد کی پرواہ نہ کرے ۔

ع ۔ دو عالم گر خورد برہم نہ جنبد دست افسوسش

نیہہ ۔ وہ محبت جس سے انسان کی خودی و

نفسانیت کا ازالہ ہوتا ہے۔ اس میں صرف سوز ہوتا ہے۔

نرکھنا۔ (دیکھنا) دید و مشاہدہ حاصل ہونا۔

نین۔ آنکھ کو کہتے ہیں اور یہی محلِ شہود ہے۔ اپنے نین سے مراد طلبِ دید اور محبوب کے نین سے مراد غمزۂ و ناز کا مخزن اور تجلیات برقی کی چشمک ہے۔

نِٹھرائی۔ شانِ استغنا و کمالِ بے نیازی مراد ہے۔

نرگن۔ ذاتِ حق کو عیوب و نقصانات امکانیہ سے پاک و مبرا جاننا اور باوجودان اعتبارات و ظہورات کے ذات کو ہر حال میں منزہ اور مجرد سمجھنا۔ مقامِ غیب الغیب یعنے ہاہوت بھی مراد لے سکتے ہیں۔

ناگن کا ڈسنا۔ مجازاً سانپ کے کاٹنے اور اُسکے جسم میں زہر پہنچانے کو کہتے ہیں۔ دراصل زلفِ معشوق کا عاشق کے قلوب کو ڈسنا مراد ہے جس طرح سانپ کے کاٹنے سے تمام جسم میں زہر سرایت کرجاتا ہے اسی طرح زلفِ محبوب کے ڈسنے سے تمام جسم میں محبت کا زہر پھیل جاتا ہے۔

(ہ)

ہنڈولہ جھولنا۔ اس سے مراد تجلی جمالی کا مختلف صورتوں میں ظاہر ہونا ہے جس سے سالک کو کیف حاصل ہوتا ہے اور فراق (حالت قبض) کی تکلیفیں بھول جاتا ہے۔

فرہنگ اصطلاحات موسیقی

حوالہ :-

(۱) کتاب "غنچہ راگ" مولفہ نواب محمد مردان علی خان - (غنچہ)
(۲) غیاث اللغات (غیاث)
(۳) نور اللغات (نور)

شرح	اصطلاح
دیپک راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم گرما (ماہ جیٹھ و اساڑھ) ہے مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے۔ (غنچہ صـ۲۶ـ)	اڈانا
سری راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم سرما (اگھن و پوس) اور وقت پہر دن چڑھنے کے بعد ہے (غنچہ صـ۲۶ـ)	اساوری
مالکوس راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم خزان (ماگھ و پھاگن) ہے مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے (غیاث صـ۵۰ـ)	الہیہ
نکاح کے بعد جب لڑکی اپنے شوہر کے یہاں جانے کے لیے اپنے باپ کے گھر سے رخصت ہونے لگتی ہے اسوقت فراقیہ مضمون کا یہ گیت مناسب وقت راگنی میں گایا جاتا ہے۔	بابل
سری راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم سرما (اگھن و پوس) اور وقت دن کا دوپہر ہے۔ (غنچہ صـ۲۶ـ)	بسنت
ہنڈول راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم بہار (چیت و بیساکھ) ہے مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے (غنچہ صـ۳۶ـ)	بہار

شرح	اصطلاح
ہنڈول راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم بہار (چیت و بیساکھ) ہے۔ مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے (غنچہ ص ۳۶)	بہاگ
یہ عبادتی گانا ہے جس میں حمد و مناجات اور توحید کے مضامین ہوتے ہیں۔ اکثر صبح کے وقت گایا جاتا ہے۔	بھجن (ذگری)
یہ ایک راگ ہے جس کے گانے کا موسم آخر برسات (کنوار و کاتک) اور وقت آخر شب ہے۔ (غنچہ ص ۲۶)	بھیروں
میگھ راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم برسات (ساون بھادوں) ہے مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے۔ (غیاث ص ۵۰۶)	بروج
ہنڈول راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم بہار (چیت و بیساکھ) ہے مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے (غنچہ ص ۲۶)	پوربی
میگھ راگ کی راگنی ہے۔ بلا پابندی اوقات گائی جاتی ہے (غیاث ص ۵۰)	ٹھمری
دیپک راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم گرما (جیٹھ و اساڑھ) ہے مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے (غنچہ ص ۲۶)۔	جاجونتی (جیجاونتی)
یہ ایک دھن ہے جو مختلف راگنیوں سے مرکب ہے مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے۔ (غنچہ ص ۲۴)	جنگلہ
میگھ راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم برسات (ساون بھادوں) اور وقت آدھی رات سے صبح تک ہے (غیاث ص ۵۰۶)	جھنجھوٹی
سری راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم سرما (اگھن و پوس) ہے مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے۔ (غنچہ ص ۳۲)	جوگیا اساوری
میگھ راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم برسات (ساون بھادوں) ہے مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے۔ (غیاث ص ۵۰۶)	جیتی

شرح	اصطلاح
مختلف راگنیوں سے متعلق ایک دھن ہے مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے۔	دادرہ
سری راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم سرما (اگہن و پوس) اور وقت دن کا آخری حصہ ہے۔ (غنچہ ص ۲۶)	دہناسری
دیپک راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم گرما (جیٹھ و اساڑھ) اور وقت دوپہر ہے۔ (غنچہ ص ۲۶)	دیس
ہنڈول راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم بہار (چیت و بیساکھ) ہے۔ مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے (غنچہ ص ۲۶)	دیوگری
دیپک راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم گرما (جیٹھ و اساڑھ) اور وقت دوپہر سے ایک پہر گزرنے تک ہے۔ (غیاث ص ۵۰۶)	سارنگ
مختلف راگوں سے مرکب راگنی ہے۔ مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے۔	سرپردہ (پردہ)
میگھ راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم برسات (ساون بھادوں) ہے مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے۔ (غیاث ص ۵۰۶)	سگرائی
بھیروں راگ کی راگنی ہے جسکے گانے کا موسم آخر برسات (کنوار و کاتک) ہے۔ مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے (غنچہ ص ۲۶)	سورٹھ
سری راگ کی راگنی ہے جسکے گانے کا موسم سرما (اگہن و پوس) ہے مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے (غنچہ ص ۲۶)	سوہنی
مالکوس راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم خزاں (ماگھ و پھاگن) ہے مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے۔ (غنچہ ص ۲۶)	شہانہ
دیپک راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم گرما (جیٹھ و اساڑھ) ہے مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے۔	کافی
دیپک راگ کی راگنی ہے جسکے گانے کا موسم گرما (جیٹھ و اساڑھ) اور وقت	کانہڑا

اصطلاح	شرح
	رات کا ابتدائی حصہ ہے۔ (غنچہ صـ۲۶)
کنڈ (کونڈ)	میگھ راگ کی راگنی ہے جسکے گانے کا موسم برسات (ساون بھادوں) ہے مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے (غیاث صـ۵۰۶)
کہروا	یہ گانا (ناچ کے ساتھ) قوم کہار سے منسوب ہے۔ عموماً صبح کے وقت گایا جاتا ہے (نور صـ۱۹)
گوری	مالکوس راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم خزاں (ماگھ و پھاگن) اور وقت دن کا آخری حصہ ہے (غنچہ صـ۲۶)
لاچاری	مالکوس راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم خزاں (ماگھ و پھاگن) ہے مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے (غنچہ صـ۳۰)
لات	ہنڈول راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم بہار (چیت و بیساکھ) اور وقت صبح ہے (غنچہ صـ۲۶)
ملار	میگھ راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم برسات (ساون بھادوں) اور وقت آدھی رات ہے (غنچہ صـ۲۶)
نٹ راگ	دیپک راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم گرما (جیٹھ و اساڑھ) اور وقت دن کا آخری حصہ ہے۔ (غنچہ صـ۲۶)
یمن	مالکوس راگ کی راگنی ہے جس کے گانے کا موسم خزاں (ماگھ و پھاگن) ہے۔ مختلف اوقات میں گائی جاتی ہے (غیاث صـ۵۰۶)

انڈکس

(الف)

اب پیا ۹۰۳	اب پیو ۷۱۸	اب تک تم ۱۴۷۱	اب تک جیون ۱۱۹۰	اب تک سار ہے ۱۳۸۶	
اب تک نہ آئے ۱۶۱۹	اب تو بالم ۲۱۸	اب تو بل ۲۴۳۶	اب تو جرو ۱۷۴۱	اب تو گرے ۱۸۶۰	
اب تو گیو ۲۰۳۸	اب تو لگو ۲۳۲	اب تو لگی ان سے ۷۱۵	اب تو لگے نینان ۵۵۷	اب چڑھایا ۶۱۶	
اب جو بیوگی ۲۰۱۳	اب رت ۱۷۴۷	اب سب ۳۵	اب سکھ آیو ۱۷۷۹	اب سکھ پاوت ۱۴۰۴	
اب سکھ پاون ۱۹۳۱	اب سو پھنسی ۱۰۸۷	اب سو درس ۲۲۲۹	اب سو گھڑی ۱۲۶۴	اب سولیا ۱۷۵۷	
اب کا پھری ۱۲۲۵	اب کا ہم ۸۰۷	اب کا ہے ۱۴۹۲	اب کر تب ۲۰۳۴	اب کو ۶۹۹	
اب کوئی ۹۱۱	اب کیوں ۵۹۰	ابکی ساون ۱۵۷۲	اب لگے ۲۴۲۲	اب لکھ ۱۲۴۳	اب من ۱۴۹۰
اب موئے جی ۱۲۶۵	اب موئے من ۱۹۰۱	اب نہ درس ۲۱۹۹	اب نہ لگے ۱۰۸۰	اب نہ مار ۸۴۵	
اب نہیں بجاوت ۲۰۶۵	اب نہیں رہت ۲۱۳۸	اب وہ ۳۲۵	اب ہم سے ۱۷۰۰	اب ہم کا ہے ۱۵۸۶	
ابھوں کچھ ۴۱	ابھیں تو انکھیاں ۱۴۵۹	ابھیں تو دن ۹۸۵	اب یہ اگن ۱۷۹۶	آپ ترو ۹۱۲	
اپ کان لکھوے ۴۹۷	آپ کو ۴۲	اپنے روپ ۲۳۷۷	اپنے کیا ۳۶۱	اپنے آئے ۱۰۱۱	
اپنی تبھا ۸۲۷	آپ ہی پیا آئے ۱۲۰۹	اپنے بسیتم ۱۱۶	اپنے بیم ۱۲۲۳	اپنے جلن ۹۶	
اپنے رنگ چوکھے ۲۰۶	اپنے رنگن ۱۰	اپنے روپ ۲۳۷۷	اپنے گر ۱۰۰۲	اپنے میت ۱۳۰۳	
اپنے ہی پر ۱	اپنے ہی کی ۶۱۹	اپنی بنتی مان ۱۴۶۳	اپنی نیم ۵۹۵	آپ ہرائے ۱۱۰	
آپ ہی اُبھے ۲۱۰۲	آپ ملے صاحب ۲۲۷۸	آپی نہ آئے ۱۷۴۵	اپنی عرض ۳۴۱	اِنہاں اُنہاں ۲۴۰۶	
اٹھ کے ۲۱۳۷	اُت کہیں بول ۹۳۹	ات کیوں بولے ۱۴۴۳	اٹکے تم سے ۵۱۱	اٹکے ۱۲۳۷	
آٹھ پہر ۱۲۲۹	اُٹھ جائے ۱۲۱۶	اٹھی روئی ۴۹۲	آج بہت ۹۴۳	آج بھلا ۲۰۲۴	
آج بہیں ۱۰۲	آج پیا ۲۱۸۳	آج تک ۲۳۳۸	آج تنک ۱۸۹۶	آج جو بیتم ۱۷۳۹	
آج مرین ۲۳۰۹	اجیاری بہیں ہو ۱۳۹۱	اُجیاری بہیں ہو ۱۷۳۳	اجرج بتا ۱۶۷۰	اجرج دیکھ ۲۰۱۱	
اجرج دیکھو ۱۲۰	اجرج سپنا ۱۳۸	اجرج کا ۱۳۷۸	اچل پائے ۸۶۹	آد انت ۴۱۶	

آدرجوتی ۲۴۷۷	آدرہے تولے ۱۰۵۲	آدسے سیام ۲۴۲	آدسے تیہہ ۲۳۸۲	ادھرادھرجی ۸۰۲
ادھرادھرت ۱۹۸۶	ادھرادھرمن ۱۶۸۳	اری لے بدلا ۱۶۵۶	الے اے گم ۲۵	الے اے گنیاں ۹۷۰
الے اے محبوب ۱۳۲۸	الے اے دور ۵۰۶	اری تیرا پیارا ۲۲۰۷	ارے کیسی ۱۵۷۸	ارے میں ۱۴۳۸
الے میں پرہ ۲۱۸۹	ارے میں تو ۱۱۳۶	ارے میں یہ ۶۷۸	ارے نردئی ۱۶۲۷	ازگھیورنگ دپ ۸۰۸
ازتو بنیم ۷۲۱	از زحمت ۱۹۵۳	از قدمت ۷۲۲	ازقیمت ۲۴۳۱	ازکدامی ۱۹۵۸
اس پچھوگتی ۵۵۲	آس پاس ۱۳۴۲	اس پیو ۷۱۶	استت تیری کون ۱۳	اس صاحب جوجگکا ۲۱۶۸
دسس کو ۸۹۰	آس لگائی جب ۲۱۱۳	آس لگائے درس ۲۵۰	آس لگی تیری ۱۹۰۲	آس لگی رہی ۳۳۷
آس نرکھ ۷۲۸	آسے آس کشت ۹۵	آسے آس کٹے ۱۱۳۴	اکنوں محفل ۲۷۱	اکنوں پردہ ۱۹۵۰
اکنوں خود ۲۷۵	اگے پچھلے پاپ ۳۶۴	اگم اتھاہ ۲۳۱۹	آگم جان ۳۰۳	اگم جس ۲۲۶۹
اگم گیان ۲۲۷۹	اگن بوند ۷۵۵	اگیانی ارجھو ۱۳۴۹	اگیانی پیا ۱۹۴۶	اگیانی کہاں ۵۱۴
آگے رکت ۸۶۶	آگے کیسے ۸۲۴	اتے سانس ۸۲۸	الکھ اروپ ۳۴۴	الکھ ان لکھ ۸۰۹
الکھ لکھے ۱۰۹	الکھ لکھین ۵۱۵	امند ٹھنڈ ۱۴۳۰	ان آنن ۲۱۱	انبابورے ۹۳۶
انت اپ ۲۴۷۸	ان جوتن کے مائے ۱۹۷۸	انجروا ۱۹۲	انچھا پورن بھئی ۱۶۲۱	انچھا پورن نہیں ۲۲۵۳
انچھا تیری ۲۳۱۳	اندن کے بسنان ۱۵۹	اندن کے بسنان کس ۲۴۷۶	اندرن کے پھنگ ۱۸۹۱	ان ونہہ ۶۰۳
ان سلجھان ۸۲۳	ان سنگٹ ۱۸۹۳	انسون بھیج ۱۶۲۴	انسون کی جہر ۱۸۵۰	انسون نیر ۹۶۳
انسے انسے بھلی ۱۲۹۷	ان سے ۲۳۹۳	ان کرتب ۲۱۶۳	آنکھ بچائے ۷۹۸	انکھڑیاں تیدی ۲۲۵
آنکھ شود ۱۲۷۳	آنکھ کھول ۱۶۸	آنکھ لگائے بیس ۱۰۹۶	آنکھ لگائے کھوٹ ۱۳۵۲	آنکھ لگت پھر انکھ ۳۴۷
آنکھ لگت پھر انکھ نہ لاگی ۲۴۰۷	انکھیں سوں ۳۹۹	انکھیں مانہہ سمائی ۵۵۹	ان کی دیا ۵۰	انگی دیا سے ۱۸۷۷
انگی کب کرپا ۲۰۶	انگے مائے پرمن ۱۸۴۵	انگسائے کو سنگھ ۵۷۱	انگے ہوت سکھ ۱۷۰۷	انمورت انپی ۱۰۹۹
انمورت بالم ۲۴۱۹	انمورت کے سنی ۲۴۲۰	انہیں کا کام ۱۱۱۴	انہیں گنن ۳۱۱	اینگ درود ۲۲
آؤ بالمان ۱۱۴	اوبھ اوبھ ۸۱۵	آؤ بھل جاگھ ۱۱۳۵	آؤ بیٹھ سادہن ۱۶۸۴	آؤ پیارل ۱۶۰۰
آؤ جوت ۱۹	اوجو ہم سے ۲۱۵۳	آؤ چھکاؤ ۶۱۰	آؤ جیت جوں ۱۱۹۱	اودھ بدی ہم ۹۴
اودھ بدی ساون ۱۹۱۳	اودھو باؤ ۲۳۷	اودھو جوگ ۸۵۳	اودھو کچھ ۲۴۰۵	اودھے پر ۱۵۳۰

اورگن ۱۳۹۹	اورتھا ۲۳۵۴	اوریہ ۶۲۹	اورتو ۱۹۱۲	اورجو ہوت ۶
اوجو چلے ۲۲۸۲	اورگوارد ۲۲۵۷	اورن سے پیا ۳۸۹	اورن کے ۱۶۳۳	آوری ۵۱۶
اوسر پہ ۴۹۹	آوسکھ مارگ ۱۱۶۵	اوکھد کام ۲۱۹۱	اوگن آڑ ۱۱۵۵	اوگن بخشو ۱۶۴
اوگن دیکھ رسایو ۱۳۱۴	اوگن دیکھ لاکھن ۵۲۴	اوگن سب کے ۸۰۳	اوگن سگرے ۸۴	آون سن ۱۶۰۵
آون کہی ۱۳۲۱	آون کہی آئے نہیں ۱۴۰۵	آون کہی برکھا ۱۵۵۸	آوو درس ۱۵۳۶	آدوگرو ۱۳۱۲
آئے تو آدے ۱۵۹۳	آوے نہ جائے ۱۱۹۷	آئے آئے اپنی ۱۴۴۰	آئے آئے آج ۲۱۰۹	آئے بدیس ۱۹۴۵
آئی بہار ۹۳۳	آئے پردیسی ۲۲۰۳	آئے پڑے ۵۳۳	آئے رے ۱۷۷۴	آئے سمایو ۳۴۰
آئے لاگ ۹۷۰	آئے لال ۱۶۷۹	آئے نہیں پیا ۱۸۰۲	آئے نہیں گھر ۱۶۷۴	آئے ہمارے ۱۲۰۵
ایتو کہور ۳۰۲	ایتے دن رنگ ۲۲۴۶	اے ری سکھی ۳۷۷	ایسو تہرنہ رہو ۱۰۷۹	ایسو گیان بتاؤ ۱۰۹۷
ایسو گیان تو ہے ۲۴۴۴	ایسو یرمن ۸۳۵	ایسے بادن ۲۴۸۴	ایسے پی کو ۹۵۹	ایسے تو گپت ۱۹۲۹
ایسے جری ۱۳۱۷	ایسے جگت ۱۹۹۰	ایسے جلن ۱۱۰۵	ایسے دو گھنے پیا ۱۳۸۲	ایسی دیا پہ ۱۹۹
ایسی دیا پرجو ۱۲۶۸	ایسی دیا کرو ۹	ایسے روپ سجن ۸۴۴	ایسے رہیں ۲۳۶	ایسے ساج ۱۴۰۵
ایسے سمے ۱۴۷۸	ایسے کام ۱۰۲۵	ایسی کٹھن ۳۹۱	ایسی کنک ۱۰۱	ایسی کہوں ۶۸۱
ایسے ٹھر ۱۶۷۵	ایسے نوہی ۱۶۳۲	ایسے ہے ۲۴۴۵	ایک اور ۱۹۹۶	ایک ایکٹ بد ۷۹۶
ایک ایک ہوئے ۱۳۱۸	ایک بات ۶۰۹	ایک بار ردہن ۱۲۹۲	ایک بول ۱۲۴۴	ایک پیگ ۹۶۲
ایک تو انکھیاں ۲۲۸	ایک تو پیا ۱۶۹۸	ایک تو گہن ۱۸۰۹	ایک تو میں ۱۱۳۰	ایک تو ہم ۱۶۵۸
ایک ٹھور ۲۴۰۹	ایک چوٹ ۷۶۷	ایک دن حلی ۲۹۲	ایک دن رین ۱۴۴۱	ایکدن سنمکھ ۱۲۵۹
ایک دن گور ۶۲۲	ایک رات ۱۶۸۲	اے کرتار ۲۶۲	ایک رین ۵۰۹	ایک نجر ۲۵۱
ایکو ٹیک ۷۸۶	ایک گھڑی ۱۰۰۳	ایک ہاتھ ۴۸۲	ایکے پیگ ۹۷۴	اے مائی ۹۰۰
آیو آج ۱۶۶۶	آیو اچانک ۲۱۴۰	آیو ساون ۱۳۱۳	اے ہو کرشن ۱۸۸۸	اے ہو کریم عطا ۱۳۸۴
		اے ہو مارت ۱۴۳۶		
		ب		
باتن کی کابات ۲۷۷۵	باتیں کا سو ۲۰۷۵	باتیں مول ۹۶۹	باتیں ہم جی ۲۱۷۴	بات نہوہی پاچھے ۲۱۷۷

بات ٹوہی دور ۹۶۸	بات پڑے ۲۰۵۷	بات پیا کی ۶۸۵	بات ہیم کی ۲۸۳	بات کٹھن ۱۱۶۰	
باٹ مالا گوربت ۵۳۹	بات محبوب ۱۹۰۹	بات ہیرت کا ۳۱۵	بات ہیرت گئے ۲۱۸۵	بادراب ۱۵۹۳	
باربار برجت ۱۳۴۸	باربار سب ۱۱۸۷	بار بار وہ ۵۴۴	بار بار ہی ۱۴۸۳	بار برہم کرتار ۳۴۷	
بار برہم ہے ۲۹۷	بار نہ لاگے ۸۱۰	بارو کر بچوا ۸۴۹	باس آوت ۱۲۵۵	بالا پن ترنا پا ۱۲۱۳	
بالا پن سب ۶۲۵	بالا پن سے ۱۳۳۶	بالک کا دکھ ۳۷۱	بالم آئے جا ۲۱۴۶	بالم بیٹھ ۱۶۷۸	
بالم تم سے ۱۰۵۱	بالم سب ۲۲۸۶	باما پاشی ۲۶۸	باسن دتو ۱۹۵۵	بان مارا ۲۳۵۵	بات ہیرت سب ۳۲۰
بات ہیرت موری ۸۰۷	بات ہیرت ۵۶۷	باہر ہر ۱۵۷۷	بٹو ہیا بیر ۶۵	بٹیاں ہیرت ۱۶۸۷	
بچلے نہ مومن ۱۴	بچھڑ بالکی ۴۷۱	بچھڑ ب طلب ۱۲۱۷	بچھڑت ہی ۲۲۲۴	بچھڑن کی موسے ۲۲۶۶	
بچھڑن کی نہ سہوں ۱۳۸۱	بچے چو ۱۳۱۰	بخشو گناہ ۷۹	بدلہ بھئے ۱۸۶	بدیس جن جا ۹۴۶	برسے ۱۶۴۸
برج دولہ کا ۴۷۴	برج کے لوگ ۲۲۳۳	برجی کو ۲۵۱	بردر تو کہ ۲۲۴۱	برسن بیٹھے ۴۷۳	
برسن پر ۱۶۳۵	برسی بچھو نے ۱۸۱	برسن کے ارمان ۱۳۹۴	برسن کے بچھونے ۷۵۶	برسے بچھڑ اکلات ۷۵۴	
برسے بچھڑ ترسیں ۱۴۰۰	برنی نہ جات ۲۱۲۹	برہ اگن اس ۴۱۸	برہ اگن وہی ۸۰۹	برہ اگن کے سمندر ۹۵۲	
برہ اگن واکی ۴۴۴	برہ اگن ماجریب ۱۵۸۰	برہ اگن اجرت ۲۱۴	برہ تیہا ۴۴۶	برہ بیار ۲۲۷	
برہ کی آگ ۱۰۸۲	برہم لوک سے آئے ۲۴۷	برہم دیکھ کے بھگت کے ۶۱۷	برہم نہ جانے ۴۵	بڑ بہت پاپ ۵۷۷	
بڑے بھاگ جگ ۱۹۴۰	بڑے بھاگ کا ظلم ۹۷۷	بڑی دیا ۱۰۹۱	بڑی کرپا ۱۳۸۴	بس بیچے شیام ۶۴۸	
بس بس لے ۱۴۵۳	بست ایسی ۱۰۴۴	بس رہو ۱۲۰۵	بس کرجن ۱۱۵۲	بس کے لیو ۳۵۱	
بس کے لیے ۶۴۲	بس گیو بہو ۲۰۹۶	بس گیو موہے ۱۹۶۷	بکس دیو ۱۸۷۲	بکھ بھری انکھیاں ۱۳۵۷	
بکھ کھیتوں ۲۳۵۲	بکھ بھری گانسی ۲۲۵۰	بلبل کا دل ۱۳۲۹	بلجاوں پائیں ۵۰۴	بلہاری پیا ۱۱۰۷	
بن اپنے ۴۱۶	بن انکھین ۲۳۵۲	بن بن پہروں ۹۳۸	بن بن میں ۲۳۸۹	بنتی کرکر جوڑ جوڑ ۱۴۱۰	
بنتی کرکر جوڑ کہت ۸۶۷	بنتی مان ۱۸۶۸	بن جائے ۲۴۰۳	بن جھپا ہوئے ۲۴۵۱	بن پی کے ۱۰۷۲	
بن درس دکھ ۱۱۳۸	بن درس نا چھانڈوں ۱۳۵	بن کرپا تیرے ۲۳۱۵	بن کرپا ۲۴۶۷	بن کر گڑھے ۲۴۵۲	
بن گھنشیام اس ۲۰۸	بن گھنشیام دیکھے ۱۳۵۶	بن گھنشیام گھنشیام ۱۵۹۲	بن ما ۹۳۴	بن من بھاون ۱۸۴۳	
بن نمو ہن ۱۲۹۶	بنواری تو ہے ۴۸۰	بنواری تیرے ۷۱۳	بنواری چل ۲۹۹	بنواری کہا کا ۳۰۵	

بنے پہ گھر ۷۰۹	بودم بیٹھیں ۲۷۰	بولا بیری ۷۵۴	بولا کب یہ ۳۳۵	بولو نہ بولو ۶۰۷
بولی کہوں کا ۶۳۴	بوند پت ۱۴۰۲	بہاری گگر ۱۵۴	بہاڑ پڑے ۱۸۳۵	بھانورا کھٹ ۱۶۸
بھاٹے نہ بن ۸۰۷	بھاٹے نہ جی ۷۵۴	بھاگ بھاگی ۱۷۵۵	بھاگ بہلے ۱۸۳۸	بھاگ سہاگ ۱۱۷۸
بہت بنائیں ۵	بہت پاپ ۳۰۹	بہت پتنگ ۱۰۸۸	بہت جرو ۱۷۶۱	بہت دن ۱۹۷۴
بہت دن ترسے ۱۱۴۹	بہت دن روئے ۳۵۵	بہت دن سکھی ۱۰۷۱	بہت دن لگے سنکھ ۲۴۴	بہت دن سن ۱۹۹۱
بہت دیا اکی ۸۹۷	بہت کٹھن سوں ۱۱۹۲	بہت کٹھن سوں جتیں ۱۹۲۲	بہت ہیت ۵۳۶	بھٹک بھٹک من ۱۸۷۴
بھٹک بچھوٹی ۱۱۷۰	بھٹک گئی تب ۲۱۱۵	بھٹک نہیں کا ظلم ۷۳۱	بھجن کرو لکھ ۲۲۹۲	بھجن کرونت ۸۳۴
بھر بھر ساگر ۲۸۷	بھر جیو دیکھ ۵۵۸	بہر خدا ۲۷۲	بہر کے جیو ۱۰۶۷	بھرم بھانڈ ۱۲۰۴
بھرم سے ۱۰۷۶	بھرموکا ۱۲۳	بھرم ہے ۱۳۱۱	بھگت کہاں ۲۱۶۴	بھگت کے ۶۵۷
بھلا تیں ۲۲۷۷	بھل بس ما ۲۴۷۳	بھلی بھلی جس ۳۶۰	بھلے آون سن ۱۹۶۷	بھلے بُرے ۲۶۱
بھلے بھلے سنگ ۱۹۹۸	بھوساگر ۲۲۲۶	بھول سو بھول ۱۹۴۹	بھول کن بسن ۱۰۴۸	بھولے کن بسن بہیر ۳۸
بھو کے سمندر ۳۷۰	بھول گئی ۱۰۳۰	بھول گئی صورت ۱۳۹	بھول گئی ہمری ۲۳۸	بھولے نہیں ۳۴۸
بھوئیں تان ۱۰۵۶	بھوئیں کمان بان ۷۹۷	بھوئیں کمان ٹیکیں ۱۲۱۰	بھوئیں کمان نکیں ۲۰۸	بھی انجھا ہوں ۱۳۷۵
بھجی حیران ۶۶۷	بھیگ پاٹے ۲۴۴۲	بیٹھا رہ ۱۰۴	بیٹھت ہی ۹۱۶	بیٹھے سادھن سنگ ۱۹۴
بیت اساڑھ ساون ۱۵۰۱	بیت اساڑھ مگ ۱۶۲۰	بیتت سے برہن ۱۴۵۷	بیت گئیں ۱۵۵۹	بیتو اساڑھ ۱۷۳۷
بید بتاوے حساب ۵۸۲	بید بتاوے نیرے ۱۸۸۰	بید نہیں جانے ۲۱۴۳	بید بید گیو ۷۶۸	بیدھے گن ۵۸۱
بیر بھی پی ۱۵۸۴	بیر بھی درسن ۱۶۴	بیر بھی نہیں ۱۷۶۰	بیر بھی ہمکا ۱۷۵	بیر بیر تو ہے ۱۶۳۱
بیر بیر وہی ۱۵۲۴	بیر تو کچھ ۱۳۶۹	بیر لگت موری ۱۱۹۷	بیر لگت ہمری ۱۴۹۳	بیر نکر ۳۱۵
بیس گئی سب ۴۷۷	بیس گئی موری ۹۰۷	بیگ کھلت نہیں ۱۷۱	بین سلت ۸۳۷	بین مدھر ہے ۲۰۴۹
		بے وصلش ۲۰۸۵		
		پ		
پاپ کمانا ۱۳۴۰	پاپ گئے ۱۹۶۱	پاپن کے ۱۲	پاپی لاکھن ۵۱۸	پاتھر من ۹۸
پاتیو نہ ۷۶۰	پار پیا ۱۶۳۷	پار گئی باسط ۱۲۵۳	پار لگاؤ ۸۱۱	پار لگاؤں میں ۱۰۳۴

پاس بیٹھ ۱۰۰۸	پاس پیا ۲۱۴	پاس پیا دا کو ۸۳۱	پاس ٹھاڑھ ۲۴۶۳	پاس بچھوڑ ۲۱۰۵
پاس رہے ۷۷۸	پاس نہ کچھ جا ۲۰۱۲	پال کے ۱۸۵	پاؤں کہاں ۲۷۲	پاے اکیل ۱۸۰۰
پاے سب ہی ۲۰۹۰	پائیں تجھ ۲۲۹۲	پایا سنجوگ ۱۷۵۲	پایا گھٹ ۶۹۱	پپیہا پیو ۲۲۴۳
پپیہا جن ۱۵۰۸	پپیہا مور ستاوت ۱۷۶۶	پپیہا مور کویل ۱۹۷۷	پردیسیا سوں ۱۰۶۵	پردہ کھن ۲۲۴۳
پرکھ پرکھ ۱۰۰	پرگھٹ گپت ۲۳۹	پرگھٹ گپت جاگت ۶۴	پرگھٹ گپت دیکھیے ۲۰۱۸	پرگھٹ گپت دیہی ۲۲۸۱
پروں اور گل ۳۵۲	پڑی کر بجواں ۳۹۰	پگھ پنج ۱۳۷۹	پگ دھرتے ۲۳۲۴	پگ کی مگ ۲۵۲
پلک مارت ۲۳۷۳	پوچھ جاے ۱۶۱۱	پوچھ نہ دن ۲۰۴۲	پورب لیں ۱۹۰۶	پوتھی پڑھے ۱۰۷۷
پنتھ بجا ۱۱۰۳	پنگھٹ چھوٹ ۱۹۱۴	پھانسی بیچ ۱۲۲۰	پھانسی جاسے ۱۲۲۱	پھانسی سے جگ ۱۲۲۲
پھر آئے جگ ۱۸۸۳	پھر پھر آویں ۶۰۱	پھر پھر جا ۱۵۲۶	پھر پھر جیت ۱۲۳۳	پھر جاے ۱۷۴
پھر جو ۱۲۹۴	پھر جیون ۱۲۷۲	پھر چلیے کی ۷۴۶	پھر جیتے ۴۴	پھر دھر روپ ۲۳۷۸
پھر دیکھا ۲۱۹۵	پھر رس رس ۱۲۶۱	پھر ساون ۱۶۶۸	پھر کہاں ۲۰۸۱	پھر کہہ ۱۴۸۲
پھر کچھ ۵۴۸	پھر گئیں ۱۰۱۹	پھر گئے ۴۶۶	پھر نہ کہوں ۱۳۵۹	پھر نہ کہیو ۱۳۶۹
پھروے ۲۰۶۲	پیو بھری اور ۱۲۹۰	پھر کن لاگ ۵۶۳	پہنچے نہ پائی بیج ۱۱۱۶	پہنچے نہ پائی بیج ۱۱۱۰
پھندے بیچ ۱۲۱۹	پھندے ڈالے ۱۹۷۵	پھول سی دلہن ۱۰۸۱	پھیک بھیو ۱۴۵۱	پیاسن بچاے ۲۳۱۶
پیا آے ۱۷۷	پیا بچھڑن رت ۱۷۵۴	پیا بچھڑن کی ۹۸۴	پیا بچھڑے ۸۱۷	پیا بدیس ۹۳۷
پیا بن انکھیاں ۱۵۹۵	پیا بن پران ۱۴۳۹	پیا بن جب ۱۴۰۳	پیا بن کوئی ۱۲۳۱	پیا بن کویہ ۱۵۰۰
پیا بن ہم کا ۱۸۲۷	پیا پردیس ۱۲۹۹	پیا پردیسیا ۱۹۴۲	پیا پیا بول ۲۹۵	پیا پیارے چوکی ۱۸۵۲
پیا توے گرب ۱۰۳۳	پیا تورے ۱۱۵۴	پیا توری لگ ۱۵۲۱	پیا تیرے جوائے ۱۸۴	پیا تیرے درشن ۱۷۷۷
پیا جا ہت ۹۸۱	پیا چھانڈ ۱۵۸	پیا دکھین ۱۶۹۴	پیا رات تو ہے ۴۹۰	پیا رات جلنے ۸۳۲
پیارا سدا ۱۸۵۶	پیاری پیاری انکھیاں ۱۴۰۹	پیاری پیاری نکھین ۲۲۵۶	پیاری چھب ۱۳۱۵	پیا سانچا ۲۳۶۸
پیا سنگ تیرے ۱۱۸۲	پیا سنگ ملا ۱۴۲۱	پیا سووت ۱۹۳	پیاسے ۱۱۷۶	پیا کا رن ۱۵۱۷
پیا کے آوت ۱۰۶۹	پیا کے بچھڑن ۱۱۲۰	پیا گھر پاؤں ۱۴۰۷	پیا گھر چھانڈ ۱۰۹۴	پیا گھر گیے ۸۱۹
پیا گھر پاے ۱۷۲۴	پیا کچھ ۶۸۲	پیال آپ ۴۴۷	پیال دکھ ۱۹۷۹	پیا مورا ۸۹۶

پیا مورے ۱۳۷۹	پیا موہے ۷۵۸	پیلیاں پھڑوں ۲۳۴۸	پیا نت جاگے ۹۷۸	پیا نرموہی ۸۶۸
پیا نرموہی تو سے ۲۴۲۱	پیا نہ پوے ۱۵۶۱	پیا نہیں ۱۳۲۲	پیا ہم سے ۱۵۴۴	پتت پاون پادن ۲۱۰۰
پتت پاون درسن ۲۰۹۱	پیت جوڑا سے ۲۳۸۳	پیت جوڑ جگدیش ۱۸۱۸	پیت جوڑ کوئی ۷۶	پیت جوڑی ۱۸۵۹
پیت کرت سد ۹۰۹	پیت رکھے سکھ ۱۵۳۷	پیت کی ریت ۲۱۸۰	پیت لگا نا ٹھے ۱۴۳۳	پیت لگائے بچھڑن ۱۷۸۵
پیت لگائے پردیسی ۲۴۳	پیت لگے سدھارو ۲۲۴۳	پیت لگائے ہیئے ۹۹۰	پیت لگائے کا پھل ۲۸۶	پیت لگائے کہو ۲۱۷
پیا پیت لگائے ۲۳۶۴	پیت لگی انگی ۱۵۶۶	پیت نہ کیجیے ۲۱۲	پیت ہی سے ۲۱۴	پیرا بدن ۲۱۳۴
پیر کوٹ ۵۹۳	پیر محمد اشرف ۲۸۶	پیر جائے ۲۲۶۰	پی کو سنگ ۱۰۸۶	پی کی آون سنکے ۱۷۵۸
پی کے آون ۱۹۴	پی کے بچھڑے ۹۰۰	پی کی جوگن ۱۸۳۶	پی کے درس ۱۹۴۸	پی کی دیا ۱۸۱۹
پی کے رس ۱۴۲۹	پی کے سندیسو ۱۶۰۶	پی کے کھوج ۱۵۷۹	پی کے لگی ۱۰۸۳	پی کے نین ۱۲۱۸
پی کے جوت ۱۴۸۵	بیگ کہت جیو ۹۶۷	پیم اگن تیری ۱۴۴۱	پیم اگن سے جرو ۲۳۲۵	پیم بھجن بن ۶۶۳
پیم بھجن کا ظم ۱۶۶۵	پیم بھگت جاسوں ۴۰۷	پیم بھگت بن ۲۳۴۴	پیم کا بادر ۱۶۶۳	پیم کا کھانڈا ۵۸۵
پیم کا گھر ۱۰۴۴	پیم کی بات ۴۰۰	پیم کی باجی ۷۱۷	پیم نہیں ۹۷۹	پیو کھیر لور ۸۷۰
پیو ہوسن ۱۲۷۷	پیو تو اجھوں ۱۸۳۹	پیو تو پردیس ۱۸۴۱	پیو سنگ سیکے ۴۵۰	پیو گنگا جل ۷۴۲
		پیو ہے جیسے ۱۹۴۱		
		ت		
تا پریان ۱۹۷۷	تار گھیر گھیر ۱۵۳۹	تان کہاں ۱۱۲۷	تان کے ۲۳۷۲	تان نہیں ۱۰۰۵
تب تو رہے ۱۳۴	تب کچھ ۲۷۲۸	تب نہ مری ۹۰۶	تب ہی جانا ۴۶۴	تپک تپک مت ۱۶۱۶
تپک تپک کیتی ۱۰۷	تپن بجھاون ۱۵۰۳	تپن بجھی ۱۳۹۶	تپن بجھے تک سو کی ۱۵۰۴	تپن گئی ۷۳۶
تج کے مایا ۲۰۳۰	تج مایا ۱۸۸۱	تج مورت ۲۲۴۸	ترنا بے مل ۱۱۷۵	ترت ہرے ۱۹۶۶
ترسائے رکھیو ۹۷	ترس ترس ۱۳۶۱	ترین دیکھ ۱۵۶۸	تلپھ تلپھ میں ۱۸۶۳	تم بن پاپ ۲۱۶۱
تم بن پابن ۲۶	تم بن کو دکھ ۲۱۶۶	تم بن کو ہے ۳۶۹	تم تو رہو ۱۵۶۵	تم تو نہ آئے ۱۳۲۰
تم سے بیت ۶۳۹	تم سے کوئی ۲۱۲۰	تم کا تھوڑ ۳۷۴	تم کہوں کا ظم ۲۱۶۵	تم گھر کہین ۵۴۳
تم سو نہیں ۱۳۹۳	تم نکلو نہیں ۲۰۶۸	تمہرے بناے ۳۷۲	تمہرے بہت ہے تمہر ۳۶۲	تم ہو سنہی ۶۴۴

تن بھیو چھین ۱۳۳۶	تن چتن من ۱۱۶۶	تنک تنک ۱۷۸۶	تنک ٹھارھ ۵۳	تنک چھت ۲۲۲۵
تنک دیکھیا ور ۲۳	تنک دیکھیں ۱۱۱	تنک سنتوکھ ۲۲۵۲	تنک موری گھبہے ۱۵۳	تنک نہ ٹھہرے ۲۰۶۳
تنک نہ مانت ۳۳۷	تن کے جور ۱۵۵۲	تن کے لیے ۱۰۳۹	تن من جگ ۲۰۰۲	تن من جیو ۱۸
تن من جیو لیو ۷۳	تن من جیو ہے ۲۳۱۱	تو ہوئے گیان ۱۱۷۱	توجان ہستی ۱۹۵۷	تن من میں ۲۰۹۸
تورے پاؤں ۳	تورے چلب ۷۵۱	تورے گرب ۱۱۵۶	تورے لئے ۱۰۴۷	توڑ سکیں کب ۳۰۷
توڑو دل پھر ۱۳۵	تورے نام ۱۸۸۳	توہی باسط سنگر ۱۰۵۸	توہے بہوڈر ۱۸۰۱	توہے پاہے ۳۲۱
توہی تو ہے ۳۱	توہی چاہے ۲۶۰	توہی کوئے ۱۳۳۶	توہی ہے کریم ۳۶۳	تہاری انکھیں ۲۱۳۰
تیر نہ رہت ۵۷۲	تہہ سے تورے ۱۸۱	تہک ہاری ۱۵۳۱	تھوڑو بہیہ ۱۲۲۷	تھوڑے دن کا ۲۱۷۷
تھوڑے تھوڑے ۴۷	تھوڑے دن ۱۹۱۶	تھوڑے دن کی ۵۸۸	تھوڑے دن کا بیت ۲۰۲۸	تیجے بہو بہو ۱۸۰۷
تیرا تیرا آیو ۱۹۹۴	تیرا کرم ۸۷	تیرتھ ہم ۲۱۰۳	تیرے آؤ ۲۳۲۵	تیرو یادن ۲
تیرو پیا ۱۳۳۵	تیرو تو بیو ۲۲۳۱	تیرو تو نیہہ ۱۳۶۵	تیرو کہائے ۲۱	تیرو من تب ہی ۱۰۶۶
تیری استت ۲۱۶۷	تیرے الکن ۵۷۹	تیرے آوت ۲۰۲۶	تیری بات ہیرت ۳۳۹۳	تیری تو پیا تیں ۲۳۳۸
تیرے تو پیا گھر ۱۷۹۷	تیرے جال کے ۱۳۲۱	تیرے درس کی ۱۳۷۰	تیرے دیکھیں کو ۳۳۱	تیرے رحم ۵۲۸
تیری دکھائیوں ۱۳۳۰	تیری سکھ ما ۱۳۰۹	تیرے کہیال ۱۹۰۲	تیرے گیان ۲۰۲۰	تیرے لگی ۱۳۰۱
تیری مورت ۲۳۷۶	تیرے نیہہ ۲۰۳۳	تیں اُجیر ۴۸	تیں آئے ۲۲۷۲	تیں بوری ۱۷۸۰
تیں بی ۳۳۰	تیں پیا ۱۳۰۳	تیں بھیو ۴۵۸	تیں تو سکھی ۱۳۰۹	تیں تو کاظم ۹۹۳
تیں تو کاظم مورث ۹۳۱	تیں تو کہے ۲۱۵۳	تیں جو ۱۹۶۸	تیں چاہت ۶۸۶	تیں چوری کر ۲۳۶۰
تیں جھیٹ رت ۱۱۹۵	تیں داتا ۲۳۱۴	تیں رہ ۱۵۸۳	تیں رہے ۶۶۸	تیں رے ۱۳۰
تیں سکھ دائی ۲۱۷۰	تیں سنجوگن ۷۳۷	تیں کاظم بھلے ۲۳۳۰	تیں کاظم چاپنے ۱۷۱۸	تیں کاظم پیا گھر ۱۳۱۳
تیں کاظم کہیہ ۱۷۶۳	تیں کاظم ٹہائے ۱۸۵۱	تیں کچھ کر ۱۷۹۸	تیں مانگے ۴۰۹	تیں گننا ۲۳۳۶
تیں من میں ۵۱۳	تیں میری ۲۰۵۲	تیں ہے سدا ۸۰	تیں ہے سمندر ۲۰	تیں ہے سنگ ۲۲۶۸
		ٹ		
ٹرٹر جات ۲۲۱۳	ٹنک بھیو ۱۳۲۵	ٹنک ہیرت ۱۰۰۷	ٹھاڈھے ہے نس دن ۱۳۰۹	ٹھاڈھ رہیں کب ۱۳۲۶

ٹھور ٹھور بجائے ۱۰۹۲	ٹھور ٹھور بیا دیکھے ۸۰۵	ٹھور ٹھور تیری ۲۴۰۳	ٹھور ٹھور جاگے ۸۰۰	ٹھور ٹھور جیہ ۶۷۹
ٹھور ٹھور درس ۶۸۹	ٹھور ٹھور دئی ۴۳۳	ٹھور ٹھور سوئی ۲۱۵۰	ٹھور ٹھور مورت ۳۳۴۳	ٹھور ٹھور پیتے کاظم ۲۴۶۸
	ٹھور نہ گھر مو کو ۶۵۱	ٹھور رہے جیہ ۲۳۵۶		
		ج		
جاتا نگل ۲۰۶۹	جات رہی ۲۲۲۶	جادو چلاوت ۲۸۸	جادو کون ۲۴۳	جادھر چرن ۵۶۸
جاری بدریا ۱۳۷۹	جاسوں ۷۷۵	جاسے کاج ۱۸۹	جاسے نہ روسے ۱۱۰۸	جاسے ہرائے ۹۱۲
جاکو آدانت ۲۲۵۱	جاکو بتا دیں ۱۲۷	جاکو پیا ۹۹۲	جاکو جان ۱۱۶۸	جاکو جیو ۹۸۷
جاکو دیت ۹۱۸	جاکو کہیں سورت ۱۲۰۴	جاکو کہیں نیارا ۲۳۷	جاکو گنیاں ۲۱۷۸	جاکی اور ۲۳۸۷
جاکے باپ ۷۲۹	جاکی پاس ۶۰	جاکی چھب ۱۱۷۹	جاکے دن ۱۸۳۰	جاکے زنگ ۱۳۰۷
جاکے لگے سو جانے ۱۲۶۴	جاکے لگے سوہی ۲۰۳۴	جاکے لگی ہوئے ۸۲۸	جاکے گیان ۵۲۹	جاکے ہوت ۷۰۱
جاگ اٹھی ۱۷۶	جاگت جیت ۱۴۰	جاگت سیج ۴۲۶	جاگت نیر ۹۹۶	جاگ جاگ ۳۷
جاگرے لاگ ۲۳۲۸	جاگ سو ۹۸۳	جاگ موئی ۲۴۹	جاگو اٹھو ۱۶۷	جاگو نیند سہریا ۱۶۵۱
جان بوجھ پیا ۱۸۷	جان بوجھ کچھ ۱۵۴	جان بوجھ کے اپنا ۱۰۶۱	جان بوجھ کے بین ۲۱۵۶	جان بوجھ کم ۱۱۵۱
جان چت ۱۵۸۸	جان کہت پردیس ۸۶۳	جان کہت پیران ۹۰۴	جانے نہ ہوئے ۱۵۸۱	جانو مرلی ۸۷۹
جانو موہنی ۲۷۸	جانو من ۳۵۹	جانو ہو ۲۳۰۱	جانہہ اُدھر ۷۵۰	جاؤ جاؤ ہی ۲۳۵۹
جاؤ جاؤ ہم ۳۱۶	جاؤ جاؤ ہم سے ۹۴۵	جاؤں کہاں ۷۶۵	جاوہی دیس ۱۵۳۲	جائی برس ۱۸۱۲
جائے بیٹھے ۱۱۳۴	جائی پنکوا دیکھ ۱۵۹۰	جائی پنکو انچھ ۱۶۹۰	جائے چھیڑو ۱۱۹۶	جائے سکے ۱۷۴۱
جائے کا کھا ۳۱۴	جائے کے ہم ۲۰۳۶	جائے گہن ۱۳۱۸	جائیں کہاں ۳۰۸	جب تب ۱۰۹۳
جب تک ۱۱۸۱	جب دیکھوں ۱۷۳۱	جب جانوں ۱۸۹۸	جب سے بھئے ۱۲۴	جب سے تم ۶۹
جب سے کرپا ۷۴۰	جب سے گئے ۶۰۲	جب سے لگی موہے ۶۶	جب کرہاتھ ۱۲۲۸	جب گھر آوے ۱۴۵۵
جب لاگی ۲۱۱۸	جب من ۳۲۰	جبھیں تنک ۱۹۹۳	جب ہی چلے ۲۳۵۰	جت جاؤں ۱۴۴۱
جرت ہیرا ۱۶۲۵	جر جائے موہ ۱۱۷۲۵	جرجر جیو ۲۲۱۷	جس تیں ۴	جس کاغذ ۲۱۹۳
جس کاگد ۵۵۳	جگ آوت ۲۷۹	جگ آئے لیسے ۹۹۷	جگ آئے جھگڑے ۱۳۹۵	جگ آئے لگا ہو ۹۹۱

جگ آئے کوئی ۱۹۳۳	جگ بھولا ۱۸۲۵	جگت سکھ ۱۵۲	جگ پردیسی ۱۷۵۰	جگ پردیس جائیگے ۱۵۵۶
جگ نگھی ۱۳۰۸	جگ رہنا ۱۱۳۲	جگ سے نکل ۱۳۶۶	جگ سکے جتایا ۲۳۰۵	جگ ما آئے ۲۳۶۶
جگ ما آئے پی مرو ۹۲۶	جگ ماپیت ۱۶۹۲	جگ ماسکھ ۱۶۴۵	جگ ماگھو ۱۹۳۶	جگ ماں نہ ۳۲۳
جگ ماں یہی ۲۲۴۹	جگ ماہے ۱۳۶۷	جگ ماہے کو ۱۶۱۷	جگ میں ۲۴۳۴	جلدھری ۲۴۱۸
جن ترساؤ ۲۳۹۷	جن جا ۹۶۳	جن سنگر ۲۱۰۸	جن کرے ۱۲۶۹	جن کر گرب ۱۰۴۰
جنگو سندیسے ۷۶۲	جن کہہ ۱۸۱۴	جن کے نہ ہوئے ۱۹۱	جن کے پاوت ۹۶۲	جن گھر ۱۰۲۳
جنم کے ۲۳۶۱	جنم ملا ۲۴۳۳	جن مورکھ ۲۰۶۶	جو باتیں ۲۱۷۵	جو بدھ ۲۳۳۹
جو برہن ۱۸۲۸	جوت چمک ۹۹	جو تم ۲۳۲۲	جوتیں پائے ۲۱۰۳	جوتیں بیر ۲۴۴۳
جو بیا ۱۶۷۳	جو جگ ۲۳۷۹	جو جنتی ۹۰۱	جو جو ۲۰۴۴	جور جور ۱۳۱۷
جو جت لاگی ۹۸۶۰	جو چھے ۳۲۹	جو سدھ ہری ۲۳۸۷	جو سوئے ۲۰۹۲	جوگ تجا ۲۰۳۱
جوگ تجا ۲۰۳۱	جوگ سکھاون ۷۳۳	جوگ کریں ۸۵۴	جو مارا ہے ۸۵۰	جوگھ ۴۹۳
جونا ہیں ۷۶۲	جون کرت ۳۹۵	جوکھی ۱۷۴۲	جو نہ ہوت ۲۳۳۵	جولے پران ۲۰۰۳
جونے دیس ۱۴۱۵	جونے ڈھیب ۱۰۱۸	جونے جتن ۱۵۷۳	جو ننگو ۱۶۳۸	جو ہمکا ۱۸۳۷
جوہم نت ۶۳	جوئی سدھارو ۲۲۷۶	جہاں اٹکے ۸۳۹	جہاں دیکھ ۱۳۷	جہاں موئے ۲۱۹۲
جھٹ پٹ آئے ۳۴۴	جھٹ پٹ کھول ۲۰۳۲	جہ رس ۱۲۹۱	جہ سمرت ۱۰۳۸	جہ نردئی ۱۵۶۲
جھوٹی کہی ۱۵۱۵	جھور جھور ۱۰۳۱	جھول پیا ۱۶۰۳	جی ادھے ۲۴۱۰	جی او بہت ۱۴۱۱
جے برہن ۴۳۵	جے بچھڑن ۹۶۲	جیب بھلا ۲۳۰۸	جیب چھے ۱۹۷۱	جے داؤں ۱۰۳۹
جیسے اساڑھ ۱۲۸۱	جیسے برج ۱۲۰۳	جیسے سنائی ۱۶۵۹	جیسے ملا ۷۸۲	جی کو ۲۰۰۶
جی کی تجھا کہی ۳۴۳	جی کی تہا موری ۹۷	جی کی ترسن ۲۲۶۵	جیو پر جیو ۴۸۱	جیو کہاں ۲۳۰۰
جیو مارن ۱۷۴۶	جیو جیوں گہن ۱۸۲	جیوں کا ظرپیو ۱۶۸۵	جیوں کا ظم سب ۱۹۸۵	جیوں کا ظم میں ۲۱۲۳
جیوں کا ظم ٹیں ۶۹۰	جیو نہ لگاؤ ۵۷۸	جی پہ ہماری ۱۶۷۶	جتجیں گھم ۱۴۶۸	

چ

چار بیر ۴۸۷	چار دنا ۲۳۵۱	چار دنا کی ۱۱۶۳	چار دنا نیکے ۱۸۰	چارہ وصلت ۱۹۵۱	چالن پار ۱۵۵۱

چاہو لو ۱۲۸۰	چت ار جے ۷۷۱	چت سے ۷۳۵	چت لاگی ۶۶۴	چتر سجان ۱۶۴
چتوت ماریں ۲۲۳۸	چتوت ہی چت ۱۹۱۸	چتوت ہی موہے ۲۱۳۹	چلا چکے ۱۷۷۱	چک چھیرت ۱۱۰۹
چک موندے ۱۹۶۳	چکنی چھیرت ۱۱۱۵	چل برہن ۱۵۲۰	چلپ سنت تورے موری ۸۶۵	
چلت کی بیر ۱۴۹۱	چلت کے برا گم ۱۵۲۸	چکت چھپ ۱۸۱۸	چکی جوت ۲۰۱۷	چنچل آئے ۲۰۵۹
چوٹیں کھائے ۱۹۸۰	چودھولوک ۱۸۶۵	چوری چوری ۱۰۱۳	چونک اٹھت ۱۷۷۶	چوب گروی ۷۲۰
چونکہ سمجھ ۱۲۷۵	چھانڈ بھگت ۶۱۸	چھانڈ ڈگر ۹۴۱	چھانڈو کوال ۲۱۱۷	چھانڈ ناب ۱۲۶۷
چھانڈ ہاری ۲۳۶۰	چھب پیاری ۲۲۰۸	چھب جادو ۱۲۳۸	چھپٹ کھلائے پیاری ۲۱۷	چھب دکھائے من ۷۹۰
چھب سندر ۱۳۶۴	چھب موہنی ۱۱۱۲	چھپ چھپ ۲۴۷۰	چھبیں نئی ۲۲۹۵	چھلک چھلک ۱۰۲
چھما راکھ ۵۲۰	چھن پل کا ہو ۲۱۶۹	چھن پل گھڑی ۲۰۲	چھن چھن ۱۹۸	چھوا ور بادر ۱۸۲۱
چھوا ورسے ۱۸۳۴	چھوٹی کہہ پہ ۲۱۳۱	چھو کھد کھولو ۲۳۳	چھو کھد موندو ۲۳۲	چھولو ۱۹۶
چھوے لئی ۶۴۹	چھکر چپ ۱۵۲۲	چھیر چھیر ۱۵۲۳	چھنک نہ رے ۱۱۹۴	چھین چھین ۳۹۷
جیت نام ۱۹۸۶	چٹک لاگ ۶۰۴	چین بہی ۱۵۴۵	چین سے ایکو ۲۴۲۰	چین سے جاے ۶۴۶
چین گئی ۴۷۷	چین نہ دن ۱۷۹۹	چین نہیں بن ۱۱۲۱	چین نہیں گھر ۶۸۰	

خ

خواہ کند ۲۷۷	خود بیند ۲۷۶	خوش چشمے ۲۰۸۶

د

دام سے ۱۴۲۸	دامن جیوں ۱۰۳	دان بہت ۱۵۰	دادر ۱۴۳۷	داولن ۱۱۲۴
درد بوجھے ۵۹۷	درد بیر ۲۱۷۹	درد سوا ۲۰۷۲	درد میں ۲۰۶۷	درس اب ۱۱۴۱
درس پادیں ۱۱۵۳	درس پائے ۲۵۳	درس پہ ۳۵۴	درس دیت ۴۴۲	درس دکھائے ۵۰۵
درش دیں ۲۲۵۴	درسن دلو ۱۵۳۱	درس کا چیو ۵۸۸	درس کا منہ ۵۲۵	درسن کارن ۱۳۲
درس کو مدھ ۲۳۷۱	درسن کون ۱۹۴۳	درس کی آس ۲۲۶۷	درس مانگت ۱۳۳۶	درس مانگوں ۱۵۸۲
درمحفل کا ظم ۲۰۸۹	دسو دوار ۹۵۵	درو اجے لو ۱۱۵۸	درو جوان ۵۹۹	دکھاوے موہن ۲۰۴۶
دکھ اب ۹۵۱	دکھ بہتیرے ۶۰۶	دکھ تب ۱۳۴۴	دکھ پایا ۱۵۷۰	دکھ سب ۱۲۵۸

دکھ کی بہنی ۱۶۰۲	دکھ کے دن ۹۸۸	دکھ گیو ۱۹۴۲	دکھ نہ رہے تنکواہ ۵۵	دکھ نہ رہے ۱۸۳۴
دکھ ہے دکھ ۲۱۲۱	دل وچ ۲۲۶	دم کا ۱۹۸۱	دن بتیں ۱۳۸۰	دن تو چیوں ۱۲۳۵
دن دن اور ۴۴۵	دن دن جر جر ۱۹۳۶	دن دن کیوں ۲۳۵۳	دن دن ہوت ۲۴۸۰	دن نیرانے پی ۵۶۴
دن نیرانے گون ۸۲۰	دور ہے بہاری ۸۱۳	دور رہیں ۱۷۴۰	دو کھڑ ہیو ۵۰۱	دو جے تیں ۲۲۹
دور چلے گی ۲۲۰۱	دوڑ دوڑ ۳۱۰۷	دوڑ دوڑ بہتیرا ۱۱۲	دوڑ دھوپ سب ۶۹۵	دوڑ دھوپ ہم ۴۵۸
دور سے تیر ۲۹۰	دور شوی ۲۶۹	دور کرو ۸۳	دور کہو جھ ۱۷۷۸	دور کی تیر ۲۰۴۸
دور گئے ۶۵۹	دوسرے کون ۲۱۹۷	دو دو جگ ما ۱۵۶	دھرتی ہری ہری بہنہ ۱۴۳۲	دھرتی ہری ہری ۱۵۶۶
دھڑکت ۱۴۷۰	دھوم گے ۱۸۹۲	ڈھونڈ جائے ۴۳۹	دہن دہن دئی ۵۴	ڈھونڈ تھکیں ۱۶۹۲
دہن نہ ہو ۱۳۲۳	دھوئے دھوئے ۳۰	دھیان سے ۲۲۳۰	دھیان لگاوے ۶۸۸	دھیر دھرے ۲۴۰۰
دھیرج ۱۳۸۸	دھیر چھوٹ ۱۵۴۲	دئی سے پیا ۱۶۹۴	دئی کب تک ۱۸۲۴	دئی ماری ۱۹۶۶
دے اگیا ۴۶۴	دیا تیں ۲۵۶	دیا کرو ۱۱۸۸	دیا کر و گن ۲۴۶	دیا گئے ۲۰۲۸
دے درسن ابھی ۲۰۲۳	دے درسن بچھڑن ۲۱۲۲	دیکھ بھرے ۹۹۹	دیکھ تو کیسے ۲۰۵۵	دیکھ تو جیت ۱۲۵۱
دیکھ پتنگ ۱۶۰۹	دیکھ دیا ۳۶۳	دیکھ سکے ۵۲۱	دیکھت سین ۵۶۰	دیکھت نینا ۲۹۳
دیکھ سمجھ ۱۹۸۳	دیکھے گھٹ ۶۹۶	دیکھ وفا ۱۳۵۴	دیکھو من ۲۹۴	دیکھی سر سر ۲۲۱۲
دیکھے داگ ۲۰۶۳	دیکھے جو ہے ۲۱۱۲	دیکھیں جین ۳۵۳	دیکھے کان ۱۹۶	دیکھے نہ پایوں ۸۴۴
دئی ماری ۱۰۸۹	دینہہ جرے ۱۰۳۲	دیو نہ دیو ۱۵۶۱	دینہہ تو ہی ۲۱۵۸	
		ڈ		
ڈھہ بھروا ۱۶۰۳	ڈر ڈر ۲۲۱۵	ڈر ڈھیوں دہن ۱۶۹۵	ڈگری رگڑ ۵۰۲	ڈگروا ۱۴۴۷
ڈنڈی گیان ۵۴۶	ڈور لگائے ۱۰۰۰	ڈور لگی ۱۶۵۶	ڈھیر ڈھیر ۱۵۲۵	
		ر		
رات آئے چلا ۵۲	رات رہی ۴۲۵	رات کہاں ۹۴۴	راتیں گنوائے ۲۱۸۶	راج کاج ۱۵۱
راکھ سنبھار کے ۱۱۵	رانجھے ہت ۲۰۶۰	راہ جلت ۳۲۷	رب کریم تیرے ۳۷۶	رب کریم کاظم ۸۸
ربے تیرا ۷	رت بیتی ۱۲۹۸	رت پھر آئی ۱۴۳۳	رس بھرے رس ۹۴۶	رس بھرے بیٹھی ۲۰۹

رس کو ۲۲۴۴	رکت جھوراں ۸۲۹	رکت لگیں ۲۲	رکت ماس ۷۵۶	رکھے لاج ۳۰
رکھے لاج دود ۵۳۲	رگھبر سن ۱۸۱۳	رم جھم ۱۴۰۱	رنج فراق ۲۴۳۵	رنگ رنگیلا ۲۲۲
رنگ نہ پوچھ ۶۳۵	رنگ نہ روپ ۱۲۸۲	روپ اروپ ۲۰۸۳	روپ دکھنی ۲۳۹۵	روٹھے رہے ۷۱۰
روح نماج ۶۵۸	رو دل ۱۲۷۴	روگ بہیو ۱۹۲۴	روگی بہت ۷۰۴	روم روم پی ۱۵۴۷
روم روم دکھ ۱۵۹۶	روندھا جیو ۱۲۴۵	رہت اکیل ۱۵۵۴	رہت سدا ۱۵۰	رہ ٹھا کر ۱۲۷۰
رہ نہ سکوں ۱۴۴۴	رہو ترک ۶۵۰	رہیوں تو سون ۱۲۸۹	رہے بڑھتی ۲۲۹۹	رہی ہو جیک ۱۴۱
رہے جل ما ۲۰۶	رہی دیکھت ۱۱۵۰	رہے مگن ۲۶۳	رہیں آنند ۱۴۵۲	رہی حیرت ۲۱۳۹
ریت بھانت ۶۸۷	ریجھ پیے دکھی ۱۱۰۱	رین ونا نت ۸۹۸	رین ونا ہے ۱۲۴۲	رین گئی سو گئی ۲۲۲۰
		ز		
		زلفیں کھول ۱۰۱۰		
		س		
سات سمندر ۲۲۰۴	سات دیپ ۲۴۶۱	سادھن ۲۳۸۲	ساس ۱۸۸	سانچے ۶۳۱
سانچی سانچی ۱۶۹	ساون آوت ۱۶۸۵	ساون آئے ۱۴۸۸	ساون آیو ۱۸۴۶	ساون آیو ہم ۱۵۹۴
ساون بیتو ۱۶۸۰	ساون موکو ۱۶۳۰	ساونواں آیو ۱۴۰۸	سانواں رے ۱۴۰۲	سانورو انہیں ۴۶۰
سانوری صورت ۲۹۸	سانوری مورت ۸۸۱	سبھ تج ۱۶۱	سب دکھ ۱۶۳۴	سب جگ ۲۴۶۴
سب خوش ۲۰۶۳	سب سکھی ۲۱۴۲	سب سنسار ۶۲۳	سب سے ۱۱۶۲	سب سے ہنس ہنس ۸۶۱
سب صورت ۲۰۳۵	سب کا ۲۸۰	سب کان ۳۸۸	سب کو چاہا ۳۳۲	سب کو چلے ۱۲۳۹
سب کو تجوں ۲۴۲۶	سب کو ہرے ۲۱۹	سب کہہ پی ۱۴۹۴	سب کے ۱۸۶۹	سب گنیتی ۱۲۰۶
سب مدھ ماتی ۱۴۳۹	سب ہی ٹھور ۱۱۱	سب ہی سنگار ۱۶۴۷	سب ہیں ۶۵	سنگر بن ۵۸۰
سنگر کی ۱۲۵۶	ستم نہ کر ۱۳۰۲	ستی جرے ۲۴۴	سدا رہو سکھ ۵۶۹	سدا رہو کاظم سنگ ۱۶۱۴
سدا رہو کاظم ۱۲۲۹	سدا رہے سکھ ۴۲۸	سدا رہیں پی سن ۱۸۲۰	سدا سکھی رہے ۶۴۰	سدھ آوت ۲۴۱
سدھ آوت آگم ۲۲۰۵	سدھ کب ۳۸۵	سدھ لے ۱۰۵۵	سدھ نہ رہی ۹۵۸	سدھ نہ لئی ۳۰۱
سدھ ہو گئے ۱۱۴۸	سرت کی ڈور ۱۱۸	سرب گئی سدھ ۱۰۳۳	سرت لگائے ۱۹۸۹	سر جن بن میں ۴۴۴

سرگن بین مں ۲۳۷۶	سرگن ما ۸۸۸	سرنہ کھاؤ ۲۳۳۷	سروساماتم ۱۹۵۲	سٹرک گی ۱۱۷۳
سکل بست ۵۴۹	سکل تج ۱۱۹۹	سکھ آنند دیو بچھ ۱۵۴۸	سکھ آنند ہے ۱۵۷۵	سکھ پائے ۳۲۲
سکھ دے ۹۲۴	سکھ نت ۲۶۱	سکھ ہوئے ۱۳۵۱	سکھی ہم ۹۶۱	سکھی ہیں ۱۵۴۴
سکھی بھیر ۱۹۰۴	سکھی رہت ۶۶۷	سکھی رہو ۱۰۸۴	سکھی رہو کاظم ۱۳۹۶	سکھی رہیں دودھ ۲۳۱۰
سکھی رہیں کاظم ۱۶۹۳	سکھی رہیں کاظم سکھی ۱۸۸۴	سکھی لے تیرے ۶۲۸	سکھی ہیں ۱۹۲۶	سکھی ہمارا ۱۷۲۵
سکھیو ہوں ۱۸۷۳	سگری بھیب ۶۶۷	سگری چھپے ۲۱۰	سگری سبھا ۶۷۴	سمت سے ۲۰۱۴
سمرن تور ۲۰۳	سمرن کے لیے ۶۷۰	سندر روپ ۲۸۱	سن سن ۱۰۰۴	سنگ سماگی ۵۰۸
سن کے بچن ۱۸۶۷	سن کوئل کی ۱۶۸۸	سن کے جوگ ۳۴۷	سنگ بنور ہے ۲۰۱۰	سنگ چلے کاظم ۱۰۲۴
سنگ گوپال ۴۳۲	سنگ لاگت ۱۵۵۸	سنگھ ہیو ۴۵۵	سنگھ نٹھار ۲۸۹	سنگھ ٹھہرو ۸۲۶
سنگھ رہت ۱۵۴۹	سنگھ ہوت پیا ۸۲۲	سنگھ ہوت تیرے ۶۰۸	سنگھ ہوے ۱۲۳۲	سنورا ۱۰۳۶
سنیاں تورے ۸۰۶	سنیاں رے ۱۴۷	سنیاں نا ۱۱۴۹	سنیاں ہو ۷۴۷	سینک کہ نسکوں ۱۴۳
سو بالم ۱۴۸۷	سوبس ہیو ۱۲۴۰	سوبس ہے ۸۸۲	سو بجل ۲۲۰۹	سوتن ۲۲۲۲
سو بیو آئے ۶۱	سو بیو پایا ۲۰۹۷	سو بیتم ۴۳۱	سو بچھڑے ۱۱۷۳	سوچ ٹرو ۹۴۸
سو داؤں ۸۰۴	سو درسن ۱۳۳	سو رہے ۸۹۲	سو سوانسون ۲۲۶۲	سو داؤں کو دکھ ۱۰۴۵
سو داؤں وہ ۲۱۲۷۵	سوسو ۱۹۴۷	سوگھاد ۵۵۶	سو مورت ۲۳۱	سوموہن بس ۷۰۷
سوموہن کان ۲۲۶۳	سون بھون ۲۳۹۱	سون بھیو ۱۷۴۴	سوئچ جائے ۷۴۹	سون مندر ۱۵۹۹
سون بھیو ۲۱۸۷	سونے بھون نا پیا ۴۹۶	سونے بھون ماریب ۴۲۵	سونے بھون ماریب نم ۱۲۰۲	سونے بھون ما کاظم ۱۴۱۴
سونے بھون داکے ۱۸۲۹	سووت جاگت ۲۱۵۲	سووت جگت ۹۷۱	سووت چت موہی ۲۴۱۳	سوئی اپ ۱۷۷۶
سوئی امر بھیو ۶۹۳	سوئی رہت ۱۰۷۰	سوئی رہے ۱۲۸۹	سوئی سب کی ۲۲۳۵	سوئے سنجوگن ۵۵
سوئے سوئے ۳۹	سوئے سے ۵۹	سہج سہج ۹۲۱	سہجے درشت ۱۲۶۶	سیام لکھب ۱۱۱۹
		سید سیکھ ۴۷		
		ش		
		شیام پیا رے ۲۲۴۲		

		ص		
صاحب آپ ۲۱۵	صاحب جیہ پر ۲۳۴۹	صاحب سے جو ۱۱۴۴	صاحب کا ڈر ۲۳۱۴	صاحب واکو ۲۰۸۰
	صاحب ہوت ۱۳۴۲	صاحب ہے کب ۶۵۶	صورت تیری ۱۶	
		ع		
	عرض یہی ۲۳۱۷	عہد الستم ۷۲۴		
		ک		
کا اندرن کو ۱۰۷۵	کا بہ نوں ۲۳۰	کا بہتی ۸۵۸	کا بہیو ۲۱۲۶	کاٹھ کا مالا ۱۱۹
کاج بنا ۱۲۰۷	کاج بنت ۱۲۰۸	کاج چھوٹا اب ۲۴۱۷	کاج دکھیو ۲۵۸	کاج نہ آویں ۲۴۳۰
کا دکھ ۲۱۷۱	کا دیہہ انکھین ۳۴۴	کا دیہہ کہی ۴۰۱	کا ڈر لگے ۵۳۰	کارو ہوت ۲۳۶۲
کاری انکھیاں ۲۱۲۰	کالے بادر آئے ۱۷۰۶	کالے بدروا اُٹوٹ ۱۹۵۰	کالے ہیرے ۱۸۴۰	کالے بن بھور ۱۷۲۸
کاری بہنیں ۸۱۲	کالے جادو ۴۷۵	کاری رین بدریا ۱۹۲۸	کاری کاری بدریا ۱۴۸۴	کاری گھٹا ۱۴۲۳
کاری گھٹا دیکھ ۱۴۵۸	کاری گھٹا جو ۱۴۶۷	کاری گھٹا کاری ۱۷۳۸	کاری ہیں ۱۳۹۷	کاظم امر بھیے ۷۳۹
کاظم اپنے میت ۲۲۳۶	کاظم ایسے چلیں ۱۲۴۶	کاظم بل جاؤں ۵۴۵	کاظم بہت دن ۵۹۲	کاظم بھگت ۱۹۳۰
کاظم تجھے ۲۵۹	کاظم تجھکو ۲۰۷۴	کاظم تم پہنچا دو ۱۲۱۴	کاظم تم بن ۳۸۶	کاظم تم کا دیکھیں ۴۴۷
کاظم تم کا نہ بھوے ۲۲۵۶	کاظم تو سے پیا ۱۰۴۶	کاظم تیرو میت ۲۲۲۳	کاظم تیرو میت نبواری ۴۲	کاظم تیرے سکھن ۱۷۷۳
کاظم پایا گھر ۴۵۹	کاظم پاس رہے ۲۴۳	کاظم پائی کرہم ۴۸۹	کاظم پر کچھ ۲۳۷۰	کاظم پر کربا ۶۹۸
کاظم پیا پائے ۲۴۱۲	کاظم پیا سے ۳۹۲	کاظم بیگ اُو ۱۷۷۷	کاظم بیو کو جو ۱۹۳۵	کاظم بیو کو سنگ ۱۷۰۱
کاظم پی کے بیم ۲۱۳۱	کاظم جانے ہماری ۱۹۷	کاظم جیو سے ۱۹۱۸	کاظم چرن لگو ۲۱۷۳	کاظم چڑھ ۲۲۱۸
کاظم درس بھکاری ۲۱۹	کاظم مانگت ۲۶۶	کاظم دیکھے سب ۱۹۹۸	کاظم دیکھے ترگن ۱۱۱۸	کاظم دیکھیں ۱۱۱۳
کاظم راشد ۲۷۳	کاظم راہ ہر دم ۱۹۵۴	کاظم رین تیھو ۱۳۲۴	کاظم سا ہے ۱۶۶۱	کاظم سب جگ ۳۹۸
کاظم سنگ پیا ۱۲۰۵	کاظم سنگ نہ چھانڈ ۱۰۲۰	کاظم سنگ بنے رہو ۵۹۲	کاظم سے نت ۲۰۵۱	کاظم عرض کرت ۳۱۲
کاظم کا سنگت ۸۵	کاظم کان تالے ۳۶۸	کاظم کو بیو ۱۸۰۹	کاظم کے بس سیام ۲۰۷۸	کاظم کے بس کس ۴۵۳

کاظم کے بھاگن ۲۳۹۲	کاظم کے نین سون ۱۲۹	کاظم کے جو ۲۰۱	کاظم کے رس ۲۱۳۲	کاظم کے سنگ ۱۳۶۸
کاظم کی ۱۰۱۴	کاظم کے نت ۱۴۸۹	کاظم کے پیئے ۳۸۰	کاظم من سکھ ۱۳۱۴	کاظم لاگ ۳۱۹
کاظم لکھے ۱۸۹۴	کاظم ہمری ۱۰۶۸	کاظم بیرت ۵۰۶	کاظم ہیں درس ۵۲۶	کاغم کھائے ۱۱۶۱
کاکری لے مائی ۱۶۱۳	کاکہوں کاظم ۹۲	کاکہوں گھر ۲۱۲۵	کاکہوں میں دن ۲۷	کاکہوں میں دنیہ ۲۲۱۵
کال بھجے ۲۰۰۸	کاظم جیسے ۱۸۸۴	کالی انکھیاں ۲۲۳۶	کلے پیرے ۱۲۵۷	کالے کرے ۴۶۰
کام پڑے ۷۳۸	کام کرودھ ۵۸۴	کامن کی ۱۵۳۳	کاموہنی ۲۴۷۴	کامیں کہوں ۱۶۵۹
کان سولوگن ۲۱۷۶	کان لگائے ۸۷۶	کان موندس ۱۹۶۲	کانہیں پہنچت ۲۲۷۴	کاہو بلاوت ۲۳۰۳
کاہو جلین ۱۱۰۶	کاہو کا پھونکت ۷۶۴	کاہو کاں غوث ۱۳۷۳	کاہو کے ۷۸	کاہے ارجھے ۱۲۰۰
کاہے بیت ۶۴۳	کاہے سب کا ۱۵۸۹	کاہے فتور ۱۵۰۵	کاہے کا اپنا ۱۳۳۴	کاہے کو جگ ۹۷۵
کاہے کو کہیے ۱۳۵۷	کاہے نہ کہوں ۴۰۳	کاہے نہوں ۱۰۴۳	کب انجھا ۱۲۲۳	کب بجھی ۱۷۹۱
کب بھاوے ۱۴۷۴	کب تک دکھ ۲۰۵۳	کب تک ہم ۲۰۵۰	کت ٹھہرے ۱۴۴۲	کب رہو دوسر ۲۲۸۷
کب کی لگے ۱۹۰۱	کب کی بچی ۲۱۵۵	کب گھونگھٹ ۲۳۴۹	کب من ۱۱۲۹	کبھوں ادھر گئے ۲۳۲۱
کبھوں تو جاے ۸۳۶	کبھوں دیو کرجیے ۳۳۴	کبھوں کے بچھڑے ۱۴۶۰	کبھوں گھر آو ۱۳۶۰	کبھو لکھے پاتی ۱۰۱۲
کبھو لکھ ۶۰۵	کبھی موہے ۸۹۳	کبھوں نہ لگے ۲۰۸۲	کبھوں نہ چھب ۱۷۲۹	کبھوں نہ دیکھ ۴۸۵
کبھوں نیکے ۳۵۷	کبھیں کبھیں ۲۰۱۹	کنٹھن بیرہائی ۴۶۷	کنٹھن ہے انسو ۸۷۷	کنٹھن ہے ننک ۱۱۱۷
کٹے باسر ۲۳۶۲	کچھرے کھائے ۱۷۸۱	کچھ دن ادھر ادھر ۶۶۵	کچھ دن جگ ۱۱۴۷	کچھ دن درس ۱۷۹۰
کچھ دن رہ کے ۲۳۳۳	کچھ دن ہنسے ۲۴۱۱	کچھ دئی برسے ۱۵۱۸	کچھ نہ بسائے ۳۱۸	کچھ نہ بھیو ۲۱۱۱
کچھ نہیں بیر ۳۱۳	کچھو نہیں ڈر ۵۲۳	کچھ تمری مت ۶۱۳	کچھ تمری نہ بسائی ۱۸۵	کر بچار ۲۲۹۱
کر جیو جن ۱۱۴۶	کرہا کر ۱۵۷	کرتا ہوے ۲۳۱۰	کرتب کے بندھن ۲۱۴۳	کر جیو سے ۱۰۱۵
کرکے بیت ۹۰۸	کرکے دیا ۲۱۱۴	کرکے دیا ۱۸۵۷	کرکے دیا پولا ۱۳۶	کرکے دیا سکھ ۲۶۷
کرکے کھیل ۲۲۴۳	کرم ہوا ۳۲۸	کرو آنند ۱۹۳۵	کریں آنند ۵۳۵	کس گجران ۱۶۵۱
کس لاگی ۲۱۲۴	کس مت ۴۱۱	کس ہے پتا ۴۱۰	کس ہے ری ۶۳۲	کس ہے نندیا ۵۴۳
کل پہ نہ رکھ ۵۷۵	کل کھوے ۲۲۰۸	کل نہ کروں ۲۳۴۹	کل نہ ملے ۱۸۳۱	کلھ تئیں ۱۸۹۵

کن بلایو ۳۶۲	کنٹھ لگے ۲۱۸۸	کن چھل لیو ۹۹۴	کو برنے ۲۱۴۵	کو پہچانے جو ہے ۲۲۸۴
کو پہچانے ۸۸۳	کوپی کو ۱۶۳۲	کو ٹھرے سنگھ ۹۱	کو جانے ۵۳۷	کو ہے ۵۵۴
کوک سنت ۱۴۹۸	کون اپاؤ ۱۱۳۵	کون اگن ۴۰۲	کون آیا کہل ۵۶۵	کون بتاؤں ۱۵۵۴
کون بتاؤں ۷۵۷	کون بتاؤں ۱۳۹۸	کون جادوگر ۱۲۳۷	کون جیاو ۱۲۴۹	کون جتن ۱۰۹۵
کون جتن سے ۶۱۴	کون جھانکت ۱۰۷۳	کون رہا جگ ۱۴۲۰	کون کاج کا ۱۳۰۹	کون کرے ۹۷۳
کون کرے اب ۱۱۷	کون کہت ہے جگ ۲۴۴۱	کون کہت ہے ۱۲۸	کون کہت ۷۸۵	کون گنن پیا ۲۲۹۳
کون لیو ۹۵۳	کون بیری کیو ۲۲۵۰	کونی بست ۶۶۱	کونی کہور ۱۶۹۱	کونے دیس ۲۴۱۶
کوئی گھات سے گھاٹ ۱۰	کوے جائے ۱۱۰۲	کون کاج ۷۷۳	کونے کہور ۲۳۸۰	کون ماس ۵۶۶
کوئی مال خزانہ ۱۳۷۱	کونیہر کو ۱۸۷	کوداکو ۹۷۲	کوؤ کہت ۸۱۶	کوؤ نا لکھے ۲۴۸۳
کوؤ نماز ۱۳۷۴	کوئل ہوک گھٹت ۱۴۲۸	کوئی بتاوت ۴۳۰	کوئی بچھڑا ابھیر ۹۲۸	کوئی بچھڑی ٹوٹی ۱۹۳۴
کوئی بیوگن ۷۶۹	کوئی جتن ۹۲۶	کوئی روپ سندر ۱۳۷۲	کوئی کہت ہے واکو ۱۹۱۰	کوئی کہت ہے ۴۲۹
کوئی مور ۲۱۹۸	کوئی مجھے ۱۲۱۰	کوئی نہ آوے ۳۷۹	کوئی نہ پاوے ۲۰۹۵	کوئی نہ سلجھائے ۱۱۰۳
کوئی نیرے بتاوت ۲۴۰۰	کوئی واکے دیس ۹۶۰	کوئی ہنسے ۳۸۴	کوئی ہوئے گہنگی ۹۸۲	کوئی ہے ایسا ۱۹۱۹
کہاں لکھ ۱۴۷	کھات بیت ۱۰۷۴	کھاٹ بڑو ۶۳۷	کہا دیکھ ۲۲۱۶	کھائے مل ۶۶۹
کہا کروں کچھ ۱۴۴	کہا کروں ۱۸۶۲	کہا کروں کچھ ۴۵۲	کہاں بھاگ جو بیو ۸۹۱	کہاں بھاگ جو سیام ۱۲۹۵
کہاں تلک ۱۰۲۹	کہاں تیرو ۵۷۴	کہاں پاؤں ۲۱۰۱۹	کہاں پاوے ۸۰۱	کہاں جاوں ۱۹۱۱
کہاں بھیجی ۳۹۴	کہاں درس ۱۶۰۷	کھانڈ جیسے ۷۰۸	کہاں رہے ۶۲۶	کہاں رہیں کہبر ۱۸۷۱
کہاں سماؤں پھولی ۱۴۳۲	کہاں کہاں چت ۷۰۲	کہاں کہاں یہ کہت ۵۰۹	کہاں کہو جون ۴۲۷	کہاں کی ریت ۸۵۲
کہاں گئے ۳۹۳	کہاں گئیں ۳۹۶	کہاں گیو کنور ۲۴۶۹	کہا تو ابھی چھپائے ۹۰	کہا تھو تیرتھ ۱۸۶۷
کہا ہوت پاچھے ۳۰۴	کہا ہوت جگ ۲۰۵	کہا ہوت رہئے ۸۳۰	کہا ہوت کاظم ۱۵۱۲	کہا ہوت ہمرے ۱۰۲۲
کہا ہوت ڈنڈی ۵۴۶	کہائے سوئے ۱۱۴۳	کھبرے آؤ ۱۲۵۰	کھبر لیو ۲۲۵۵	کھبرائے کے ۶۴۱
کہہ بوجھ آئیں ۱۹۲۹	کہہ رے پتنگ ۱۵۳۴	کہہ رے پنکوا ۱۳۹۰	کہہ سنگ کاظم ۱۵۶۳	کہی ہیں ۱۹۶۴
کہی چھب ۹۹۵	کہی کہی خاطر ۷۰۳	کہہ گن کاظم ۲۲۰	کہہ نہ سکوں ۳۶۶	کہیے کا جیوتن من ۲۰۰

کھینچے رہو ۱۵	کھول پیائے ۱۵۵۵	کھول دے کھڑ ۲۲۷۰	کہوں نا چڑھ ۱۶۴۵	کہوں جن جا ۷۰۷
کہوں کوکت ۱۴۹۷	کہی اور لکھ ۱۵۲۹	کھیل لینھ ۱۲۰۸	کہی نہ جائے ۱۹۹۷	کہی نہیں جات ۲۲۵۹
کیا ہجن ۲۰۲۱	کہا صورت ۱۹۸۲	کیتے دن بیتے ۳۵۸	کیتے ونن تیش ۳۰۰	کینو گہن ۱۶۲۶
کیتے ماس سے ۱۶۴۳	کی جا کھ ۱۶۴۳	کی دو ورت ۱۰۹۶	کیسی ہے آگ ۱۹۴۸	کیسے بھیجے ری ۵۴۸
کیسے تیں بہی ۵۱۰	کیسے دیکھ سکے ۳۴۳	کیسے بچھڑے ہو ۵۷۶	کیسے کٹے دن ۱۳۰۰	کیسے کٹے دنی ۱۰۲۳
کیسے کٹے موری ۷۶۹	کیسے کر مانے ۴۴۹	کیسے کہوں سپنا ۱۴۲	کیسے کہوں ۳۲	کیسا سن کہاں ۱۰۹۸
کیسے چتک آون ۱۸۲۲	کیسی بیکی آون ۳۱۹	کیسے ہم درسن ۱۳۶۲	کس ہجے ری من ماری ۲۲۴	کیل گنجن ۲۲۳۲
کیں ایسا طبائے ۲۲۲۱	کین دئی ماری ۱۵۴	کیو انیے سیہ ۱۲۶۲	کیو نکر ہوے ۳۲۶	کیوں نہ آئے ۱۲۸۴
کیہو اوراب ۲۰۶۶	کینو جری مریا ۱۹۲۵	کیوں تیری مت ۲۲۷۵	کی ہے بالک ۱۷۳	
		گ		
گات بجھو نہیں ۹۰	گاڑھ دھڑے ۱۵۵	گاگر سانجی ۶۵۳	گپت رہو ۲۳۲۳	گپت رہے ۲۳۱۲
گپت نہیں ۳۵۰	گرب سے درس ۱۰۶	گرب سے کھ ۱۳۹۰	گرب گمانی ۱۲۸۶	گرجت گہن ترپت ۱۸۴۳
گرجت گہن رجت ۱۶۲۰	گرج ندے گہن ۱۶۹۶	گرج نہیں گہن ۱۳۹۵	گرج گہن ۱۵۷۴	گرجہ گنہہ ۲۴۳۷
گرکی دیا سے تیں ۱۹۰۸	گرکی دیا سے کاظم ۵۰۴	گرغم دل ۲۰۸۷	گرمی خواہی ۱۲۷۶	گروکی کرپا ۳۳۶
گرکے لاگ ۱۶۵۵	گرہ نہ باندھ ۲۴۵۸	گری ترک ۶۵۴۰	گن اوگن ۵۱۹	گن اوگن ۱۱۸۳
گن اوگن کا موہے ۲۵۶	گن تو تو ۳۳	گن صاحب ۲۴۵۰	گن گاوت ۷۱۹	گنگ بہیو ۶۹۷
گنی اوگنی ۶۲۰	گوالن پاوے ۲۲۸۵	گھاٹ پہ ٹھارہ ۲۰۳۷	گھاٹ چھانڈ ۵۷۶	گھاٹ گئن ۳۴
گھاٹ کرم کی ۲۵۵	گھاٹ لگیں ۱۰۳۵	گھاٹ نہ آئے ۱۹۱۷	گھاٹ نہ لاوت ۵۹۴	گھاؤ لگے کاری ۲۳۵
گھائل کرے ۲۱۴۴	گھائل کین ۲۲۷۵	گھٹ کے روگ ۲۰۹۴	گھٹ گھٹ ۲۲۸۸	گھٹے بڑھے ۱۳۹۲
گھر باہر ۱۲۵	گھر سے نکست ۳۸۲	گھر گھر آوے ۱۶۸۷	گھر گھر سگرو ۶۸۳	گھر مارہے ۱۸۵۳
گھر ما کھوج ۳۱۳	گھر نہیں لاگت ۱۹۰۵	گھڑی پل چھن ۲۱۴۸	گھڑی پل نہیں ۱۶۲۲	گھڑی پل چھن ۲۴۸۲
گھڑی گھڑی سدھ ۲۴۴۳	گہن برست ۱۳۹۹	گھنڈی کھول ۲۱۸۴	گہن برسے نس کی رتی ۱۵۹۶	گہن برسے جیو ۱۳۶۲
گہن گرجت جب ہی ۱۴۸۶	گہن گرجت جیو ۱۴۰۰	گہن گرجے نس ۱۴۷۷	گہن گرجے جیو مورا ۱۴۱۹	گھے سکھن ۱۸۳۲

گھٹے گھمنڈ سے ۱۶۵۹	گھونگھٹ اوٹ ۲۰۰۰	گھونگھٹ کھول ۱۳۱	گھونگھٹ کھول ۱۰۵۴	گھونگھٹ کھول درس ۱۸۲۹
گھیر گھیر آوت ۱۶۵۳	گھیر گھیر جن آو ۱۵۲۲	گھیر گھیر دکھ ۱۶۶۰	گھیرے رہت ۱۰۵۳	گئی سوگئی ۱۶۰
گیان آئیں ۱۳۳۸	گیان پائے ۲۱۱۰	گیان دھیان سے کچھ ۱۹۹۲	گیان دھیان کچھ ۱۹۴۸	گیان دھیان کر ۲۰۲۷
گیان دھیان ہت ۱۸۵۸	گیان لے آؤ ۲۳۴۰	گیو اساڑھ ۱۶۵۳	گیو بھرم سنسار کا تپ ۲۵۶	گیو بھرم سنسار کا شب ۲۲۵
	گیو بھرم گر ۱۲۵۴	گیو پتنگ ۱۰۲۸	گیو ساون ۱۶۸۲	
		ل		
لاکھ بارجا ۲۱۰۲	لاکھ بار جیو ۳۶۷	لاکھ جوجتن ۱۲۸۳	لاگت برچھی ۵۶۱	لاگت رت ۱۶۲۱
لاگی تڑپے ۱۵۱۳	لال بنا ۱۲۷۸	لال بنے لالن ۸۱۸	لال بہاری ۱۵۳۸	لال جواہر ۲۳۲۵
لال لال ۱۳۱۶	لالن بھانکت ۱۸۷۸	لائے بدیس ۲۲۶۴	لائے گون ۱۸۰۴	لٹپٹی پاگ ۷۹۳
لٹو بھئے ۷۹۴	لکھ چٹھی ۱۶۶۵	لکھے اروپ ۳۲۴	لکھے کچھ ۳۱۷	لگت اساڑھ آون ۱۲۹۷
لگت اساڑھ ۱۵۱۹	لگت ڈرا ۲۱۹۴	لگن لگی اب ۱۹۲۷	لگن لگی تم ۵۸۷	لگن لگی موری ۴۴۸
لوتو لگی ۲۳۰۵	لوٹیں بہار ۹۴۰	لوک لاج گھر ۱۲۸۷	لوک لاج مایا ۲۸۴	لوگ ہیں برکھا ۱۶۹۲
لوگ کہت ۲۰۳۹	لو لگی ۴۱۹	لے سدھ ۸۸۵	لے گئے ۲۰۵۸	
		م		
مادھو بھیم ۱۶۳۰	مارت ہیں چتون ۷۹۵	مار توے ۱۰۵۷	مارگ درس ۱۹۷۹	مارگ ملن ۱۸۶۴
ماکھن دودھ ۱۸۹۹	مان کرت ہے ۱۴۶۱	مان کہا ۱۹۸۴	مانگت درس ۸۴۶	مان گمان نگر ۲۰۰۱
مان نہ کر ۱۱۳۱	مان والا ۱۱۵۷	مایا بھرم بھانڈ ۱۲۶	مایا بھرم سون ۱۲۲	مایا تج ۷۸۷
مایا تجے ۱۰۹۰	مایا روپ سون ۱۲۱۲	مایا کی پھانسی ۱۸۹۰	مایا موہ ۴۰۸	مت بھٹکاؤ ۵۹۱
مت بھئی ہیں ۳۷۸	مت کو ہین ۱۲۰۱	مجرا کر ڈیوڑھی ۲۰۷۰	محو شدہ ۲۴۳۹	محوم کن ۷۲۶
مدھ بن دیکھ ۲۴۰۲	مرلی سناوے ۲۴۹	مرلی سنائے للچاوت ۲۲۴	مرلی سن بھوجک ۱۸۹	مرسکن ۵۵۵
مرسکن میٹھی ۱۷۱۳	مسکاتے میں ۱۲۶۰	مسکین کے بہ رہ ۲۸۸	مکت چھو کچھ ایسی ۱۷۵۱	مکھ پیا رہے ۱۳۳۵
مکھ بیران ۱۵۳۵	مکھ بہیرو ۱۸۷۵	مکھ دکھاؤ کلنگ ۳۴۳۰	مکھ دکھاؤ بھیکھ ۲۳۹۶	مکھ موندو لی ۲۲۴
مکھ ناڑی ۲۱۳۵	مکھ نابولے ۴۴۹	مگ تاکت ۴۹۶	مگن بھئے ۴۵۴	مگ ہم ہیری ۱۱۸۵

لگ ہیرت ۶۰۰	لگ ہیرت بسے دن ۱۵۱۴	لگ ہیر ساںوریا ۱۵۷۶	لگ ہیر ساون ۱۶۰۸	لگ ہیر کتے ۲۲۷۲
ملارہ پیاسے ۲۱۰۳	ملا کہے کو ۱۳۷۷	ملب چھوٹب ۶۱۱	ملب چھوٹب ۲۳۰۶	ملب کہاں ۷۰۰
ملکے چھوٹے ۹۵۰	مل کے چھوٹیں ۱۳۵۵	مل کے ۱۳۵۳	ملیں چین نا ۱۶۶۹	ملے نہ بچھڑے ۸۹۴
من اگیانی اب ۵۱۲	من اگیانی ۱۲۱	من لبھے جو ۲۲۹۰	من بھاون بن ۲۰۰۵	من بھاون ٹھگ ۱۷۰۰
من بھاون جو ۱۳۳۲	منتین بہت کر ۹۰۵	من پاپی ۶۵۵	من پرتیت سوں ۳۴۶	من پپیہا ۱۴۴۸
من چنچل ۵۷۳	من چنگا ۱۳۴۳	سندر بیچ ۱۱۸۶	من زلفن ما ۲۰۷	من سے جہاں ۱۰۷۰
من سے سیام ۱۰۰۱	من سے کہہ ۱۵۰۶	من کاظم کا ۲۳۸۶	من کو ہر بار ہرے ۲۰۷۷	من کو کنول ۱۷۰۱
من کو ہے ۳۸۳	من کی بیر ۱۱۳۷	من کی کلی ۲۰۱۶	من کی نیہہ ۱۰۵۰	من گیو ہاتھ ۲۰۰۷
من سے ساںورا ۱۴۸	من لیکھے کارے ۷۳۲	من لیکھے کو ۲۴۷۱	من ما پھول ۹۹۸	من ماہو ۱۱۲۲
من ماد کہہ ۹۸۹	من مایا جگ ۲۱۶۰	من مورا سانوری ۱۷۸	من موہن نسبی الا ۱۲۹	من موہن بیو ۲۳۹۹
من موہن کا جادو ۹۲۵	من میں رہی ۲۲۸۸	من ہرکے ۳۶	من ہم رفت ۷۲۳	منہ سے نہ کہہ ۲۱۸۲
منہ کارو کوئلیا ۲۹۶	سو پر نند ریا ۲۰۴۱	موہت نا ٹھہرے ۱۰۷۸	مورا جیرا ۱۵۵۷	مورا جت ۲۶۴
مورا کس نہ جیرو ۱۰۰۹	مورا گرب ۱۰۴۱	مورا نموہن ۲۲۱۹	مورا منوان ۷۱۱	مورا منوا لاگ ۳۸۱
مورت اوت ۲۳۷۵	مورت گی اروپ ۲۲۳۲	مورت بھورت ۲۳۵۸	موچت ۱۸۶۶	مورکا شور ۱۵۹۸
مورکو شور ۱۸۲۳	مور گھرکس ۷۲۷	مور کھوا ۸۰۰	مورکوئل اڑ ۱۴۱۶	مورکوئل پپیہا ۱۴۳۳
مورکوئل پپیہا ۱۴۱۰	مورکوئل پپیہا ۹۳۵	مورکوئل پپیہا کی ۱۷۷۰	مورکوئل یا مین ۱۹۳۴	مورکوئل کو کت ۱۴۷۵
مورکوئل بیری ۱۰۴۲	مورکوئل وہ دیس ۱۴۸۲	مورکوئلیا کی کوکیں ۱۷۰۴	موئے اوگن ۲۴	مورے بیر ہو کھویا ۱۶۳۶
موئے تو نینا ۲۱۱۲	موگر جا ارمان ۱۹۹۹	موری گی ۱۰۵۹	مورے گھٹ ما ۱۵۱۰	مور ماباپ ۲۹
مورے من بھاون ۱۶۲۴	مورے من ۲۴۵	مورے مندر ۱۷۷۶	مورے من ماتھ ۱۴۸۱	موری نسا کر ۱۴۶
مورے ہاتھ سے ۱۶۷۲	موئے پیئے اس ۲۲۶	سے برنی نہ جائے ۲۴۱۴	سوے پوے ۱۲۴۱	موئے نیٹھروا ۸۵۷
موئے نیہہ ۹۱۳	موکو بہت ۱۷۱۴	موکو بھون ۲۰۰۴	موکو درس ۳۸۷	مولا پر چھ ۵۰۰
موہن آئے جوگی ۱۴۸	موہن کیسے ۷۳۶	موہن ہی سورت ۹۳۴	موندری موندری ۱۶۶۲	مونڈ تواے ۷۷
موہ کا ارجھا ۹۳۰	موہن پیارے ۱۶۹	موہن پیارے ۷۰۰	موہن جاگو ۱۶۳	موہن جائے ۸۵۱

موہن چھانڈا ۱۱۰۰	موہن جیوت ۷۶۳	موہن سے موری ۴۸۰	موہن کا نموہن ۱۵۹۱	موہن کے ردے ۶۳۶
موہنواں بچھڑے ۲۴۵۷	موہ نہیں ۸۶۴	موہنی مورت ۲۳۷۴	موہے چھب سنوری ۲۱۴۳	موہے ساون ۱۸۴۹
موہے کون ۱۰۲۱	موہے نت سنگ ۴۰۵	مہا جال مایا ۲۱۶۲	رہبر گرو کا ظم ۱۳۳۲	مہندی کا جر ۵۴۱
جھنگے مولن ۲۲۱	میانہ چھانڈ ۱۸۴	میت اکیل کاظم ۷۶۱	میٹھ میٹھ کاظم ۶۳۸	میٹھی میٹھی باتن ۱۸۸۵
میچ بہلی ۴۵۲	میرے تو تمہیں ۸۶	میری چک لاگ ۱۸۱۶	تیرے دل کی ۱۳۵۹	میرے محبوب ۱۳۵۸
میں برہ تجھا ۱۳۴۵	میں بلجاؤں اپنے ۸۸۶	میں بلجاؤں کاظم ۴۱۷	میں بلجاؤں کاظم ۵۰	میں بلجاؤں کاظم ۷۱۴
میں بلجاؤں کاظم ۱۸۴۷	میں بلجاؤں اکے ۸۳۲	میں بلجاؤں لگے ۱۲۱۱	میں تلپہوں ۴۶۱	میں تم کاکب ۱۲۲۴
میں تو مری ۱۲۳۰	میں تیرے بلجاؤں ۲۱۸	میں پیا اپنا ۱۳۰۴	میں پیا تیرے ۲۰۲۹	میں جانو ۲۱۵۱
میں جل جل ۱۵۰۲	میں دکھ مان ۸۶۲	میں رووں لگے ۸۴۷	میں ناؤں وہ ۴۵۰	میں رہوں کھ ۱۸۸۹
میگھا جھر جھر ۱۵۶۴	میں نا ہیں ۹۳	میں نت تلپھوں ۴۶۹	میں ہری پیاسی ۱۹۴۲	میں واری ۸۹
		میں ہیرت ۷۸۳		
		(ن)		
ناآدر ۱۸۰۵	ناآوے نہ ۱۹۲۳	ناآوے تیں ۱۲۹۹	ناآوے نہ ۱۲۴۸	ناآیو ۱۷۱۵
ناتین ۲۱۵۷	نابتیم ۱۸۶۱	ناپیو ۱۶۸۲	ناچت ۹۲۰	ناگر ۱۳۱۳
ناری دیکھت ۲۹۴	ناکہوں ۷۰۶	ناگن سی ۷۹۱	ناگہاں ۱۹۵۶	ناگہن ۱۵۶۰
ناگھٹے بیت ۲۲۹۷	نام بجھے تیں ۱۹۶۴	نام ہیچے ہیے ۲۰۱۵	نام جنپہارے ۱۰۳۷	نام بچے ۱۳۴۱
نام لیت ۲۴۵۴	نام کو ۲۴۵۵	نا ہیں ۲۲۹۸	ناؤں نہ گاؤں ۹۸۷	ناؤں نہ ٹھاؤں ۲۰۹۹
ناوہ بلائے ۱۰۱۶	ناہیں تو ہیو ۱۷۷۵	ناہیں تو کال ۴۳	نت چھکے ۱۳۹۲	نت دیدار ۳۶۵
نت دیکھے ۲۳۹۵	نت رہے ۲۲۳۷	نت سنگ ۹۴۹	نت کاظم ۲۰۵۶	نت ہم ۱۵۴۰
نت بہی ۸۲۵	نیٹ کٹھور ۲۱۸۱	پنت بکٹ ۲۳۴۵	نٹ ناگر ۱۹۱۵	نجر کرم کی ۱۱
نہ دن کو ۶۸	نرکھو باپ اپنے ۲۷	نرکھ باپ جبھی ۲۸	نرکھ ہے ۸	نرگن اور نرگن ۶۲۸
نرگن کے ۲۰۹۴	نرگن نسدن ۲۰۰۹	نرل ہو لکھ ۶۷۱	نرموہیا ۲۰۴۳	نرموہی ۲۴۹۳
نس اندھیاری ساون ۱۴۱۵	نس اندھیاری ۱۷۱۷	نس دن تمھرے ۲۱۴۷	نسدن جات ۱۱۲۳	نسدن ہم ۵۳۴

نس کاریں ۲۴۲۳	نس کاری ۱۴۰۹	نظر بھری ۱۳۳۷	نکس گئے ۱۵۶۹	نکھ سکھ ۱۷
نگ چھوڑ ۱۴۳۱	نگر نگر بن بن ۱۱۲۵	نگر نگر بن گھن ۵۴۶	نگر نگر کچھ ۱۵۸۷	نندکو ۱۹۲۰
نورسے ۴۸۸	نہیں دامن ۱۴۴۳	نہیں بجھت ۲۴۶۹	نہیں کرپا ۴۹	نہیں گھن ۱۴۴۹
نئی نئی ۲۳۹۶	نیارا ۱۰۸	نیارے بھئے ۱۱۴۰	نیر بہائے ۶۶۷	نیر بہے ۱۹۵
نیھر چھوٹ ۸۶۰	نیرے آؤ ۴۷۸	نیرے جانت ۱۱۵۹	نیرے جانے ۵۴۰	نیرے نہ کہہ ۳۴۵
نیک بھیو ۱۱۳۹	نیک پائے ۷۰۵	نیکے بھاگ ۵۶	نیکے ڈھنگ ۱۸۸۷	نیکے گن اپنے ۳۱۰
نیکے گن سب ۲۴۸۸	نیکی لگیں ۱۶۶۲	نیکے من تین ۴۰۴	نیکے موکو ۹۵۶	نیکی نیکی چال ۱۳۱۹
نیکی نیکی چھب ۱۶۱۲	نیکی نیکی چھب پہلی ۲۰۴	نین بہلیں ۱۵۱۱	نین ہیادوؤ ۸۵۵	نین پیاسے ۲۴۸
نین جھپیں ۸۵۶	نیند بھری انجن ۶۹۲	نیند بھری ۱۲۶	نیند کا ماتا ۲۲۳	نیند کے بس ۱۶۲
نین کارے ۱۵۸۵	نین کھلے ۶۸۹	نین کھول ۱۳۰۵	نین کے سین ۷۰	نین لگے کا ظم ۴۸۳
نین ہمائے ۱۲۱۹	نیہہ نباہو ۶۴۵	نیہہ بڑھائے ۵۸۹	نیہہ نہ دے ۱۴۴۵	نیہہ کے نیہہ ۱۶۸۹
نیہہ کو نیہہ ۱۸۱۶	نیہہ لگائے ۲۳۵	نیہہ لگائے سب ۶۶۷	نیہہ لگائے کہاں ۲۴۵	نیہہ لگت تورے ۱۲۶۹
	نیہہ لگو تجھ سے ۱۳۲۷	نیہہ نہیں ۱۶۸۸	نیہہ ہمارے ۲۳۶۷	

و

وار کیلے ۵۹۶	وار پار تو ہے ۵۹۸	وار کرو ۶۹۹	واری واری جاؤں ۱۳۶۷	واری واری میں ۱۶۲۹
واری واری ۲۴۶۶	واکو دوارا ۱۲۶۱	واکی منگیا ۶۹۴	واکے بھوگ ۶۸۳	واکے جن ۲۸۵
واکی سوں ۱۰۵	واکے سرن ۹۲۲	واکے لگی نہیں ۱۲۳۹	واہی کی آئے ۲۰۶۹	واہی کی کرپا ۳۵۴
وصل ترا ۲۴۲۹	وہ انجھ ۵۸۳	وہ تو ۸۶۴	وہ جو بنا ۳۰۶	وہ جیون ۲۳۹۱
وہ سنجوگ کبھی ۴۲۸	وہ سنجوگ کہاں ۶۵۲	وہ جگ ۱۹۱۳	وہ ملنے ۸۶۳	وہ من ۱۹۲۱
وہ مورت تین ۲۶۳	وہ صورت کب ۸۲۸	وہی جگ ۲۳۴۷	وہی ہوت ۱۹۴۴	وے بتیاں ۱۴۸۱
وے پیا سنگ ۱۸۲۶	وے سنجوگ ۶۴۰	ویسے بھت ۱۵۱۹	ویسے ملب ۲۲۰۶	وے گن ۱۱۸۰
	وے نہ بھے ۲۴۲۹	وے نہ بھے وے ۲۳۱۸		

ھ

ہات نہ لاؤ ۹۴۲	ہاتھ پاؤں ۶۴۲	ہاتھ پہ ہاتھ ۵۳۱	ہارت ہیم ۲۱۰۱	ہار تھکا ۱۱۳
ہار نہ جی ۱۹۸۸	ہار گئیں ۱۳۴۷	ہار گئے ہم ۹۴۷	ہا ہا کر جو ۹۱۵	ہا ہا مان ۴۶۸
ہائے جھوٹی ۱۸۳	ہت بہاری ۱۴۷۶	ہت چت ۴۸	ہت سون ۳۳۸	ہت ہیے جب ۶۳۰
ہت سے ملت ۱۸۷۰	ہت کئے ۱۱۴۲	ہت لاگو ۴۳۱	ہت لگی ۲۲۶۹	ہت نہ توڑ ۵۰۳
ہت والین ۲۳۴۷	ہردوارا ۴۹۵	ہر کو نہ بھجے ۴۶	ہستی موہوم ۱۹۵۹	ہل ہل ۹۱۰
ہم برس کے ۱۸۵۲	ہم ترسین تم جاؤ ۲۳۹۳	ہم ترسین سکھ ۱۱۹۳	ہم تو بھے ۸۸۲	ہم تو گئے ۴۲۲
ہم تو میت ۱۱۶۴	ہم جل جل ۲۴۲۴	ہم درسن کو ۲۳۰۲	ہم ڈریں ۱۱۸۹	ہمرو جی ۲۰۵۴
ہمرو چندر ۱۳۹۴	ہمرو ہت ۹۶۶	ہم رہے تھور ۲۱۳۶	ہم رہے سنگت ۲۳۹	ہمری اگن ۱۶۵۴
ہمری آنکھ ۹۱۴	ہمری انکھین ۲۳۰	ہمرے آوت ۱۲۸۸	ہمری اور ۵۱۷	ہمری بتھا ۱۳۸۷
ہمرے بلبسی ۱۶۵۴	ہمری میس ۲۳۰۴	ہمری سدھ ۱۹۴۴	ہمری سرت ۸۴۲	ہمری کو کہیں ۱۸۴۳
ہمرے من ۲۴۵۹	ہم کا بلائے ۵۹۸	ہم کا چھوڑ ۲۰۴۵	ہم کا درس ۲۲۷۱	ہمکا سدا ۹۶۴
ہم کچھ نیہہ ۲۳۳	ہم کا جگائے ۴۹۱	ہم کو تو ۶۴	ہم مانا ۲۴۴۶	ہمہوں کال ڈسے ۱۰۶۴
ہمہیں ترسیں ۶۷۹	ہم کو درد ۲۰۷۱	ہم نے تو ۱۹۶۹	ہنسوجات ۱۸۸۶	ہوت انجھا ۲۶۵
ہوں برہن ۱۸۰۸	ہوں سوا ایک ۲۷۳۹	ہوں نہ مرا ۲۶۴	ہوں نہ مرا نہ جیا ۲۴۴۰	ہوؤ سہائے ۳۶۵
ہیا نرمل ہوئے ۵۵۰	ہیت چیت سے ۶۹۲	ہیت چیت سے ۱۹۶۵	ہے جگ بار ۱۶۶۴	ہے جگ جیسے ۹۱۹
ہے جیون ۱۲۳۴	ہیرت ہیرت ۱۶۸۱	ہیر دکھا رانجھے ۲۰۷۱	ہیر ہرائے ۶۸۴	ہیر پھیر ہیرن ۲۳۸۱
ہیرے دیکھت ۸۹۹	ہے سگری چھب ۱۰۰۶	ہے کچھ دن ۲۳۳۴	ہیں جگ ما ۶۷۶	ہے نا ہیں ۲۳۲۷
ہے نرولی بھمت ۲۴۶۱	ہیے سے لکھ ۲۷۸۹	ہیے کو میل ۴۹۸	ہے وہ دئی ۲۲۴۱	ہیہ نہ [illegible] ۱۵۰۷
ہے یہ کٹھن ۱۴۷۳	ہے یہ بگڑ [illegible] ۲۴۳۸			

ی

یار آمد ۲۷۴	یافت ترا ۶۷۵	یافت کا ظم ۱۹۶۰	یا ہو پیے ۲۳۹۰	یا ہی اگن ۱۵۶۷
یا ہی جتن سمجھا ۹۶۵	یا ہی جتن نت ۲۰۷۵	یا ہی دکھن ۱۰۶۲	یا ہی سبھاؤ ۲۲۴۵	یا ہی ہے ۱۳۶۵
یوں نہ بنے ۲۲۰۲	یہ انجن ۱۹۶۴	یہ باتیں ۲۳۴۵	یہ بدہ پیت ۲۳۲۸	یہ بدہ جو ۲۱۹۶

ہات نہ لاؤ ۹۴۲	ہاتھ پاؤں ۷۴۲	ہاتھ پہ ہاتھ ۵۳۱	ہارت ہیم ۲۱۰۱	ہار تھکا ۱۱۳
ہار نہ جی ۱۹۸۸	ہار گئیں ۱۳۴۷	ہار گئے ہم ۹۴۷	ہارا کر جو ۹۱۵	ہارا مان ۴۶۸
ہائے بجھوئی ۱۸۳	ہٹ بھاری ۱۴۲۶	ہٹ چت ۴۸	ہٹ سون ۳۳۸	ہٹ سے جیب ۲۳۰
ہٹ سے طلت ۱۸۷۰	ہٹ سکئے ۱۱۴۲	ہٹ لاگو ۴۳۱	ہٹ لگی ۲۲۶۹	ہٹ نہ توڑ ۵۰۳
ہٹ والین ۲۲۴۷	ہر دوارا ۴۹۵	ہر کو نہ بھجے ۴۶	ہستی موہوم ۱۹۵۹	ہل بل ۹۱۰
ہم برس کے ۱۸۵۲	ہم ترسین تم جاؤ ۲۴۶۳	ہم ترسین سکھ ۱۱۹۳	ہم تو بھی ۸۸۴	ہم تو گئے ۴۲۲
ہم تو میت ۱۱۶۴	ہم جل جل ۲۳۲۴	ہم درسن کو ۲۳۰۲	ہم ڈریں ۱۱۸۹	ہمرو جی ۲۰۵۴
ہمرو چندر ۱۳۹۴	ہمرو ہت ۹۶۶	ہم رہے تھور ۲۱۳۶	ہم رہے سنگت ۲۳۹	ہمری اگن ۱۹۵۲
ہمری آنکھ ۹۱۴	ہمری انکھیں ۲۳۰	ہمرے آوت ۱۲۸۸	ہمری اور ۵۱۷	ہمری بتیاں ۱۳۸۷
ہمرے بدیسی ۱۶۵۴	ہمری بیس ۲۳۰۴	ہمری سدھ ۱۹۴۳	ہمری سرت ۸۴۲	ہمری گوکہیں ۱۸۴۳
ہمرے من ۲۴۵۹	ہم کا بلائے ۵۹۸	ہم کا چھوڑ ۲۰۴۵	ہم کا درس ۲۲۷۱	ہمکا سدا ۹۶۴
ہم کچھ نیہہ ۲۳۳	ہم کا جگائے ۳۹۱	ہم کو تو ۶۴	ہم مانا ۲۴۴۶	انہوں کال ڈسے ۱۰۶۴
ہمہیں ترسیں ۴۷۹	ہم کو درد ۲۰۷۱	ہم نے تو ۱۹۶۹	ہنسوجات ۱۸۸۶	ہوت انچھا ۲۶۵
ہوں برہن ۱۸۰۸	ہوں سوایک ۲۲۳۹	ہوں نہ مرا ۲۶۴	ہوں نہ مرا نہ جیا ۲۴۴۰	ہوؤ سہائے ۳۷۵
ہیا نرمل ہوئے ۵۵۰	ہیلت جیت سے ۹۹۲	ہیلت جیت سے ۱۹۶۵	ہے جگ سار ۱۶۶۴	ہے جگ جیسے ۹۱۹
ہے جیون ۱۲۳۴	ہیرت ہیرت ۱۶۸۱	ہیر دکھا رانجھے ۲۰۷۱	ہیر ہرائے ۷۸۴	ہیر کھیر بیرن ۲۳۸۱
ہیرے دیکھت ۸۹۹	ہے سگری جپ ۱۰۰۶	ہے کچھ دن ۲۳۳۴	ہیں جگ ما ۷۷۶	ہے نا ہیں ۲۳۲۷
ہے نرودی بھجت ۲۴۷۱	ہیپے سے لکھ ۲۲۸۹	ہیئے کو میل ۴۹۸	ہے وہ دئی ۲۲۳۱	ہیمہ نہ جراؤ ۱۵۰۷
ہے یہ کٹھن ۱۴۷۳	ہے یہ بگڑا ۲۴۳۸			

ی

یار آمد ۲۷۴	یافت ترا ۷۲۵	یافت کاظم ۱۹۶۰	یا ہو رے ۲۳۹۰	یا ہی اگن ۱۵۷۷
یا ہی جتن سمجھا ۹۶۵	یا ہی جتن نت ۲۰۲۵	یا ہی دکھن ۱۰۶۲	یا ہی سہاؤ ۲۲۴۵	یا ہی ہے ۱۳۶۵
یوں نہ بنے ۲۲۰۲	یہ انجن ۱۹۷۴	یہ باتیں ۲۳۴۵	یہ بدھ بیت ۲۳۲۸	یہ بدھ جو ۲۱۹۶

یہ بدھ جو ۲۲۸۰	یہ بھاتن رب ۲۲۱۱	یہ بھاتن سمجھا ۷۴۳	یہ پھنسی ۴۷۶	یہ جگ سب ہے ۱۹۰۰
یہ جگ ما جو ۱۱۳۳	یہ جگ ماہے ۹۱۷	یہ جگ ہے سب ۱۶۳۰	یہ دکھ پایا ۷۵۹	یہ دکھ سکھ ۸۹۵
یہ دکھ ہم ۷۷۷	یہ دئی ماری ۱۷۲۳	یہ سب کلج ۶۶۲	یہ سدھ آوت ۱۶۰۴	یہ سدھ لیں ۸۸۶
یہ سنجوگ ۷۴۸	یہ سکھ مانگی ۲۵۴	یہ من بیری ۱۳۵۰	یہ من پاپی ۱۳۳۹	یہ موہن گوالن ۱۹۰۰
یہ نائیں ۲۳۴۲	یہ نگر پاپیا ۱۰۲۷	یہ نیند یا ۵۱	یہ نند یا ۵۸	یہ ہم دیکھا ۶۲۱
یہی ارمان ۱۲۹۳	یہی ان سے ۱۱۲۸	یہی بدھ جگ ۱۲۵۲	یہی بدھ جونت ۱۱۹۸	یہی بدھ سب جگ ۹۲۹
یہی بدھ راکھ ۱۵۵۰	یہی ٹک ۱۸۱۰	یہی گھٹ ما ۲۴۶۲	یہی لاگ ۱۳۸۵	

ملنے کا پتہ
مہتمم کتب خانہ انوریہ
قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ

مطبوعہ نامی پریس لکھنؤ